معروض حضور [illegible] آصف الدولہ محمد [illegible] میرزا آغا [illegible] علی مرحوم و مغفور

مختصر [illegible] انکا [illegible] بعض [illegible] ہیں جس [illegible] محکوم [illegible] کا

موقوف [illegible] از بعد انکا یہ [illegible] خصوصاً محکوم [illegible] حال ہم [illegible] ہونگا

ہوا [illegible] کہ [illegible] سلطان عالم خلد اللہ ملکہ

[illegible] انکا [illegible] اگر کسی کا عیب [illegible] داد اگر [illegible]

[illegible] و خانہ [illegible] اس مجموعہ [illegible] العبد [illegible] وزارت

جو اگر مجموعہ مذکور میں [illegible] لکھا ہوا [illegible]

اب [illegible] میں [illegible] ہو [illegible]

ہوئے تو عرض [illegible] خود اصلاح فرمائیں [illegible]

ہوگا [illegible] دعا گو [illegible]

آغا علی

[illegible] ۱۲۵۰

۲۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر نقشِ پا ہی گردۂ رخ آفتاب کا ‏ ‏ ‏ ذرہ ہو نہین غبارِ درِ بوتراب کا

رتبہ نہین نظر مین زرِ آفتاب کا ‏ ‏ ‏ اکسیر ہی غبارِ رہِ بوتراب کا

جاری ہی نامِ ساقیِ کوثر زبان پر ‏ ‏ ‏ جامِ طہور بلکہ ہی ساغر شراب کا

رشکِ ہلالِ عید ہی شمشیرِ آبدار ‏ ‏ ‏ رکھا ہی نام توڑنی سپرِ آفتاب کا

توقِ عذابِ چاہ سی یوسف کو دی نجات ‏ ‏ ‏ بہرِ خضر خضر ہی طریقِ ثواب کا

دریادلی ہی ختم وہ عالی ہی دستِ قدر
چاہی تو آسمان بنا دی حباب کا

رگ رگ مین ہی محبتِ حیدر بھری ہوئی
دم بھر رہا ہون نفسِ رسالتمآب کا

ثابت ہی لانبی سی تیری برابری
بیٹا صلہ وصی ہی رسالتمآب کا

شیرازہ کیون نہ دفترِ کونین کا کہون
جامع جہان مین ہی خدا کی کتاب کا

دعوی ثبوت ہی ثقلین اسکی ہی دلیل
بیشک شریک تو ہی خدا کی کتاب کا

شق القمر سی جنتِ خورشید گم نہین
مرجع کیا خدا نی ہی آفتاب کا

خورشید و ماہ قطرۂ دریای فیض ہین
گردون لقب ہی [illegible] بیان حباب کا

عالی ہی تبہ اوس مہ گردون جناب کا
[illegible] پاؤن [illegible] چشم [illegible] کا

وہ ماہرو اوٹھای جو دامن نقاب کا
کہلجائی پردہ حسنِ رخِ آفتاب کا

بی مثل جلدِ مصحفِ رخسار صاف ہی
ممکن نہین جواب خدا کی کتاب کا

اللہ ری نزاکت جسمِ لطیف صاف
گردون عرقفشی بن گیی شیشہ گلاب کا

برقِ نگاہِ گرم دلیلِ ثبوت ہی
موئی مژہ کو پر کہون تیرِ شہاب کا

تیری حضور باغ ہوا ہی یہ آب آب
ہر پہول ہی چمن مین کٹورا گلاب کا

بوی بدنسی گل کو گل تر بنا دیا
ہر اشک شمع بزم ہی قطرہ گلاب کا

لخت جگر نکلتی ہین باہم جلی ہوی
عالم ہی مدآہ مین سیخ کباب کا

دیکہی اگر وہ رشک چمن چشم گرم سی
خورشید ہو پگہل کی کٹورا گلاب کا

ہر عضو بی مثال ہی کس سی مثال دون
عنقا جواب ہی دہن لاجواب کا

بی پردہ دیکہنی کی تجہی کسکو تاب ہی
عاشق کو برق طور ہی گوشہ نقاب کا

مرنیکی بعد برق قدم پر نثار رہون
میرا غبار سرمہ ہی چشم رکاب کا

رہتا ہی جوش فرقت جانا مین آب کا
پردہ بنا ہی آنکہ مین دامن سحاب کا

طوفان اوٹہا دیا سر محفل شراب کا
ممنون مین ہون ساقی دریار کاب کا

کشتی مین چل رہا ہی پیالا شراب کا
جاری ہی فیض ساقی دریار کاب کا

خورشید حشر نام ہی جام شراب کا
خیمہ فلک ہی ساقی گردون جناب کا

چہپتی نہین ہی بادہ کشی جسم صاف سی
ہر عضو ہی شراب سی شیشہ شراب کا

کہدیجو قاصد انقط آنکھون مین جان ہے — سائل کو انتظار ہی تیری جواب کا

طاؤسِ چرخ صورتِ بط تیرتا پہرے — طوفان اوٹھاوی وصل مین ساقی شراب کا

بحرِ جہان مین نقش بر آب اہلِ دید ہین — قصرِ فلک نمونہ ہی قصرِ حباب کا

اوس بادہ کش کا جسم ہی ایسا لطیف و صاف — زنار پر گمان ہی موجِ شراب کا

نازک مزاج ساقیِ نازک دماغ ہی — بوی شراب سی ہو پیالہ حباب کا

تو نی نہ ایکبار بہی پرزہ رقم کیا — دونگا سوال حشر کی دن مین جواب کا

وہ بادہ کش ہین جو وسی پیدا کرین زمین — تازہ فلک بنائین حبابِ شراب کا

پستان وبالِ جسم ہین اوس بچۂ نازکو — دریا کو بوجہ کوہِ گران ہی حباب کا

پیغامبر برای ہمین یہ ہی پیام — خط دیکہی تو سوال تو کیجو جواب کا

اللہ ری وفورِ یمِ اشکِ آتشین — نظرون مین بلبلا ہی فلک خونِ ناب کا

آہونسی کیا ضرر مژۂ اشکبار کو — جلتا نہین ہی برقسی دامن سحاب کا

آنکہین دکہا دکہا کی گراتی ہین بجلیان — تو دہی دل نگاہونسی تیرِ شہاب کا

پانیسی اور شعلۂ عارض بہڑک گیا — انگار ہی شرابسی چہرہ جناب کا

وہ بحرِ حسن و ناز سراپا ہی مست ناز
جسم لطیف یار ہی دریا شراب کا

رہتا ہی برق اوس گل تر کا مجھی خیال
عالم ہی اشک چشم مین عطر گلاب کا

گہر افشان ہی نیسان کرم سلطان عالم کا
بہار آئی جوانان چمن کی لکھنؤ چمکا

خداوند انگینا مہر جم بن جای خاتم کا
قیامت تک عمل عالم مین ہو سلطان عالم کا

ہمیشہ چاند سورج رات دن صورت کو تکتی ہین
عجب عالم ہی جوش حسن سی سلطان عالم کا

وہ قیصر ہی کہ جسکی قصر کا دربان آرا ہے
وہ رشک جم ہی فیروزہ فلک ہی جسکی خاتم کا

خم ابرو وہ کعبہ ہی کہ سجدی خلق کرتی ہے
دہن پیش نظر گویا عیان ہے چشمہ زمزم کا

جلا دیتی ہین مردونکو یہ باتین روح افزا ہین
لب جان بخش مین اعجاز ہی عیسی مریم کا

نہ ایسا کوئی آگی تہا نہ ایسا کوئی اب ہوگا
موخر ہی زمانہ باغ ہستی مین مقدم کا

سخاوت کی یہ معنی ہین کہ ملتی سکو کہتی ہین
کہ حاتم ہی گدائی کمترین ہی میری حاتم کا

عجب برسات کا عالم ہی ہیلا رو رہتا ہے
ہمیشہ مینہ برستا ہی یہان دینار و درہم کا

سخاوت نی مٹایا حاتم طائی کی ہمت کو
شجاعت مین نہین لیتا ہی کوئی نام رستم کا

برنگ گل خوشی سی اندن نہان ستی ہین
کہین دنیا مین اب باقی نہین ہی نام بہی غم کا

دُرِ دریای بخشش سی نہ کیون شادان ہون
گل تر کو ہنساتا ہی چمن مین قطرہ شبنم کا

حسد سی دشمنون کی تلخ یارب زندگانی ہو
اثر دی آب حیوان مین عدو کیواسطی سم کا

یہ وحشت ہی کہ قاتل التیام اب آ کرتی ہین
دہان زخم عالم مین نہین محتاج مرہم کا

خجل ہی آفتاب حشر رنگ جسم انور سی
عجائب گل کہلاتا ہی گلی مین جا بجا شبنم کا

عصای موسی عمران عدو کو چوب رایت ہی
علم ہی گیسو حور جنان گیسوی پرچم کا

حضور شاہ والا اہل دین معراج پاتی ہین
زمین قصر سلطان ہی نمونہ عرش اعظم کا

برای حفظ جان ہے دم وظیفہ یہ کہتی ہین
کہ نام پاک حضرت مین اثر ہی اسم اعظم کا

مدح خوان ہون قبلۂ عالم سکندر جاہ کا
ہی لقب سلطان عالم میری شاہنشاہ کا

تا فلک شہرہ ہی دور قیصر جم جاہ کا
اختر اقبال سی چمکا ستارہ ماہ کا

کوئی مطلب رہ نہین جاتا ہی دولتخواہ کا
مرتبہ اکسیر سی اعلی ہی گرد راہ کا

ساتھ رہتی ہی ہمیشہ فوج تائید خدا
رایت عالی بنا ہی مد بسم اللہ کا

کیا سما ہو باغ جاتی ہین پریان دیکھہ کر
سایہ ہی رشکِ سلیمان قصرِ ظل اللہ کا

باغِ عالم مین سواری دیکھہ کر ہستی ہین گل
نام ہی بادِ بہاری مردمِ ہمراہ کا

مشغلہ سلطانِ عالم کا جہانبانی عدل ہی
راہ مین بہی کام کرتی ہین خدا کی راہ کا

خو بین فرضاً اگر تصویرِ اقدس دیکہتا
دم بہر اگر تا کنوین مین ماہِ کنعان چاہ کا

راجہ اندر کا اکہاڑہ صحبتِ اقدس ہی برق
نام رکہا ہی پرستان بزمِ عشرت گاہ کا

پہن رکہا ہی پیرہن سی نورِ جسمِ پاک کا
جامۂ فانوس پوشش نام ہی پوشاک کا

ہر طرف چہٹکا ہوا ہی نورِ جسمِ پاک کا
چاندنی ہی نام اوسکی ململی پوشاک کا

حسن گوشش گلسی افزون ہی چندان ناک کا
آج شعلہ ہمنی دیکہا روی آتشناک کا

دیکہہ کر غلمان کہینگی نورِ جسمِ پاک کا
حورِ جنت سی کہین اعلی ہی پتلا خاک کا

یہ اثر ادنا ہی اپنی آہِ آتشناک کا
شعلۂ جوالہ دورہ بنگیا افلاک کا

ساتہہ مرنی پر چہوڑا قاتلِ سفاک کا
پاؤنمین باندہا پڑا ہی حلقۂ فتراک کا

میکشی کی یہ علامت ہی کہ پہچانین حریف
بعدِ مردن چاہئی تابوت چوبِ تاک کا

جیبِ صبحِ حشر سی اپنا جنون کہلجائیگا
ایک یہہ بہی یاد وہ ہی پنجۂ چالاک کا

رو رہا ہون یادِ قاصد مین نہین خط کی امید
اندنون مسدود ہی بارش سی رستہ ڈاک کا

بجلیان چمکین جو گلشن مین گلِ رخسار کی
خوشۂ پروین بنا ہر ایک خوشہ تاک کا

میری جسمِ زار سی جو نا ہوا اوسکا فروغ
خس سی شعلہ بڑہگیا ہی روی آتشناک کا

عین مستی مین نگاہِ گرم جس پر پڑگئی
آبلونسی بنگیا گلشن مین خوشہ تاک کا

جیب کیا دامانِ محشر کی اوڑینگی دہجیان
ہی یہی عالم جو اپنی پنجۂ چالاک کا

اشکِ خونین نی بہارِ نو دکہائی ہجر مین
پہول سینہ بنگیا تیری گریبان چاک کا

آپ اپنا نامہ بر مین ہون فورِ شوق سی
اضطرابِ دل سی ہرکارہ بنا ہون ڈاک کا

گردشِ گردون سی لاکہون نگی ایسی مٹ گئی
جامِ جم بہی ایک کاسہ ہی تمہاری چاک کا

جل بہی کا طالبِ دیدار اپنی آگ مین
نام ہی برقِ تجلی شعلۂ ادراک کا

گور کو ہی اشتیاقِ وصلِ ہجر یار مین
خاک کو درکار ہی پیوند میری خاک کا

بی توقف منزلِ مقصود کو پہنچینگی برق
توسنِ عمرِ روان گہوڑا ہی اپنی ڈاک کا

سودا انجائیگا سرِ زلف بلند کا / کیا کیجیے علاج دلِ دردمند کا

عالم مین کون صید نہین صید بند کا / گردون ہی ایک حلقہ ہی اوسکی کمند کا

ہر سرزمین مین شور ہی آہ بلند کا / افلاک پہ سرا ہی ہماری کمند کا

بالا ہی بسکہ سرو سی اوس خود پسند کا / مصرع نہین ہی مصرع قد بلند کا

پابند وہ حسین ہی زلف بلند کا / صیاد آپ صید ہی اپنی کمند کا

موزون ہین عشق تن قد موزون یار مین / گویا یہہ ایک بند ہی ترکیب بند کا

موئی میان یار کی باریکیان نہ پوچھ / رہ رہ گیا کشش مین قلم نقش بند کا

ثابت ہین پور پور کی شیرین ادائیان / کس منہہ سی مین بیان کرون بند بند کا

کہنچیون جو ہجر یار مین آہ شرر فشان / گردش مین آسمان ہو دانہ سپند کا

پنچے مین اوسکی پنجۂ خورشید آسمان / ہالہ ہی نام نور سی دست بند کا

کیا پیچ زلف یار کی سر پر درست ہین / قائل ہون کیون نہ بندش دستار بند کا

زینت سی حسن ناز و ادا اور بڑھ گیا / زیور نہین یہ ساز ہی تیری سمند کا

تیر نگاہ ناوک بیداد کا ہی نام / ابرو لقب ہی تیری کمان بلند کا

غیروں کی بیچ دیکھ کی روتا ہوں زار زار — پوچھو نہ حال میری دل دردمند کا

کیا دخل میری شکوہ کیا ہو فراق میں — چٹکا کبھی نہ آگ سی دانہ سپند کا

باغ جہاں میں بہر بشر آنکھ چاہیی — سچ ہی یہ قول قائل مشکل پسند کا

روشن ہی دن بہ بیچ خورشید روئی یار — دفتر ہی ایک ایک ورق وعظ و پند کا

ممکن نہیں کہ فکر رسا ہو یہاں رسا — زینہ ہی عرش آپکی بام بلند کا

کیونکر کہوں زبانکو موج شراب تلخ — پانی لبوں سی آپکی شربت ہی قند کا

جسکو حلال آپ کہیں وہ صواب ہی — کچھ اور تو گناہ نہیں گوسفند کا

دیتا ہی داد کون کسی بیزبان کی — قصاب پر قصاص نہیں گوسفند کا

کیا برق تونی رتبہ دیا اس زمین کو
ہر شعر آسمان ہی فکر بلند کا

کیا وصف کیجئی اوس قمر خوش جمال کا — مہتاب جسکو کہتی ہین تکیہ ہی گال کا

شہرا ہی ابروی رخ روشن جمال کا — عالم دکھا دو خلق کو بدر و ہلال کا

مشتاق شکل بدر نہین ہین کمال کا — اسکو دماغ اوٹھای جو صدمہ زوال کا

ایسا مزا ہی شمس و قمر کو کمال کا ۔ عالم مین روز اوتہاتی ہین صدمہ زوال کا

شہرا ہو کیون نہ ابروی جانان کی خال کا ۔ دیکہا ہی کس نی زاغ کمانِ ہلال کا

خواہانِ وصل یار ہی طالب محال کا ۔ ممکن نہین جواب ہماری سوال کا

ذرہ ہی مہر اوس قمرِ خوش جمال کا ۔ منہ لاکہ بار دیکہ چکا ہی زوال کا

چمکا جو حسن اوس قمرِ بی مثال کا ۔ گہٹکر لباس مہر نی پایا ہلال کا

احسان ہی فراق مین جوشِ خیال کا ۔ مرتا ہون جانکنی مین مزا ہی وصال کا

کامل سی حسن پوچہی صاحب کمال کا ۔ صورت دکہا کہ بدر ہی عاشق جمال کا

سنتی ہو تم جو لیلی و مجنون کی داستان ۔ افسانہ ایک یہہ بہی ہی عاشق کی چال کا

حیرت سی سب ملال عیان ہین نہ چہپی ۔ آئینہ مین فراق مین ہون اپنی حال کا

اسفل بہی انکسار سی پاتا ہی مرتبہ ۔ گر کر بڑہا نہال سی سایا نہال کا

ملکِ عدم کو جاتی ہین بہر شنائی دل ۔ نقلِ مکان ہی نام یہان انتقال کا

ظاہر ہین بعدِ مرگ بہی دل کی کدورتین ۔ گنبد نہین یہہ برج ہی گردِ ملال کا

خلخال کی صدا سی گلی کاٹتی ہین لوگ ۔ تلوار چل رہی ہی کہ عالم ہی چال کا

خالی نہین فریب سی شغلی کی کوئی چال
ہر دورِ چرخ نظرون مین حلقہ ہی جال کا

نقشِ قدم ہین شمع تجلی یہہ نور سے
پروانہ جبرئیل بہی ہی تیری چال کا

تیرا خیال زینتِ بختِ سیاہ ہی
خورشیدِ حشر پہول ہوا اپنی ڈہال کا

جوشِ الم سی شام و سحر کی کہان تمیز
فرقت مین کچہہ حساب نہین ماہ و سال کا

جاتی رہینگی رنج سب آغوشِ قبر مین
مشتاق ہون فراق مین روزِ وصال کا

پہرنا بہی دربدر تو فقیری سی کم نہین
پائی طلب جواب ہی دستِ سوال کا

کیونکر نہ جود باعثِ رفعت بشر کو ہو
رتبہ ثمر سی باغ مین ہی ہر نہال کا

ہرگز نہ کر ہراس کہ بخشش کی واسطی
ہر قطرہ بحر ہی عرقِ انفعال کا

شرمندگی نی اور ڈبویا یہ سر مرے
طوفان اوٹہا دیا عرقِ انفعال کا

خالی نہین ہی حسن سی چہونکی کوئی بات
خالِ رخِ سحر ہی لقب تیری ڈہال کا

افشان سی ابرونکی وہ چندان نمود ہے
جوہر بڑہا ستارونسی تیغِ ہلال کا

دیکر سخی اوٹہاتی ہین دنیا کی سختیان
پتہر عوض ثمر کی ثمر ہی نہال کا

تصویرِ غمِ فراق مین کہتی ہین مجکو لوگ
پتلا بنا ہون رنجو نسی گردِ ملال کا

[illegible] ہی بداری دندان آبدار
تار شعاع مہر ہی رشتہ خلال کا

صحن چمن جواب شفق ہی شہابسی
خورشید قمقمہ ہی تمہاری گلال کا

وہ ہم نہین کہ تمسی جدا ہوکی پھر جئین
روز فراق دن ہی ہماری وصال کا

پردیسی چشم یار کی ظاہر ہین شیوہ نہان
چھپتا نہین ہی ناف مین نافہ غزال کا

بخشش سپر ہی تیغ زبان فقیر کی
مرہم کرم ہی زخم دہان سوال کا

اتنا تو جذب عشق نی بارے اثر کیا
اوسکو بہی اب ملال ہی میری ملال کا

ہمچو نمین ختم ہین صحرا نوردیان
پیرو ہی آسمان بہی گردش مین چال کا

غم کا مزا فراق مین عاشق سی پوچھئی
یہ بہی ثمر ہی ایک ہماری نہال کا

اب آفتاب عمر لب بام برق ہی
ہشیار باش وقت ہی غافل زوال کا

قیامت ہی سنا نالہ غزال دلبر کا
سنا کبھی فقط آوازہ شور روز محشر کا

میرے حال آٹھون پہر محبوب دلبر کا
تعجب کی جگہہ ہی بط شہباز و کبوتر کا

نظر آیا جو طغیان میری اشک دیدۂ تر کا
اوٹھایا اوس قمری ہنسکی طوفان آب گوہر کا

ہوا سی پیچ پیچ منہہ پر جب کہلا زلف معنبر کا ۔ پریشان ہو گیا مجموعہ موج بوی عنبر کا

بیان کیا حسن کیجی اوس حسین حور پیکر کا ۔ نہین دیکھا کبھی سایا کسی نی جسم انور کا

وہی ملتا ہی جو ہی خلق مین جسکی مقدر کا ۔ بنی کسطرح آب خضر آئینہ سکندر کا

ملا ہی پیرہن آب بقا انکا ناتوانی مین ۔ عرق سی تشنہ گوہر لقب ہی جسم لاغر کا

خط اوس رشک مسیحا کا بڑہا دیتا ہی رفعت کو ۔ لقب ہی مرغ زرین فلک میری کبوتر کا

نہ چہوٹی تا قیامت گل کہلا ایسا تماشا ہو ۔ لہو سی میری اے قاتل چمن بن جای جوہر کا

یہ ثابت ہو گیا اے مہر تیری لال ہونٹوں سی ۔ لب کوثر بنایا ہی خدا نی لعل احمر کا

تن پر نور کندن کی طرح سارا دمکتا ہی ۔ نہین محتاج وہ رشک قمر سونیکی زیور کا

جواب نامہ کیا پہر کی بہی آتا نہین قاصد ۔ پتا ہی سی پتا ملتا نہین میری کبوتر کا

ہمارا رنج بہی راحت رسان اہل فرحت ہی ۔ بنا ہر نالۂ دل موتیا گان چشم اختر کا

اسی رقت سی وہ ہم جو خط شوق لکہینگی ۔ اوڑیگا ساتہہ دروازی پر اوس گلگی کبوتر کا

کہا نکا نامہ آخر ہو گئی سوز نہانی سی ۔ جلایا جلکی ہمنی آشیانہ خود کبوتر کا

تمہاری ابرو و مژگان ہماری دونون قاتل ہین ۔ ہمارے کام یکسان ہی زبان تیغ و خنجر کا

ضرر کیا عیب جوئی سی مصر جان جاتی ہین
مثائی سی تحمل آتا ہی جی ہر اہل جوہر کا

سراپا داغ کہا کر مر گیا ہون تق فرقت مین
کفن تقدیر نی مجکو دیا پہولونکی چادر کا

نہ کوئی اونکی سوا اور جان جان دیکہا
وہی وہی نظر آئی جہان جہان دیکہا

کہین نہان نظر آئی کہین عیان دیکہا
نئی لباس مین دیکہا تمہین جہان دیکہا

نکچہہ یہان نظر آیا نکچہہ وہان دیکہا
تہ زمین ہی ہی وہ ورِ آسمان دیکہا

بہشت مین بہی اوسی حور کو روان دیکہا
یہان جو دیکہہ چکی تہی وہی وہان دیکہا

غلط ہی ضعف سی تنکا جو لوگ کہتی ہین
پریدہ چشم نی کب جسم ناتوان دیکہا

تمام عمر کٹی اپنی قید خانی مین
عدم سی آئی تو ہستی مین آسمان دیکہا

بجا ہی مجکو جو کہتی ہین سب بہشتی رو
ہمیشہ گلشنِ عارض کو بی خزان دیکہا

عیان ہی دیدۂ گریان سی میری حالتِ دل
کہ ایک قطرۂ دیدی پای خون روان دیکہا

کمال عمر ستمگر کو طول ہوتا ہی
کہ پیر چرخ کو ہر دور مین جوان دیکہا

عرق کی بوندونسی روشن ہی نور چہرہ کا
زمین عطر مین خورشید آسمان دیکہا

خزان

خزان عمر کجا او کجا بہار شباب
فلک کو رشک ہوا کوئی جب جوان دیکھا

ہماری آہ نسی پایا نشان یارون نے
کہ فرش خوابسی اٹھتی ہوئی دہوان دیکھا

گئی جہانسی جو لوگ وہ جہانسی گئی
کسینی پہر نہ کبھی اپنا کاروان دیکھا

دو چند اور محبت ہوئی محبت سی
غضب ہوا جو کبھی اونکو مہربان دیکھا

مزی تمام ہجی زندگی کی آج سی ملے
کہ تمنی آنکی بندیکو نیم جان دیکھا

مزار پر بہی نہ آئی یہہ اور حسرت ہے
کہ اپنا خاک مین ملنا بہی رائگان دیکھا

کہینگی دیکھہ کی تجکو بہشت مین حورین
ہزار حیف کہ ہمنی نہ وہ جہان دیکھا

جلایا بزم مین ہر روز شمع کی مانند
ہزارون باتین سنائین جو بی زبان دیکھا

قیامت آئی یہہ ٹرپا فراق مین ای حق
نہ پہر زمین کو پایا نہ آسمان دیکھا

شبکو جو بی نقاب وہ گل فام ہوگیا
مہتاب آفتاب لب بام ہوگیا

مرنی سی میری شاد وہ خودکام ہوگیا
قالب سی چھٹکی روح کو آرام ہوگیا

جاتی رہی ملال و الم کام ہوگیا
مرکر فراق یار مین آرام ہوگیا

دیوانہ عاشق رخ گلفام ہوگیا — سودائی زلف یار سی سرسام ہوگیا

ذرات مین تمیز نہین اہل دید کو — فرقت مین نام صبح وطن شام ہوگیا

زلفون مین پہنسکی دل نی بڑہایا فریب یار — کلفت سی نی یر خاک نہان دام ہوگیا

اونی یہ انکسار کا اعلی ہی مرتبہ — ہر نقش پا مثال فلک بام ہوگیا

آئی جو ہمکو نیند تو جاگی ہماری بخت — مرغیی زندہ پر فلک نام ہوگیا

عذرا کی ساتہہ وامق ولیلی کی ساتہہ قیس — ہر وقت عاشقون مین نیا نام ہوگیا

اللہ ری جوش نور کہ ہر نقش پای یار — مانند مہر تاج سر بام ہوگیا

اللہ ری تعلی تمکین پای یار — نقش قدم سی پست سر بام ہوگیا

پاپوسی قدم سی بنی ہی نبات خاک — شیرین دہن کی طرح لب بام ہوگیا

رکہا جو اوسنی پاؤن قیامت عیان ہوئی — خورشید حشر خال لب بام ہوگیا

رکہتی ہی پاؤن اوٹہتی نگین سبکی اونگلیان — گویا ہلال عید لب بام ہوگیا

کچہ زلف پر نہین کہ بلا ہین تمام عضو — جو جسمین پہنس گیا وہ اوسی دام ہوگیا

سب طمطراق عاریتی ہی جہان کی — کسکا عدم مین زیر زمین نام ہوگیا

مرنیکی بعد روح نی زلفون مین دم لیا
چھٹکر قفس سی صید تہِ دام ہو گیا

ایسا گھٹا کی تمنی گرایا نگاہ سے
نقش قدم مثال فلک بام ہو گیا

جینی کا لطف آنکھونکی شورش نے کھو دیا
تلخی سی زہر روح کو بادام ہو گیا

ہونٹھونسی تیری آنکھ نی باتین جلاتین
شیرین و چند قند سی بادام ہو گیا

دکھلائی رنگ رخ نی دو دنی بہار حسن
موباف زلف کا شفق شام ہو گیا

خط نگاہ یار کی آنکھونسی ہی بھا
نرگس کا پھول پھر عصا شام ہو گیا

مرنیکی بعد خاک ہی آب حیات ہی
کیا فائدہ جو شیشۂ دل جام ہو گیا

دورِ جہانمین عیش سی بحث کو حسن نہین
مدہوش می سی بزم مین کب جام ہو گیا

زاہد کا تار سبحہ سی ظاہر فریب ہی
گو بار زیر خاک نہان دام ہو گیا

بخشش سی مال کم نہین ہوتا کریم کا
نقش ایک نگ سی کہہ جگہ نام ہو گیا

کیفیت زمانہ دکھائی شراب نی
نشا کا دور امجکو خط جام ہو گیا

پتھر کو لعل عکس نی اوسکی بنا دیا
پختہ نگاہ سی ثمر خام ہو گیا

اہل تمیز جانتی ہین برق کیا کہین

هستی مین بهر نام فقط نام هو گیا

روز هی نو روز مین عالم لباس تنگ کا
رنگ تن سی ملگیا جوڑا سنهری رنگ کا

صدمه اوٹهه سکتا نهین روح عدم آهنگ کا
خاکه اس دهر مین عالم هی کوته تنگ کا

کشته هون اوس مه وش کی مین طلائی رنگ کا
طائر دل صید هی شهباز زرین چنگ کا

کیا بیان کیجی زبان هی روی آتش رنگ کا
تل دهان تنگ هی گویا که چشم تنگ کا

بادشاه حسن هے عالم عجب هی رنگ کا
تا فلک شهره هی میری اوس فلک اورنگ کا

جلسه محشر هی کچهه کم بزم عشرت سی نهین
صور اسرافیل نغمه هی رباب و چنگ کا

روح کو آرام دم بهر جسم خاکی مین نهین
تنگ کرتا هی مجهی صدمه لباس تنگ کا

ظلم سی خالی نهین سامان عیش اهل ظلم
آسیا هی دور مجکو چرخ مینا رنگ کا

سختیان سه سهکی نازک دل هوا هی مین
کهاکی پتهر سیکڑون شیشه بنا هی سنگ کا

تیری مژگان و نظر سی بچکی جا سکتا نهین
پر شکسته صید هون شهباز زرین چنگ کا

لطف سی باغ جهان مین کوئی گل خالی نهین
سبکو دعوا حسن مین هی اپنی اپنی رنگ کا

سوز غم سی اوس صنم کی دل مین گهر هی مکهی
بنگیا جل بهنکی آخر مین شرارا سنگ کا

سختی نفسی اس دل نازک کی یہہ ثابت ہوا
فی الحقیقت اپنی بر مین آینہ ہی سنگ کا

عار عریانی سی ہی مجنون بی پردہ نہین
مین وہ عاشق ہون کہ دیوانہ ہون نام و ننگ کا

کہتی ہین سبھی زمین کو گرد دامن گیر یار
کہکشان ہی نام اوس گردون فرس کی تنگ کا

چاند ذرات زمین بنتی ہین کسب نور سی
پرتو اخورشید ہی رخسار آتش رنگ کا

عالم مستی عیان ہی عضو عضو یار سی
موج زن دریا ہی گویا آب آتش رنگ کا

اوس تلک پہنچین تصور مین یہہ اب طاقت کہان
حکم نقش قدم رکہتا ہی ہر فرسنگ کا

دوستی دشمن سی ہی کرتی ہین سبکی دوستی مین
صلح کل ہی نام عالم مین ہماری جنگ کا

جمع کرای پیر گردون لشکر جور و ستم
قصد عالم مین اگر ہی عاشقون کی جنگ کا

دلکی مینا بی ستی ثابت ہی دانی عمر کی
جانی والونکی خبر دیتا ہی نالا زنگ کا

ربط بی حس کا بہی کام آتا ہی اکثر وقت پر
پاون پہر لنگ عالم مین عصا ہی لنگ کا

عمر کو وقفہ نہین کیونکر رہی خاموش دل
جانی والی کی خبر دیتا ہی نالہ زنگ کا

سلطنت سی کم نہین ناکمال عشق مین
تختۂ تابوت عاشق نام ہی اورنگ کا

بی کدورت صاف طینت رہتی ہین آتش مزاج

برق تیغ برق مین وہ با نہین ہی ننگ کا

عاقبت اونسی علاج دل نالان نہ ہوا — نہ ہوا عیسی دوران سی بہی درمان نہ ہوا

جوشش حسن سی پنہان رخ جانان نہ ہوا — گل خورشید چراغ تہ دامان نہ ہوا

آپکو مور ہی سمجہا جو ملا رتبہ جسم — مین ہوا پر بہی جو آیا تو سلیمان نہ ہوا

سنگدل عیش سی ہستی مین جہان مین محروم — خندہ زن صورت گل غنچہ پیکان نہ ہوا

نام کو بہی نہ ہنسی باغ جہان مین عاشق — دل ہی وہ غنچہ پژمردہ کہ خندان نہ ہوا

عمر یاد سر گیسو مین کٹی عاشق کی — کونسی روز جنون سلسلہ جنبان نہ ہوا

سبب حفظ فروغ رخ روشن ہی حجاب — کبہی خاموش چراغ تہ دامان نہ ہوا

کوئی عالم مین نہین تیری کرم سی خالی — یہ بہی احسان ہی کہ شرمندہ احسان نہ ہوا

نشو سی سوختہ جانونکو علاقہ کیا ہی — سبزہ و شاداب کبہی سرو چراغان نہ ہوا

پاس ناموس محبت نہ کیا وحشت مین — کونسا داغ چراغ تہ دامان نہ ہوا

سگ اصحاب ہوا صحبت انسانی سی بشر — آدمی ہو کی بہی انسان تو انسان نہ ہوا

جامہ تنگی عوض پیرہن ناک ملا — جوش وحشت مین کبہی ننگ سی عریان نہ ہوا

مین ہون وہ عاشق دیوانہ آزاد مزاج
کبہی پابند سر زلف پریشان نہ ہوا

تیری توپی جو ہونٹہونکو ملی ہی رنگت
لعل ایسا کبہی خورشید سی رخشان نہ ہوا

نور ہی وہ غیرت حور اکہ بشر تو کیا ہی
رشک ضوانکو آتا ہی کہ دربان نہ ہوا

شکوہ یار نہ آیا لب زخم تن پہ
برق تیرونسی بہی انگشت بدندان نہ ہوا

مین وہ قانع ہون بیسر وسامان نہ ہوا
اپنی طالع کا بہی شرمندہ احسان نہ ہوا

کونسی وقت غم ہجر سی گریان نہ ہوا
کبہی آنکہونسی جدا گوشہ دامان نہ ہوا

آبرو کہوئی کبہی خلق مین طوفان نہ ہوا
تجہسی اتنا بہی تو اے دیدہ گریان نہ ہوا

سرخ رنگت کو ہوا دیکہہ کی مہتاب سفید
تجہسی سر سبز کبہی مہر درخشان نہ ہوا

قید سی کام ہہین عشق کی آزادونکو
نوحہ گر صورت بلبل گل خندان نہ ہوا

عمر بہر گردن قمری مین ہا طوق تو کیا
پابزنجیر کبہی سرو گلستان نہ ہوا

لیگئی موت مجہی سوی عدم ہستی سی
بیطلب گہر مین خدا کی بہی تو مہمان نہ ہوا

رنگ عارض سی گیا مین جو بچار زلفونسی
آئینہ مجکو بنایا جو پریشان نہ ہوا

آئینہ جب نہوا اوسنی بنائین زلفین
کیا پریشان کیا دلکو جو حیران نہ ہوا

وہ تصور مین بھی آتی ہوئی گھبراتی ہین
تنگ زندان سی کبھی یوسف زندان نہ ہوا

رخ انور سی بچا دل تو کہا مین زلفین
یون پریشان کیا مجکو جو حیران نہ ہوا

ساتھ ویرانہ دیا قیس نی بھی وحشت مین
حضرت خضر سی بھی طی یہ بیابان نہ ہوا

گبر بھی دیکھ کی اوس کوچی کو یہ کہتا ہی
رہگئی دل مین تمنا کہ مسلمان نہ ہوا

طینت نیک کا ہی نیک ثمر صورت خال
کیا ہوا نام کو ظاہر مین مسلمان نہ ہوا

مرگیا آپ گلا کاٹ کی تنا باش ای حق
اپنی قاتل کا بھی شرمندہ احسان نہ ہوا

عجب عالم ہی نسبت سی شب یلدی گیسو کا
کہ ہر ذرہ پر افشان گمان ہی مجکو جگنو کا

اشارہ دیکھکر کہتی ہین عاشق چشم و ابرو کا
نکالا شاخسانہ خوب تمنی شاخ آہو کا

فقط افسون ہی کیا افسانہ تیری مو گیسو کا
بلا ہی قہر ہی آفت ہی جادو چشم جادو کا

یہ ثابت ہوگیا دیکھا جو عالم چین گیسو کا
کہ نافہ عنبر شب ہی غزال چشم جادو کا

اشارہ تیر بیداد قضا ہی اوس پریرو کا
نہین بچتا نہین بچتا نشانہ قوس ابرو کا

چھپی افشان تو چمکا حسن دونا اوس پریرو کا
نمایان ہوگیا جوہر ہلال تیغ ابرو کا

یہ ہم پر کھل گیا دیکھا جو عالم اوسکی گیسو کا
کہ چلہ موج بوی مشک چین ہی قوس ابرو کا

دو چندان ہو گیا زیور سی عالم اوس پریرو کا
گلِ خورشید ٹیکا ہی قمر تکیہ ہی بازو کا

قیامت ہی قد و قامت سنی پورا اوس پریرو کا
نمونہ آفتابِ حشر ہی تعویذ بازو کا

پیامِ موت یادِ وصل ہی فرقت مین عاشق کو
سلائیگا ہمین تکیی مین تکیہ تیری پہلو کا

فراقِ یار مین کان جواہر دونون آنکھین ہین
لقب ہی گوہرِ غلطان یہان ایک ایک آنسو کا

پیامِ موت راحت ہی وہ صید نیم بسمل ہون
فزون ہوتا ہی غم جب درد کم ہوتا ہی پہلو کا

جہان مین شہرتِ معشوق تو عاشق کی باعث ہی
کھلا زخمونسی میری زور تیری دست و بازو کا

یہ جی بچتا ہی گر اشک خونین چھوٹ بہتا ہون
دلِ مجروح تیری ہجر مین پھوڑا ہی پہلو کا

اذیت اپنی ہم صورتکی کیونکر دلکو بہاتی ہی
قیامت ہی گوارا رنج ہو بازو کو بازو کا

بچی کیونکر دلِ عاشق کہ دو نوجان لیتی ہین
لقب ہی سیفی و جادو تمہاری چشم و ابرو کا

مثل سچ ہی کہ ہر فرعون را موسی بود لازم
جوابِ اعجاز لب ہی اس پریرو چشم جادو کا

لگی رہتی ہین آنکھین اوس قمر کی صاف گردن پر
کہ عالم ہی گریبان پر ہلالِ تیغ ابرو کا

رخِ خورشید سی چہرہ تمہارا یاد آتا ہی
گمان جیبِ سحر پر ہی ہلال تیغ ابرو کا

تمہاری عارض تاباں کی آگی مہر ذرہ ہی ‍ ‍ ‍ گمان ہی صورت اختر قمر پر مجھکو جگنو کا

یہ عالم ہی سیہ خانیکا ای ق اوسکی فرقت مین
رخ خورشید تابان پر گمان ہی مجھکو جگنو کا

دیکھہ کر آنسو مزاجِ یار جانی پھر گیا	۴	میری کشت آرزو پر آج پانی پھر گیا
خار خار غمسی روئی شادمانی پھر گیا		تو جو مجھسی ای بہار زندگانی پھر گیا
ایسی شیرینی کبھی قند مکرر مین نہین		بوسہای لب سی منہہ ای یار جانی پھر گیا
ساری عالم کو ڈبویا میری جوش اشک نی		باغ عالم پر غم فرقت مین پانی پھر گیا
روتی روتی غش پڑا جب یاد آیا مجھکو تو	۴	میری آنکھونمین وہ جوڑا زعفرانی پھر گیا
مین وہ لاغر ہون کہ پسکر ہڈیان سرمہ ہوئین		آنکھہ مین جسدم خرام یار جانی پھر گیا
تیری جاتی ہی گئی اپنی بہار زندگی		جوش غمسی موسم باغ جوانی پھر گیا
رنگ عارض کو پسینی نی دوچندان کر دیا		جام سیم ماہ پر سونیکا پانی پھر گیا
راہ کی پھیرونسی فرصت گھر کی آنیکی کہان		آگئی جب یاد اوسکی قدردانی پھر گیا
داغ دینی کو عدو سی عشق لایا تہا مجھی		عاقبت اوس ماہ کی لیکر نشانی پھر گیا

طور پر سبکو جلایا حسرتِ دیدار نے ‏ لاکھہ باری سنکی موسی لن ترانی پہر گیا

وہ جو نکلا پڑ گیا ایک طمانچہ عکس کا ‏ آسمان پر روی مہر آسمانی پہر گیا

پہیری پہیر و نسی کہان قاصد کو فرصت بات کی ‏ جب وہ لایا لیکی پیغام زبانی پہر گیا

انتظار خط مین پہلی خط سی مینی جان دی ‏ نامہ بر آیا تو وہ لیکر سنانی پہر گیا

کب تلک تا چند آخر آدمی ہم بہی تو ہین ‏ دل ہمارا اجسی اسی ظلمونکی بانی پہر گیا

اور عالم ہو گیا دنیا نئی پیدا ہوئی ‏ جسطرف عالم مین وہ نئی یار جانی پہر گیا

حال دل کہتی ہین جب کہتا ہی وہ رشک پری ‏ سر ہمارا سنتی سنتی یہ کہانی پہر گیا

ناصحا مجبور ہون لسی یہ کیا کہتا ہی تو ‏ جانکر اوس بیوفا کی ظلمرانی پہر گیا

اوس ستم ایجاد کی لاکہون ستم ایجاد ہین ‏ جب وہ آیا داغ نو دیکر نشانی پہر گیا

لوگ کہتی ہین نہ آیا عاقبت دلکو قرار ‏ اوسکی در پر برق پہر جانفشانی پہر گیا

لی راہ قبر صدمہ فرقت سی مر گیا ‏ وہ اپنی گہر سد ہاری تو مین اپنی گہر گیا

تا صبح لاکہہ بار جیا اور مر گیا ‏ کیا کیا فراق یار مین مجپر گذر گیا

زلفو نمین دل اولجہہ کی سفر تن سی گر گیا ‏ اچہا ہوا بلا سی چہٹی درد سر گیا

نہلا کی دلی پاؤن پھر انہہ کو پھیر کر
میری سیاہ خانی سی خورشید ڈر گیا

فرقت کا حال ای بتِ بیرحم کچھہ نپوچھہ
وہ روز بہی خدا کی کرم سی گذر گیا

کٹ جائینگی یہہ دن بہی جو باقی ہی زندگی کی
کیا کیا ہوا فراق مین کیا کیا گذر گیا

نکلا ہی ماہتاب فلک پر جو شام کو
شاید وہ مہر کوٹہی سی نیچی اوتر گیا

اللہ ری ترقیٔ حسنِ رخِ نگار
مہر فلک نگاہ سی میری اوتر گیا

احسانِ تیغِ یار کی خفت کمال ہی
سر کیا کٹا کہ بوجھہ ہمارا اوتر گیا

چونکا نہ صور آہ سی بہی ہجر یار مین
ثابت ہوا کہ طالعِ خوابیدہ مر گیا

کیسا علاج مین نہ بچونگا کسیطرح
زہرِ غمِ فراق اثر دل مین کر گیا

ایسا ہوا غبار کہ ہرگز ہوا نہ صاف
دامانِ یار خاک سی میری جو بھر گیا

کیا نازکی سی چادرِ مہتاب بار ہے
دم چڑھ گیا حضور کا چہرہ اوتر گیا

ہستی سی تا بملک عدم ایک جست تھی ۴
جھپکی نہ آنکھ بہی کہ ادہر سی اودہر گیا

ہر وقت تازہ رنگ دکہاتا ہی چرخ پیر
خورشید نکلا زیرِ زمین جب قمر گیا

چہاپی

حیا سی منہ نہ کھلا زلف کا حجاب رہا
ہمیشہ شام کی پردی مین آفتاب رہا

تلاش ساقی مے کش مین اضطراب رہا
تمام عمر خرابات مین خراب رہا

یہہ عہد دولتِ ساقی مین سدّ باب رہا
کہ محتسب بھی یہان برسرِ حساب رہا

حریف شاد دل و محتسب کباب رہا
ہماری دور مین دورِ شراب ناب رہا

ہمیشہ جام چلی دورہ شراب رہا
ہماری ہاتھہ سی گردش مین آفتاب رہا

جگر کی داغون سی نالان دلِ خراب رہا
چمن مین نغمہ سرا طائرِ کباب رہا

کفِ نگار مین جامِ شرابِ ناب رہا
ہمیشہ ماہ کی منزل مین آفتاب رہا

۴

کیا جو وعدۂ فردا سمجھہ گئی عاشق
کہ اس سوال کا اب حشر پر جواب رہا

ہزار شکر کہ مین کچھہ تو کام کا ٹھہرا
ثواب اگر نہ ملا موردِ عذاب رہا

اگر ہو خلق کو راحت تو رنج راحت ہے
ہمیشہ دیدۂ گریان سی مین سحاب رہا

شمار ہو نہ سکا حاسبون سی روزِ شمار
اسی حساب سی بندہ تو بی حساب رہا

بہشت مین بھی تمہاری بغیر خاک ہی عیش
حصول کیا جو ہزارون برس شباب رہا

دہان و قامتِ موزون کی وصف کیا کیجی
تمام خلق سی بالا ترا جواب رہا

قیامت آئی نکسی روز و قامت کی | ہمیشہ ایک ہی نیزی پر آفتاب رہا
یہ معنی حسن کی ہین نور کہتی ہین اسکو | کہ آفتاب کا ہر نقش پا جواب رہا

غضب کیا کہ جوانی مین تو یہ برق نی یکے
اگر یہیچ ہی تو پھر عمر بھر خراب رہا

اوس سنگدل شریر کو آخر رولا دیا | وہ آہ مینی کی کہ کلیجا ہلا دیا
پروا او لٹ کی اوسنی جو چہرا دکہا دیا | رنگ رخ بہار گلستان اوڑا دیا
محشر ہوا جو پردہ عارض اوٹھا دیا | قامت سی اوسنی روز قیامت کہا دیا
آہون کو میری سنکی وہ خاموش ہو گئی | شمع نہال طور کو مینی بجہا دیا
وحشت مین قید دیر و حرم دلسی اوٹھ گئی | حقا کہ مجکو عشق نی رستا بتا دیا
پھر جہانک تانک آنکھون نی میری سرشک کی | پھر غم کا میری نالون نی لگا لگا دیا
اوس شوخ کی نہ پوچھی کچھ مجسی داستان | آیا جو ذکر عاشق بیدل اوڑا دیا
انگڑائی دونون ہاتھ اوٹھا کر جو اوسنی لی | پر لگ گئی پرون نی پریکو اوڑا دیا
سیکھی ہی اوس جوان نی پیر فلک کی چال | ہر پھر کی مجکو خاک مین آخر ملا دیا

تن تنگی مین گیا صف مژگان کی سامنی
ہر بار نوک نیزہ سی سینا ملا دیا

کھینچی جو دلسی آہ ہوا ہو گیا فلک
تڑپا جو مین زمین کا تختہ اوڑا دیا

غمکا نہ کچہ الم ہی نہ شادی کی کچہ خوشی
کھٹکا وصال و ہجر کا دلسی اوٹھا دیا

تیری حضور رنگ اوڑا آفتاب کا
تو نی چراغ چشم فلک کو بجھا دیا

وہ سیر کو جو آئی تو صدقی مین اونکی برق
ہر ایک گل نی طائر نکہت اوڑا دیا

والا نکا جو صبح کو پردا اوٹھا دیا
عالم طلوع مہر کا اوسنی دکھا دیا

اوس ماہ نی جو چاند سا مکھڑا دکھا دیا
خورشید آسمان کو نظر سی گرا دیا

اعلی کی واسطی ضرر اسفل سی کچہ نہین
کسدن ہوا نی شمع فلک کو بجھا دیا

مثل ہلال و بدر تنزل ہی بعد اوج
کیا کیا بڑھا یا آپنی کیا کیا گھٹا دیا

بتخانی ٹوٹ ٹوٹ کی بنتی ہین مسجدین
کیا کیا بگاڑ آپنی کیا کیا بنا دیا

بیتابی فراق کی حالت نہ پوچھئی
تڑپا تو آسمان و زمین کو ملا دیا

حمام سی چمک کی جو نکلا وہ رشک ماہ
خورشید روز حشر سی چہرا ملا دیا

موزون ہین وصف کیا قدِ موزونِ یار کے — گویا زمین شعر مین طوبے لگا دیا
کہتی ہین وہ کی بوسہ طلائی جبین کا — سونے کا مینے تجکو نوالا کہلا دیا
اوٹھا جو اپنے گہر کی طرف کوئی یار سے — ہیک اجل نے گور کا رستا بتا دیا
نکلا غبار دلسے صفائی تو ہوگئی — اچہا ہوا جو خاک مین تینے ملا دیا
انکہین حیاسے جہک گئین دیکہا جو میرا حال — تیغ نگاہ یار کو مینے کسا دیا
ناچار جب جواب نہ آیا سوال کا — مینے نوشتۂ خطِ قسمت دکہا دیا
بعد از فنا بہی عشق نے دلکو نہ دی نجات — اوسنے چہٹا تو حور سے مجکو ملا دیا ۴

بالائے طاق رکہی خدائیکی رنج برق
اوس بت نے میری کعبۂ دل کو گرا دیا

اثر زلف کا بر ملا ہوگیا — بلاؤن سے ملکر بلا ہوگیا
نشان عشق دل بر ملا ہوگیا — بلاؤن کا لینا بلا ہوگیا
بلاؤن مین دل مبتلا ہوگیا — مجہے عشق گیسو بلا ہوگیا
دم می کشی پہوٹ نکلا یہہ رنگ — صراحی تمہارا گلا ہوگیا

جنون لی کی ہمراہ آئی بہار
نئی سر سی پہر ولولا ہوگیا

کہلا منہ تو چاندی کی بادون مین
فلک عکس سی بادلا ہوگیا

چہٹی مرکی رنجون سی شکر خدا
مصیبت کا طی مرحلا ہوگیا

دیا غیرنی بہی دل آخر اوسی
سے مجہے دیکہہ کر منچلا ہوگیا

نہین تجکو زیبا گریبان تنگ
تہ تیغ اپنا گلا ہوگیا

گئی وہ تو وقفہ ہی مرنی مین کیا
ہمارا بہی سطے مرحلا ہوگیا

بتنگ آئی جب دل سی نالی کئی
محبت مین غل مشغلا ہوگیا

برائی ہوئی منہ دکہانی سی کیا
ہزارون کا اسمین بہلا ہوگیا

سمائی دل تنگ کی دیکہی
کہ عالم مین ثابت خلا ہوگیا

فلک آسمانی قبا سی سنیے
خط کہکشان پر تلا ہوگیا

تعلّی زمین سی جو نالون نی کی
فلک پر عیان زلزلا ہوگیا

دکہایا نیا چاندنی نی یہہ رنگ
کنہیا بناسا نولا ہوگیا

ہوا قتل بی جرم مین جا کی برق

وہ کوچہ ہے مجھے کربلا ہوگیا

ہوگیا مجکو جنون جب ترا زیور چمکا | زر گل دیکھہ کی داغ دل مضطر چمکا

عالم نور ہوا جب رخ انور چمکا | بدلی قلعی کی مرا چاندنیسی گہر چمکا

سن کہتی ہین ایسی صورت شمع فانوس | نور چہنکر تری دیوار ونسی باہر چمکا ۴

خضر دوڑ پڑا جانکی آب حیوان | نقرہ بالونمین تعویذ جو سر پر چمکا

مہر چہہ کو کہاتا ہی بہت نخوت سی | اونگلیان توبہی توای ماہ منور چمکا

ایک عالم ہی سوی ملک عدم پابرکاب | توسن نازنای ترک ستمگر چمکا

ہالہ خط قد بالا کی لئی زیبا ہے | ہیچ ہی محتاج ہی ہر ایک علم پر چمکا

دیکہہ کر اوسکی تجلی نرہی تاب نظر | گری بجلی جو نہا دہوکی وہ دلبر چمکا

صبح کو ٹہنی سی اوس ماہ نی جو منہہ دہویا | چہپ گیا مہر یہ رنگ رخ انور چمکا

وصف اوس مہر کی لکہہ کر جو گلمین باندہے | مرغ زرین فلک بنکی کبوتر چمکا

فرقت یار مین گہر مجکو ہوا ہی ظلمات | ایکدن مہر نہ ذرہ کی برابر چمکا

اشک چشم فلک پیر ہمین باران ہے | کبہی جگنو جو شب ہجر مین اختر چمکا

کہل گئی نشاہ کی عالم مین جو اوسکی پستان ۴ بہجی میخوار کہ بلور کا ساغر چمکا

برق گہبرانہ شب ہجر کی تاریکی سی
وصل اوس ماہ کا ہوگا جو مقدر چمکا

تہ خاک بہی غلغلا ہو گیا
جنون حشر کا سلسلا ہو گیا

پڑی عشق گیسو مین سر پر پیچ
کہ بل کہا کی مین سلسلا ہو گیا

عوض جانفشانیکی ہین داغ دل
یہی بہر عاشق صلا ہو گیا

اونہین جای شکوہ شکایت ہوئے
غضب میری حق مین گلا ہو گیا

صفائی رخ ای برق ادنی یہ ہے
قمر سامنی بی جلا ہو گیا

رنگ بو مین گلسی وہ گلرو زیادہ ہو گیا
میل تن پر لال صندل کا برادہ ہو گیا

تیری قد مونسی خط شنجرف جادہ ہو گیا
ذرہ ذرہ لال صندل کا برادہ ہو گیا

تیر سی خط شعاعی عکس خورشید فلک
برج قوس ای مہروش تیر اکبادہ ہو گیا

باعث پستی ہی نخوت نی سوارونکی طرح
جب سواری ملگئی مجکو پیادہ ہو گیا

تو وہ شطرنج جہان مین شہسوار حسن ہے
چاند بازیگاہ مین تیری پیادہ ہوگیا

ساتھہ ہی اپنی ترقی کی منزل مثل عمر
اوس قدر مین کم ہوا جتنا زیادہ ہوگیا

اوسکی پر توسی بنایا ہی مگر اللہ نی
روز وقت حشر کی دونی زیادہ ہوگیا

جوش سودا مین جو آئی لہر زلف یار کی
صورت اژدر مجھی ہر ایک جادہ ہوگیا

ابر می برسائیگا اوسکی نگاہ مست سی
آب جاری ساری دریاؤن مین بادہ ہوگیا

یار کی مین قدم سی عرش پر پہنچا و باغ
چاند اوترا خاک پر جب وہ پیادہ ہوگیا

جام می ہر زخم ہی اوسکی نگاہ مست سی
شربت آب دم شمشیر بادہ ہوگیا

کہکشان سی شق کیا سینہ فلک کا آہ نی
چاک صحرا کی لئی ہر ایک جادہ ہوگیا

رہنمائی منزل مقصد ہوئی خاطر شکن
مجکو ہر چاک دل بیتاب جادہ ہوگیا

تیرا کوچہ خلد ہی کیونکر چلون مین جلد جلد
پاؤنکی نیچی صراط ای حور جادہ ہوگیا

چھپ رہی خوف شب فرقت سی کیا شمع و چراغ
مثل اطلس ہی فلک تارونسی سادہ ہوگیا

ناتوانی نی بڑھایا اور زور عشق زلف
کم ہوا جسدم لہو سودا زیادہ ہوگیا

وسعت کونین ہی نظرون مین صحن قفس تنگ
سیر چشمی سی یہہ اپنا دل کشادہ ہوگیا

ناخنِ شمشیرِ ابرو ناخنِ تقدیر ہے
عقدۂ تسخیرِ عاشق کشادہ ہوگیا

چل رہی ہین عاشقون پر سیکڑون تیرِ نہاں
پنجۂ پرزور مین گردون کبادہ ہوگیا

سرد مہری سی بچایا عکسِ روئی یار نے
پرتوِ خورشید جاڑی مین لبادہ ہوگیا

ہر قدم پر آبلہ پائی کر رہی موتی کی ڈھیر
مسلکِ کوہ و دشت مین ایک جادہ ہوگیا

می کشی مین زندگانی ہوگئی آخر تمام
برقِ جامِ عمر مین لبریز بادہ ہوگیا

کشورِ عشق مین جرأت سی عمل بیٹھہ گیا
اوٹھہ گئی غیر جو بزم مین کل بیٹھہ گیا

یار سی وصل ہوا نقشِ عمل بیٹھہ گیا
وہ عمل مین کئی جس سی عمل بیٹھہ گیا

یاد جنت مین جو آئی لبِ شیرین اوسکی
پاؤن پھیلا کی سرِ نہرِ عسل بیٹھہ گیا

قتل پر جسکی وہ آمادہ ہوا کھینچکی تیغ
جان پر کھیل کی مین اوسکی بدل بیٹھہ گیا

دمِ تحریر جو اوس حور کا نقشا دیکھا
دل کو بس تھام کی نقاشِ ازل بیٹھہ گیا

عشقِ ابرو مین قدم میری نہ اوٹھی تا عمر
سر جھکا کر تہِ شمشیرِ اجل بیٹھہ گیا

تا کجا پاسِ ادب صبر و تحمل تا کی
پی کہی یار کی مین بزم مین کل بیٹھہ گیا

نکلی نالو نکو جو اوٹھا تو اوٹھا یا مجکو — سیجیل رات کو مین نرمس بیٹھہ گیا

طائر سدرہ ہوئی طائر مضمون بلند
خاک پر برق جو کہنی کہ غزل بیٹھہ گیا

جب تونی اپنی گھر سی نکالا نکل گیا — بس دو نہ تیرا چاہنی والا نکل گیا

چاہت مین اوسکی چاہنی والا نکل گیا — دل تہا جو بر مین نازونکا پالا نکل گیا

منہہ سی کبہی جو ہجر مین نالا نکل گیا — جو تہا مقیم عالم بالا نکل گیا

بمثل خط و رخ ہین سمائی جمال مین — ہالیسی چاند چاند سی ہالا نکل گیا

زندہ رہی فراق مین وصلت مین جان دے — اوسدن چلی یہانسی کہ جالا نکل گیا

آتا ہی یاد جاڑیمین کہنا وہ آپ کا — ۴ — چہوڑو مجہی کہ میرا دوشالا نکل گیا

چالیکی کرتی اوسکی ہی یوسف کا پیرہن — کٹ کر ہماری آنکھہ سی جالا نکل گیا

پیدل عوض سوارونکی ہین بعد مرگ ساتہہ — پلٹن ملی جو ہمسی رسالا نکل گیا

مجکو ملا کی بیاکمین ایسی ہی وہ صاف — بالکل غبار خاطر والا نکل گیا

ارمان رہ گیا نہ گیا یاد آپ سے — ب — بس دو زنی منہہ سی نکالا نکل گیا

گرمی پر آگیا جو مزاج اوس شہر کا | جاڑے مین سے جگہہ سی وشالا نکل گیا

آیا جو یاد ساقی جم جاہ برق کو
بنگر تقسیر لیکی پیالا نکل گیا

لاکہہ پردیسی رخ انور عیان ہو جائیگا | پردہ وکہل جائیگا ہر پردہ کتان ہو جائیگا

صورت خورشید جسدن تو عیان ہو جائیگا | جیب صبح حشر ای مہرو کتان ہو جائیگا

تیری چلنی سی تہ و بالا جہان ہو جائیگا | آسمان ہوگی زمین پست آسمان ہو جائیگا

جوہر تیغ اصالت سب عیان ہو جائیگا | امتحانکی وقت اپنا امتحان ہو جائیگا

باغ عالم تجہسی ای گلرو خبان ہو جائیگا | خاکدان خوشبو سی تیری عطر دان ہو جائیگا

تو اگر ای ماہ آنکلا کسیدن بعد مرگ | پردہ خاک مزار اپنا کتان ہو جائیگا

پیچ زلفونکی جو کہل جائینگی روی یار پر | سنبل تر آتش گل کا دہوان ہو جائیگا

تو وہ گلرو ہی کہ تجکو دیکہہ کر کلی گی چمن | بلبل روح روان بی آشیان ہو جائیگا

کم نہین آب دم شمشیر قاتل عطر سے | ہر دہان زخم اپنا عطر دان ہو جائیگا

جام خون ہوگا اگر پانی پئیگا مانگ کر | داغ دل سائل کی خاطر قرص نان ہو جائیگا

ردیف نگین کی حکایت نظم اگر کرنی لگین
برق سب دیوان ہمارا بوستان ہوجائیگا

مثالِ تارِ نظر کیا نظر نہین آتا
کبھی خیال مین موئی کمر نہین آتا

دکھائی وعدی سی آگی وہ کسطرح ابرو
ہلال سلخ سی پہلی نظر نہین آتا

ہماری عیب نی بی عیب کر دیا ہمکو
یہی ہنر ہی کہ کوئی ہنر نہین آتا

مثال روح نہان ہی دکھائی دیگی کمر
وصال مین بھی مجھی وہ نظر نہین آتا

محال ہی کہ مری گھر وہ رات کو آئی
کہ شب کو مہرِ درخشان نظر نہین آتا

تمام خلق مین ہنستی ہی دہوپ اونکو
وہ مہر بام سی جب تک اتر نہین آتا

گذر رہی ہی جو دلپر وہ ہم کہین کس سی
کسیکو نسخۂ دردِ جگر نہین آتا

غضب ہی رحمت حق بھی شراب خوارونکو
یہہ لطف یار ہی جو ابر تر نہین آتا

محال ہی کہ جہنم مین خلد ہی جائین
جو در پر آپ کی جاتا ہی گھر نہین آتا

ہماری زیست مین تہی ساتھہ کون کون ای برق
اب ایک فاتحہ کو قبر پر نہین آتا

باغ عالم تن پر نور سی پر نور رہا ۔ سایۂ قامت موزون شجر طور رہا

کلک قدرت قدم دلبر مغرور رہا ۔ نقش پا صفحۂ تصویر رخ حور رہا

کیسی نہ تا دیہ رشک مئی انگور رہا ۔ دل مین ہر دانۂ تسبیح کی ناسور ہوا

صید تیر نظر دلبر مغرور رہا ۔ جو اشارو نسی کہا آنکہو نسی منظور رہا

شربت وصل سی درد غم فرقت نہ گیا ۔ پاس آیا جو مسیحا تو مرض دور رہا

صبح طالع ہوئی آیا جو وہ خورشید لقا ۔ مشک رنگ شب غم نور سی کافور رہا

یاد رخسار نی عاشق کو بنایا موسی ۔ برق ہر آہ ہوئی کوہ الم طور رہا

عین مستی مین جو عالی نظر یستی تاکا ۔ گنبد دور فلک دانۂ انگور رہا

کئی ابرو کی اشاری تو لگائی تلوار ۔ آنکہہ اوٹہائی جو نشانہ اوسی منظور رہا

نہین امکان کہ بی اذن ہلی پتا بہی ۔ جسکو مختار کیا آپ نی مجبور رہا

کسکی طاقت ہی جو انکار کری حکمت کا
جو کہا مصلحتاً برق وہ دستور ہوا

لاف حسن اوس نی جو مہتاب نی بیجا مارا ۔ پنجۂ مہر سی گردون نی طمانچا مارا

بی خبر قتل کیا شبکو صف مژگان نے
چھپ کی فوج بت بیرحم نی چھاپا مارا

نالہ جب پار گیا چرخ کی بولی یہ ملک
طائر سدرہ کو صیاد نی کنپا مارا

خال رو زنسی دکھائی نہین تا مجکو
پھر کی قاتل نی تپنچی مین دگاڑا مارا

جسکی جیبی مین رہی کوئی نکلی حسرت
ہمنی اپنی دل بیتاب کو کیا کیا مارا

تیری زنجیر نی طوفان کیا ای یم حسن
موجہ بحر لطافت نی طمانچا مارا

کون اوس قاتل عالم سی بچا عالم مین
ہر طرف غل یہی سنتا ہون کہ مارا مارا

بحر عالم مین رہی کشتی امید تباہ
دمبدم موج حوادث نی طمانچا مارا

پنجہ فکر سی چھوٹا نہ دہن کا مضمون
کیا کبوتر کیطرح ہاتھہ سی عنقا مارا

قصہ یکسو ہوا ہی آپ جو یکسو ہو جائین
اس درنگی نی مجھی ای گل رعنا مارا

ایک نی سیکڑون کا وش ہی کہ جسنی دیکھا
یار کی مرغ نظر نی اوسی کانٹا مارا

چشم فتانسی نہ چھوٹا تن لاغر میرا
شاہباز نظر یار نی عنقا مارا

ایک ہشیار رہی میخانہ عالم مین وہ مست
جسکو دیکھا اوسی تاکا جسی تاکا مارا

مسکرایا جو نظر آئی دہن غنچون کی
ٹیک کا چال جو دیکھی تو تھپا قا مارا

اوڑ چلا حسن رخ و زلف جو بجلی بنکی
برق کا ابلق ایام کو کوڑا مارا

زورق عمر کو ہنس ہنس کی ڈبویا تونی
موج آب در دندان نی طمانچا مارا

تو نی آوارہ کیا خضر کو صحرا صحرا
نوح کو راہ بتا کر لب دریا مارا

خط اگر لکھنی لگا طفلو نسی چھپا نا سینا
جب قلم اوسنی لیا ہاتھہ مین نیزا مارا

نقد دل لیکی بغل گیر کیا برق مجھی
ہاتھہ ملتی ہی ستمگار نی ہتا مارا

اب کہان آنسو کہان وہ دل رمانا ہو گیا
اپنا کو ٹہالٹ گیا خالی خزانا ہو گیا

مرچکی تہی اتفاقاً اوسکا آنا ہو گیا
ہجر کیسا عشق کیا ہی یہ بہانا ہو گیا

ناتوانی نی یہ وقتین ہمین لاغر کیا
تن سی اونچا ہو کی سایا شامیانا ہو گیا

سنکی حال یار خواب مرگ آیا ہجر مین
پھر مجنون قصہ لیلی فسانا ہو گیا

توڑ کر ہاتہو نسی بت دیکھی تجلی آنکھہ سی
طور موسی کی طرح قدمونکو شانا ہو گیا

اسقدر بعد از فنا گردون نی ہنیکا مجکو دو
پردۂ خاک آسمانی شامیانا ہو گیا

مجکو دیکہو اوسکو دیکہو ہین کہان مژگان کہان
بی اجل تیر اجل کا دل نشانا ہو گیا

بیٹھ بھر جاتا ہی پانی سی قناعت چاہئے
دیکھہ لی بطن صدف مین آب دانا ہو گیا

شورش آہ شب فرقت سی کیا جاتا ہی دل
چاند پہوڑا بنگیا ہر نجم دانا ہو گیا

ایسی رازق کی جو رزاقی کا آیا مجکو یقین
ذرہ ذرہ سامنی انکہون کی دانا ہو گیا

جلوۂ عارض سی دوری پر آیا مجکو غش
مثل موسیٰ طور سینا آستانا ہو گیا

عشق عارض تیرہ بختی سی جدا ہوتا نہین
زلف شب کو پنجۂ خورشید شانا ہو گیا

دل دم تحریر پہنچا کوچۂ محبوب مین
خط سی پہلی نامہ بر اپنا روانا ہو گیا

نوجوانی جا چکی پیری مین جینا موت ہی
برق بدلو جامۂ ہستی پرانا ہو گیا

غم اوٹہی اور بڑہی جسقدر وقار ہوا
ثمر سی نخل ثمردار سنگسار ہوا

شروع عشق مین رنج مآل کار ہوا
مجہی پیام خزان موسم بہار ہوا

بہار آئی جو وہ سیر کو سوار ہوا
قدم سی نکہت باغ جنان غبار ہوا

یہی جو دست درازی ہی تو سن لینا
کہ جیب صبح قیامت بہی تار تار ہوا

دکہادیا وہین قاتل کو رقص بسمل صید
جو مرغ روح غم دل سی بیقرار ہوا

بلا ہی غیر رقابت سی آپ مینی لی
ہدف کیا جو رقیبونکو مین شکار ہوا

فلک نی تخت سلیمان ؑ یا مٹا کی مجھی
ہوا پر آیا جو بعد از فنا غبار ہوا

قیامت آگئی اوس گل کی یاد قامت سے
چمن مین صور مجھی نالۂ ہزار ہوا

ہمیشہ جبر ہی کرتی رہی غریبون پر
تمہین بتاؤ کہ کس روز اختیار ہوا

یہ جوشش نو رہی پہنا جو پیرہن اوسنے
شعاع مہر فلک تن مین تار تار ہوا

مثال زلف شب ہجر بڑھ گئی میری
بلا ہی جان حزین مجکو انتظار ہوا

برنگ زلف شب غم کی طول نی مارا
بلا ہی جان مجھی فرقت مین انتظار ہوا

ہزار حیف گئی جان بدگمانی مین
بہانہ موت کو سمجھا نہ اعتبار ہوا

رقیب داغ سی یی کہٹک گئی دل مین
مجھی جو پہول ملا اونکو خار خار ہوا

گرا جو چاہ ذقن مین تو بڑھ گیا رتبہ
کہ مین بہی حضرت یوسف کا یار غار ہوا

غم فراق نی ایسا گہلا دیا آخر
کہ تار پیرہن جسم جسم زار ہوا

گئی کدورت آینہ خاک ملنی سی
دل اور صاف ہوا جب کبھی غبار ہوا

مزہ ہی رتبہ عالی کا زندگانی سی
حصول کیا جو فلک مرنی پر غبار ہوا

اسی بہانے سی پوچھا تو جاؤ نگاہی برق
ہزار شکر کہ بندہ گناہ گار ہوا

جب جہاں تک کہ نہاں وہ پریزاد ہو گیا
روزن نظر مین دیدہ جلاد ہو گیا

وصلت سی اوس مسیح کی وہ ناشاد ہو گیا
قید فرنگ ہجر سی آزاد ہو گیا

دی جان جبکہ عشق مین استاد ہو گیا
چہٹی ملی سبق جو مجہی یاد ہو گیا

قربان قد یار کی شمشاد ہو گیا
بندہ ہزار جان سی آزاد ہو گیا

پر لگ گئی چلا جو اوٹہا کر وہ پانچی
کہنی لگی ملک کہ پریزاد ہو گیا

کبر و غرور یار نی مٹی خراب کی
اوسکی ہوا پر آنی سی برباد ہو گیا

عشق کمر نی گور جہکائی جو بارہا
رستہ عدم کا خوب مجہی یاد ہو گیا

اللہ ری حرارت جوش جنون عشق
پانی لہو سی نشتر فصاد ہو گیا

سن سنکی میری شور کو ہنستی ہین گلعذار
نالہ نسیم گلشن ایجاد ہو گیا

کوچہ ترا بہشت نہہم عاشقونکو ہی
پوشیدہ مثل گلشن شداد ہو گیا

دونا ہی لطف قامت موزون یار سی
مطلع چمن مین مصرع شمشاد ہو گیا

چوہری نقابونمین نہ چہپا عارض صنم
بی پردہ مہر حسن خداداد ہوگیا

صورت کو اوسکی دیکہہ کی صانع بہی دنگ ہی
تصویر شکل دیکہہ کی بہزاد ہوگیا

ویرانیمین چراغ جلاتا ہی کون برق
دل داغ غمسی خانۂ آباد ہوگیا

رتبہ کوہی کا قد بالاسی بالا ہوگیا
طور کی چوٹی عصائی دست موسا ہوگیا

تیری نور عارض تابانسی سوا ہوگیا
دہوپ کہائی اسقدر مینی کہ سایا ہوگیا

بیٹہہ کر روئی جہان غربت مین دریا ہوگیا
چار آنسو جب گری آنکہونسی چوکا ہوگیا

ضعف سی طوفان بہی حق مین رونا ہوگیا
اشک کا قطرہ تن لاغر کو دریا ہوگیا

رات کو بی پردہ جب وہ جلوہ فرما ہوگیا
گہر مین روزن چراغ دست موسا ہوگیا

عکس خال وابروئی خمدارسی ای مہروش
کاغذ بادی ہوا پر چاند تارا ہوگیا

مانع دیدار عارض ہی شعاع روی یار
پرتو خورشید بہر مہر پردا ہوگیا

شوخئی رنگ گل رخسار او سبزۂ خط سی
عکس سی لعل مین ہیرےکا بُندا ہوگیا

وصف جب موزون کئی رنگ رخ گلرنگ کے
مرغ مضمون فکر کو سونیکی چڑیا ہوگیا

خط نکلتی ہی بلا قاتل کی تیغ مین باہم کی ترک ۔۔۔ میرا اونکا حکم حاکم سی مچلکا ہوگیا

تیری کوچمین بنا کرتی ہی دم تازہ قبر ۔۔۔ گلشن خلد برین ظلمون سی یکتا ہوگیا

رات دن رہتی لگا وہ غیرت شمس قمر ۔۔۔ منزل مہتاب برج مہر گرا ہوگیا

سینۂ پرنور پر ہی نار پستانکی نمود ۔۔۔ گوہر خورشید بار نخل طوبا ہوگیا

بعد مردن بھی ہی باقی رہی منی کی خو ۔۔۔ جب غبار اپنا اوڑا بدلیکا ٹکڑا ہوگیا

فی الحقیقت وہ پری وچودھوین کا چاند ہے ۔۔۔ چادر مہتاب پرتو سی دوپٹا ہوگیا

مجکو ہر جا منزلونمین دیکھنی آتی ہی خلق ۔۔۔ لکھنو مجسی چھٹا کیا مین تماشا ہوگیا

کھیل سمجھا کاروبار عالم فانی کو برق
آنکھہ کو نظارۂ ہستی تماشا ہوگیا

قید مین دیوا زندان مین پکر اوڑگیا ۔۔۔ نکہت گل کیطرح جامی سی پکڑا اوڑگیا

لوگ چھنیت ہوگئی رستی سی ہمرا اوڑگیا ۔۔۔ مین ہوا بنکر سر دیوار دلبر اوڑگیا

تا فلک جب شہرۂ رخسار دلبر اوڑگیا ۔۔۔ چاند تیا ہوگیا ہر ایک اختر اوڑگیا

لکھتی لکھتی نامہ نور دیدہ تر اوڑگیا ۔۔۔ بھیجین کیا خط بصرۂ اپنا کبوتر اوڑگیا

نکہتِ گل کیطرح حافظ ہی اپنا پیرہن
جب ہوا جامی سی باہر جسم لاغر اوڑ گیا

مہرتابان ماہ تابان ہو گیا تیری حضور
رنگ کچا دہوپ سی ای مہرانور اوڑ گیا

سوکہکر نکاہوا ایسا فراقِ یار مین
جب ہوا چلنی لگی بستر سی پکڑ اوڑ گیا

جب ہوا برآ گئی نالی فراقِ یار مین
بنکی دود آہ بیس چرخِ اخضر اوڑ گیا

تاری غائب ہو گئی صبحِ قیامت ہو گئی
جب وہ نکلا چاند اپنی لیکی چادر اوڑ گیا

آ گئی آفت اگر اوس شوخ کی مژگان ہلی
پر لگی بر چہون سمندِ نازِ دلبر اوڑ گیا

کانکا موتی نہ ٹہرا جوش پر آیا جو حسن
آتشِ رخ سی شرارہ انکی گوہر اوڑ گیا

آنچل سی بیقراری کل رہی تو دیکہنا
دہجیان ای مہروش دامان محشر اوڑ گیا

قتل پر آمادہ قاتل جب ہوا قسمت یہ ہی
تیغ ناپیدا ہوئی دنیا سی خنجر اوڑ گیا

یہ مزاج اوسکا ہوا برہم جب دیکہا مجہی
بنگیا ظالم ہوا کو سون ستمگر اوڑ گیا

برگِ گل بوسی سی شمکو برگ سوسن ہو گئی
رنگ مسی کیطرح ہونٹون سی یکسر اوڑ گیا

شعلۂ رخسار تابان شہپرِ پروانہ تہا
گوشِ جانان سی شرارہ انکی گوہر اوڑ گیا

ای جنون تیری بدولت نہی عزن تحریرِ طوق
میری قسمت کا جہانسی او رزیور اوڑ گیا

داغ چیچک کی جو دیکھی بینی پہ بہتی ہے
جا بجا ہی زر فشاں مہر انور اوڑ گیا

شعلہ رخسار تاباں کا تصور آگ تھا
صورت سیماب دل میرا تڑپ کر اوڑ گیا

وقت زینت جب ہوا اوس شمع رو کا سامنا
صورت پروانہ آئینی سی جوہر اوڑ گیا

جان تن مین آگئی شکوہ جو تونی بات کی
خواب مرگ آیا ہوا ای روح پرور اوڑ گیا

شعلۂ رخسار تاباں سی فلک مجمر بنا
مثل اسپند ایقمر ہر ایک اختر اوڑ گیا

اپنی اپنی راہ لی صبر و قرار و ہوش نی
دل رہا فرقت مین تنہا برق لشکر اوڑ گیا

بندہ تو معتقد نہین صاحب کمال کا
دیکھا جسی وہ صید ہی دنیا کی جال کا

ابرو ہی اک نمونہ ہی اوسکی کمال کا
کھینچا ہی آفتاب پہ نقشا ہلال کا

ممکن نہین کہ اوس سی بہتر کوئی کھینچی
مانی قلم بنا سی جو زہرہ کی بال کا

نفرت ہی مانگنی سی یہان تک کہ بعد مرگ
اوس خاک سی بنی گا نہ کاسہ سوال کا

دم مین غروب ہوگا ترا آفتاب عمر
پیری مین جونک وقت ہی غافل زوال کا

مانند گل ہی جسم تو ہی روح مثل بو
کس سی بیان ہو حسن بی مثال کا

ممکن نہین کہ رات کہنچی ہمکو ہجر مین ‌ ‌ روز فراق دن ہی ہماری وصال کا

آتا ہی دیکہتی کو گل زخم سب جہان
ای برق پہول پہل ہی ہماری نہال کا

رتبہ زیادہ حد سی فزون ہی کمال کا ‌ ‌ وہ مہر وش قمر ہی سمای جمال کا

نشو و نمای قامت بالا اسی سی ہے ‌ ‌ تخم نہال حسن ہی ہر دانہ خال کا

زندہ ہین تجہسی نام مسیح و کلیم کے ‌ ‌ دیکہا نہین بشر کہین بول چال کا

شہرت زبان تیغ کی معلوم ہو گئی ‌ ‌ کس دن دیا جواب ہماری سوال کا

بوسہ طلب کیا تو ہنسی کہل کہلا کی آج ‌ ‌ وا انتو نسی عقدہ یار نی کہولا سوال کا

ثابت ہوا نظارۂ آہوی یار سی ‌ ‌ موی مژہ لقب ہی زبان غزال کا

ہر داغ نخل قد سی قیامت ہی آشکار ‌ ‌ خورشید حشر پہول ہی ہی نہال کا

ثابت ہوا اشارۂ ابروی یار سے ‌ ‌ تیر شہاب تیر ہی قوس ہلال کا

کیا بولتا ہی طوطی شیرین مقال یار ‌ ‌ شہرہ جہان مین ہی خط بیمثال کا

اوسکی حضور اپیر ہوا رنگ یاسمن ‌ ‌ رنگت گلونکی بگڑی بجا گلال کا

رکتا نہین ہی نالہ جولانی ہورا گر تم
ٹہاپ یہ اُسی پری ہی تمہاری خیال کا

شیشی مین اوس پری کو اوتار نا غضب کیا
قائل ہون برق آپ کی مین تو کمال کا

فراق یار سی داغ جگر حصول ہوا
تہال شعلہ مین خورشید حشر پہول ہوا
شب فراق مین لوٹا کیا ہون کانٹون پر
نہال فرش شجر مجہی ببول ہوا
گئی نہ الفت مژگان یار کی کاوش
اوٹہا غبار جو بعد از فنا ببول ہوا
امید قطع ہوئی پہوٹ پہوٹ عدو روئی
علاج چہوڑ دیا جب نس کو طول ہوا
نہین ہی کون زمانی مین امت قاصد
پیام لیکی جو آیا ادہر رسول ہوا
دعائی وصل شب غم مین مستجاب ہوئی
خدنگ آہ کلید در قبول ہوا

دل اوس صنم سی مرنزع پہر گیا ای برق
رجوع اوس کی جب مرض کو طول ہوا

پانی ہی غم ہجر مین پینا نہین اچہا
مر جائینگی ساقی ہمین جینا نہین اچہا
نقد زر عبرت سی خزینا نہین اچہا
مدفن سی کوئی اور دفینا نہین اچہا

بلبل کو درِ خلد برین جا کہ قفس ہی
زخمِ دلِ عشاق کو سینا نہین اچھا

مردونکو جلاتی ہی تری جسم کی خوشبو
کیونکر عرقِ گل سی پسینا نہین اچھا

ای جان جہان عید بہی ہی ہمکو محرم
جب پاس نہو تم وہ مہینا نہین اچھا

مظلوم کی فریاد پہنچتی ہی خدا تک
بیکس کی لئی آہ سی زینا نہین اچھا

کب منزلت نیک ہی بد بین کی نظر مین
اندہا یہہ سمجھتا ہی کہ بینا نہین اچھا

بی عقل ہین امید جو رکھتی ہین فلک سی
بڑہ جائی اگر لاکہہ کمینا نہین اچھا

بہتیا جو گیا رنگ رخ صاف عرق سی
چاندی کی لئی اوسکا پسینا نہین اچھا

نسبت نہین کوچی سی تری خلد برین کو
کعبہ سی کسی طرح مدینا نہین اچھا

زخمونکو یونہین رہنی دو جب تک ہی مری روح
جامہ جو پہٹی جسم مین سینا نہین اچھا

دریای محبت مین اگر نوح بہی ہوتا
گر گریہ بہی کہتا کہ سفینا نہین اچھا

کہنی جو لگون حسرت دیدار کی حالات
ڈر کر کہی اندہا بہی کہ بینا نہین اچھا

بیڑا نہو کیون پار مرا حبِ علی سی
ای برق کوئی اس سی سفینا نہین اچھا

نہ سد راہ اگر بام آسمان ہوتا
تو آپ دیکھتی اسوقت مین کہان ہوتا

فراق مین جو کبھی مائل فغان ہوتا
سما سی تا بسمک شور الامان ہوتا

چمن مین پرتو جانان جو گل فشان ہوتا
نہال پہولتی ہر نخل بوستان ہوتا

اگر نہ خال رخ یار پر عیان ہوتا
نظر سی از نہان کیطرح نہان ہوتا

عروج عشق و کہاتا جو قد بالا کا
غزال دشت جنون شیر آسمان ہوتا

جہان مین ہی تنزل سبب ترقی کا
عزیز کیون نہ مہ مصر کو کنوان ہوتا

وہ عندلیب چمن ہون جو گہر بناتا مین
خط نگار خس و خار آشیان ہوتا

فراق یار مین جلنی کی تاب کسکو تہی
غش آتی اشک اگر آنکہہ سی روان ہوتا

مزاج برق جو آتا کبھی تعلے پر
بجای گاو زمین ثور اسمان ہوتا

وہ رشک آفتاب سراپا ہی نور کا
موجین نفس مین تن نہین دریا ہی نور کا

مانند صبح یار مین جلوا ہی نور کا
کہتی ہین لوگ چہرہ کو تڑکا ہی نور کا

مردم کیطرح یار ہی نور نگاہ ہی
پتلی یہ نور کی ہی وہ پتلا ہی نور کا

ترکیب یار رو نور سی پائی ہی یار نی
تجلی کمر ہی عارض زیبا ہی نور کا

ثابت ہوا یہ قامت پر نور یار سی
بی شبہہ باغ خلد مین طوبا ہی نور کا

کیونکر جلین نہ رشک سی پریان ہین نار کی
وہ شعلہ رو جہان مین شعلا ہی نور کا

وحشت جنون کو وادی ایمن بنا دیا
جوش خیال یار سی صحرا ہی نور کا

روز ازل سی لاگ ہی حسن و فراق مین
مین شعلہ آگ کا ہون وہ شعلا ہی نور کا

اوس رشک آفتاب کا پرتو ہی چاندنی
قامت نہال طور ہی سایا ہی نور کا

قامت نہال شعلہ ہی رخسار برق طور
ہر عضو صاف نور سی ٹکڑا ہی نور کا

بولا گلی مین ڈالکی ہاتھون کو وہ قمر
دیکھو قبا مین برق کی سنا ہی نور کا

قطعہ

ابر غم کا جو آسمان گرا
مین یہ رویا کہ سب مکان گرا

یہی بارش رہی تو سنئی گا
صورت بام آسمان گرا

اہل رفعت کو حادثات سی کیا
کب بھلا منہ سی آسمان گرا

کو فنا چرخ پر فرشتہ دبا
کس ملک کا کہین مکان گرا

قطعہ

خامیِ طبع ہی دلیلِ بلا | منہ سی انکشت گل مکان گرا
لامکانی ہوا ہون انکو نسے | بڑہ گیا رتبہ جب مکان گرا
شدتِ خوف سی یہی ہی وہم | اب گرا دم مین آسمان گرا
سنکی ہم پائی مور کی آواز | جانتی ہین کوئی مکان گرا
کوئی کہتا ہی آئی وہ دیوار | کہہ رہا ہی کوئی دکان گرا
کوئی کہتا ہی جہک گیا دالان | کوئی کہتا ہی سائبان گرا
منہ نی یہہ کہو دی ہین ہوش و حواس | اپنی رتبی سی ہر جوان گرا

آہ ہوئی نہین بلند ای برق
فوج کام آ چکی نشان گرا

ہاتہہ ہی تیری گریبان سی ای یار جدا | دامن آنکہون سی نہو گا کبہی نہار جدا
ہونٹہہ کسطرح کرون ہونٹونسی ای یار جدا | لبِ ساغر سی نہونگی لبِ میخوار جدا
کیون نہو حسن مین تو خلق سی ای یار جدا | عکسِ رخسار سی تو تا نہین زنہار جدا
جست جو میری قمری نہین کسکو دزدات | ہی چرخ دوار جدا پہرتی ہین سیار جدا

گو ہر وقت بہکاتی ہی مجہی شدتِ ضعف
پشت پا سی نہین ہوتی کبہی ستار جدا

شعبدہ گیسوی شبرنگ ہی اللہ رے سحر
نہین ہوتا ہی کبہی سر سی سرِ مار جدا

ایک پٹا جو منڈایا تو ہوا خوف دو چند
مار رکہتا ہی اگر مار سی ہو مار جدا

آئینۂ عارض رنگین سی الگ ہاتہ مین ہے
صحن گلزار سی ہی باغچۂ دیوار جدا

دہونی سی رختِ سیہ ہوتی ہین عالم مین سفید
رو کی اشکون سی کرون رنگِ شبِ تار جدا

مطلب یکجان جہان اپنی کہان تک لکہون
پہر ہر شکوہ مجہی چاہئی طومار جدا

مختلف وضع کی ہونی سی نہین جاتی ہین ربط
گل سی ہوتی نہین گلشن مین کبہی خار جدا

طبع روشن کو ضرر خلق مین کیا ظالم سی
شمع کا سر نہین کرتی کبہی تلوار جدا

گل کہلا ہی جو کبہی جذبۂ عشقِ بلبل
رخِ گل سی نہو پہر غنچۂ منقار جدا

اہلِ وسعت کو نہین کاوشِ گردون سی نجات
دامنِ دشت سی ہوتی ہین کہان خار جدا

لازمِ اہلِ شجاعت ہی سخاوت اے برق
اپنی جوہر سی نہین ہوتی ہی تلوار جدا

مجکو حسد مِ اوجِ عشقِ قدِ بالا ہو گیا
گنبدِ گردون مری تلوی کا تہالا ہو گیا

نازکی ہی چشم اوس خورشید عالمتاب کی
سایہ پڑجانی سی رنگ سرخ کا لا ہو گیا

کھل گیا ایسا کہ مین جب آنکھ پر اوسکی چڑہا
صاف شمشیر نگہ کو جسم چہالا ہو گیا

باغ عالم مین وہ گل ہی سفید و سرخ
سامنی رخسار کی خورشید کا لالا ہو گیا

اوسکی قامت کی تصور مین لہو روتا ہو گیا
خون دل سی جام می لبالب تہا لالا ہو گیا

بجہہ گیا اوس گلکی در مین چراغ زندگی
دود شمع بزم فرقت سانپ کالا ہو گیا

فوج غمکا حال مین کہنی جو بیٹہا یار کو
حرف وحشت ہو گئی نامہ رسالا ہو گیا

غدر ہی بدتر کہنہ سی پہر لہو رونی لگا
ہیرا ہر زخم بدن مرہم سی آلا ہو گیا

تیرہ بختون نی بڑہایا حسن دنیا یار کا
تل ہی کاجل کی گل رخسار لالا ہو گیا

زینت روی قمر داغ قمر ہی در یمن
خال مشکین سی گل رخسار لالا ہو گیا

می کی مستی سی یہ رنگت لال اونکی ہو گئی
روی رنگین نشا سی دو داغ لالا ہو گیا

وصف قامت سی بقول حضرت استاد بر حق
عالم بالا تلک اپنا بول بالا ہو گیا

اوٹہی قدم نازسی اوس رشک پری کا
توڑا ہوا گردن سیم تن کا

دلچسپ ہی کیا نخل قد اوس شکر پریکا
کیا حسن ہی عالم ہی عجب جلوہ گریکا
انداز مین حور ہی نقشہ ہی پریکا
برگشتہ مقدر ہی یہ تاثیر کرین گی
سوز غم فرقت نی سکھایا ہی سمندر
تقریر سی باہر ہی فروغ اثر حسن
راحت ہی کم از غم نہین دل جسکہ غمین ہو
اطلس کی عوض شعلی مین ہے اطلس گردون

دل تنگ ہی تصور سی عقیق شکری کا
دل یاد رخ یار سی شیشا ہی پریکا
منہ چاند ہی چلنی مین چلن کبک دریکا
رکہتی ہین اثر نالۂ دل بی اثریکا
اب خشک ہین آنکہون مین نہین نام تریکا
منہ شعلہ عارض سی جلی کبک دریکا
صرصر مجہی جہونکا ہی نسیم سحریکا
بجلی جسی کہتی ہین کنارا ہی زریکا

عاشق کو ضرر بوسہ رخسار سی کیا برق
جلتا نہین انگاری سی منہ کبک دریکا

نقطۂ خال سی خالی رخ زیبا دیکہا
ہاتہہ مین شمع جو اوس حور نی لیلی شب کو
نقشۂ شمس و قمر پہر نہ چڑہا آنکہون مین

ہیتی بی داغ تری باغ مین لالا دیکہا
شاخ طوبا مین چراغ ید بیضا دیکہا
جسنی نقش قدم یار کا خاکا دیکہا

کسنکو دعوئی غلامی نہین امہی لقا
ہالی سی کانہین مہتاب کی حلقا دیکہا

نام سی کہاینکی نفرت ہی یہان تک دلکو
پہینکدی پاؤنسی زنجیر جو دانا دیکہا

عقدۂ دل نہ کہلا سلسلۂ گیسو مین
کبہی سر رشتۂ زنجیر کا دانا دیکہا

گر حبیب غیر نظر آئی مری اشک بہی
ہوئی بارش جو کبہی چاند کا ہالا دیکہا

منہ چہپاتا ہی ترا حسن کی جابیکی دلیل
خط کا اثبات ہوا جبکہ لفافا دیکہا

حسن کہتی ہین اسی منہ جو کہلا مشرقین
لوگ مغرب کی یہ کہنی لگی دیکہا دیکہا

حسن یوسف نہ کبہی تجہسی زیادہ ہوگا
جو سنا کرتی تہی ای سرو تمنا دیکہا

اوسکی فرقت مین ہم آغوش ہوئی گورسی ہم
یاد زانوی دل آرام مین تکیا دیکہا

کاوش ہجر سی ہین اہل بصیرت محفوظ
آج تک پائی نظر مین نہین کانٹا دیکہا

خاک چہانی رہی سرگشتہ و حیران عاشق
نہ ترا آئینۂ نقش کف پا دیکہا

کبہی غنچہ و نکی سوا اوسکی نظر آتی شکل
جب گئی یار کی گہر او ہی نقشا دیکہا

اوسنی فنجان کو ہنسکر جو لگایا منہ سی
خنجر موج تبسم مین ہی چہالا دیکہا

صورت اوسکی نظر آتی نہین لیکن ای رق

[...]م محبوب مین اعمی کو بہی بینا دیکھا

عقدۂ تنگیٔ دل رونی سی ای یار کہلا
بوندین موقوف ہوئین ابر کہربار کہلا

تیر کا توڑ رہی تیرِ نظرِ عاشق مین
اوسنی جو بند کیا روزنِ دیوار کہلا

مین وہ دیوانہ ہون تالی ہی جیتی جی
مر گیا مین تو مری شہر کا بازار کہلا

کیون نہ ای محو ہی خلق اوسی سرخ و سفید
رنگ گورا ہی بہت جامۂ گلنار کہلا

عالم ہی نازکی سی یہہ اوس دہان تنگ کا
جسمِ لطیف نام ہی عاشق کی جان کا

بحر جہان مین شعر ہی میری بیان کا
خوش آب یہہ سخن ہی کہ موتی ہی کان کا

بوسہ طلب کیا تو دیا ہنسکی یہ جواب
منہ کی کہلائیگا تجہی جسکا زبان کا

لازم ہی تمکو چادرِ مہتاب کی قبا
پہنو سلو کا اطلسِ گردونکی تہان کا

تیری لبونکی وصف کرونگا تمام عمر
لذت ہی زندگی کی مزا ہی بیان کا

کیون مرغِ لب کو خار نہون بوسی ہای خط
طوطی کو زہر مار ہی کانٹا زبان کا

چہپتی نہین ہین منہ کی سخن واہ ری صفا
گردن سی رنگ پہوٹ نکلتا ہی پان کا

کسکو دعوی غلامی نہین امہی لقا
ہالی سی کانمین مہتاب کی حلقا دیکہا

نام سی کہاینکی نفرت ہی یہان تک دلکو
پہینک دی پاؤنسی زنجیر جو دانا دیکہا

عقدۂ دل نہ کہلا سلسلۂ گیسو مین
کبہی سر سبز نہ زنجیر کا دانا دیکہا

گرد جب غیر نظر آئی مری اشک بہی
ہوئی بارش جو کبہی چاند کا ہالا دیکہا

منہ چہپاتا ہی تو احسن کی جاینکی دلیل
خط کا اثبات ہوا جبکہ لفافا دیکہا

حسن کہتی ہین اسی منہ جو کہلا مشرق مین
لوگ مغرب کی یہ کہنی لگی دیکہا دیکہا

حسن یوسف نہ کبہی تجہسی زیادہ ہوگا
جو سنا کرتی تہی ای سرو تمنا دیکہا

اوسکی فرقت مین ہم آغوش ہوئی گور سی ہم
یاد زانوی دل آرام مین تکیا دیکہا

کاوش دہر سی ہین اہل بصیرت محفوظ
آج تک پائی نظر مین نہین کانٹا دیکہا

خاک چہانی ہی سرگشتہ و حیران عاشق
نہ ترا آینہ نقش کف پا دیکہا

کبہی غیرونکی سوا اوسکی نظر آتی شکل
جب گئی یار کی گہر اوسہی نقشا دیکہا

اوسنی فنجان کو ہنسکر جو لگایا منہ سی
خنجر موج تبسم مین بہی چہالا دیکہا

صورت اوسکی نظر آتی نہین کسکو ای رق

جسمِ محبوب مین اعمی کو بہی بینا دیکہا

عقدۂ تنگیٔ دل وقتی سی ای یار کہلا
بوندین موقوف ہوئین ابرِ گہربار کہلا

تیر کا توڑ ہی تیرِ نظرِ عاشق مین
اوسنی جو بند کیا روزنِ دیوار کہلا

مین وہ دیوانہ ہون جتنا رہی جیتی جی
مرگیا مین تو مری شہر کا بازار کہلا

کیون نہ اے حق کہی خلق اوسی سرخ و سفید
رنگ گورا ہی بہت جامۂ گلنار کہلا

عالم ہی نازکی سی یہہ اوس دہان تنگ کا
جسمِ لطیف نام ہی عاشق کی جان کا

بحر جہان مین شرع رہی میری بیان کا
خوش آب یہہ سخن ہی کہ موتی ہی کان کا

بوسہ طلب کیا تو دیا ہنسکی یہ جواب
منہہ کی کہلائیگا تجہی چسکا زبان کا

لازم ہی تمکو چادرِ مہتاب کی قبا
پہنو شلوکا اطلسِ گردونکی تہان کا

تیری لبونکی وصف کرونگا تمام عمر
لذت ہی زندگی کی مزا ہی زبان کا

کیون مرغِ لب کو خار ہون بوسی ہا سے خط
طوطی کو زہر مار ہی کانٹا زبان کا

چہپتی نہین ہین منہ کی سخن واہ ری صفا
گردن سی رنگ پہوٹ نکلتا ہی پان کا

بر ... خدا کی نکہتی ہین تابدی سی — زہ کتنا نہین ہی تیر ہماری کمان کا

زلفونکی بال ابروئی خدا پر نہین — تار شعاع مہر ہی چلہ کمان کا

ہر نامور بزرگ بلا کا نشانہ ہی — پہلی ہدف ہی جنگ مین ہاتہی نشانکا

برج حمل مین مہر ہی نوروز روز سی — بیت الشرف لقب ہی تمہاری مکانکا

پردہ نہ کہولی نہین تاب ہلال ہجر — مر جاؤنگا جو نام سنا امتحان کا

قرب خدا کی ابروئی حمدار ہی دلیل — یعنی کہ تجسی بعد رہا دو کمان کا

منہ سی جو بات نکلی ہی کی تمام عمر
قائل ہون برق آپکی اس آن بانکا

کونسی شی ہی کہ اوسمین نہین جلوا اونکا — ابر اونکا ہی گہر اونکی ہین دریا اونکا

آپ ہی عشق کیا آپ ہی معشوق نے — اونکی ساری یہ کرشمی ہین تماشا اونکا

میری آہونسی وخانی ہین حجاز محجوب — بیٹہہ کر روتی تہی گہر ہولیٹ دیا اونکا

ہاتہہ کیا شی ہی گلی کٹتی ہین نظارو فسے — بارہا آنکہونسی دیکہا ہی تماشا اونکا

دل جو راضی ہون تو قاضی کا اجارہ کیا ہے — وہ ہر کہین اپنی کچہری ہین محلکا اونکا

ایک عاشق ہو تو قربان کرون جان کرم کی
کون ملی یار نی مانی ہی مچلکا اونکا

جب کے ملنی کی بہی کیفیت اونہین ملجا
کوٹ گشتی مین لگی کوئی جو یہ چرچا اونکا

مانع فکر و عالم ہی خیال رخ یار
ایک مدت سی یہ مامور ہی پہرا اونکا

چشم و دل دونون حاضر ہین جہان چاہین ہین
کعبہ اونکا ہی نہ مانی مین کلیسا اونکا

کوچۂ یار مین یارون نی مجہی دفن کیا
بعد مردن ہی یہ تہ خاک ہی تکیا اونکا

جان و تن مین مری بہی جو ابہی کہین ہو سکتی ہے
سخت احمق ہین جو لیتی ہین مچلکا اونکا

مین نہ ملنی کو لکہون پارسی لاحول ولا
جان دی ڈالون مگر دون نہ مچلکا اونکا

چادر ماہ تو رنگین نہین ہوتی ہے
آسمانی نظر آتا ہی دوپٹا اونکا

روز حورونکی بہت وصف کیا کرتا ہے
ہم بہی اہد کو دکہائینگی تماشا اونکا

گل جو کہاتی تہی وہ دن سا تہہ گئی زورونکے
اب ہمین طوق گران ہا رہی چہلا اونکا

میرمی لا ہین صنم میری ہین میری محبوب
عاشق اونکا ہون غلام اونکا ہون شیدا اونکا

قتل کی موت نزاکت نی کیا وای نصیب
نہ چڑہا ہاتہ پر افسوس طمنچا اونکا

آج کل لب و لعل حشر کریگی برپا
پردہ کہل جائیگا فردا پس فردا اونکا

منت تلمذ کی مین اٹھائی رہین استاد کی ۔۔۔ چاٹ جائی کہین نمک بخت بلیجا اونکا

بہت سوتی ہوئی گردش مین ہا کتی مین
کم نہین حلقۂ گرداب سی دورا اونکا

بی نور تو نی آنکہونکو ای یار کردیا ۔۔۔ پردی کی واسطی مجہی بیدار کردیا

مرجان بحر سدرہ کو ای یار کردیا ۔۔۔ طوفان اشک چشم گہربار کردیا

صورت دکہا کی یار نی بیکار کردیا ۔۔۔ دیدار آفتاب نی دیوار کردیا

اندہا رولا کی آپ نی ای یار کردیا ۔۔۔ بانی سی بند روزن دیوار کردیا

طوفان رو کی بحر مین ای یار کردیا ۔۔۔ سب روزنونکو چشم گہربار کردیا

تعبیر سی عزیز کیا ماہ مصر کو ۔۔۔ غافل کو تو نی خواب سی بیدار کردیا

زخمونسی روح جسم کی پرواز کر گئی ۔۔۔ پردیکی ای پری مجہی طیار کردیا

ساری حسین زرد ہوی تجکو دیکہہ کر ۔۔۔ ہر گل کو تو نی نرگس بیمار کردیا

داغونکو بیقراری دل سی نہین قرار ۔۔۔ ثابت کو اضطراب نی سیار کردیا

ہر جا سی چاک جامۂ تن ہی برنگ گل ۔۔۔ ایسا خوشی نی روح کو طیار کردیا

بی حس کو انتفاع نہین اپنی مال سے
کیا فائدہ گلونکو جو زردار کر دیا

ہر وقت ساتھ ساتھ رہا دل ہی اے قمر
ثابت کو تیری چال نی سیّار کر دیا

مژگان برش مین ابروئی قاتل سی کم نہین
خنجر کو یہہ بڑھایا کہ تلوار کر دیا

ظاہر مین اوسکی ابروئی پرخم سی تسعبدے
قوس خدا کو جنگ مین تلوار کر دیا

جاگی نصیب روئی سی آیا جو اوسکو رحم
پانی چھڑک کی خواب سی بیدار کر دیا

غفلت سی بیچھونکو نہین ایکدم مفر
مخمل کو کسنی خواب سی بیدار کر دیا

دل کی کدورتونکی ترقی نہ پوچھئی
چشم فلک کو روزنِ دیوار کر دیا

پیسا برنگِ برگِ حنا برق یار نی
نقشِ قدم کو طرۂ دستار کر دیا

خاک آلودہ جو گردش کو سراپا اوٹھا
دور سی لوگ یہ سمجھی کہ بگولا اوٹھا

میری پہلو سی جو وہ سرو تمنا اوٹھا
دم مین سو بار جگر تھام کی بیٹھا اوٹھا

مر گئی حس وقت درِیار سی لاشا اوٹھا
اونکو فرصت ہوئی فرمایا کہ پہرا اوٹھا

چاندنی کہل گئی ڈالا انکا پردا اوٹھا
سو کی جیب صبح کو وہ چاند کا ٹکڑا اوٹھا

اوسکی خلخال کی آئی جو صدا کوٹھی سی — سمجھین عاشق کہ لب بام سی نالا اوٹھا

مین وہ ہون سوختہ افتادہ کہ جب مہر ہوی — داغ کاغذکو لگا نام نہ میرا اوٹھا

مین جو برو ون تو ملک مردم آبی ہوجاتین — سمجھی انسان کہ طوفان و بارا اوٹھا

مین وہ دیوانہ ہون جب دشت مین بیٹھا جاکر — میری تعظیم کو ہر ایک ببولا اوٹھا

ناتوانیی غم ہجر کی ایسی بیٹھی — اوٹھی بنیا سی مگر دل نہ ہمارا اوٹھا

نام اسکا ہی اکت کہ قسم کہانی کو — ہاتھہ سر پر جو رکھا پاؤن تئین اونکا اوٹھا

مین سبکسار ہوا اپنا گلا کاٹ کی برق
سخت خفت ہی مجھی بوجھہ نہ سر کا اوٹھا

تو جو ایماہ مری گہر مین مہمان ہوتا — آسمان تارونسی مجھپر شرر افشان ہوتا

لب رنگین سی اگر تو گہر افشان ہوتا — لکھنو لعلونکی معدنسی بدخشان ہوتا

جان دیتا جو میسر مجھی درمان ہوتا — سر نہ رکھتا مری سر پر اگر احسان ہوتا

حال انجام جو در زیی نمایان ہوتا — نہ مری جامین پہلی ہی گریبان ہوتا

باعث درد کمر ضعف سی دامان ہوتا — سر قدم پر نئی اوٹھتا جو گریبان ہوتا

ای پری تو وہ پری ہی کہ تری دیکھ کی شکل
ہر فرشتی کی تمنا ہی کہ انسان ہوتا

بیٹھی انسان جو صحبت مین فرشتہ ہو جائی
آدمی کیون نہ سگ کوچہ جانان ہوتا

رہ گیا پردہ مرا ورنہ تری جاتی ہی
نہ یہ دامن نظر آتا نہ گریبان ہوتا

دوڑتی مرغ چمن منہہ سی اولٹتا جو نقاب
اوڑکی پروانی لپٹتی جو وہ عریان ہوتا

آنکلتا کبھی زاہد جو تری محفل مین
ہاتہہ مین شیشہ می طاق پہ قرآن ہوتا

چاہئی تیری لئی زلف پہ کیا فیتنا
حسن ہوتا اگر ابرو کا گریبان ہوتا

خیر گذری جو کہلی بالونکو اوسنی باندہا
ورنہ مجموعہ عناصر کا پریشان ہوتا

مرگیا زلف کی مین پیچ اوٹہا کر ای برق
کیون نہ افسانہ مرا خواب پریشان ہوتا

دمبدم صدمہ فرقت سی جو پہرا اوترا
کہ مصور سی نہ ہرگز کبھی نقشا اوترا

آنکہہ پر ابروی قاتل کا جو نقشا اوترا
غل ہوا شانمین رخسار کی آیا اوترا

اپنی کوٹہی سی جو وہ چاند کا ٹکڑا اوترا
غل ہوا بہیس مین حورونکی فرشتا اوترا

فاقہ کش وہ ہین کہ جس وقت ہٹی ہوکی میم
من و سلوا تو ہی کیا خلد سی کاسا اوترا

بار احسان سے نہین اب مجھے قاتل کی نجات
سر دیا مینے مگر بوجھ نہ سر کا اوترا

تونے چل چلکی جو ٹہوکر سے جلائے مردے
لوگ سمجھے کہ فلک پر سے مسیحا اوترا

شیشے نے مے کی عوض ہجر مین تہو کا خون ناب
چشم ساغر مین لہو اے گل رعنا اوترا

جام لیکر جو رقیبونسے چڑہایا تونے
اپنی آنکہون مین لہو اے گل رعنا اوترا

تو وہ زہرا ہے پرے وکہ بشر تو کیا ہے
چرخ سے تیری تماشے کو مسیحا اوترا

اے پرے ویسے کیا ضد ہے کہان تک غصہ
جان دے مینے مگر جن نہ تمہارا اوترا

پاؤن پہیلا کے تہہ خاک ہے سونا معلوم
آپکی ہاتہونسے افسوس نہ لاشا اوترا

جان عاشق کی گئی نالے ہی کرتی کرتی
تم یہی کہتی رہی کوٹھے سے اوترا اوترا

جسطرح آئے تہی عریان اوسیطرح گئے
بعد مردن بہی گلے سے نہ یہ جاما اوترا

وعدہ ٹلتی ہی بلا آئی سر عاشق پر
جن چڑہا جب سر دیوار سے سایا اوترا

گلشن دہر مین سمجھے اوسے پیراہن گل
مل گیا کوئی اگر جسم سے جاما اوترا

جوش وحشت نے دکھایا وہ بیابان ابکی
قیس آنکہونسے گرا نظرونسے صحرا اوترا

مین

مین پس کی خاک ضعف سی ای یار ہوگیا
دیوار مجکو سایۂ دیوار ہوگیا

تلوون مین چہبہ کی سرسی نمودار ہوگیا
ہر ایک خار پا گل دستار ہوگیا

ایسا فراق یار مین تن زار ہوگیا
گہل کر مجسم آہ دل زار ہوگیا

وارد وہ رشک مہر جو یکبار ہوگیا
کافور صبح مشک شب تار ہوگیا

دیکہا جو تجکو وہ بہی خریدار ہوگیا
بازار یون مین یوسف بازار ہوگیا

ناطاقت اسقدر بدن زار ہوگیا
دم توڑنا فراق مین دشوار ہوگیا

مملو یہہ تیری حسن سی ای یار ہوگیا
ہلنا فلک کو وہم مین دشوار ہوگیا

لاغر یہ تیری ہجر مین ای یار ہوگیا
پوشیدہ روح مین بدن زار ہوگیا

کہایا جو زخم عشق مین راحت ہوئی نصیب
ٹوٹا فلک تو مرہم زنگار ہوگیا

رونی سی فائدہ نہین ممکن وصال یار
کب بخت خفتہ پانی سی بیدار ہوگیا

ٹکڑی اوڑائی جیب کی ہر گل نی دیکہہ کر
گلشن مین سرو آہ دل زار ہوگیا

ضد سی وہ سو رہا جو گئی جاگتی مین ہم
پہنچی کبہی جو خواب مین بیدار ہوگیا

بوسہ لیا جو آنکہہ کا مینی وصال مین
پیدا عصا ی نرگس بیمار ہوگیا

مرنیکی بعد حور اگر پائی فائدہ
کس کام کا جو خواب مین بیدار ہوگیا

دلکی کدورتونکی ترقی نہ پوچھئی
بڑھ کر غبار چرخ کی دیوار ہوگیا

موت آگئی وصالمین آتی ہی یار کی
مین سوگیا نصیب جو بیدار ہوگیا

شوشوکی مین اوٹھا بھی ہرگز نہ اوٹھ سکا
غیرونکا بیٹھنا یہ مجھی بار ہوگیا

قائم کرونگا اور قیامت برای قد
شور نشور سنکی جو بیدار ہوگیا

روزن کدورتونسی آنکھین نہین ہین برق
سارا بدن غبار سی دیوار ہوگیا

بیجان تیغ رشک سی ای یار ہوگیا
چشم رقیب روزن دیوار ہوگیا

ممکن نہین وصال رہی لاکھہ کوئی گرد
نقطی سی کب بہم خط پرکار ہوگیا

بڑھنا زیادہ قدر سی گردش کا ہی سبب
نقطی سی عاقبت خط پرکار ہوگیا

قائل مصر اہل زبان ہین زبان کی
مین جوہرونسی خلق مین تلوار ہوگیا

پرواز مرغ روح نہ کیونکر محال ہو
تازہ قفس خدنگونسی طیار ہوگیا

سب زندگی کی روز کٹی کفر و عشق مین
رشتہ ہماری عمر کا زنار ہوگیا

ٹانکی لگائی اوسنی جو آیا ادہر سی تیر
سوزن برای زخم تن زار ہوگیا

سب طمطراق کہل گئی پردہ یہ کہنچی
کہر آپکا رقیبونسی بازار ہوگیا

زہر فراق زلف کی تاثیر دیکہیا
شیر سحر نظر مین کف مار ہوگیا

قاتل بدنکی طرح لباس بدن ہی برق
تلوار کا غلاف بہی تلوار ہوگیا

ثمر بوسہ نخل گل رخسار ملا
جو مقدر مین نہ تہا ہمکو وہ ای یار ملا

لاغری سی جو بدن اشکو نمین چہپ جاتا ہی
مین سمجہتا ہون کہ قصر در شہوار ملا

رخنہ بندی سی رقیبونکی نہین کچہ پروا
جہانک لینگی جو کوئی روزن دیوار ملا

یون تو اللہ کی قدرت مین نہین کیا کیا کچہ
کوئی تجہسا نہ مگر ای بت عیار ملا

نہ ٹلی سختی ایام جنون نمین سر سی
میری رونیکی لئی دامن کہسار ملا

وصل کا رنج زیادہ ہی کہین فرقت سی
جل گئی ہونٹہ اگر بوسہ رخسار ملا

عشق حب ہمنی کیا داغ ہزارون کہائی
ایک گل کی جو تمنا ہوئی گلزار ملا

لفظ سی معنی پوشیدہ نکالی ہمنی
سخن یار سی مجکو دہن یار ملا

شمع رخسار سی بہی وصل مین ڈہونڈہا ہی
نہ کمر پای نہ مجکو دہن یار ملا

میری حاجت نی مجہی خلق مین بیقدر کیا
مین غنیمت اوسی سمجہا جو کچہہ ای یار ملا

جس سی راحت ہو جسی اوسکو وہی ہی جنت
ہی مجہی طوبی جو ہمین سایۂ دیوار ملا

بی بہا ہونی نی بیقدر کیا ہی ای برق
گوہر دل کا نہ دنیا مین خریدار ملا

سبکو اوس وزد کہائینگی ہم اپنا پایا
پاؤن پڑنی سی اگر یار کی پایا پایا

داغ موسی کو دیا تو نی رخ روشن سی
خال ہندو نی چراغ ید بیضا پایا

سحر آنکہون سی ملا زلف سی ثعبان کلیم
لب جان بخش سی اعجاز مسیحا پایا

غرق دریای جواہر مین ہوا زیور سی
مچہلیون نی بدن صاف سی دریا پایا

بازو و گوش ہین اوس بحر لطافت کی دلیل
کان کو موتی ملی مچہلی سینے دریا پایا

مال سی اور ہوس مالکی بڑہ جاتی ہی
سائل قطرہ ہوی سیپ جو دریا پایا

بہرہ ور مال سی ہونی کو بہی قسمت ہی ضرور
کیا ہوا پیاس مین مچہلی نی جو دریا پایا

قتل ابرو سی ہوی شعلۂ عارض سی جلی
تیغ کا گہاٹ ملا آگ کا دریا پایا

معنی لفظ کی مانند نہان جسم مین ہے
کمرِ یار کا مضمون یہ عنقا پایا

شامِ گیسو کی مجہی عشق نی بخشی جاگیر
جامہ داغونکا ملا خلعتِ سودا پایا

عیب عالم مین حسینونکو ہنر ہوتا ہی
خطِ رخسار نہین چاندنی ہالا پایا

جسکی حاجت ہی جسکی اوسکو وہی ملتا ہے
کوہ لعلونکو ملی موتی نی دریا پایا

جستجو کسکو نہین کسکو نصیبون ہی تلاش
جہوٹ سمجہا ہی جو کہتا ہی کہ پایا پایا

کشتِ امید سی ظالم کو نہین کچہہ حاصل
خرمنِ ماہ سی کب چرخ نی دانا پایا

نہ تہکا پائی طلب کو نہ بڑہا دستِ سوال
سعی سی ہاتہہ کچہہ آتا نہین کیسا پایا

کانکی موتی مین ہی عکسِ رخِ صاف عیان
گوہرِ مہر نی برجِ درِ یکتا پایا

روح ایجان جہان سب بدن نازک ہی
تو نی اسواسطی عالم مین نہ سایا پایا

بہرِ دیدار ترستی رہین آنکہین ای برق
نہ کبہی کثرتِ عشاق سی رستا پایا

باتین اللہ سی کرتی جو وہ گویا ہوتا
شجرِ وادی ایمن جو قد بالا ہوتا

مائلِ سیر جو وہ سروِ تمنا ہوتا
سایۂ قد سی وان باغ مین طوبا ہوتا

مین تو کیا وہ بھی تجھی دیکھہ کی شیدا ہوتا — غش پہ غش آتی جو اس عہد مین عیسا ہوتا

بزم افروز جو اوسکا رخ زیبا ہوتا — ہر گل شمع چراغ ید بیضا ہوتا

بہ سر بام جو اوس ماہ کا جلوا ہوتا — کوچہ یار مین دنیا کا تماشا ہوتا

عکس افگن جو تمہارا رخ زیبا ہوتا — ہر گل داغ چراغ ید بیضا ہوتا

مضطرب غم سی ہر گز دل شیدا ہوتا — جان پہر کاہیکو جاتی جو کلیجا ہوتا

آبرو ضبط نی کہہ لی کہ نہ نکلی آنسو — ورنہ تم دیکھتی میلا لب دریا ہوتا

پہنسکی زلفو مین نہ بانکی ملا دنسی جہنپی — خلق دیوانہ بناتی جو نہ سودا ہوتا

پاس ناموس محبت نی کیا ہی مجبور — ورنہ تم دیکھتی دیجان کہ کیا کیا ہوتا

نام سی ہجر کی دم مونہون پر آیا اپنا — رہ اگر جاتی تو معلوم نہین کیا ہوتا

پاس ناموس محبت نی کیا ہی رسوا — ڈوب مرتی جو وان اشکو نکا دریا ہوتا

تنگ آکر جو کبہی خاک اوڑاتا عاشق — اور میدان بیابان نیکو پیدا ہوتا

تو نہانیکو اوترتا جو کبہی ای یم حسن — ہونہہ دہ سکی ہوس مین لب دریا ہوتا

بیوفائی نی جفاکار کی مارا مجہکو — یہ مرض کاہیکو ہوتا جو دوا اچہا ہوتا

ناتوانی سی بچی جان کہ آنسو نہ بہی
ورنہ ہر قطرہ بہی بحر مین دریا ہوتا

خیر گذری کہ چلی آئی کہا مان لیا
ورنہ تم دیکہتی اسوقت کہ پہر کیا ہوتا

نیستی باعث شہرت ہی مثال عنقا
ہم نہ ہوتی تو یہان نام ہمارا ہوتا

آتش رنگ حنا کا جو دکہاتی وہ فروغ
نقش پا جلکی چراغ ید بیضا ہوتا

ایسی ہین چہنی سی گذرا کہ ہر موسی ہے
جان جاتی تپ فرقت سی تو اچہا ہوتا

قوس ابرو کا جو وہ مجکو اشارا کرتی
دلسی پہلی ہدف تیر کلیجا ہوتا

لوٹ جاتی جو مجہی دیکہتی اگر لب بام
رقص بسمل کا سر کوچہ تماشا ہوتا

وہ نکدر ہین نکلتا جو کبہی دلسی غبار
جیب پیراہن تن دامن صحرا ہوتا

پردہ پوشی سی رہا آپکی پردہ سبکا
شکل دکہلاتی جو تم اور ہی نقشا ہوتا

جوش وحشت مین ملا جامۂ عریان بہ
رشتہ داغ سہ کیونکر مجہی زیبا ہوتا

اپنی تقدیر طبیبونکا ہی ہین اسمین قصور
ہم کسی طرح نہ بچتی جو مسیحا ہوتا

اسطرح کاہیکو پہر پہر کر نہ بہاتی پہرتی
اپنی قابو مین جو ای برق دل اپنا ہوتا

دل کو علوّ ظرف نے اعلیٰ بنا دیا
دریا دلی نے قطرے کو دریا بنا دیا

مشتاق اوس نگار کو میرا بنا دیا
جوشِ جنون نے مجکو تماشا بنا دیا

جو گرد میری ہتی ہین لوگونکی بستیان
وحشت نے اہل شہر کو جنگلا بنا دیا

اعجاز آب آک سے کیا عشق مین ہے کم
آنکھونکو اشک نے ید بیضا بنا دیا

عالم مین سبکی نظرونسے پوشیدہ ہے وہ گل
قامت نے اوس نہال کو طوبا بنا دیا

گھر پیرہن ہے جسم کو مین وہ ضعیف ہون
ٹوپی کو میری ضعف نے بنگلا بنا دیا

آئینہ تیری شکل کا ہون تیرے سامنے
حیرت نے عاقبت مجھے تجھ سا بنا دیا

سہرا بندھا ہے تو لگا جوشِ اشک سے
عاشق کو عشقِ یار نے دولہا بنا دیا

مرنے سے زندگی ہوئی رنجونسے چھٹ گیا
پیکِ اجل کو غم نے مسیحا بنا دیا

سیب ذقن ہین سیب تو پستان انار ہین
میوون نے نخل طور کو طوبا بنا دیا

ملتا نہین نشان شبِ ہجر تا رہین
بختِ سیاہ نے مجھے سایا بنا دیا

جوی سرشک ہین چمن گلشن کی واسطے
تیری الم نے سرو کو نالا بنا دیا

موزونیت نے حسن کیا آپکا دو چند
سائی کو مصرعِ قدِ بالا بنا دیا

درہم کفِ نگار مین دینار ہوگئی
مہندی سی برق یار نی سونا بنا دیا

بوی گیسو ہی سبب بی سرو سامانی کا
عطر مجموعہ لگایا ہی پریشانی کا

کوئی ثانی نہین اوس دلبر لاثانی کا
جسم ہی جان تنِ حور میری جانی کا

دیکھہ کر چاند سامنہ اوس بتِ لاثانی کا
دیدۂ مہر فلک چشمہ ہوا پانی کا

یاد زنار صنم آٹھہ پہر رہتی ہے
دل نہین دانہ ہی تسبیح سلیمانی کا

شان مخلوق سی خالق کی عیان ہوتی ہے
نام تصویر سی عالم مین ہوا مانی کا

وصل کیسا نہوا فرقت جانان مین وصال
موت ہی رنج مجھی اپنی پشیمانی کا

حور و فردوس مبارک ہو تجھی ای زاہد
چاہئی عہدہ مجھی یار کی دربانی کا

بدلی ہر ایک ستارہ کی لگا ہی خورشید
دستہ داغونسی ہوا خلعت عریانی کا

ای بتِ مہر عجم تیری قبا لال نہین
مخملی میان ہی شمشیر صفاہانی کا

اہل کاوش بہی ہین میری قدم سی ممنون
خار کو آبلہ مشکیزہ ہوا پانی کا

آب خنجر سی گلا تر نہ کیا قاتل نی
پیاسی ہم مرگئی قطرہ نہ ملا پانی کا

عین حاجت مین ہا تنگ طلبگار سے | پیاس مین بہی نہ لیا نام کبہی پانی کا

کس کو پابندئ تقدیر کا اے برق دماغ
زخم سے کم نہین صدمہ خط پیشانی کا

دولہا و نور حسن سے جانانہ ہوگیا | جوڑا سفید رنگ سے شاہانہ ہوگیا
دلسے فدائے عارض جانانہ ہوگیا | لیلی کو قیس دیکہکے دیوانہ ہوگیا
پیش نظر زمانہ ہے مستی مین ساقیا | جام جہان نما بہی پیمانہ ہوگیا
ہرگز وصال مین بہی نہین دلکی چور یان | روشن چراغ عارض جانانہ ہوگیا
اللہ رے تعلی مشتاق چشم یار | دور فلک نگاہ مین پیمانہ ہوگیا
سینونمین دل پہپہولے ہین سوز فراق سے | دانا صدف مین ہر در یکدانہ ہوگیا
مہندیسے شکل شمع تجلی ہین انگلیان | نامہ کف نگار مین پروانہ ہوگیا
جل جل کی زندگانی فانی تمام کی | غمسے چراغ عمر کا پیمانہ ہوگیا

اے برق سچ ہے قول مظفر حسین خان
قصہ ہمارے عشق کا افسانہ ہوگیا

[illegible]

حسن روز افزون سی دریا رونا بڑہ گیا | جسقدر دریا بڑہا گرداب دنیا بڑہ گیا
یار کی قدمون سی رتبہ چشم تر کا بڑہ گیا | گومتی پر وہ جو آیا اور میلا بڑہ گیا
سبزہ کیا نکلا نشان فتح گویا بڑہ گیا | موزچہ اوسکی صف مژگان سی خط کا بڑہ گیا
اوسنی انگڑائی جو لی رتبہ دوبالا بڑہ گیا | ہاتہہ بہر دریا ئی حسن یار گویا بڑہ گیا
دیکہکر زلفونکو ورا جوش سودا بڑہ گیا | جب نظر زنجیر آئی پانون میرا بڑہ گیا
مٹگیا انسان جو حد سی زیادہ بڑہ گیا | غرق دریا مین ہوا قد سی جو دریا بڑہ گیا
آہ پر تاثیر سی فرقت مین رونا بڑہ گیا | کوہ غم پانی ہوا پانی سی دریا بڑہ گیا
مین تماشا بنگیا سوزش سی سودا بڑہ گیا | شہر مین آنی سی میرا اور شہرا بڑہ گیا
حسرت بی انتہائی دلسی رتبا بڑہ گیا | چرخ پر سدرا سی بہی نخل تمنا بڑہ گیا
یہ غزل شرح مطالع مطلعونسی ہو گئی | صدرہ کیا سدرا سی بہی رتبہ دوبالا بڑہ گیا
ہمعنان دشت مین شعر مین صبا ہٹ ہین | توسن فکر رسا حد سی زیادہ بڑہ گیا
پڑہ غزل اب سر سی کہتی ہین سب اہل سخن | اشتیاق شعرہائی روح افزا بڑہ گیا
سرپہ اعلی کی بلا آئی تو اونا بڑہ گیا | دہوپ جب پڑنی لگی قامت سی سایا بڑہ گیا

رات دن میری تصور سی نکل سکتی نہین — دلکشا کوٹھی مین ہتی ہین رتبا بڑہ گیا

میری رونی سی بہا گردون تو سمجھی اہل شہر — سیر کو نکلا وہ بجری پہ جو دریا بڑہ گیا

سنگ طفلان کو وہ غم ہی سر کو جوش عشق مین — جب فلک ٹوٹی تو سمجھون داغ سودا بڑہ گیا

مرگئی پیکر الفت فراق یار مین — بند آنکہین ہو گئین نشا جو اپنا بڑہ گیا

تنگ آئی روح صحرائی عدم مین ضبط سی — دیکھہ کر شہر خموشان اور سودا بڑہ گیا

کثرت عشاق سی ملتا نہین اونکا دماغ — جنس کا جوش خریداری سی سودا بڑہ گیا

یہ نہین ممکن کہ ذرہ چرخ پر خورشید ہو — کیا تکلف ہی اگر دنیا مین ادنا بڑہ گیا

موج زن آب گہر دانتو نسی کیا ہنسی مین ہے — شکل دریا کوثر فردوس اعلی بڑہ گیا

موت کی آگی ادائی یار نی کشتہ کیا — تیر بید وقضا سی تیرا اوسکا بڑہ گیا

پست فطرت کو علاقہ رتبۂ عالی سی کیا — خاک سی ہرگز نہ اوٹہا لاکہہ سایا بڑہ گیا

اطلس گردون کفن دریا ہی جوش اشک سی — رفتہ رفتہ کس قدر رفقت مین رونا بڑہ گیا

آشنائی بحر الفت رنج سی ڈرتی نہین — کیا خطر مچھلی کو پانی سی جو دریا بڑہ گیا

فرد

زینت اسلام اپنی ہر سیاہی دل کی ہی — جامۂ کعبہ ہوا جب کفر اپنا بڑہ گیا

بی مدد تدبیر سی نشو و نما ممکن نہین
برق کب پانی سی نخلِ قد بالا بڑھ گیا

قید ہستی مین عشق خال رہا — دام مین دانی کا خیال رہا
نغمۂ یار کا خیال رہا — میری دل مین وہی خیال رہا
زلف سی اوسکا ایک حال رہا — طائرِ رنگ رخ پہ جال رہا
غنچہ تیری دہن کو مین سمجھا — گل کا عارض پہ احتمال رہا
وحشیٔ چشم ہین دلِ عشاق — شیر شیرون پہ ہی غزال رہا
رہی جب تک کہ آپ مجلس مین — ایسی حالت رہی کہ حال رہا
پنجۂ مہر مین رہا مہتاب — ہاتھہ پر خواب مین جو گال رہا
جامۂ تن سی روح تنگ رہی — پیرہن جسم پر وبال رہا
بیقراری سی بیقراری ہی — نہ جبین کی اگر یہہ حال رہا
زندگانی بہار تک معلوم — یہی عالم جو ابکی سال رہا
نہ گھٹا حسن یار محشر تک — عمر بھر ماہ گو کمال رہا

خم ہوئی تجھکو دیکھہ کر معشوق | مہ آگی تری ہلال رہا

میری قاتل کی دور مین ای برق
عاشقون کا ہمیشہ کال رہا

ہولی مین کھیل ہی یہ مری گلعذار کا | رنگ اوڑ رہا ہی باغ مین نئی بہار کا

عالم ہی ہی گر مژۂ اشکبار کا | ترتا پہر کا سنگ ہماری مزار کا

پارس وہ سنگ ہی جسی ٹہکرا کی تو چلی | اکسیر جز ہی تیری قدم کی غبار کا

اوس آتش فراق مین جلتا ہون روز و شب | نار جحیم نام ہی جسکی شرار کا

ای سرو تیری آنی سی کیا باغ باغ ہون | گل ہو گیا ہی پہول چراغ مزار کا

باران اشک باعث رحمت ہی گور مین | میرا کفن ہی دامن ابر بہار کا

فرقت مین گو رہی کہ تہم ہی ای کریم | انگارا ہی کہ پہول ہی میری مزار کا

ای برق اوسکی شر سی بچائی تجھی خدا
دشمن ہی وہ شریر تو ہر دستدار کا

نہین ممکن نظارہ عارض رنگین جانانکا | کیا ہی آئینی نی کام دیوار گلستان کا

لکھا ہی وصف جو مینی رخ رنگین جانانکا
گمان ہی صفحۂ قرطاس پر صحن گلستان کا

تصور ہی جو اوس یوسف کی مجکو روی تابانکا
گریبان تفکر مین ہی عالم چاہ کنعان کا

تصور ہی جو خط عارض و گیسوی جانانکا
ہوا ہی سنبل و ریحان غبار اپنی بیابانکا

لباس جسم عریان خلعت خون شہادت ہی
گریبان میری پیراہن مین ہی زخمونکی دامانکا

قیامت ہوگئی محفل مین جب وہ ماہرو آیا
گل خورشید محشر گل ہوا شمع شبستانکا

لٹین فرقت مین دو شمع کی کیونکر نہ اژدر ہون
تصور ہی ہمارے دلکو مار زلف پیچانکا

رہی موذی کی قبضی مین تو نعمت زہر قاتل ہو
در گوش صنم ہی دانت مار زلف پیچانکا

گہر نہ کی نظر آتی نہین ہین اوسکی ہونٹونپر
عیان پشت لب محبوب سی ہی عکس دندانکا

تیری ہاتھونکو جن دانس آنکھونسی لگاتی ہین
تری خاتم کا حلقہ حلقہ ہی چشم سلیمانکا

اگر ایذا ہو دنیا مین نتیجہ اوسکا راحت ہی
بشر کو رنج دیتا ہی نکلنا پہلی دندانکا

نہال پر ثمر قد ہی صفائی اسکو کہتی ہین
نظر آتا ہی پرتو جابجا سیب زنخدانکا

وہ پیشانی تری ہستی ہوی اب یاد آتی ہی
نہ کیون منہہ دیکہکر رویا کرون مین صبح خندانکا

خیال زلف مین رہتی ہی دلکو یاد عارض کی
شب یلدا مین رہتا ہی تصور صبح خندانکا

تری موجِ تبسم ای قمر تیغِ ہلالی ہی
لقب ہی چاندنی کا پھول اپنی زخمِ خندانکا

نہ کاوش کر یہ آنکھین پھیر کیون نظرین چراتا ہے
نشانہ اِنکی کمان ابرو بنا ہون تیرِ مژگانکا

وہ عاشق ہین کہ غم خانہ ہمارا قید خانہ ہے
وہ قیدی ہین کہ دروازہ نہین ہی اپنی زندانکا

خیالِ زلف مین مضمون ہان یار کا باندہا
نمایان ہوگیا ظلمت سی چشمہ آبِ حیوانکا

جنون مین پیرہن سی مثلِ زندان تنگ آیا ہون
بجائی چار دیواری ہی مجکو دور دامانکا

نظر برقِ اجل قوسِ فلک ابرو گھٹا زلفین
لقب بارانِ رحمت ہی تمہاری تیر بارانکا

وہ رشکِ حور بحرِ اشک سی کب خوف کرتا ہے
خطر کیا ساکنانِ گلشنِ جنت کو طوفانکا

زمین پر ٹھوکرین کہاتا پھریگا رہگذارونکی
میرا سرو ہوا ہی سر پھرا ہی چرخ گردانکا

اوتارا جسنی تنکا سر سی گردن جھک گئی اسکی
ہمین کوہِ گران سی کم نہین ہی بار احسانکا

کیا آتش قدم کس شعلہ رو کی برقِ الفت نی
کہ دودِ آہِ سوزان ہی غبار اپنی بیابانکا

[illegible]

رہتا ہی اب خیال جو پہلوئی یار کا
بازو پر اپنی زعم ہی بازوئی یار کا

شہرہ ہی آسمان تلک ابروئی یار کا
تعویذ آفتاب ہی بازوئی یار کا

ملتا ہی بوی گل سی نشان بوی یار کا
نقشا ہی روی گل مین گل روی یار کا

گل ہی لقب جہان مین گل روی یار کا
رکہا ہی نام نکہت گل بوی یار کا

جور زمانہ کیا ہی جفای فلک ہی کیا
خو کردہ ہون قدیم سی مین خوی یار کا

عطر گلاب شیشی مین کہا ہی کہینچ کر
دل مین خیال ہی عرق روی یار کا

کیونکر نہ دل کو بر مین کہین مثل جان عزیز
پرتو ہی اس مین آئینہ روی یار کا

موج نسیم سی نہ پریشان ہو کیون دماغ
دیوانہ مین ہون نکہت گیسوی یار کا

کیون اپنی ہاتہ سی نہ گلا کاٹ کر مرا
صدمہ ہی مجکو صدمہ بازوی یار کا

پر بہر خواب بالش پر شب کو ہو گیا
آیا خیال مجکو جو زانوی یار کا

خاکا شبیہ کا ورق آفتاب ہو
نقاش کہینچی نقشا اگر روی یار کا

سر سام عشق ہی مجہی جوش جنون نہین
تازہ ہے لخلخہ عرق روی یار کا

خورشید حشر پر نظر آیا ہلال عید
پرتو پڑا جو داغ پر ابروی یار کا

طوبی مثال سایہ کہین اوس سی پست ہے
رتبہ بلند ہی قد دلجوی یار کا

تیر شہاب تیر بلای نگاہ ہے
قوس فلک نمونہ ہی ابروی یار کا

اعجاز وصف ہین لب معجز کلام کی
مضمون ہی سحر نرگس جادوئی یار کا

سوئی عذار باصرہ چشم حور ہی
مشتاق ہی مشام ملک بوئی یار کا

جاتا ہی شیخ کعبہ کو بتخانہ برہمن
کرتا ہی برق طوف سرِ کوی یار کا

تیری مجنون کا جنون رونی سی افزون ہو گیا
اشک گلگون آب بہر بید مجنون ہو گیا

حسن قد یار آئینی سی افزون ہو گیا
عکس سی مصراع موزون شعر موزون ہو گیا

ذکر چشم یار سنکر خواب مرگ آیا مجھی
یہ نیا افسانہ ہی افسانہ افسون ہو گیا

جسکو تو نی ای پری دیکھا وہ دیوانہ ہوا
جسنی ای لیلی تجھی دیکھا وہ مجنون ہو گیا

پیر وہ اہل قناعت خلق مین کہتا ہی چرخ
جامۂ خُم پیرہن بہر فلاطون ہو گیا

اشک گلگون گر پڑی تھی جو مینی آنکھ کی
می زمین پر بہہ گئی جب جام وارون ہو گیا

سوزش دل کی سبب سے اشک آنکھون مین نہین
میری آہ آتشین سی خشک جیحون ہو گیا

صبح تک روشن شب غم مین سیہ خانہ تہا
خال مشکین کا تصور دُرّ شبگون ہو گیا

یاد لعل لب سی سینہ معدن یاقوت ہی
دانت کا دلمین تصور دُرّ مکنون ہو گیا

کانو نسی سنتی ہین انکہونکو نظر اتا نہین
خلق مین گویا دہان یار مضمون ہوگیا

وہ نہ پگہلا ورنہ میری آہ آتش بار سے
کوہ دریا ہوگئی ہر بحر ہامون ہوگیا

جو بلا آئی وہ لی وارستہ اپنی جان پر
مینی جس فتنہ کو دیکہا اوسی مفتون ہوگیا

ہمت عالی کی باعث سر اوٹہا سکتا نہین
مثل سقف پست مجکو بام گردون ہوگیا

ہاتہہ قاتل کا اوٹہا جسپر قدم پر گر پڑا
سر اوتارا یار نی جسکا وہ ممنون ہوگیا

عکس رخ سی سرخ ہین گل کیطرح سوسن کی پہول
سایہ سی اوس شوخ کی شبرنگ گلگون ہوگیا

دل شکستہ ہوگیا اوسکی نگاہ مست سے
بادہ شیشہ کی لئی تیہر سی افزون ہوگیا

خاک مین تیری ملی دولت صاحب دولت ملے
گنج زر تہا جسکی قبضہ مین وہ قارون ہوگیا

دیکہکر داغونکو خجلت سی زمین مین گڑ گیا
گل کی خاطر ز چمن مین گنج قارون ہوگیا

میکشی پر آگیا اوس ماہ کا جبدم مزاج
آفتاب حشر ساغر شیشہ گردون ہوگیا

برق گہر مین یار کی آیا رقیب روسیاہ
داخل خلد برین شیطان ملعون ہوگیا

قمریان بہرتی ہین دم اوس غیرت شمشاد کا
سرو سی کہینچا ہی کس نی الف آزاد کا

دیکھتی شیرین جو عالم اوس ستم ایجاد کا — کام لیتی ناخنون سی تیشۂ فرہاد کا

دل ہوی ابستہ بہارِ گلشنِ ایجاد کا — دام ہی موجِ سراب اپنی لئی صیاد کا

خاک دیکھین ہم تماشا گلشنِ ایجاد کا — خار طائر کی لئی گلدام ہی صیاد کا

عالمِ حیرت مین ڈر ہی اوس ستم ایجاد کا — طائرِ تصویر کو بہی خوف ہی صیاد کا

باوفا بندہ وہ ہون اوس تیغ زن جلاد کا — زخمِ پیشانی کو مین سمجہا الف آزاد کا

قیدِ ہستی مین یہہ نقشا ہی تیری آزاد کا — تن پہ نقشِ بوریا بہی دام ہی صیاد کا

جام ساقی نی بہرا شیشی کو لیکر ہاتہہ مین — قلقلِ مینا نہین غل ہی مبارکباد کا

ہنس گیا موجِ تبسم مین جو دیکہی اوسکی دانت — دانہ گوہر ہی کہ گلدام ہی صیاد کا

تیری آمد حشر ہی ای آفتابِ روزِ حشر — صور کہتی ہین جسی غل ہی مبارکباد کا

میری قلق مو سی جو آباد زندان تنگ ہی — خانۂ زنجیر مین غل ہی مبارکباد کا

تار موی زلف رخ پر دیکہہ کر پہنستا ہی دل — رشتۂ شمعِ تجلی دام ہی صیاد کا

جب سی تو ای خانمان آباد اپنی گہر گیا — خانۂ دل مین ہی عالم خانۂ برباد کا

پہوڑ کر سر جان شیرین دینگی عاشق ای صنم — تیری گہر مین ستون ہی بیستون فرہاد کا

طبی

چاہئی دعوی مسیحائی کا طفل اشک کو
بی پدر ممکن نہین ہونا کبہی اولاد کا

نزع مین بہی ہچکیان آئین نہ مجکو حیف ہی
داغ دل پر لی چلا دنیا سی اوسکی یاد کا

ابروی شیرین ادا یاد آئی پہوڑا سینی
ماہ نو فرقت مین تیشہ ہو گیا فرہاد کا

حشر ہو جائی اگر گور غریبان پر وہ آئی
مردی اوٹہین قبر سی غل ہو مبارکباد کا

دین و دنیا کہتی ہین کسکو خدا کا نام لو
سبکو بہولی یہ اثر ہی اوس صنم کی یاد کا

بہر گیا میری لہو سی یار کا دامان پاک
رنگ عصمت تہمت خون سی اوڑا جلاد کا

جسم پر ہر مو سفیدی سی ہوا ہی جوی شیر
بار شیرین کوہ غم ہی بیستون فرہاد کا

مجہکو دیوانہ سمجہتا ہی عبث دیوانہ ہی
میری بدلی خون لینا چاہئی فصاد کا

مین وہ نالان ہون کہ میری بعد ہر جا شہر مین
شور ہو گا بدلی ماتم کی مبارکباد کا

کہل کہلا کر گل ہنسین آئی جو وہ رشک بہار
ہر دہان غنچہ سی غل ہو مبارکباد کا

گوش گل کر ہین عبث چلانہ ای مرغ چمن
سننی والا کون ہی عشاق کی فریاد کا

شعر ہین ای رسا مثل بیت ابرو لاجواب
مطلع خورشید ہی مطلع مری استاد کا

فرقت ساقی مین ایسا جسم لاغر ہو گیا
می کشی مین عکس میرا خط ساغر ہو گیا

اشک خونین سی وان گہر مین سمندر ہو گیا
ہجر مین ایک در باب سکندر ہو گیا

ماجرای اشک گلگون مندرج خط مین جو تہا
موج خون سطرین بنین رنگین کبوتر ہو گیا

بال و پر شعلی بنی مضمون سوز ہجر سی
خط جلا مرغ کباب اپنا کبوتر ہو گیا

بحر خون جاری ہوا طوفان اوٹہا رویا جو مین
موج دریا ہجر مین ہر تار بستر ہو گیا

جوش وحشت مین لباس تنکو چہوڑا روح نی
فصل گل آتی ہی مین جامی سی باہر ہو گیا

محو روی یار ایسا کاتب قدرت ہوا
مصرع ابرو رقم اوس سی مکرر ہو گیا

حسن مہر روی تابان کی ترقی کیا کہون
ماہ کامل عکس سی ہر ایک اختر ہو گیا

قاعدہ ہی خاک سی آینہ پاتا ہی جلا
صاف دل میرا ہوا جب مین مکدر ہو گیا

دیکہتی ہین صفحۂ دل پر کہنچی تصویر یار
جو مصور تہا تصور سی مصور ہو گیا

تیرا اوس شیرین ادا کا نیشکر سی کم نہین
تا و کو فسی خاک تو وہ تنگ شکر ہو گیا

خرمن ہستی عاشق پر گری برق نگاہ
سبزۂ تیغ قضا سر کی برابر ہو گیا

تیرہ داغ دل نظر آتا ہی کیا اندہیر ہی
تا بہ ہجر یار مین خورشید محشر ہو گیا

کیون نہ خود بینونکی حالت دیکھکر حیران ہون
پھر عبرت آئینہ حال سکندر ہوگیا

کیا قیامت ہی ہماری داغ سودا کا فروغ
دامن دشت جنون دامان محشر ہوگیا

ہر نفس کی ساتھہ اوڑتی ہی یہ سینی سے خاک
کسقدر دلکی کدورت سی مکدر ہوگیا

پھر گل گشت چمن آیا جو وہ رشک بہار
عطر وان ہر گل ہوا گلشن معطر ہوگیا

گرم رفتاری سی ہین اے رق نقش پا سپند
دامن دشت جنون دامان مجمر ہوگیا

چاند سا چہرہ جو اوسکا آشکارا ہوگیا
تن کو ہر قطرہ پسینی کا شرارا ہوگیا

صورت شبنم اوڑا سوز درون ہجر سی
داغ دل پر آفتاب حشر پارا ہوگیا

چھپ سکا دم بھر نہ راز دل فراق یار مین
وہ نہان جسدم ہوا تب آشکارا ہوگیا

چاند اوترا دل سی آنکھونسی گرا خورشید حشر
جب سی اے رشک قمر تیرا نظارا ہوگیا

اوٹھہ گیا جسکو جو وہ خورشید رو زہرہ جبین
میری نظرونمین زحل ہر ایک تارا ہوگیا

جسکو دیکھا چشم وحدت سی ہی معشوق ہے
پڑگئی جسپر نظر اوسکا نظارا ہوگیا

ہمکناری کی ہوس اے گوہر یکتا یہ ہی
آب ہوکر غم سی دل دریا ہمارا ہوگیا

خلق مین گرد یتیمی سی گہر کی قدر ہی — خاکساری سی فزون رتبہ ہمارا ہو گیا

دل مین ہی ای برق اوس بت کی دُرِ دندان کی یاد
یہ گہر عرش برین کا گوشوارا ہو گیا

ہزار حیف کہ بعد از وفات یار آیا — خزان جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا

گیا شباب نہ پیغام وصل یار آیا — جلا دو کاٹ کی اس نخل مین نہ بار آیا

وہ ناتوان ہون کہ ڈہونڈہا کیا تمام جہان — خیال مین بہی کبہی نہ جسم زار آیا

قدم عدم مین یہہ کہہ کر رکہونگا ای قاتل — ہزار شکر کہ مین بار سر اوتار آیا

گیا نہ روح کو بہی اشتیاق پابوسی — قدم لئی جو کبہی وہ سر مزار آیا

عدم مین جا کی کہونگا سرائی ہستی سی — لباس عاریتی بر مین تہا اوتار آیا

وہ خاک ہون نہ مکدر ہوا کدورت سی — وہ صاف ہون کہ نہ دل پر کبہی غبار آیا

بہا فراق مین آنسو اگرچہ بہی میری — دبا غبار مین دل پر اگر غبار آیا

کدورت آئی تو رو رو کی دلکو صاف کیا — سرشک چشم سی دہو یا اگر غبار آیا

مقطع

مثال گل جو گریبان جنون مین چاک کیا — قدم قدم پہ قدم چومنی کو خار آیا

مثال مہر وہ قاتل شعاع عارض سی
ہزار تیغ قضا کھینچی ایک بار آیا

اذان دی کعبی مین ناقوس دیر مین پھونکا
کہان کہان تجھی عاشق ترا پکار آیا

یہ چشم و بینی و ابرو و گوش ہہ مین کہان
نہ آسمان کو نقشا ترا اوتار آیا

تری فراق مین ترسا کیا اجل کو برق
نہ خواب آنکھون مین تا حشر ای نگار آیا

ہزار رقیبونکی ساتھہ یار آیا
ہزار حیف عدونکی دوستدار آیا

لئی وہ ہاتھہ مین شمشیر آبدار آیا
ہماری پیاس بجھانی کو آبدار آیا

تری تلاش مین ای ماہ مثل ریگ روان
نہ میری خاک کو بعد از فنا قرار آیا

سنائین باتین جو کچھہ حال دل کہا مینی
دکھائین آنکھین اگر ذکر انتظار آیا

پھنسا جو زلف مین چھٹا وہ قید ہستی سی
رہا ہوا جو تری دام مین شکار آیا

بنی گا طور تجلی سی چرخ مینائی
ہماری سینی سی باہر اگر شرار آیا

کہا جو مینی کہ جلتا ہون آتش غم سی
بجھا کی زہر مین شمشیر آبدار آیا

محال ہی کلف ماہ مہر سی جائی
گیا نہ غم جو مری پاس غمگسار آیا

فرار کر گئی فوج قرار فرقت مین
ہلاک ہو گئی درد سر فراق سی ہم

اکیلی رہ گئی جب وقت کارزار آیا
مثال شعلہ جلی استخوان بخار آیا

ہمیشہ دیکھی مجنون کو خلق کہتی ہی یہ
عدم سی برق کی آمد ہی پیشکار آیا

گلستان گہر مین جو عکس رخ دلدار ہوا
گل دیوار ہر ایک روزن دیوار ہوا

باعث صحت دل شربت دیدار ہوا
جس سی پرہیز کیا یار نی بیمار ہوا

جسنی دیکہا مری یوسف کو خریدار ہوا
چوک مین وہ جو گیا مصر کا بازار ہوا

حشر عالم مین ہوا وہ جو نمودار ہوا
گل خورشید قیامت گل رخسار ہوا

زہر تہا عشق مری حق مین تری تیر نگاہ
شیرۂ جان تن زار کف مار ہوا

میری مرنی سی جو یار نی پائی شہرت
سرد ہو کر سبب گرمی بازار ہوا

بام سی وسنی دکہایا جو دہان شیرین
ظلمت آب بقا سایۂ دیوار ہوا

آنکہہ سی دل رخ رنگین پہ نظر کرتا ہی
در فردوس بریں روزن دیوار ہوا

روی رنگین کی تصور سی معطر ہی دماغ
خط پیشانی عاشق خط گلزار ہوا

شمع روشن سی ملا تجکو نشان عنقا
اپنی یار سی پیدا دہن یار ہوا

نہین کچھ جای سخن بات جو عاشق سی کہی
دہن تنگ ترا مانع گفتار ہوا

پڑ گیا سایہ جو سر پر قدم جانان کا
گل خورشید درخشان گل دستار ہوا

حسن کہتی ہین اسی برق کہ وقت رفتار
عکس رخسار صنم کوکب سیار ہوا

اوس سی روشن تمام باغ ہوا
شمع ہر سرو گل چراغ ہوا

مثل گل مین ہنسا جو داغ ہوا
خار کہانی سی باغ باغ ہوا

سینہ داغون سی رشک باغ ہوا
جسنی دیکہا وہ باغ باغ ہوا

شمع فرقت مین بن گیا شیشہ
جام مے بزم مین چراغ ہوا

چال بہولا چکور دیکہکی چال
ہنس تقلید کر کی زاغ ہوا

پہول جہڑتی ہین اوسکی باتون سی
پہونک سی دم مین گل چراغ ہوا

شب فرقت ہی کس قدر تاریک
داغ تیرہ مجہی چراغ ہوا

یاد آئی جو گیسوی محبوب
کیا پریشان مرا دماغ ہوا

بس گیا وصل مین تمام بدن
بوی خوشبو مرا دماغ ہوا

دشمن جان ہوی ہوائی وصال
گل مری عمر کا چراغ ہوا

چھپ گئی زلف مین جو گوہر گوش
کشور شام بی چراغ ہوا

گلشن دہر مین دہوان سمجھا
نکہت گل سی بیدماغ ہوا

برق دنیا سی اوٹھ گیا شاید
لکھنو آج بی چراغ ہوا

مرغ دل دیکھ کی منہ مائل پرواز ہوا
پنجۂ مہر سی مجھے چنگل شہباز ہوا

رنگ رخسار اوڑا سبزہ جو آغاز ہوا
طائر حسن کو خط شہپر پرواز ہوا

صبح نالون سی ہوئی شب کو یہ چلایا مین
شمع خورشید میرا شعلۂ آواز ہوا

شب فرقت مین کسی طرح نہ جیتا عاشق
ای صنم آپ کا آنا تو خدا ساز ہوا

بوسی لب کی جو لئی بات نہ منہ سی نکلی
قند عاشق کی لئی سرمۂ آواز ہوا

اوڑ گئی مین کشور ہستی سی عدم مین پہنچا
جو لگا زخم مجہی شہپر پرواز ہوا

خواب مین شکوۂ دل لب پہ نہ آیا ہرگز
بعد مرنی کی بہی افسانہ مرا راز ہوا

تازیانہ ہی مجھی تیغ جفائی قاتل
توسن عمر کو ہر زخم بدن سازہوا

اوسنی اعجاز مسیحا سی نہ پائی صحت
برق جسکو مرض چشم فسون ساز ہوا

وہ رشک عیسی دم اگر بیدل روان ہوگا
زمین کی طرح زیر پائی عالی آسمان ہوگا

بہار آئی شراب ناب کا دریا روان ہوگا
برائی کشتی مے دامن گل بادبان ہوگا

منور تجھسی ای شمع شبستان جہان ہوگا
ترا عکس رخ انور چراغ آسمان ہوگا

حسین ہونگی نہ مانی مین جہان اپنا مکان ہوگا
گلونکی پاس بلبل کا چمن مین آشیان ہوگا

کرینگی وصف سب ہم سون آفتاب روی جانانکی
ہلال عید ابرو کا مہینونمین بیان ہوگا

لطیف اعلی کو جاتی ہین یہ کسفونکی سہارے سے
تن خاکی برای اوج انسان نردبان ہوگا

جھکائیگا گوہین عشاق کو چاہ ذقن تیرا
تو ای یوسف زمانی مین عزیز کاروان ہوگا

چڑھیگا کون منہ پر تیغ ابرو کی یہ دیکھینگی
کہینگی سب کہ جوہر معرکی مین امتحان ہوگا

بچینگی کسطرح ہم تیغ زبان خلق بدگو سے
مکان گور اپنی واسطی دار الامان ہوگا

جنونمین فکر عریانی کسی ہی کون کہتا ہی
یہان اشکو نسی بر مین جامہ آب روان ہوگا

ہنسی گی پردہ ہان زخم سی گل کی طرح کشتی
تری تیغ دو دم کا کہیت کشت زعفران ہوگا

جدا ہونگی نہ شکل روح اپنی روح پرور سے
برنگ طائر نکہت گل اپنا آشیان ہوگا

وہ عاشق ہین کٹی کی عمر اپنی قید فرقت مین
وہ بلبل ہین قفس باغ جہان مین آشیان ہوگا

خطر اے برق کیا ہی مت کی تلخی سی عالم مین
لب شیرین جانانکا بیان ورد زبان ہوگا

عیان ہی جب زرشک شمع آنکہونسی نہان ہوگا
جہان تاریک ہوگا گل چراغ آسمان ہوگا

اگر بی پردہ اے شمع شبستان تو روان ہوگا
جلین گی کبک پروانہ چراغ آسمان ہوگا

زمین پر آسمان حسن ہوگا جب جوان ہوگا
ستارے خال عارض چاند قشقہ کہکشان ہوگا

مری قبضی مین اے تسکین ہوگا قیامت کو
وہان جنازہ لیلی کا مجنون ساربان ہوگا

بنین گی تیر شاخین گلکی ہجر یار جانی مین
خمیدہ ہوکی ہر سرو چمن مثل کمان ہوگا

اگر تجکو نہ دیکہین گے جلین گی تیری کوچی مین
جہنم ہمکو فرقت مین بہشت جاودان ہوگا

رہیگا صدمہ تن کو ہجر مین اوس روح پرور کی
ہما کی غم مین ہمکو برق درد استخوان ہوگا

مجکو صحرای جنون انگیز گھر ہو جائیگا
جسم کانٹا آبلہ وحشت مین سر ہو جائیگا

آئینہ خانہ تری آنی سی گھر ہو جائیگا
قد آدم آئینہ ہر ایک در ہو جائیگا

دیکھکر تجکو سفیدی سیم بر ہو جائیگا
مہر تیری نور کی آگی قمر ہو جائیگا

جوش وحشت مین قدم ہر داغ سر ہو جائیگا
آبلونسی زیر پا گنج گہر ہو جائیگا

گردن پر نور سی ہوگا گریبان کو کمال
ماہ نو مہر منور سی قمر ہو جائیگا

یاد آئیگا ہمین آئینۂ رخسار یار
دیکھکر ماہ صفر اپنا سفر ہو جائیگا

تار پیراہن جنون مین کم نہونگی خار سی
آبلہ تکمہ قبا کا جسم پر ہو جائیگا

سینۂ عشاق مین ہونگی پھپھولی غم سی دل
آبلہ بطن صدف مین ہر گہر ہو جائیگا

شعلی داغونسی اوٹھین گے جل اوٹھونگا مین جگر
شمع کا رشتہ مرا ہر موی سر ہو جائیگا

قوت بازو اگر کمزور ہو آتا ہی کام
ہاتھہ بانیان وقت پر منہ کو سپر ہو جائیگا

حاجت زیور نہین ای برق فرط حسن سی
یار کی گردنکا ڈورا طوق زر ہو جائیگا

جلوہ گر وہ مہر عالمتاب اگر ہو جائیگا
پرتو رخسار سی سونی کا گھر ہو جائیگا

بی نقاب اپنا جو وہ رشکِ قمر ہو جائیگا
چشمۂ خورشید محشر چشم تر ہو جائیگا

مہربان طاعت سی وہ رشکِ قمر ہو جائیگا
بیٹھتی ہین جا کی در پہ دل مین گھر ہو جائیگا

یار کی رنگِ طلائی کا اثر ہو جائیگا
منہ اگر پانی سی دہو یا آبِ زر ہو جائیگا

تیرا دیوانہ جنون مین بی خطر ہو جائیگا
نیل بہر چشم بد ہر داغ سر ہو جائیگا

ہجر مین آنکھین جلین گی روز و شب اشعلہ رو
نار میری واسطی نور نظر ہو جائیگا

چادرِ مہتاب پیراہن بنیگا جسم کا
پردۂ مہر رخ انور قمر ہو جائیگا

جان و تنکا یاد آئیگا وہ چہرہ چاند سا
زہر مجھکو ہجر مین شیرِ سحر ہو جائیگا

مین وہ بلبل ہون بناؤنگا جو اپنا آشیان
ارہ بہر شاخِ گل ہر ایک پر ہو جائیگا

مجھکو اوس شیرین ادا کی بو پہ بو آتی ہی یاد
استخوان ایک تن مین شکر ہو جائیگا

گم ہونگی دیدۂ گریان سی اپنی آبلے
برق ہر خارِ قدم مژگان تر ہو جائیگا

بی سبب مجھسی جو آزردہ وہ خود کام ہوا
دل ناکام یہ تڑپا کہ مرا کام ہوا

پک گیا دل اثرِ عارضِ گل فام ہوا
تابشِ مہر سی پختہ ثمرِ خام ہوا

کم نہین داغ سی نقش قدم وحشت مین
دامنِ دشت مری چلنی سی ہی لام ہوا

وصل مین جو ہی اذیت وہ نہین فرقت مین
تن سی جب روح جدا ہو گئی آرام ہوا

تو نی آنکھین جو دکھائین یہ ہوا رنگ ہوا
کہ ہر اک دیدۂ نرگس گل بادام ہوا

منہ لگانی سی بہی نکلی نہ دہن سی کچھ بات
اوسکی آگی لب اظہار لبِ جام ہوا

چال مستانہ اسی کہتی ہین ساقی جو چلا
موج می جادہ بنا نقش قدم جام ہوا

یاد کعبی مین جو وہ کعبۂ ابرو آئی
چشم عاشق کو کفن جامۂ احرام ہوا

دیکہی دل یار کو آنکھین جو بچھائین مینی
ہاتھ مین شیشہ ہوا زیر قدم جام ہوا

اضطراب دل بیتاب سی شرمندہ ہون
ٹکڑی ٹکڑی مری صیاد کا سب دام ہوا

دل پہنسا نشا کی ڈوری جو تمہاری دیکھی
موجۂ بحر می تاب مجھی دام ہوا

جب پڑی رخنہ نظر یاد وہ گیسو آئی
صبح کو دیکھکی سودائی سر شام ہوا

بوسہ زن جن پہ ہی حور و ملک ہوتی ہین
تیری قدمونسی لب حور لب بام ہوا

لن ترانی تجہی زیبا ہی جو موسیٰ سی کری
طور عارض کی تجلی سی ترا بام ہوا

دہن تنگ سی اوسنی جو پکارا ای برق

نقش خاتم پہ سلیمان کی مرا نام ہوا

مل گئی خاک مین پر خاک نہ آرام ہوا
یہی آغاز مین سمجھی تھی جو انجام ہوا

مرگیا عشق کی ہوتی ہی مرا کام ہوا
جان آغاز مین ہی کچھ نہ سرانجام ہوا

سر پہ آغاز مین کہتی تھی جو تاج زرین
ٹھوکرین پانون کی کھاتی ہین یہ انجام ہوا

مجھکو آغاز ہوئی نزع کی حالت تو کہا
باری صد شکر بخیر آپ کا انجام ہوا

پھنس گیا قید تعلق مین عدم سی آکر
تار پیراہن تن مجھکو رگ دام ہوا

وہ گیا پیک اجل جان کو لینی آیا
صدمۂ ہجر مجھی موت کا پیغام ہوا

کمر یار کی بی دیکھی جو مضمون باندھی
کہئی اعجاز اسی برق کو الہام ہوا

موج زن دریائی اشک دیدۂ خونبار تھا
رشک گل فرقت مین ہر خار سر دیوار تھا

جن دنون وصل طفل کا وارفتۂ رفتار تھا
موت سر پہ کھیلتی تھی سر بزنجیر یار تھا

سرخ رنگت ہوگئی آیا جو نشا آنکھ مین
شرب می ساقی علاج نرگس بیمار تھا

ہوگیا موج سراب حسن ہر تار شعاع
مہر سی بھگا جو تیر آشتۂ دیدار تھا

جان اپنی آب آہن مین نکیون کر ڈوبتی
چاک گشتی تن کو زخم تیغ لنگر دار تھا

عالم اوس بحر لطافت کا مجھی آتا ہی یاد
پیرہن سادہ کف دریای حسن یار تھا

جیب کی ٹکڑی لیی اڑائی عمر بہر اوبہار یا
دامن صحرای وحشت کی لئی مین خار تھا

ہوگیا پامال پر منہہ سی نکلی کوئی بات
گلشن آفاق مین گویا زبان خار تھا

نشا گیا اوترا غریق بحر غم ہم ہوگئی
کشتی می کی سبب سی اپنا بیڑا پار تھا

کیون نہ جل بجہتی تری فرقت مین ہم ای شعلہ رو
خار و خس تھی استخوان پر نالہ آتش بار تھا

مجھکو آنکھون نی ڈبویا اوس تلک پہنچا نہ برق
خانۂ محبوب اشکون سی سمندر پار تھا

ہر قدم پر جوش عشق ابروی خمدار تھا
جادۂ صحرا فراق یار مین تلوار تھا

ضعف سی ایسا بدن ہا کا ہوا جو روز وصل
مین گلی مین اوس صنم کی رشتۂ زنار تھا

یاد ابروی دل مجروح کی زینت ہوئی
جیب کا محتاج اپنا زخم دامن دار تھا

یہ سنہری رنگ تھا دیکھا جو مینی وصل مین
تار زر قرب بدن سی رشتۂ زنار تھا

بسملون سی کم نہ تھی مردم فراق یار مین
رشتۂ نظارۂ عاشق لہو کی دھار تھا

آگئی مجہپر قیامت سو گیا شبکو جو یار
خواب اوسکا میری حق مین فتنہ بیدار تہا

ختم ہی افتادگی جبتک رہی زیر فلک
کہتی ہین نقش قدم جسکو گل دستار تہا

دیکہکر موج تبسم زخم دل مین پڑ گئی
مسکرانا غیر سی اوسکا مجہی تلوار تہا

می کشونکی ہوگئی سر سبز کشت آرزو
پنبۂ مینائی ساقی ابر دریا بار تہا

کفر اوس بت کا لطافت سی نہان شب بہ رہا
موج بوئی جسم نازک رشتۂ زنار تہا

مرگیا اوسکی جدائی مین تو یہ ثابت ہوا
فی الحقیقت جسم مین تہا روح جسم یار تہا

بوسۂ لب کی رہی حسرت دہان زخم کو
کیا کرین تیر نگاہ یار بی سوفار تہا

بار غم نی بحر ہستی سی لگایا برق پار
بادبان کشتی کا اپنی دامن کہسار تہا

چہپ رہنی سی کیا فائدہ کیونکر نہ ملیگا
دیوار کو پہاندینگی اگر در نہ ملیگا

خورشید جبین ماہ منور نہ ملی گا
عالم مین حسین تیری برابر نہ ملی گا

ہم صاف نہونگی دل مضطر نہ ملی گا
جب تک کہ گلی یار ستمگر نہ ملی گا

مہتاب کی ہونگی نہ جہان مین لب و دندان
خورشید زمانی مین سخنور نہ ملی گا

دنیا کی طرف مرد نہ دیکھین کی ہما ہین
ہرجائی ہی قحبہ اسی شوہر نہ ملی گا

عنقا ہی مرا ضعف کہ مین روح بنا ہون
عالم مین کسی کو تن لاغر نہ ملی گا

زلفون سی چھوٹین گی جو ابرو سی بچین گے
پھانسی ہمین دینگی جو خنجر نہ ملی گا

ہرجائی ہی خورشید تپا خاک تپا ہین
قاصد کو کہان ڈہونڈہین کہین گہر نہ ملی گا

مربوط بہم شیشہ و ساغر ہین ازل سی
آنکھین نہ پھرا او دل مضطر نہ ملی گا

خم منہ سی لگائین گی نہ پائینگی جو شیشہ
چلو ہی سی پی لین گی جو ساغر نہ ملی گا

وہ قتل پر آمادہ بہی ہوگا تو یقین ہی
تلوار نہ ہاتھ آئی گی خنجر نہ ملی گا

عالم ہی یہی برق اگر جوش جنون کا
کہسار کی دامن مین بہی پتھر نہ ملی گا

آرام مجھی عشق مین دم بہر نہ ملی گا
جب تک کہ مری حلق سی خنجر نہ ملی گا

اس شہر پہ کیا قاف سی تا قاف پریرو
ثانی نہ ملی کا تیرا ہمسر نہ ملی گا

ابرو مین تری کاٹ ہی شمشیر دو دم کا
تجھسا تو کہین صاحب جوہر نہ ملی گا

قاصد کو نہ بھیجین گی بہت رشک ہی ہمکو
خود جائینگی عاشق جو کبوتر نہ ملی گا

ہم ضعف سی نہ جائینگی تصویر نہالی
انجام پہ لوح سر تربت سی نظر کر
بستر پہ ہمارا تن لاغر نہ ملی گا
ایسا تجہی آئینہ سکندر نہ ملی گا

منہہ دامن صحرا سی چہپائینگی ہم ای برق
وحشت مین اگر گوشہ چادر نہ ملی گا

اشارہ قاتل خلق خدا ہی اوس ابرو کا
طلسم نو دکہاتا ہی نظارہ اوس پری رو کا
نظارہ قہر و آفت ہی تماشا فتنۂ دوران
بڑہایا ادر رتبہ لاغری مین چشم گریان نی
تری کو چشم گریان کی سمندر لوگ کہتی ہین
یہان تک میری نوبت لاغری مین غمسی پہنچی ہی
سویدا ہی دل انور عیان ہی صاف سینی سی
دل رستم بہی لوہا مانتا ہی تیغ ابرو کا
یہان ہر ایک تیلی آنکہہ کی پتلا ہی دو جادو کا
لقب عالم مین جادوگر ہی تیری چشم جادو کا
بنا موتی محل میری لئی ایک ایک آنسو کا
گہر ہی نام عالم مین ہماری خشک آنسو کا
حباب چرخ ہر قطرہ ہوا ہی مجکو آنسو کا
یہ عالم ہی نظر آتا ہی تل پہلو سی پہلو کا

کہلا ہون اسقدر جل جلکی ہجر یار مین ای برق
گرہ ہی آگ کا مجکو شرارہ میری آنسو کا

کسطرح ملین کوئی بہانا نہین ملتا
ہم جا نہین سکتی اونہین آنا نہین ملتا

بدنام کیا ہی تن انور کی صفائی نی
دل مین بہی اوسی راز چہپانا نہین ملتا

پہرتی ہین وہان آب بہٹکتی ہی یہان روح
اب گور مین بہی ہمکو ٹہکانا نہین ملتا

تیرونکی خطا کیا ہی یہی ضعف سی محروم
وہ ڈہونڈہتی ہین اور نشانا نہین ملتا

خوف مرض عشق نی اب سب سی چہڑایا
پرہیز ہی عالم کو زمانا نہین ملتا

دولت نہین کام آتی جو تقدیر بری ہو
قارون کو بہی اپنا خزانا نہین ملتا

برسون ہوئی دیکہی نہین یکتا کی صورت
جس چیز کی خواہش ہی وہ کہانا نہین ملتا

خال رخ جانانکو مسلمان کہین گی
ہندو کو کبہی خلد مین جانا نہین ملتا

ممکن نہین وہ آنکہہ اوٹہا کر ہمین دیکہین
مانع ہی حیا تیر لگانا نہین ملتا

ممسک کی لئی بار ہی زر صورت قارون
سر پر جو اوٹہایا ہی اوٹہانا نہین ملتا

فرقت نی بنایا ہی مجہی طالع بیدار
کسطرح ملون خواب مین جانا نہین ملتا

دل زلف مین ہی خال کی دیدار سی محروم
صیاد کی بہی دام مین دانا نہین ملتا

آنکہین وہ دکہاتی ہین نکلجائی اگر بات
بوسہ تو کہان ہی منہ ہلانا نہین ملتا

طاقت وہ کہان جائین تصویر مین جو ای تیری
برسونسی ہمین ہوش مین آنا نہین ملتا

مہمان یار جذب کی تاثیر سی ہوا
بیدار بخت نالۂ شبگیر سی ہوا

دو دن کی زندگی مین ہزارون الم سہی
کیا کیا نہ غم مین موت کی تاخیر سی ہوا

داغون سی جسم قید مین رشک چمن نہین
پیدا نہال دانۂ زنجیر سی ہوا

فرقت مین یہ ضعیف ہوا مین کہ وقت خواب
مانا فراش کاغذ تصویر سی ہوا

مردنگ کا گمان کیا اہل بزم نی
روشن یہ آئنہ تری تصویر سی ہوا

جوش جنون مین وسعت صحرا جو آئی یاد
گھر تنگ مجکو خانۂ زنجیر سی ہوا

لکھو جواب نامہ نہ آیا جواب خط
آگاہ مطلب خط تقدیر سی ہوا

محروم بوسۂ رخ روشن سی لب رہی
کب ربط شمع طور کو گلگیر سی ہوا

محتاج غیر رہرو ملک فنا نہین
واقف نہ طفل اشک کبھی شیر سی ہوا

کیا کیا سنا نہ آیت ابرو کی شان مین
مطلب مگر نہ حل کسی تفسیر سی ہوا

آنکھین لگی ہوئی ہین تری گرد راہ پر
افزون غبار سرمہ تسخیر سی ہوا

اب دیکھی سحر کو سزا برق کیا ملی
بیدار یار نالۂ شبگیر سے ہوا

نرالا یہ اثر دیکھا خیال زلف شبگونکا
بنا ہی مشک ہر قطرہ سحاب چشم پرخونکا

حضور چشم کچھہ رتبہ نہین چشمن سیہونکا
فلک بھی بلبلہ ہی گہر اشک چشم پرخونکا

قیامت ہی عشق قد و بالا تیری مفتونکا
کہ شور روز محشر نالہ ہی زنجیر مجنونکا

وہ بحر حسن ہو ہونٹہ نہین پنہان دانتونکو رکھتا ہے
ہنسی دیکھو دہن ہی نام درج در مکنونکا

سمجھتی ہین یہ ہمسائی کہ صبح روز محشر ہے
قیامت توڑتا ہی شبکو نالا جان محزونکا

سیہ چوٹی مین ہو باف شفق گون قہر آفت ہی
عجائب رنگ لائی ہین تماشا ہی شب خونکا

گلستان جہان مین یادگار اپنی بہی وحشت ہے
نمونہ بنگیا ہون کہلکی نخل قد مجنون کا

نکلنا بات کا مشکل ہی حد سی ناتوانی ہے
نہین اوٹہا دل محزونسی صدمہ جان محزونکا

یہی ہی بزم عالم عیش سی اولٹا زمانا ہے
اشارا ہی یہی عالم مین جام چرخ وارونکا

برنگ دانہ گندم گریبان چاک دانا ہین
زمین پر آسیا ہی پیسنے کو دور گردونکا

لب معجز سخن کا ہر سخن اعجاز عیسی ہی
جسی سب سحر کہتی ہین وہ افسانہ ہی افسونکا

شرف میخانۂ عالم کی میکش رند مشرب ہین / فلاطونسی ہوا مشہور عالم خم فلاطون کا

مہ کامل ہلال ابروی خمار سے بھی ہوگا / یہی عالم اگر ہی اوسکی حسن روز افزون کا

زیادہ حد سی دولت خاک مین آخر ملاتی ہی / وبال سر ہوا قارون کی خاطر گنج قارون کا

برابر رات دن مین ہی پر روجوش وحشت مین / نباہی کوچہ گیسو بیابان تیری مجنون کا

وہ عالی طبع می کش مین بھی ہین برق کہتی ہین / اولٹ کرمی سی ساقی جام بہر دے فرح واڑونکا

بدلتا ہی عجائب رنگ سایہ زلف شبگونکا / لقب شبدیز عالم مین ہوا ہی اوسکی گلگونکا

نہ کیون شہرا اوڑی عالم مین اپنی مرغ مضمونکا / پر پرواز ہر مصرع ہوا ہی شعر موزونکا

عجائب حسن ہی لفظونسی حسن روز افزونکا / کہ نافہ عنبر شب ہی غزال چشم میگونکا

نیا مضمون لفظونسی ملا ہی شعر موزونکا / دھوان ہی ابر جنت آتش رخسار گلگونکا

دم عیش و نشاط افضل ہی آب زندگانی سے / دہن سی تیہ اعلی ہی جام چشم میگونکا

ورد دندان ہنسی مین دیکھنا طوفان لاتینگے / حباب آب کو ہر نام ہوگا فرح واڑونکا

علاقہ اہل فطرت کو نہین ہی عیش و راحت سے / یہی ہی مے سی عالم مین سراسر خم فلاطونکا

خفا ہمسی ہنہو ایجان غم سی جان جاتی ہی
بڈہنکو رنج پہنچا تا ہی صدمہ جان مجنونکا

ہتی ہی خوادن بنا نعمتونسی عیش و راحت کے
فقط وہ ہوکا ہی سرپوش صحن چرخ وانونکا

رخ روشن شب گیسو مین شمع مہر تابان ہے
ضیا سی خالمین عالم ہی اوسکی دشمنگونکا

چمن صحرا ہی وحشت خیز ہی ابر وحشت مین
گمان ہر نخل پر گلزار مین ہی قد مجنونکا

بلا نقطہ داغ سر ہوگیا
سفر عاشقون کو سقر ہوگیا

جلا سوز فرقت سی سینی مین دل
صدف مین پہپہولا گہر ہوگیا

بنا برج میزان ہدف بنکی دل
ترازو خدنگ نظر ہوگیا

تصور مین سینہ ہی اپنو اتا نہین
تن زار موئی کمر ہوگیا

مکرر لکہی وصف رخسار صاف
قلمرو مین دور قمر ہوگیا

اوٹہائی جو اوس مہروش نی نقاب
در گوش نجم سحر ہوگیا

ہنسا وہ تو جہڑنی لگی منہہ سی پہول
گل افشان چراغ قمر ہوگیا

بڑہاپی مین امید رفعت کہان
گرا وہ جو نخل ثمر ہوگیا

محبت سی گہر دل مین اوسکی بی ہی
یہہ دل سوز گویا شرر ہو گیا

ہرن جوش وحشت سی آنکہین بنین
ہمارا یہہ تم مین اثر ہو گیا

وہ پتہر ہی جو بنی بہا لال ہے
بڑا عیب اپنا ہنر ہو گیا

فزون طول گیسو سی ہی طول شب
بلا انتظار سحر ہو گیا

گئی جان آیا جو پیغام بر
خبر سنکی مین بی خبر ہو گیا

وطن سی جو نکلی گئی تن سی جان
سفر مین ہمارا سفر ہو گیا

اگر بعد مردن تم آئی تو کیا
جو ہونا تہا وہ پیشتر ہو گیا

نہ کچہہ پوچہی جذبہ شوق تیر
کلیجا نکل کر سپر ہو گیا

نمود اوسکی پستان سی دونی ہی رق
ثمردار گویا شجر ہو گیا

اور پیدا عالم وحشت مین صحرا ہو گیا
سوز آہ آتشین سی خشک دریا ہو گیا

داغ سوزانی فروغ روی زیبا ہو گیا
مہر سی روشن چراغ دست موسی ہو گیا

جا نہین سکتا رخ محبوب تک پیک نگاہ
راہزن ہی مار گیسو بند رستا ہو گیا

ناتوانی سی یہ عالم تیری دیوانیکا ہی
آپ مین آیا تو سمجھا وحشت پیما ہوگیا

دیکھکر عاشق کہین گی یاد قد مین بعد مرگ
سرو گلزار جہان جنت مین طوبا ہوگیا

حرص مین تمیز نیک و بد کبھی رہتی نہین
روئی دنیا جو پھرا اہل دنیا ہوگیا

سوز ہجر یار سی ایسا گھلا ہی جسم زار
بہہ چلی آنسو جو میری موج دریا ہوگیا

غم سی کاہیدہ ہوا فرقت مین ایسا جسم زار
مین خس دریا ہوا ہر اشک دریا ہوگیا

دونون عالم مین نیا عالم ہی قد یار سی
سرو دنیا مین لقب جنت مین طوبا ہوگیا

دوسرا طوفان آیا چار آنسو جب گری
چرخ مینائی حباب آب دریا ہوگیا

تیری رنگ سبز کی آگی زمرد گرد ہی
مار زلف عنبرین پرتو سی اژدہا ہوگیا

بی مٹی انسانکا رتبہ کبھی بڑہتا نہین
جب حباب بحر ٹوٹا آپ دریا ہوگیا

کھل گئین آنکھین کمال عشق چشم یار مین
طوطیا دود چراغ داغ سودا ہوگیا

بہتر از مخمل فقیری مین فراش خاک ہی
پاؤن پھیلا کر جو لیٹی ہاتھ تکیا ہوگیا

پانی پانی ہوگی خجلت سی تمہاری سامنی
سرو جوئی باغ ای سرو تنہا ہوگیا

مال بخشش سی کریمونکا نہین ہوتا ہی کم
صرف سی عالم مین کیا نقصان دریا ہوگیا

مجھکو ہر منزل پہ رحا دیکھنی آتی ہی خلوت
لکھنؤ مجھسی چھٹا کیا مین تماشا ہو گیا

ترک دنیا کر جو تجھکو آبرو درکار ہی
جب جدا قطرہ ہوا دریا سی یکتا ہو گیا

کوچۂ محبوب مین عاشق ہزارون مٹ گئی
گلشن خلد برین قبر ونسی تکیا ہو گیا

جوش حسن یار سی دیکھی تجلی مین نی برق
پرتو عیسی پہ چراغ دست موسا ہو گیا

راز افشا عاقبت اسی سیمبر ہونی لگا
جابجا عالم مین فخر کر چشم تر ہونی لگا

مضطرب سن سنکی وہ رشک قمر ہونی لگا
رفتہ رفتہ نالۂ دل کا اثر ہونی لگا

ہم یہ کہتی ہی نہ ہم سی اوٹھہ سکین گی نازیار
اوسکی بدلی جور دونا جور پر ہونی لگا

جو نہ کانونسی سنا تھا اوسکو اب ہم سنتی ہین
جو نہ دیکھا تھا وہ سب پیش نظر ہونی لگا

دمبدم رہ رہ کی یاد آتی ہی وہ مژگان تیز
تیری تیرونکا ہمارے دل مین گھر ہونی لگا

اس ترقی پر نہ بھولو سب ملمع ہی یہ رنگ
کیا ہوا منہہ کا پسینا آب زر ہونی لگا

وعدۂ فردا قیامت ہی کسی امید صبح
شام ہی سی آج تو درد جگر ہونی لگا

ساتھہ ساتھہ اوسکی چلا مین ہی یہ فور شوق سی
لیکی خط رخصت جو پیرا نامہ بر ہونی لگا

اس ترقی پر ہی حسن روز افزونکا عروج
آفتاب حشر پر توسی قمر ہونی لگا

آج گل جوبن پر اوس شکپ ریکا حسن ہے
رنگ سی شرمندہ ہا توں رنگ زرد ہونی لگا

اوس گل بیجار پر نازک دماغی ختم ہے
پھر گیا آنکھوں نین جسدم ورد سر ہونی لگا

وائی قسمت تاک کر اوسوقت آیا مسیح
کوچ جب کرنی لگی جسدم سفر ہونی لگا

دیکھکر اوسکی عنایت بس یہی کہتی ہین ثاقب
شکل طوبی سروسی حاصل ثمر ہونی لگا

تا فلک ای مہروش شہرہ تمہارا ہو گیا
خال سی ابروی پر خم چاند تارا ہو گیا

ثابت ای تنک قدے ڈورا تمہارا ہو گیا
رشتۂ شمع تجلی آشکارا ہو گیا

جب کبھی آنکھونکو رونی کا اشارا ہو گیا
کوٹھیوں سی شہر کوہی گھاٹ سارا ہو گیا

زلف سی روشن رخ روشن تمہارا ہو گیا
دود شمع مہر تابان آشکارا ہو گیا

یاد مژگان آشنائی بحر فرقت ہی مجھے
مغتنم دریا مین تنکی کا سہارا ہو گیا

اور کیا اس سے زیادہ ہو گی ایذائی فراق
لطف جینی کا نہین مرنا گوارا ہو گیا

جان شعرون مین پڑی صفت لب جانبخش سے
معجزہ مضمون لفظونکو ہمارا ہو گیا

موج عنبر کہکشان کیا نکہت گیسو سی ہی | عنبر سارا فلک ہر پہر کی سارا ہو گیا

روح بی قالب ہی ایجان جان ممکن نہین | کسطرح مرنا تمہین پیارا گوارا ہو گیا

نکہت زلف معنبر کی عجب تاثیر ہی | مشک تر خون بدن وحشت مین سارا ہو گیا

داغ دلسی کیا قیامت ای پری گنی نہین | آفتاب حشر کا گویا نظارا ہو گیا

حکم تیرا کم نہین حکم خدا سی ای صنم | تو نی ہمکو راہ جب دی استخارا ہو گیا

جوشش سودائی گیسو مین خیال رخ نہین | مہر کا ظلمات مین گویا نظارا ہو گیا

زیب و زینت رنج و غم وابستہ گیسو کو نہین | پیچ جو سر پر پڑا شملا ہمارا ہو گیا

ناتوان وہ ہین جو آنسو کوئی نکلا آنکھ سی | لاغری سی تن خس دریا ہمارا ہو گیا

فاتحہ کو وہ جو آیا قبر روشن ہو گئی | برج خورشید فلک گنبد ہمارا ہو گیا

کھینچی ہی تصویر عارض رنج فرقت کھینچکر | مہر نکر داغ دل نقشہ تمہارا ہو گیا

ساکنان عالم بالا کو وحشی کر دیا | شیر گردون تیری آنکھوں سی چکارا ہو گیا

مین وہ سوزان ہون کہ اوسکی جب اوڑایا آہ مین | شعلہ آواز جانان کا شرارا ہو گیا

عین دریا مین نکلا جب کبھی دل کا غبار | جسکو وہ بارا لوگ کہتی ہین کنارا ہو گیا

برق موجیں ننگیں آب بدن سے وقت غسل
پرتو رخ سی کناری کا کنارا ہو گیا

لی لیا اوس نگر خوبی کو اگر آغوش مین
ہاتھہ دریای لطافت کا کنارا ہو گیا

بنے بی زر ہوی اوس یوسف بازار کے
مفت دیوانی بنی سو دا ہمارا ہو گیا

پڑ گیا جب کان مین اوس سحر خوبی کا سخن
عاشقونکو بنکی موتی گوشوارا ہو گیا

باغ و صحرا ایک ہین دونون غم فرقت مین برق
جب ہوی بی رنج جنت مین گذارا ہو گیا

احسان تمہارا نہین اوٹھتا نہین اوٹھتا
وہ بوجھ ہی سر پر کہ سر اپنا نہین اوٹھتا

جھک جاتی ہی چلنی مین کمر بار مین پستان
نازک ہی شجر بوجھہ ثمر کا نہین اوٹھتا

کلفت سی تعلق نہین کچھ طبع روان کو
دریا سی کبہی کوئی بگولا نہین اوٹھتا

کلیو نہین زیارت کی لی آتی ہین احباب
کسدن علم آہ ہمارا نہین اوٹھتا

آہون سی غبار دل مضطر کو نکالا
بی تند ہوا اونکی بگولا نہین اوٹھتا

جلتی ہین تجلی سی فرشتونکی بہی آنکھین
پروا ہی کہ رخسار سی پردا نہین اوٹھتا

وہ سامنی بیٹھی ہین تو کیا فایدہ ای برق

اب آنکھ اوٹھانیکا بھی صدما نہین اوٹھتا

دیکھا جو کچھ کہ آنکھونسی افسانہ ہوگیا
دور شراب ساقی و پیمانہ ہوگیا

جب مجکو عشق عارض جانانہ ہوگیا
زنجیر زلف دیکھکی دیوانہ ہوگیا

عکس بدنسی سرخ لباس سفید ہے
جوڑا گلی مین یار کی شاہانہ ہوگیا

ویرانی تیری آنی سی آباد ہوگئی
آباد تیری جانی سی ویرانہ ہوگیا

جس شعلہ رو کو دیکھ لیا دل ہوا نثار
جو شمع آگی آگئی پروانہ ہوگیا

وہ سخت جان ہون مین کہ لگا یا جو اوسنی وار
شمشیر آبدار مین دندانہ ہوگیا

برق گناہ گر کی جلائیگی اوسکو برق
کشت عمل مین سبزا گر دانہ ہوگیا

کیون نہ غم ہو دل مغموم کی تنہائیکا
صف مژگان نگار ارادہ ہی صف آرائیکا

جلوہ ہر جا ہی یہان اوس بت ہرجائیکا
ہم نہ دیکھین جو اوسی نقص ہی بینائیکا

شعبدہ یہ بھی ہے اک یار کی گویائی کا
نام ہی نام ہی اعجاز مسیحائیکا

کوہ غم ضعف مین ہر وقت اوٹھا لیتا ہون
ناتوانی مین بھی عالم ہی توانائیکا

ذوق

جان کنی پر راحت جان ہمکو ہوئی روز وصال
وہیان تہا دل مین جو رنج شب تنہائیکا

تیری دیوانی سی مجنونکو بہلا کیا نسبت
ذکر کیا آگی مری وحشی صحرائیکا

دید حوران بہشتی سی اوسی کیا مطلب
دل بہلتا ہی نہین تیری تماشائیکا

کیا عجب سر جو رکہون مین قدم جانان پر
فخر کرتی ہین فرشتی ہی جبین سائیکا

مثل سنبل جو پریشان ہا کرتی ہین
تیری زلفونکو ہی غم ہی تیری سودائیکا

خواب مین بہی کبہی آیا نہ وہ گلرو ای برق
حال مین کس سی کہون ہجر کی تنہائیکا

ختم تجہپر یہ کلام ہی تیرا
واہ کیا انتظام ہی تیرا

حسن عالم مین عام ہی تیرا
نقشہ ماہ تمام ہی تیرا

عشق عاشق نشان شہرت ہے
مجہسی عالم مین نام ہی تیرا

سر تہ تیغ جہک گیا اپنا
یہ بہی گویا سلام ہے تیرا

کس کی دل مین نہین جگہ تیرے
عرش اعلی مقام ہی تیرا

کیون قیامت نہو قیامت پر
قدسی بالا کلام ہے تیرا

نارسا ہی کمند وہم و خیال
بڑہ کی ہمت سی بام ہی تیرا

بعد مرنیکے بہی نجات نہین
کیسو حور دام سیہے تیرا

روبرو پیش نظر ہی سیر جہان
دورۂ چرخ جام ہی تیرا

تو نی آزاد کر دیا ہی اسی
سرو گلشن غلام ہی تیرا

تو نی اوسکو عزیز مصر کیا
ماہ کنعان غلام ہی تیرا

دوستی کب سند ہی دشمن کی
یہ بہی در پردہ دام ہی تیرا

ہان زبان چاہی اثر کی لیی
اسم اعظم تو نام ہی تیرا

تجہسی واقف نہین ہی کون ای ق
ساری عالم مین نام ہی تیرا

بزم افطار

ڈہونڈہی بہی تو نہو صاحب جوہر پیدا
تیغ قاتل نی کی اور ہی جوہر پیدا

خط اگر اوسکو لکہون سطر و نسی ہوین پر پیدا
نامۂ شوق کری صفت کبوتر پیدا

خلق اللہ نی کیا کیا نہ کیا عالم مین
نہ ہوا کوئی مگر تیری برابر پیدا

شورش غمسی اگر خاک بہی ہو جاؤنمین
مثل اخگر ہو مری جسم سی بستر پیدا

بہر اظہار ہنر عجز ہی دنیا مین کیسی
خاکساری سی ہوئی خلق مین جوہر پیدا

وہ جو اِہی دہن پاک سی گل بہکی
خانۂ یار مین ہو چشمۂ کوثر پیدا

خال مشکین نہ سمجھ اوسکی رخ رنگین پہ
آتش گل مین ہوا ہی یہ سمندر پیدا

ای صنم عشق کہن رکہتی ہین دل مین پنہان
تازہ مضمون نہون طبع سی کیونکر پیدا

تیری زلفونکی اگر لکہنی لگون مین اوصاف
کشش حرف سی ہون سطرون مین اژدر پیدا

چاندنی رات مین آیا جو وہ خورشید لقا
ماہ کی ساتہہ ہوا خسرو خاور پیدا

یاد آئی جو تری کاوش مژگان مجکو
ہر رگ تن مین ہوئی لاکہون نشتر پیدا

تیرہ دانتونکی تصور سی لبالب دل ہی
یہ وہ سیپی ہی کہ جسمین ہوئی اختر پیدا

دروندان نظر آتی ہین لب جانان سی
معدن لعل مین ہی ہوتی ہین گوہر پیدا

خاک سی ہمکو بنایا ہی خدا نی ای برق
روز اول سی ہوئی ہم تو مکدر پیدا

مطلب نہ کعبہ سی نہ ارادہ کنشت کا
پابند یہہ فقیر نہین سنگ و خشت کا

اول سی ایک حال ہی خوب و زشت کا
انجام کار خاک ہی سب کی سرشت کا

قاصد کی پاؤن پرہی گرا خط نہ لیگیا
مطلب کہلا یہ آج مری سرنوشت کا

اوقات ہم فقیرونکی ای یار کچہہ نہ پوچہہ
بستر فراش خاک ہی تکیہ ہی خشت کا

باران اشک تہم جو گیا ہجر یار مین
دہقان غمکو خوف ہوا اپنی کشت کا

ای گلبدن جہانمین ایسا کہین نہین
پاجامہ ہی مگر یہ حریر بہشت کا

سرسبز ہون جو آپ دکہا دیجی خط سبز
کشتونکی کہیت مین ابہی عالم ہو کشت کا

اوس حور کی جو گلشن عارض کی یاد تہی
دیکہا کیا فراق مین عالم بہشت کا

کیا منشئ ازل کی یہ صنعت ہی دیکہنا
ماہر نہین کسی کی کوئی سرنوشت کا

نادان اعتراض ہی صانع پہ غور کر
بیجا ہی امتیاز یہان خوب و زشت کا

ای برق سیر کرتی ہین ہمتو جہانکی
ہر کوچہ صنم ہی نمونہ بہشت کا

غزل

فرقت جانا مین شغل اشکباری ہوگیا
آنکہہ کا ڈورا رگ ابر بہاری ہوگیا

دل جلا مژگان سی بہی اشک جاری ہوگیا
شمع کا رشتہ رگ ابر بہاری ہوگیا

عشق ایسا اوس پریکا دل مین ساری ہوگیا
جسم خاکی آتش فرقت سی ناری ہوگیا

مندرج یکسر جو حال اشکباری ہوگیا
نامہ اپنا پارۂ ابر بہاری ہوگیا

جب اکڑ کر اوسنے دیکھا زخم دل مین پڑ گئی
عاشقونکو نوک کا ہونا کٹاری ہوگیا

عرش پروازی پہ آیا جب سمند ناز یار
مہر تابان ذرۂ گرد سواری ہوگیا

جوش سودا نی بنایا زلف کی صورت سیاہ
جامۂ تن بر مین رخت سوگواری ہوگیا

دست عیسی بنگیا بخیہ مین موج بحر خون
دیدۂ سوزن وہان زخم کاری ہوگیا

اشک گلگون نی گرایا آنکھہ سی طوفان نوح
گنبد گردان حباب خون جاری ہوگیا

ذوق عریانی نی میٹی حسرت سنجاب کی
ختم جامی پر لباس خاکساری ہوگیا

صید کرتا ہی دل نالان کو چشم ناز سی
شیر بنکر آہوئی جانان شکاری ہوگیا

عشق گیسو کی پریشانی دل مضطر سی پوچھہ
بارہا کوچی مین تیری لاکھہ باری ہوگیا

نقش پا چاندی کی تختی ہی خرام ناز سی
بہر دامان زمین جادہ کناری ہوگیا

بوجھہ سی زلف ہمایونکی نہین اوٹھتی قدم
سایۂ بال ہما بھی سر کو بھاری ہوگیا

کانکی مچھلی مین پرتو خال و عارض کا نہین
برج حوت مہر زہرہ کو عماری ہوگیا

تختۂ نرگس کھلایا عکس چشم یار نی
عارضونسی آئینہ پھولونکی کیاری ہوگیا

شوربختی سی حلاوت زندگی کی تلخ ہی
آب شیرین خضر کی قسمت سی کہاری ہوگیا

تار تار پیرہن سی بوندیونکا تار ہی
دیدۂ گریان سی مین ابر بہاری ہوگیا

عالم امکان مین عنقا کیطرح فرضی ہون برق
ناتوانی سی تن زار اعتباری ہوگیا

پامالی نگار سی بالیدہ ہوگیا
بیدار بخت سبزۂ خوابیدہ ہوگیا

پر موج ہر نفس ہی پر کاہ کی طرح
کوہ الم سی جسم یہ کاہیدہ ہوگیا

آنکھوں مین اوسنی مجھکو جو پیسا وصال مین
کوہ ملال سرمۂ سائیدہ ہوگیا

اللہ ری تعلی رفتار ناز یار
گردون نظر مین سبزۂ خوابیدہ ہوگیا

مرنی کی بعد بہی نہ گیا سوز داغ غم
میرا مزار سینۂ تفسیدہ ہوگیا

شیون چراغ کرتی ہین پانیکی قرب سی
ہر داغ جوش اشک سی نالیدہ ہوگیا

بی پردہ اوس صنم کو دکہایا نصیب نی
یوسف شنیدہ تہا بخدا دیدہ ہوگیا

مطلع کہین گی قامت موزون یار کو
بالائی طور مصرع چسپیدہ ہوگیا

ہر ایک اوسکی بات نہین شعبدی سی کم
غنچی سی گل کہلایا جو خندیدہ ہوگیا

دیوان

روزن کو چھانک کر گل نرگس بنا دیا
زخمی بھری گھر سی جو خندیدہ ہو گیا

دل کی موافقت کو نہین حسن کچھ ضرور
یوسف وہ ہی جو دل کو پسندیدہ ہو گیا

آواز زنگ رہتی ہی ہمراہ کاروان
مین قافلی سی چھوٹ کی نالیدہ ہو گیا

وقت مین جو نزیان نہین قطری ہی مین اشک کے
رونی کو میری غم مین فلک دیدہ ہو گیا

ٹکڑی اوڑیگا اطلس گردونکا پیرہن
آنی سی اوس قمر کی جو بالیدہ ہو گیا

چہلنی ہین جو نون پاؤن یہ چھانی ہی مینی خاک
روئی زمین تمام خراشیدہ ہو گیا

آنکھون سی دیکھین یار کو امر محال ہی
وہ پردہ خیال مین پوشیدہ ہو گیا

لائی صبا جو نکہت گیسوی عنبرین
خوشبو سی عطردان سرشوریدہ ہو گیا

نشو و نما کی زیر فلک کیا امید برق
وہ دانہ کیا اوگیگا جو سائیدہ ہو گیا

لحن داؤد ہی ہر ایک سخن سی پیدا
اوسنی اعجاز کیا صوت حسن سی پیدا

روح اوس حور کی ہی صاف بدن سی پیدا
جسم جامی مین نہین جان ہی تن سی پیدا

لب کی اعجاز ہین رنگین سخن سی پیدا
پھول لالی کی ہوتی لعل یمن سی پیدا

عشق دل ہی سخن اہل سخن سی پیدا — درد ہوتا ہی لب زخم دہن سی پیدا

شعبدہ قامت بالا و رخ تابان ہے — گل خورشید ہوا سرو چمن سی پیدا

جلد ہی جامۂ فانوس سی کہتی ہین نور — ہڈیان شمع کی صورت ہین بدن سی پیدا

تار تار سر گیسو ہین سیہ کاریسی — سانپ ہو جائینگی مدفن مین کفن سی پیدا

یاد آتا ہی وہ بالو نسی چہپانا منہ کا — داغ ہوتی ہین یہان چاند گہن سی پیدا

جمع کرتی ہین جو ہم میل کو تو لون ہاتہون — مشک ہوتا ہی دم غسل بدن سی پیدا

عشق ہی تیغ سی کہلجائیگی ہڈی ہڈی — دانت ہونگی دہن زخم بدن سی پیدا

شرم سی بند ہین سیپی کی ہین ای گل حسن — ذرۂ خورشید ہوئی خاک بدن سی پیدا

تو وہ اعجاز نما ہی جو کنوئین ہین ہوگئے — آب حیوان ہو نم آب دہن سی پیدا

تیری زلفو نسی جو تشبیہ نہ دون شعر مین — نکہت مشک نہو مشک ختن سی پیدا

شجر وادی ایمن سی بجا ہی تشبیہ — سخن ای سرو ہوئی سرو چمن سی پیدا

تیری صورت سی مٹی حکمت ماہ نخشب — خال نی مہر کیا چاہ ذقن سی پیدا

منہہ چڑاتا ہی گل تر کو بہلا کیا نسبت — نہین ہو گی کبہی وسعت خندہ دہن سی پیدا

دل پہ داغ سی نالی نہین اوٹھتی ہونٹون سے — سرو ہوتی ہین نئی میری چمن سی پیدا

دانت ہنسنی مین نمایان نہین ہوتو — ہوئی تارونکی شرر لعل یمن سی پیدا

باغ ماتم کدہ ہی سرو نہین فخت چمن — نالی ہوتی ہین دل خاک چمن سی پیدا

شدت ضعف سی مین تار نفس ملجاونگا — نہین ہونیکا بدن خست کفن سی پیدا

شرق سی شرق پہرا غرب ستی تا غرب افق — نہ ہوئی اہل سخن اہل وطن سی پیدا

درد جاتا رہا دل و سر کا — کیا اثر ہی تمہاری ٹہوکر کا

مشک تر سی حنوط لازم ہی — کشتہ ہون گیسوی معنبر کا

تری آنکھونسی دل کو الفت ہی — عشق رکہتا ہی شیشہ ساغر کا

سخت نازک ہی وہ صنم بخدا — جسم گل ہی تو دل ہی پتہر کا

جامۂ گل ہی ای گل خوشبو — پیرہن اس تن معطر کا

تیری عارض ہین خلد قد طوبی — صاف چشمہ دہن ہی کوثر کا

لوگ جسکو ہما سمجہتی ہین — سایہ ہی تیری وہ کبوتر کا

صدقِ مژگان پہ خنجر فولاد
مین تو کشتہ ہون اوسکی جوہر کا

کیون نہ اکڑتا ہی دیکھکر اسکو
سبزہ ہی تیری کیا بڑا ابر کا

سینہ اوس بحرِ حسن کا دیکھو
صاف سطح ہی آب گوہر کا

گردشِ چشم یار کیا بہولے
یاد آتا ہی دورِ ساغر کا

بیقراری ہجر کیا کہیے
نہ ملا ایک تار بستر کا

اوسنی افشان چنی ہی ماتہی پر
خوب چمکا ستارہ اختر کا

دیکھکر اوس صنم کو مین بت ہون
خاک سی بن گیا ہون پتہر کا

کیون ہوس ہی وہ لامکانون کی
کیون طلبگار ہو گیا زر کا

خاک مین ملگئی عمارتِ تن
قصرِ عالی کہان ہی قیصر کا

ساغرِ عمر جب ہوا لبریز
ہاتہہ خالی رہا سکندر کا

دشمنی دوستون نی کی مجہہ سی
برق قائل ہون مین مقدر کا

زیرِ زمین ہون تشنۂ دیدار یار کا
عالم وہی ہی آج تلک انتظار کا

رتبہ بلند خلق مین ہی خاکسار کا
ہی عرش پہ دماغ سر انکسار کا

کدرا شراب پینی سی لی کون درد سر
ساقی دماغ کسکو ہی رنج خمار کا

تار نفس مرا بھی کبھی کام آئیگا
سنتا ہون اوسکو شوق ہی انتشار کا

بعد فنا بھی اپنی صفائی نہ جائیگی
آئینہ سنگ ہوگا ہمارے مزار کا

محشر کی روز بھی نہ کھلی گی ہماری آنکھہ
صدمہ اوٹھا چکی ہین شب انتظار کا

عبرت کی جا ہی عالم دنیا نہ کر غرور
سر کاسہ گدا ہی کسی تاجدار کا

ہرچند سیر کی نہ گل دوستی ملا
مین رنگ کیا کہون چمن روزگار کا

تھانی ٹوٹتی ہین تو بنتی ہین مسجدین
دنیا مین یہ ثمر ہی گل انکسار کا

اسپ اجل پہ روح گئی جسم رہگیا
دیتا ہی ساتھہ کون پیادہ سوار کا

بعد فنا بھی ہی مرض عشق کا اثر
دیکھو کہ رنگ زرد ہی میری غبار کا

الفت نہ کچھہ پری سی نہ کچھہ حور سی ہی عشق
مشتاق برق روز ازل سی ہی یار کا

مجھپر اوس مست نی عتاب کا
آنکھین دکھلائین کیا خراب کیا

مجکو رسوا کیا خراب کیا ‎ ‎ دل مضطر نی اضطراب کیا

دور بہاگی فرشتگان عمل ‎ ‎ میری جرم ہونسی اجتناب کیا

دیکھنا تیز دستئ ساقی ‎ ‎ جام کو رشک آفتاب کیا

زرکہا اوسنی پردۂ مینا ‎ ‎ دختر رز کو بیحجاب کیا

مجکو شکوہ ہی یہ زمانی سی ‎ ‎ عاشقونکو نہ کامیاب کیا

یعنی معشوق اپنہ عاشق ہون ‎ ‎ کبھی ایسا نہ انقلاب کیا

پی تری پی شراب کیونکہ جلون ‎ ‎ تو نی ساقی مجہی کباب کیا

شب فرقت مین ہی نہ وہ آئی ‎ ‎ موت نی مجسی اجتناب کیا

وہ نہ بولا جو سنکی مہر اسوال ‎ ‎ شکوہ اوس بت سی بیحساب کیا

اوسنی دکہلا دیا دہان تنگ ‎ ‎ کیا کہون مجکو لاجواب کیا

حسن نی اوسکو چن لیا ای برق
عشق نی ہمکو انتخاب کیا

شب کو آیا جب تصور عارض دلدار کا ‎ ‎ صبح محشر بنگیا سایہ مری دیوار کا

دھیان آتا ہی جو دل مین عارض دلدار کا
آفتاب حشر ہی روزن ہر اک دیوار کا

ایک عالم کشتہ ہی اس ابرو خمدار کا
کٹ گئی سب دیکھکر عالم تری تلوار کا

عشق کہتی ہین یہ دلمین ابرو خمدار کا
دوڑ کر لی لینگی ہم بوسہ تری تلوار کا

رو دیا جسنی سنا احوال جسم زار کا
چھپ گیا دل مین جو مضمون مینی باندھا خار کا

وصف کسنی منہہ سی کی ون اس ابرو خمدار کا
پھول سی ہلکا ہی پھل قاتل تری تلوار کا

ناتوانی حیات جاودانی دیتی مجھی
کیا اجل پای نشان عاشق کی جسم زار کا

لوگ کہتی ہین وسی خورشید تابان فلک
مرتبہ یہہ ہی تری او تری ہوئی دستار کا

خانمان آباد تری ہمسائی کیا کہین
آج تک دیکھا نہین سایہ تری دیوار کا

کیا ہوا جو اوسکی دامن تک نہین ہی دسترس
روز محشر ہاتھہ مین ہوگا گریبان یار کا

کم نہین کچھہ دم عیسی سی بھی آنا یار
جی اوٹھا سونگھا جو مینی پھول اوسکی ہار کا

جل گیا ای برق مین تیغ برق حسن یار سی
طور سی دیکھا اثر ہی نور مین بھی نار کا

فیض ہمت سی گر رہا ہوتا
رہرو کشور بقا ہوتا

گر قناعت سی آشنا ہوتا
جام جم کاسۂ گدا ہوتا

کیون یگانون سی مین جدا ہوتا
گروہ بیگانہ آشنا ہوتا

کس لئی مورد جفا ہوتا
بی وفا تو جو با وفا ہوتا

کوچۂ زلف مین یہہ جاتی ہی
رشک ہی کاشش مین صبا ہوتا

وقت جاتا رہا ہی پس بات
آپ آتی یہان تو کیا ہوتا

ہجر مین زندگی ہی موت ای برق
کاش ہستی سی مین فنا ہوتا

تو نہ ہمسی اگر خفا ہوتا
شہرۂ ربط جا بجا ہوتا

کیون نہ عاشق کو عکس زلفونکا
سایۂ شہپر ہما ہوتا

کب نشان تیر یار کا بنتا
کیا خطا تھی کہ بی خطا ہوتا

مجھہ سی ہوتا خفا جو تو ای جان
زندگانی سی مین خفا ہوتا

گم نکرتی طریق الفت کو
تو ہمارا جو رہنما ہوتا

می کشی پر جو طبع آجاتی
ساقئ یار پارسا ہوتا

خیر گذری کہ اوٹھ گئی سب غیر | ورنہ تم دیکھتے کہ کیا ہوتا

تجکو الفت تو نسی کیون ہوتی
تو اگر برق با خدا ہوتا

چاندہی ہر نقش پا عالم عجب ہی چال کا | ہالہ مہتاب ہی پر تو تری خلخال کا

زہرہ رقصان ہو مسیحا مین ہو عالم حال کا | چرخ تک پہونچی اگر نالہ تری خلخال کا

داغ دیگا ماہ کامل کو یہ نقطہ خال کا | آفتاب حشر ہی تکیہ تمہاری گال کا

خلعت سودا دیا ہی بادشاہ عشق نے | مین نہین محتاج منعم جامہ واشال کا

جو لکہا تہا میری قسمت مین وہی مجہسی ہوا | نامہ تقدیر ہی نامہ مری اعمال کا

تیری گہر مین جو ہین میری نالونسی دبی نہین | خوف کیا ہی ساکنان خلد کو بہونچال کا

جا ئینگی زیر زمین ہم اکدن مرنیکی بعد | رمز ہی روز ولادت گاڑ دینا نال کا

چاہی پہولونکو نسبت دین گل خورشید سی | ماہ نو سی کم نہین ہی چاند تیری ڈہال کا

مردم چشم تصور کا اسی پر تو سمجہہ | عارض شفاف پر نقطہ نہین ہی خال کا

عالم ہستی مین کوئی قید سی خالی نہین | راگ کو بہی ہمنی دیکہا ہی مقید تال کا

خود بخود جاتی ہی میری غیر سارئی اوٹھہ گی
برق کیا طالع ہین قابل ہیون تنی اقبال کا

لعلونکو بوی تن سی گل تر بنادیا
زیور کو اوسنی پھولونکا زیور بنادیا

اختر سپند ہو گئی انگاری ماہ و مہر
نالون نی میری چرخ کو مجمر بنادیا

ای آفت زمانہ قیامت ہی تیری چال
عالم کو تونی عرصۂ محشر بنادیا

اوصاف روی یار کی تاثیر دیکھیی
قرطاس نامہ کو ورق زر بنادیا

عکس آئینی مین دیکھہ خدا کی یہ شان ہے
بی حس کو اوسنی تیری برابر بنادیا

وہ زار ہون کہ سانس سی اوڑتا ہون مثل کاہ
غمنی دم مسیح کو صرصر بنادیا

مضمون تیغ ابروی قاتل نی شعر مین
ہر دایرئی کو دیدۂ جوہر بنادیا

اوس شوخ کی عرق روی پاک سی
چاہ ذقن کو چشمۂ کوثر بنادیا

لایا ہی زور رنگ جنون اس بہار مین
پتہر کو خون سر سی گل تر بنادیا

دیکھا کیا ہون ابروی قاتل تمام عمر
آنکھونکو چشم جوہر خنجر بنادیا

زینت سی حسن خنجر ابرو ہوا دو چند
افشان کو اوسنی دیدۂ جوہر بنادیا

شعلی اوٹھی جو آتش رخسار یار کی
بالی کی مچھلیونکو سمندر بنا دیا

کیا شعلہ ور ہی آتش رنگ حنای یار
نقش قدم کو اوسنی سمندر بنا دیا

بندہ ہون برق اوس صنم خوش کلام کا
پیغام بر کو جسنی پیمبر بنا دیا

اوس بت نی دلکو خانۂ آذر بنا دیا
بیت الصنم خدا نی مرا گھر بنا دیا

ناطاقتی نی مفت ڈبویا ہزار حیف
ہر قطرۂ عرق کو سمندر بنا دیا

فرقت مین آگیا جو قد یار کا خیال
ہر نالۂ جگر کو صنوبر بنا دیا

مضمون خال ہاتھ لگی بحر فکر سی
مشک ختن کو طبع نی عنبر بنا دیا

اوصاف رنگ عارض محبوب جب لکھی
ہر سطر خط کو ہمنی خط زر بنا دیا

دیکھا اگر بتونکو خدا یاد آگیا
آئینی کو نشان سکندر بنا دیا

انگارا ہر حباب ہوا عکس یار سی
دریا کی مچھلیونکو سمندر بنا دیا

سوز دروں نی آگ یہان تک لگائی برق
بازو کی مچھلیونکو سمندر بنا دیا

هادی منزل مقصود وه سفاک هوا
جاده هر چاک دل سینهٔ صد چاک هوا

بڑه گئی اور کدورت وه غضبناک هوا
خاک مین مل کی بهی حاصل نه مجهی خاک هوا

صید کرنی کو جو اسوار وه سفاک هوا
دیدهٔ پیک اجل حلقهٔ فتراک هوا

اوسکی بخشش کا سبب اشک ندامت هین مجهی
آب باران سی نجس جامهٔ تن پاک هوا

جسطرف آنکه پڑی اوسکی تجلی دیکهی
شجر طور بهی شعلهٔ ادراک هوا

آشنا کوئی زمانی مین نه هوگا مجسا
ڈوب کر بحر غم عشق مین تیراک هوا

پرده وحشت مین رها خاک درجانان سی
پیرهن اور ملا جامه اگر چاک هوا

رخنه هی باب جنان یوسف زندانیکو
تازه دروازه کهلا سینه اگر چاک هوا

غم نهین جوش جنون مین مجهی عریانی کا
خلعت خدمت تو پیرهن خاک هوا

جسم عریانکی لئی داغ جنون زینت هین
رخت کمخاب مجهی پیرهن خاک هوا

مین برا هون تو بلا سی تمهین کچهه عیب نهین
روح کو کیا جو بدن جامهٔ ناپاک هوا

کبر کهتی هین جسی خصلت شیطانی هی
عجز سی جانیکو تا عرش بشر خاک هوا

زلف کی پیچونسی مرنی نی نکالا مجکو
ساری جهگڑونسی چهٹا خاک هوا پاک هوا

غم نہ سینی کا رہا فکر نہ دہلوانیکی
کسقدر زیب بدن پیرہن خاک ہوا

ہاتہہ خالی نہ ہی عالم عریانی مین
روح گہبرائی تو پہر جامۂ تن چاک ہوا

دم شماریسی چہٹا مرکی ملی غمسی نجات
دیکہ دل اپنی حسابونسی تو مین پاک ہوا

ہر ملک دیکہکی اوس بت کو یہی کہتا ہے
آدمی کیون نہ بنا ہای نکیون خاک ہوا

مین وہ میکش ہون اشارہ جو کیا مستی مین
خوشہ پروین نی دیا مجکو فلک تاک ہوا

اب یہی اوسکی نزاکت سی ہوا ہی ثابت
چشمۂ مہر فلک بروئی عرقناک ہوا

بس گیا بوئی تن یار سی سارا احرام
غیرت دامن گل کیسۂ دلاک ہوا

آبلی خوشۂ انگور ہوئی فرقت مین
استخوانونسی تن زار کی مین تاک ہوا

دیکہکر مجکو یہ شرمای پسینا آیا
چشمۂ مہر فلک دیدۂ نمناک ہوا

ساتہہ ساتہہ اوسکی سواری کی رہا پا بر کاب
طوق گردنکی لی حلقۂ فتراک ہوا

اوسکی بی شبہہ خلیفا ہین جناب حیدر
خلق مین جسکا لقب سید لولاک ہوا

خاکساری نی دیا رتبۂ اختر ای برق
بنکی ذرات زمین زینت افلاک ہوا

یہ حسن ہی جو ہش پر جبین کا کہ مہر ذرہ ہی اوس حسین کا

جو خال ہی جسم نازنین کا شرر ہی رخسار آتشین کا

عجیب نقشہ ہی اوس حسین کا کہ جسم نازک ہی یاسمین کا

گمان ہوتا ہی حور عین کا نمونہ خورشید ہی جبین کا

بیان کیا ہو رخ و جبین کا وہ مہر ہی چاند چودھوین کا

جو عکس پڑ جاے اوس حسین کا ستارہ ہر ذرہ ہو زمین کا

عیان ہی جامی سی نور پیکر تمام خال بدن مین اختر

شعاع خورشید روز محشر بنا ہی ہر تار آستین کا

غضب ہی انکار یار جانی عیان ہی درد غم نہانی

ملی ہین داغ جگر نشانی الم ہی دل کو نہین نہین کا

پری کی صورت حسین ہین آنکھین کسی کی ایسی نہین ہین آنکھین

غزال صحرای چین ہین آنکھین جو تل ہی دانہ ہی مشک چین

اوسی کا جلوہ جہان مین ہی وہی ہی ہر مکان مین ہی

وہ جسم ہے وہ جا نہین ہی نشان تہاؤن کیا مکین کا

زبسکہ بیتاب ہین الم سی خجل ہین برق و شرار ہم سی

تڑپ تڑپ کر مرین جو غم سی تہ فلک ہو فلک زمین کا

خیال گیسوی پر شکن مین کفن کا عالم ہی پیرہن مین

اثر سی مار گزندہ تن مین بنا ہی ہر تار آستین کا

چہٹا جو قاتل کی مین قدم سی حنا کی صورت پسا الم سی

کہلا یہ ہر ایک ہاتہہ غم سی کہ بنگیا تار آستین کا

وہ رند مشرب ہین سب سی یکتا خم فلک ہی نظر مین شیشا

جسی سمجہتی ہین درد صہبا لقب ہی گہر کی یہان زمین کا

دکہائی گیسوی پر شکن کو بڑہایا ایسا غم و محن کو

کہ میری ہر تار پیرہن کو لقب ملا مار آستین کا

جو اہل رفعت ہین صاف طینت وبال اونکو ہی لگی کلفت

ہمیشہ رہتی ہین بی کدورت اثر فلک پر نہین زمین کا

غزل جو ای برق نظم کی ہی جناب ناسخ کی پیروی ہے

کرم سی اونکی فلک بنی ہی بڑھا ہی رتبہ یہ اس زمین کا

یون ترے رخ سی عیان ہی تری تن مین مہتاب
کہیت جس طرح سی کرتا ہی چمن مین مہتاب

گول گول اس تری پستانکی تصدق خورشید
جڑ دی صانع عالم نی بدن مین مہتاب

حلقۂ گیسوی مشکین سی عیان گال ہین یون
جیسی مغرب سی نکلتا ہی ختن مین مہتاب

نخل ہین چاندنیکی پیڑ تری پرتو سی
جائی گل سب نظر آتی ہین چمن مین مہتاب

چار دن چاندنی ہی عمر دو روزہ غافل
پہر نہ دیکہین گی تہ خاک کفن مین مہتاب

کیا فلک سی تجہی نسبت فلک حسن ہے تو
کونسا عضو نہین تیری بدن مین مہتاب

کفر و اسلام برابر ہین تری پرتو مین
ایک ہی ہند و ری روم و ختن مین مہتاب

گور روشن ہی شب غم کیطرح بعد فنا
داغ ہین تیری تصور سی کفن مین مہتاب

چاندنی بنگئی کرتی جو نہا کر پہنے
گاج کی پہول ہوئی اونکی بدن مین مہتاب

کم نہین خط شعاعی سی ترا موی کمر
حلقۂ ناف ہی شفاف بدن مین مہتاب

فکر عالی سی فلک ہی یہ زمین عالی



کہیں بکار نہیں برق سخن میں مہتاب

نہ دلسی جائیگی ساقی کبھی و لای شراب
ملی ہوی ہی مری آب و گل میں لای شراب

بہار آی مری دل مین ہی ہوای شراب
زبان حال پہ جاری ہی ہای ہای شراب

خراب خستہ پہری در بدر برای شراب
خدا کری کہ بنی محتسب گدای شراب

سرو نہین رکہتی ہین زاہد بہی ہوای شراب
پہ چلی ہین گلشن فردوس کو برای شراب

ہماری آنکہین کہلین جلد کوی لای شراب
بجای کحل جواہر ہی ہمکو لای شراب

وہ رند صاحب اقبال ساقیا ہین ہون
کہ پاون پڑکی مجہی محتسب پلای شراب

تبسم لب می کونسی جان آتی ہی
دعای جوشش دندان ہی مے جہای شراب

مرا جو زور ہو تو حکم عام دون زاہد
بکی نہ اور زمانی مین کچہہ سوای شراب

نہ لون نہ لون کبہی ای خضر تا بہ حشر نہ لون
تمام چشمہ حیوان جو دی بجای شراب

بجای پنبہ ہو سر ما مین پنبہ مینا
مری لبادی کی بوڑہی ہون داغہای شراب

بتاون کیا تجہی لذت نہ پوچہہ ای زاہد
پہٹی نہ حشر تلک منہہ سی جو لگای شراب

کہانکی توبہ کسی خلد چاہی توبہ
قبول مجکو جہنم ہی کوی لای شراب

ہمیشہ بزم مین چلتی ہی اپنی بست بد
ہماری ہاتہ نبای خدانی پائی شراب

فراق یار مین لذت نہین ہی پینی کی
پلادی پہر مجہی ساقیا بجائی شراب

ہر ایک رند شہنشاہ ملک عشرت ہی
بط شراب کو کہتی کہ ہی ہمائی شراب

فراق یار مین محفل ہی مجلس ماتم
بہری ہین پیرہ ساغر مین اشک جائی شراب

جو نسی رنگ مئی ناب صاف ظاہر ہی
بجا ہی کہتی ہی برہمن ہی قبائی شراب

تمہاری آنکہونسی بدسونیہ جان دیتا ہون
مجہی پسند نہین کوئی شی سوائی شراب

حقیقت اپنی پکی پی سی کہلتی ہی
جہا نمین صورت آئینہ ہی صفائی شراب

نہ بیقرار ہون کیون برق صورت صہبا
کہ در بہار ندارم بکف بہائی شراب

تو ہی جہان مین کوکب سیار آفتاب
ثابت ہی روی صاف سی تکرار آفتاب

کافی ہی کور چشمونکو اقرار آفتاب
انکا حسن یار سی انکار آفتاب

اللہ ری فروغ جبین و رخ نگار
منہ کی نقاب بنگئی دیوار آفتاب

عالم یہی ہی تیری اگر جوش حسن کا
یہ جینگی تجکو طالب دیدار آفتاب

ملتی ہی تیری چھاؤن کہ سب ڈھونڈتی ہین کیون — آتی ہی جھائین گرمی بازار آفتاب

نسبت نہین ہی دست بلورین یار سی — کس کام کا ہی پنجۂ بیکار آفتاب

سوز غم فراق نی ایسا دیا فروغ — ہر داغ تن ہی دیدۂ بیدار آفتاب

نازی ہی فروغ حسن سی دندان یار مین — ہو مہونکو کبھی لعل شکربار آفتاب

کھلتی ہی داغ ہجر ہی قابل ہین دیدکی — دیکھا ہی کسنی آنکھ سی گلزار آفتاب

عکس رخ صبیح کی تاثیر دیکھنا — آئینہ ہی فروغ سی دیوار آفتاب

پرتو سی روی صاف کی کمرہ ہی برج مہر — شیشی کا ہر کواڑ ہی دیوار آفتاب

ٹیکا جبین پاک کو لازم ہی چاند کا — زیبا ہی کانمین در شہوار آفتاب

پرتو سی دونون ہوٹھ ہوی لعل آتشین — لیتا ہی ماہتاب سی وہ کار آفتاب

نازی تمام خال ہین ابرو ہلال عید — رخسار سرخ ہی گل رخسار آفتاب

سودا ہی روی یار کا بازار حسن مین — کہتی ہین لوک مجکو خریدار آفتاب

تیرا مریض عشق ہی اے غیرت مسیح — ثابت ہی رنگ زرد سی آزار آفتاب

یاد رخ نگار سی کے دیکھو تعلیان — ہر آہ دل ہی گیسوی خمدار آفتاب

راتونکو دہوپ ہتی ہی اوسکی مکان مین
پہچان لینگی دیکہکی آثارِ آفتاب

تو آسمان حسن ہی ای غیرتِ مسیحے
زیبا ہی تیری واسطی دستارِ آفتاب

صورت دکہا دکہا کی جلاتی ہین جو چمن
سیکہی ہی جوش نور سی رفتارِ آفتاب

پرتو نی روی یار کی چمکا دیا ہی گہر
روزن بنی ہین دیدۂ بیدارِ آفتاب

تشبیہ اوسکی چہرہ سی دیتی ہین اہل شوق
بیدار ہی یہ طالعِ بیدارِ آفتاب

جوشِ جنون مین کیون نہ فلک پر دماغ ہو
پائی ہی ہمنی داغ سی دستارِ آفتاب

تو وہ حسین ہی تجہی دیکہین تو مثل گبر
زاہد کہین کہ ہم ہین طلبگارِ آفتاب

نسبت نہین ہی روی ضیا بخش یار سی
کہوتا ہی نور آنکہونسی دیدارِ آفتاب

ثابت ہی عشق خط شعاعی سی آپکا
رکتی نہین ہی آہِ دلِ زارِ آفتاب

خورشید سی قمر کی ضیا ہی جہان مین
وہ بادہ کش ہو کیون نہ طلبگارِ آفتاب

ذاتی ہی نور مثل قمر عارضی نہین
ظاہر ہین روی یار سی آثارِ آفتاب

کہتی ہین لوگ دیکہہ کی حسن و جمال یار
چوٹی ہی تیری طرۂ طرارِ آفتاب

پرتو ہی تیرا چادرِ مہتاب نور سی
زیبا ہی تجکو جامۂ زرتارِ آفتاب

ای برق وہ امیر ہی سب مومنین کا
جسنی سنا ہی خلق کو گفتارِ آفتاب

تیری فرمانی سی پہر آیا مگر آفتاب
تو وہ عیسی ہی ہوا جسکی سخنور آفتاب

جہوٹ ہی کب ہی تری رخ کی برابر آفتاب
تو نقاب الٹی تو ہو ہر ایک اختر آفتاب

کسطرح کہی کہ ہی تیری برابر آفتاب
عرش پر تو اور ہی چوتہی فلک پر آفتاب

داغ سودا کی بدولت آبلونکی جوش سے
پاؤنکی نیچی ہین تاری اور سر پر آفتاب

کہکشان ہی مانگ تاری خال پیشانی افق
ماہ نو ابرو ہین روی صاف دلبر آفتاب

تمتماتا ہی نزاکت سی رخِ گلگونِ یار
چاندنی پڑتی سی ہو جاتا ہی دلبر آفتاب

ماہ تیری سامنی ای ماہ تابان ہی سپید
کانپتا ہی رعب حسن رخسی تہر تہر آفتاب

کسطرح وہ غیرت خورشید ہرجائی نہو
دیکہہ لو موجود ہی دنیا مین گہر گہر آفتاب

خال روئی آتشین کو دیکہکر کہتی ہی خلق
تاری ہین اسپند ای مہتاب مجمر آفتاب

ماہِ نو موجِ مئی گلگون مئی گلگون شفق
چرخِ مینائی ہی مینا اور ساغر آفتاب

سردِ گرم دہر سی خالی نہین معشوق بہی
رات بہر مہتاب وہی اور دن بہر آفتاب

تیری روئی صاف کو تشبیہ کس سی دیجئے
خلق مین کہتا نہین ای ماہ ہمسر آفتاب

عارض پر نور جانا مین نہین مژگان تیز
تیغ کی بدلی یہان کہتا ہی خنجر آفتاب

دیکہکر ماہ مبارک منہہ اگر دیکہی وہ ماہ
تیغ ہو خط شعاعی چشم جوہر آفتاب

صبح دم وہ ماہ رو منہہ سی اگر اولٹی نقاب
مثل آئینہ رہی حیران و ششدر آفتاب

رکہتی ہی گردش مین کس کی ہوا جستجو
رات دن آوارہ ہی کیون مثل صرصر آفتاب

تیری عارض کی قیامت تک جائیگی بہار
حشر مین ہوگا گل دامان محشر آفتاب

تجہسی ای گردون نشین ذرہ اوسی نسبت نہین
ایک جا بیٹہا ہی تو پہرتا ہی در در آفتاب

اوسکی فرقت مین جو کہینچین برق او شعلہ بار
ہون شرر روتی ہی تو بن جائی سمند آفتاب

تجہسی کیا نسبت نہین کہتا یہ جو بن آفتاب
چاند پیشانی ہی تیری روی روشن آفتاب

جالی برقع کی رخ رنگین سی روشن ہو گئی
گل سی ہی ہر روزن دیوار گلشن آفتاب

کیا ترقی پر ہی تیرا حسن ای گردون رکاب
بنتی ہین نقش ہلال نعل توسن آفتاب

شکل دل نالان ہی اشکو نسی چراغ داغ دل
مثل تابہ آب سی کرتا ہی شیون آفتاب

گرم رفتاری اگر وہ غیرت عیسیٰ کہان سی — صورت برگ خزان ہو گرم شیون آفتاب

حسن کہتی ہین اسی منہہ پر جو لی لی وقت رقص — جوش حسن یار سی بن جائی امن آفتاب

کان گوہر گوہر دندان سی ہی وہ ماہ برق
لعل لب سی بن گیا لعلونکی معدن آفتاب

بزم مین آتا ہی جب وہ ماہ پیکر آفتاب — پرتو عارض سی بنجاتا ہی ساغر آفتاب

داغ سودا سی ہا کرتا ہی سر پر آفتاب — بکیا وحشت مین اہی مہتاب افسر آفتاب

چھپ سکا ہرگز نہ وہ مہتاب جوش حسن سی — بن گئی اوسکی نقاب روی انور آفتاب

دیکھکر آغوش مین میری تجھی کہتی ہی خلق — ہالۂ مہتاب کا پہنی ہی زیور آفتاب

بارہا شب ہو گئی ہی دن کو زلف یار سی — رات کو نکلا ہی اوسکی رخ سی اکثر آفتاب

گہر کی اندر سی جو آیا اپنی دروازی پہ یار — لوگ سمجھی برج سی نکلا ہی باہر آفتاب

چاہئی قاصد فلک تبہ مرنی کی لئی — بھیجتا نامہ اگر ہوتا کبوتر آفتاب

بنکی پروانہ چراغ رخ پہ ہو جاتا نثار — کیا کری کہتا نہین ای ماہ شہپر آفتاب

ہجر مین اوس ماہ کی روئی عدو ہی وی صبح — چرخ گردان ہی فلاخن اور پتہر آفتاب

زلف مشکین کو جو تو روی منور سی اوٹھائے
ابر کی لی لی حیا سی منہ پہ چادر آفتاب

اہل زر کو غیر کی امداد کیا درکار ہی
ماہ کی صورت نہین کہتا ہی لشکر آفتاب

وصل کی شب تیغ لیکر صبح دم نکلی نکیون
خون عاشق جانتا ہی شیر مادر آفتاب

کیا ہوا گر لب جدا ہین روح ہی دونونکی ایک
مرتضی ماہ درخشان ہی پیمبر آفتاب

آسمان پر برق پونہچی کیون نہ دنیا مین دماغ
حشر مین دینگی ہمین ساقی کوثر آفتاب

جوش صفا سی کیا رخ روشن ہی آفتاب
سینہ ہی ماہتاب تو گردن ہی آفتاب

کیونکر کہون کہ عارض روشن ہی آفتاب
تیری حضور دیدۂ روزن ہی آفتاب

جہانکا تو مہر و ماہ دکہائی قران کیا
مہتاب بے وہی صاف ہی روزن ہی آفتاب

عالم ہوا یہہ فرقت محبوب مین سیاہ
ابرو ہلال تابۂ آہن ہی آفتاب

ثابت ہوا جو وصل مین ہنسنی لگا وہ ماہ
موتی کی کان لعلونکی معدن ہی آفتاب

نشأ علاج فرقت جانان ہی ساقیا
ہجر قمر مین مانع شیون ہی آفتاب

اوس زلف و رخ کی یاد مین کیونکر اوٹہاؤن ہاون
جادہ کمند دیدۂ رہزن ہی آفتاب

مرجاؤنگا جو صبح شب وصل ہو گئی
اوس وقت کی فراق مین دشمن ہی آفتاب

کیونکر نہ منہ چھپائی سی وہ آب آب ہو
گرمی جوش حسن سی دامن ہی آفتاب

بازو ہی صاف کم نہین خط شعاع سی
بجلی ہلال عید ہی جوشن ہی آفتاب

تیغ نگہ کی زخمون نی ایسا گھلا دیا
بخئی مین دل کو دیدۂ سوزن ہی آفتاب

اللہ ری نزاکت جسم لطیف یار
اوس ماہوش کو سایۂ دامن ہی آفتاب

مے نی بڑھا ہی عارض روشن کی روشنی
گویا چراغ طور کو روغن ہی آفتاب

وہ عندلیب قدس ہون جسکی نگاہ مین
برگ خزان رسیدہ گلشن ہی آفتاب

مے سی یہ آب و تاب رخ گلعذار ہی
پانی برائی نزہت گلشن ہی آفتاب

آنیکی اوسکی دیر فقط ہی وگرنہ برق
مطرب ہی بزم رقص ہی گلشن ہی آفتاب

باغ عالم مین اگر سمجھی زبان عندلیب
گل اوڑا ہی جیب کی ٹکڑی بجان عندلیب

عشق اگر دکھلای تاثیر فغان عندلیب
نعرہ زن ہی ہر گل گلشن بسان عندلیب

خوش بیانی سی بلا آئی بسان عندلیب
فی الحقیقت دشمن جان ہی زبان عندلیب

گریۂ عاشق ڈبوده تیا ہی گھر معشوق کا / سیل ہی گلزار کو اشک روان عندلیب

بلبل نالان و دل نالان تھی ہی عشق مین / سینہ داغون سی ہوا ہی بوستان عندلیب

ضد ہی عاشق ستی اوس گل کو کہ حکم عام ہے / باغ مین ہی نہ بنا ہی آشیان عندلیب

عشق تاثیرانا لیلی جو گلشن مین وو کہائے / غنچہ ہو منقار برگ گل زبان عندلیب

میری نالون پر ہنسا کرتا ہی وہ رشک چمن / گل کہلاتی ہی گلستا مین فغان عندلیب

تجہ سی ای رشک چمن کیونکر نہ مجکو عشق ہو / گل ہی باغ دہر مین روح روان عندلیب

تو وہ رشک گل تھی ہی گہر مین اپنی رشک چمن / بدلی ہر گنجشک کی ہی آشیان عندلیب

قطع دست جور ہونگی ظلم ای گل چین نکر / چل رہی ہی باغ مین تیغ زبان عندلیب

تو اگر اپنی لب جان بخش سی انگل لگائی / سچ ہی پہر لطف ہی ہو زبان عندلیب

قد کو اوس نازک بدن انگیا کی چڑیا ہی بال / بار شاخ گل ہوا ہی آشیان عندلیب

جس سی جوا ونچا ہی عالی رتبہ ہی وسکی لئی / بی گمان سقف قفس ہی آسمان عندلیب

شعلۂ حسن رخ تابان سی ڈر کیا وصل مین / آتش گل سی نہین جلتی زبان عندلیب

رنج خلقی کم نہین راحت سی بہر زندگی / خندۂ گل ہی گلستان مین فغان عندلیب

ذکر قمری کس سہی قد کو خوش آیا یا نہین
کونسی گل نی سنی ہی داستان عندلیب

طعن سی وہ رشک گل مجکو یہی کہتا ہی ق
نالی کرتی ہین عبث عاشق لبسان عندلیب

کیونکر کہین کہ چہرہ سی مانا ہی آفتاب
جان نقش پای یار کا خاکا ہی آفتاب

ظلمات زلف مین رخ زیبا ہی آفتاب
کسنی تپاؤ ر انکو دیکہا ہی آفتاب

رخسار صاف صاف سی ملتا ہی آفتاب
تیری مریض غم کو مسیحا ہی آفتاب

ہر ایک اوس مسیح کو کہتا ہی آفتاب
کیا نور ہی کہ خاک کا پتلا ہی آفتاب

تو ہی وہ رشک حور کہ تیری حضور رخ
مہتاب ہی چکور تو حربا ہی آفتاب

طول شب فراق کو اے ماہ تو نہ پوچھ
برسو نسی جانتی نہین کیسا ہی آفتاب

اوس ماہرو کی ہاتھ مین جام شراب ہی
پنجی مین آفتاب کی گویا ہی آفتاب

طوفان نوح قطرہ ہی پیش یم سرشک
سرخاب نسر ہی بط دریا ہی آفتاب

اوس ماہرو کی باتین نہین معجز سی کم
مہتاب ہمکلام ہی گویا ہی آفتاب

افشانکی ذری مہر ہوئی گرکی عکس سی
تارا جو ٹوٹتا ہی تو بنتا ہی آفتاب

روتا ہون جب فراق مین اوس رشک ماہ کی
پانی مین جوش اشک سی ڈوبا ہی آفتاب

وہ تیرہ بخت ہین نہین آتا خیال رخ
اپنی سیاہ خانی مین عنقا ہی آفتاب

کہتی ہین لوگ عارض و قامت کو دیکھکر
محشر ہی ایک تیری پہ آیا ہی آفتاب

ٹپکا نہین جبین سی قطرہ پسینی کا
تارے کی طرح عرش سی ٹوٹا ہی آفتاب

کیا پوچھتی ہو گوشۂ عزلت کی تنگیان
کہتا ہون چشم مور کو نکلا ہی آفتاب

ہر بار منہ دکھا کی ہنسی مین شب وصال
تو حشر توڑتا ہی کہ بنتا ہی آفتاب

عاشق سی ہی جہان مین معشوق کا فروغ
وہ ماہرو ہی داغ ہمارا ہی آفتاب

تجسا نہین جہان مین ای یار دوسرا
عالم مین فرد ماہ ہی یکتا ہی آفتاب

ساقی ہی ماہتاب شفق ہی شراب ناب
شیشہ فلک ہی ساغر صہبا ہی آفتاب

گہر سی وہ چاندنی مین نکلتا ہی بہر سیر
سایہ مین ماہتاب کی چلتا ہی آفتاب

عالم مین تیری حسن سی دونون کو رشک ہی
مہتاب داغدار ہی جلتا ہی آفتاب

مضمون وہ یار نی چمکا دیی ہین شعر
گویا کہ اس زمین مین نکلا ہی آفتاب

طوفان اوسنی دانتون سی ہنسکر اوٹھا دیا
سرخاب آب گوہر یکتا ہی آفتاب

پتھر مین لعل ہوتی ہین تاثیر مہر سے — آئینہ اوسکی عکس سی بنتا ہی آفتاب

ای برق زیر چرخ کسیکو نہین قرار
گرگٹ کیطرح رنگ بدلتا ہی آفتاب

نئی یہ گنج زر حسن کی نکالی سانپ — تمہاری گیسوئی شبگون مین دونون کالی سانپ
عجیب رنگ کی دیکھی ہین یہ نرالی سانپ — خجل ہین بالونسی کالی یہ ہین وہ کالی سانپ
دلونکی ڈسنی کو تمنی نئی نکالی سانپ — بڑہا کی بال بنائی ہین خوب کالی سانپ
تمہاری لٹونسی تمکو ضرر نہین ہرگز — کہ پاس رکہتی ہین وقت سانپ والی سانپ
دو چند حسن ہوا گیسوؤنکا جہالونسی — کہ موتیونسی بنی ہین یہ کوڑیالی سانپ
چراغ شمس و قمر آسمان پر گل ہون — دکہائی گیسوئی شبگونکی وہ جو کالی سانپ
پیام موت ہی ڈسنی وستی یہ کہنا — اجل ہی سانپ سی اوسکی جو کوئی پالی سانپ
نہین ہی ٹالسی اپنی بہی نفع موذیکو — یہ دخل کیا ہی کہ پہنچ گنج مین کسی کیالی سانپ
تمہاری رنگ طلائی کی قفل جا وطا ہین — بلا ہی گنج زر و مال کیون نہ ٹالی سانپ
غضب ہی چوٹیکا موباف کہولنا تیرا — کہ حسن او رہ بڑہی کہنچلی جو ڈالی سانپ

خیال زلفین نی بند بند ہی اپنا
نہ تاب آئی جو سن لین چھا رہی کالی سانپ

خیال گیسوئی شبگون مین اب یہ سودا ہے
کہ روز خواب مین بھی دیکھتی ہین کالی سانپ

جو پاس مال ہی موذی کی زہر قاتل ہی
گھرے کی رہتی ہین زلفون کی منہہ مین چھالی سانپ

دو چند حسن ہی کالو نکا جبین گیسو سی
ہوئی ہین گرد رخ مہر و ماہ کالی سانپ

خیال زلف مین یوہی کاٹی کھاتا ہے
بنی ہین میری لئی موتیون کی مالی سانپ

یہ سمجھی دیکھکی زلفون مین آمیٹیان ای برق
گھرے کا نون کی رہتی ہین منہہ مین چھالی سانپ

فراق یار مین رو رو گران ہی ہماری رات
تمام روز تڑپتا ہون اور ساری رات

اخیر ہوگی قیامت لیے روز ساری رات
تمہاری زلف کچہہ کم نہین ہماری رات

بیان کیجی کس منہہ سی طول گیسو یار
کہ اوسکی تل کی برابر نہین ہی ساری رات

سیاہ اوڑہا دوپٹا نہین محرم مین
سر فلک سی مری ماہ نی اوتاری رات

ارادہ کل کیطرح آج بھی کیجی گا
کسی طرح نہ گھٹی گی یہ ایکی باری رات

الگ الگ تری زلفونکی وصف کرتا ہون
یہ آدہی رات ہی فی وقت کی ایک ساری رات

نہین ہی سرمہ و نبالہ دار آنکہون مین
بغل مین رکہتی ہی تیغ لادکی کٹاری رات

فراق یار مین شبنم نہین یہہ آنسو ہین
ہماری واسطی کرتی ہی اشکباری رات

سحر ہوئی جو وہ خورشید میری گہر آیا
نظر سی چاند نہان ہوگیا سدہاری رات

ڈرا نہ تیرگی گور سی مجہی زاہد
کہ ایسی کاٹی ہی فرقت مین لاکہ باری رات

اوڑہا وہی چادر مہتاب ای فلک کہ ہی وصل
بہنکی آئی ہی کیون بخت سوگواری رات

ستارہ خال و خط استوا ہی مانگ اوسکی
تمام روز ہی رخسار زلف ساری رات

شب وصال مین بجلی نشان عشرت ہے
لگا کی آئی ہی دامن مین یہ کناری رات

تری بلا سی مری کوئی یا جئی تجہی کیا
نہ پوچہہ ہجر مین کسطرح سی گذاری رات

عجب نہین کہ مری آنسوؤن سی ڈوبی
ابہی جو رونی لگون بہیگ جای ساری رات

غلط ہی زلف سی نسبت نہین اسی سر مو
کہان ہی عمر رہی ایسی پیاری پیاری رات

گئی نہ تا بسحر جان کی پریشانی
مثال زلف ہوئی تار تار ساری رات

شب فراق و شب زلف دونون یکسان ہین
اگر وہ رات تمہاری ہی یہ ہماری رات

نہین سیاہ وہ ڈہٹا زمین پر لٹکا
تری قدم سی یہ سیکہی ہی خاکساری رات

ہماری گھر سے نہ محشر تلک ہلی اے برق
خدا دکھائے کسیکو نہ ایسی بہاری رات

اوس ماہ نے وصالمین ہنسکر دکھائے دانت
یاروںسے آفتاب قیامت نے پائے دانت

پیری مین سچ ہے اونہانیکو حسرتسی پائے دانت
دانتونسے مونہہ کاٹے اگر یاد آئے دانت

بجلی گرائے اوسنے جو ہنسکر دکھائے دانت
ہونٹونسے بھی زیادہ بلا اور لائے دانت

نسبت نہین ہے غنچے کو تیرے دہان سے
ایسے کب اوسکے لب مین کہان انسنے پائے دانت

لب ماہ نو ہے چاند کا ٹکڑا ہے روے صاف
تاروںسے صاف اوسکے خدانے بنائے دانت

دانتونپہ اوسکے دانت ہے ساری جہانکا
کہتے ہین لوگ چاٹ کے ہونٹونکو ہائے دانت

سلک گہر کیطرح نمایان ہے پیش چشم
چھپتے نہین لبونسے اگر وہ چھپائے دانت

واقف ہین نکتہ فہم کہ جائے سخن نہین
کیونکر دہان تنگ مین اوسکے سمائے دانت

کام آئے برق ریزہ مین مشت استخوان
گویا دہان گور نے کہانیکو پائے دانت

طالب نہین صورت کے طلبگار محبت ۔ یوسف کو نہ لین مفت خریدار محبت

صحرائی جنون خیز ہی بازار محبت — سودا اگر سودا ہین خریدار محبت

جل بجھتی ہین داغونسی خریدار محبت — بی آگ ہی کیا گرمی بازار محبت

یکبار نہان ہوگئی آثار محبت — کیا دل کی کدورت ہوئی دیوار محبت

قابل ہین سزا اونکی گنہگار محبت — عاشق سی تمہین چاہئی انکار محبت

عشاق کی مرنی سی ہی عشق کی بنیاد — کشتونسی بندھا پشتہ دیوار محبت

شہر عدن عشق مین بحرین ہین آنکھین — ہر اشک ہی اپنا در شہوار محبت

لذات غم عشق سی محروم ہین زاہد — جنت مین کہان میوہ گلزار محبت

بوسی وہی الفت سی لب و سیب ذقن کی — عاشق کو ملا میوہ گلزار محبت

تلوار ہوئی تیغ زبان بہر شہادت — ہر زخم ہی گویا لب اظہار محبت

کیون چاہنی والی کو عزیز آپ نہ کہین — ملتا ہی کہان یوسف بازار محبت

ڈورونسی مجہی قتل کیا عشق جتا کر — تلوار ہوا رشتہ زنار محبت

تعمیر سی کیا فائدہ گھر چاہئی دل مین — مٹی کی نہین ہوتی ہی دیوار محبت

گھر کوچہ محبوب ہی اب قدری کریمی — فردوس مین رہتی ہین گنہگار محبت

داغونسی بہی آرام نہین عشق فرہ مین | گل روز کہلاتا ہی نیا خار محبت

تو آئی عیادت کو تو کہنی لگی عیسی | کیون ہم نہوی آج کو بیمار محبت

افسوس کہتی ہین مجہی دیکہکی احباب | یارب نہو دشمن کو بہی آزار محبت

ہر ایک نفس عشق مین ہی زندگی خضر | جینی کی لئی مرتی ہین بیمار محبت

یوسف بہی تجہی دیکہکی ایجان کہی گا | تو لائق الفت ہی سزاوار محبت

کیا دخل ہی پاؤن رہ عشق مین اے برق
ثابت قدمی کہتی ہین سیار محبت

سب مین ہی جلوہ اوسیکا کیا مین کہون ہی دوست | میری نظرون مین ہی یکسان دوستی دشمن و دوست

ہم فقیرونکا وہ تکیہ ہی کہ ہی سلطانکو رشک | بالش سر ہی ہمارا رات دن زانوی دوست

اوسکی آنکہونکی تصور سی مجہی وحشت ہوئی | سب کو بہولا یاد آئی جسگہڑی آہوی دوست

واقعی رشک چمن ہی باغ عالم مین وہ گل | گل ہی عارض زلف سنبل شاخ گل بازوی دوست

روز و شب اوسکی جفاؤن پر وفا کرتا رہا | کیا کرون کس سی کہون بیٹہی بگاڑی خوی دوست

ناتوانی سی یہان طاقت نہین ہی پاؤن مین | اوٹہہ نہین سکتا نزاکت سی یہان زانوی دوست

غ

اپنی باتوں سے اک دم کاٹتا ہون عمر کو
جوہر تیغ زبان تیغ سی بُرندی سے دوست

جلوہ حق دیکھتا ہون بتان ہند مین
دشمن جانی سی بھی آتی ہی مجکو بوے دوست

مختصر ہی پریشان کردیا اوسنی ہمین
ورنہ طولانی بہت ہی قصہ گیسوے دوست

مے کا پینا سکی آگی اب ہوا مجپر حلال
لیگیا فردوس مین مجکو خیال کوے دوست

اوسنی دکھلائین مین آنکھین تو مین بیمار ہون
سحر مجپر کر گئی ہی نرگس جادوے دوست

بال بیکا اوسکا گر ہو ہمکو ہو جینا وبال
ٹوٹ جائی یہہ دل ثابت جو ٹوٹی موے دوست

کیا کرین مجبور ہین دشمن ہی اپنا اک جہان
بی بسی ہی پشت اپنا ہی قابوے دوست

کاسہ سر مین ہماری پشت کیونکر بال ہون
برق رہتا ہی ہمیشہ اب خیال روے دوست

پھونکی دیتی ہی دل جان و جگر تیری بات
شعلہ آواز ہی ایجان شرر تیری بات

تو وہ زہرہ ہی کنوئین آگی زمین پر جہانکے
سن لی کانونسی شستہ ہی اگر تیری بات

دل اوٹھاتا ہی لی اوسکو زبان کیا جانی
نہ غذا ہی نہ دوا ہی ثمر تیری بات

وہی ہن تیری سوا کون عجب ہی گویا
یہہ بھی مشہور ہی مانند گہر تیری بات

کیا نزاکت ہی کہ مانند نگین ہو تو نہین	کندہ ہوجاتی ہی ای رشک قمر تیری بات
رازدل تن کی لطافت سی عیان ہوتا ہی	کوئی چہپتی نہین ای رشک قمر تیری بات
ناتوانی سی عجب حال ہوا ہی میرا	اوٹہہ نہین سکتی ہی ای رشک قمر تیری بات
بارش اشک سی شرمندہ کیا بادل کو	رہگئی خلق مین ای دیدۂ تر تیری بات
سامری سحر سمجہتا ہی مسیحا اعجاز	ختم تجہپر ہی یہہ ای رشک قمر تیری بات
تجکو خالق نی کیا مجمع قرآن و حدیث	صاف رخسار ہین مصحف تو خبر تیری بات
کان سن سنکی نہ کیون کان جواہر بنجائین	سلک تقریر مسلسل ہی گہر تیری بات
عاشق قامت موزون یہ دعا کرتی ہین	سب سی بالا رہی ای رشک قمر تیری بات
دست رس اب ثمر وصل تلک کیا ہوگا	بڑہ گئی شاخونسی مانند شجر تیری بات
شجر وادی ایمن یہہ قد بالا ہی	برق ہی شعلۂ رخسار ثمر تیری بات

کونسا وصف بہلا برق بہلا دی دلسی
یاد ہی تیرا دہن تیری کمر تیری بات

کانٹین پہ یہہ جہین گی ہم جور و جفا کی باعث	؁	زلف تک پہونچی اگر بخت رسا کی باعث

سوز فرقت سی ہوا آہ رسا کی باعث
میری گہر کی نہ بجہی آگ ہوا کی باعث

قد بالا کی تصور سی مجہی طاقت ہی
زور رہتا موسی عمر انکو عصا کی باعث

حیرت افزای جہان کیون نہو شکل محبوب
آینہ بنگئی رخسار صفا کی باعث

بوسہ لیتی ہی قرار دلِ مضطر نہ رہا
بڑہگیا درد جگر اور دوا کی باعث

مہندی اکثر کی بوٹی تہی ہمین کشتہ کیا
پونہچی ہین پنجہ خورشید حنا کی باعث

اوسکی دیوار کی سائی نی بڑہایا رتبہ
سلطنت ہاتہہ لگی ظل ہما کی باعث

فرقتِ یار مین اندہیری آہونسی جہان
شمع روشن نہین ہوتی ہی ہوا کی باعث

جامہ گل ہی قبا رنگ تن گلگونسی
صورتِ گل ہی بدن تنگ قبا کی باعث

شکوہ بیجا ہی بہانی ہین یہ سب نازو ادا
نہین معلوم مسیحا کو قضا کی باعث

آدمی کیا ہین کہ ہین انکی ڈرانی ڈرسی و
بت پرستی نہ چہٹی خوفِ خدا کی باعث

آج فردای قیامت ہی قد و قامت سے
آپ دنیا مین ہوی روز جزا کی باعث

رنگ کہتی ہین اسی رنگ چڑہا پڑتا ہی
خاک ہوتی ہی حنا تیری حنا کی باعث

کیا غرض اہل عرض کو ضرر محسن سے
مین خجل ہون سگ جانسی ہما کی باعث

ذکر سی عشق کی ڈرتی ہین شب ابی تب
اوٹھہ گیا نام وفا اوسکی جفا کی باعث

آبرو دی تونی کھو دی گہر کی احتیاج
گل وہ ہون جسکو نہین عالم مین زر کی احتیاج

بہر نفع غیر ہم رکہتی ہین زر کی احتیاج
کس شجر کو آپ ہوتی ہی ثمر کی احتیاج

سبز ہو جاتی ہین منہہ سی باغ عالم مین درخت
تجکو ای سرو روان ہی چشم تر کی احتیاج

تیری مضمون کمر کو فکر کیا درکار ہے
کچہہ نہین راہ عدم مین راہبر کی احتیاج

میری جوہر کا نہین کوئی جہان مین جوہری
مثل گوہر کیون نہو مجکو سفر کی احتیاج

کوئی بہی حسن ہوا و حرص سی خالی نہین
آہ بہی دنیا مین رکہتی ہی اثر کی احتیاج

امر تقدیری پہنچ جاتی ہین بی امداد غیر
کیا خط رخسار کو ہی نامہ بر کی احتیاج

غرق ہو بحر فنا مین تا در مقصد ملی
آب دریا مین ڈبوتی ہی گہر کی احتیاج

اوڑ کی جا سکتی نہین صید مضامین بلند
شاہباز فکر کب رکہتا ہی پر کی احتیاج

تیری دندانون کی صفت کرتا ہون ای دریای حسن
واسطی گل کی ہی آب گہر کی احتیاج

چاندنی ہی عکس جسکو دنکو سایا دہوپ ہے
تونی کھو دی ای پری شمس و قمر کی احتیاج

شاعر اپنی شعر مین باندہا کرین فرضا بہشت
بال بہر اوسکو نہین منّت کی گہر کی احتیاج

تجسی خالی کوئی شی ہمنی نہ پائی خلق مین
تیری در کو کچہہ نہین عالم مین گہر کی احتیاج

کوچۂ گیسو کی قیدی خلق مین بی قید ہین
خانۂ زنجیر کب کہتا ہی در کی احتیاج

روی تابان مہر ہی پردا اوسی کیا چاہئے
میرا آئینہ نہین رکہتا ہی گہر کی احتیاج

پیش روشن طبع سائل کیون نہ ہو مالا مال ہو
مہر تابان رفع کرتا ہی قمر کی احتیاج

خاک پائی یار ہاتہہ آتی نہین ہی رنج برق
پہر صندل خلق مین ہی درد سر کی احتیاج

مانگون دعائی داغ جو ہو زر کی احتیاج
کافی ہین آبلی نہین گوہر کی احتیاج

رکہتی نہین ہین نامۂ دلبر کی احتیاج
وحشی اوڑا ئی ہمنی کبوتر کی احتیاج

روباہ کر دیا ہی محبت نی شیر کو
لائی ہی آپ تک دل مضطر کی احتیاج

رکہتا ہون زخم تیغ ستمگر کی آرزو
افسر کی واسطی ہی مجہی سر کی احتیاج

جب اوسکی در پہ رہتی تہی اب گور ہی مکان
مرنی کی بعد بہی نہ گئی گہر کی احتیاج

کافی ہی جنبش ابرو و مژگان تیز کی
حاجت نہ تیغ کی ہی نہ خنجر کی احتیاج

آب حیات سم ہی جو لین غیر کی سبب
رکھتی نہین ہین خضر بی سبزے کی احتیاج

بی قید کنج فقر و قناعت ہی ہر مین
آزاد کی مکانکو نہین در کی احتیاج

ہر آہ دلکو زخم جگر بھی ضرور ہے
ہر تیر کو جہان نہین ہی پر کی احتیاج

ہر نالہ پار چرخ کی ہوتا ہی اوڑ کی برق
اس تیر بی کمان کو نہین پر کی احتیاج

اوس حور سا نہین ہی رخ بی حجاب صبح
مہتاب شام چہرہ ہی تو آفتاب صبح

افزون ہی لطف غفلت پیری شباب سی
بی شبہ شام سی کہین بہتر ہی خواب صبح

بی مثل تو ہی ای گل خندان جہان مین
رکھتا نہین جواب رخ لاجواب صبح

وہ بی حجاب زلفونکی عقدی جو کھولدی
مہتاب شام نور سی ہو آفتاب صبح

آتا ہی وزن نور کی تڑکی وہ شہسوار
مانند آفتاب ہو ہمرکاب صبح

پیری مین زندگانی جاوید موت ہی
عیش شب وصال سی بہتر ہی خواب صبح

تیری جبین صاف کی لکھنی لگون جو وصف
ہر صفحہ بیاض ہو گویا کتاب صبح

عالم دکھا رہا ہی وہ لیل و نہار کا
گیسو جواب شام ہی عارض جواب صبح

نور جبین یار کوکب ہی زوال برق
تا حشر کم نہوگا سر مو شباب صبح

نجم سحر ہی خال عیان ہین نشان صبح
روشن جبین صاف سی ہوتی ہی شان صبح

مانند شمع وصل مین ہین میہمان صبح
کوس رحیل موت ہی ہمکو اذان صبح

کہتا ہون مین فراق مین سنکر اذان صبح
میری طرح بلند ہوی ہی فغان صبح

تونی شکست چاند کو دی ای بت عجم
قشقا نہین یہہ ہی علم کاویان صبح

اولٹی اگر نقاب تو دن کر دی رات کو
تو ای قمر ہی خسرو گیتی ستان صبح

تیری دہن کی بات تجہی پر ہوئی ہی ختم
ایسا نہین نہین دہن بی زبان صبح

صدق و صفا مین تو کہین اعلی ہی ای قمر
زیبا ہی تجکو کہی اگر آسمان صبح

اہل صفا جہان مین رہتی ہین خندہ رو
اظہر ہی آفتاب فلک سی بیان صبح

پیری مین آدمی کی لئی موت خوب ہے
آرام کی دلیل ہی خواب گران صبح

یکسر عرق کی بوندین ہین اوسکی جبین پہ
رکہتا ہی سلک گوہر دندان وہان صبح

رخسار صاف عارض خورشید شرق مین
سائی پہ اوس قمر کی نہ کیون ہو گمان صبح

اعجاز حسن یار نی باہم کئی تضاد / خط پر خیال شام ہی رخ پر گمان صبح

پہنکتی ہین صور نالۂ شب سی زمین پر / جاتی ہی پار عرش برین کی فغان صبح

رخسار صاف زلف سی روشن ہی شکل مہر / ملتا نہین ہی شام کو ہرگز نشان صبح

روی سحر جبین ہی قوس فلک بہوین / خط نگاہ برق ہی تیر کمان صبح

نہاں ہین ضعف ہستی مین کیا نظر کیطرح / عدم مین ہی ملونگا کبہی کمر کیطرح

نکلی کوئی کسی شکل سی خبر کی طرح / چلین ہم آپ ہی خط لیکی نامہ بر کیطرح

نئی ہی شوخی مین اوس طفل سیمبر کیطرح / بستر تو کیا ہی اوڑادی پر کو پر کیطرح

شب فراق مین سب عمر کٹ گئی اپنی / تمہاری شکل کو ترسا کئی سحر کیطرح

دراز موی مژہ ہین کمان ابروسی / کہ تیرنگی پہنچتی ہین یہ نظر کیطرح

بڑہا جو رتبہ بڑہی اپنی خاکساری بہی / ملا ثمر تو جہکی اور ہم شجر کیطرح

شب فراق کی ایذا مین کیا کہین تمسی / چہپایا موت نی بہی ہمسی منہہ سحر کیطرح

پتا نہ پوچہئی آوارگان الفت کا / بہٹکتی پہرتی ہین ہم آہ بی اثر کیطرح

سحر کو شب سی نہ پاوہ جنونکے یوم مجہی
کہ آفتاب سی ملتی ہی وہ قمر کیطرح

بغیر لطف خدا آبرو نہین ملتے
کبہی نہ اشک کی قطری بنی گہر کیطرح

بتا مکان صنم کا خدا کی قدرت ہی
ہمیشہ کعبہ دل مین ہا وہ گہر کیطرح

عدم سی آئی تو ہستی مین کہل گئی جوہر
وطن سی چہٹکی ملی آبرو گہر کیطرح

برای نام ہی عالم مین ہستی موہوم
ثبات ہمکو نہین ایکدم شرر کیطرح

عجیب حال ہی فرقت مین میری آنکہونکا
تمام سال برسنی ہین ابر تر کیطرح

بسجا ہی دلکو شہنشاہ منزل اب جوکہون
غریب خانی مین رہتی ہین آپ گہر کیطرح

ہزار بار کیا امتحان فرقت مین
کبہی جہڑی نہ لگی منہہ کی چشم تر کیطرح

نکالین دیدہ دل داغ جنون نی پہنی پلکین
عیان ہین خار قدم سر سی موی سر کی کیطرح

ادہر جو غفلت دل ہی ادہر ہی بیہوشی
خبر ہمین بہی نہین یار بی خبر کیطرح

جو امتحان ہی منظور دیکہہ دل میرا
کہلی ہین سینی کی سب چاک چاک در کیطرح

گلی مین ہیکل داغ جنون وہ رکہتا ہون
تمہارا سکہ ہی جس پہ کہ نقش زر کیطرح

وہ خاکسار ہون افتادہ بزم عالم مین
کہ نقش پا ہی مجہی زیب تاج سر کیطرح

شب فراق مین کھینچون جو آہ آتش بار
ستاری ٹوٹ کی گرین صبح پر شرر کیطرح

تمہاری دانت جو چمکی یہ کھل گیا سب پر
کہ تاری لعل مین پوشیدہ ہین شرر کیطرح

یہ جوش شوق مین کہتا ہی مجھسی دل میرا
ہمین کو بھیجئی سند نامہ بر کیطرح

اوٹھا دو پردہ کہ مرتی ہین تشنۂ دیدار
چھپاؤ منہ تو نہ ایجان جان سحر کیطرح

وہ آفتاب ہی رخسار تیرا ای خورشید
کہ داغ کسب ضیا کرتی ہین قمر کیطرح

فراق یار مین کیا کیا گذر گیا سر پر
ہمیشہ روندی گئی برق رہگذر کیطرح

گیا تری آگی چڑہی میری نظر مین خورشید
خال رخسار ہی رخسار قمر مین خورشید

آفتاب رخ روشن سی دم نظارہ
جڑ دیا تو نی مری ہای نظر مین خورشید

اپنی پرتو کو دکہا کر یہی کہتا ہی وہ مہر
جائی آئینہ لگا ہی مری گہر مین خورشید

اوس مسیحائی قدم رنجہ کیا کیون نہ کہون
اوتر آیا ہی فلک سی مری گہر مین خورشید

قاصد یار کی چلنی کا پتا دیتا ہون
نظر آئین گی تجہی راہ گذر مین خورشید

پیرہن سی تن شفاف ہین نور افشان
شکل آئینہ ہی آئینی کی گہر مین خورشید

تنگ تر کوئی مکان ایسا نہ دیکھا ہوگا
کہ ہر اک ذرہ ہوا ہی مری گھر مین خورشید

نہین ممکن کہ نظر آئی رخ شام وصال
داغ فرقت ہی ترا میری جگر مین خورشید

کیا تعلی ہی کہ وہ مہر لقا کہتا ہے
بدلی پہولونکی لگائینگی سپر مین خورشید

تیری قبضی کی کرن بن گئی سورج کی کرن
ٹہولی تاری ہین کٹوری ہی کمر مین خورشید

دہوپ مین کیون نہ جلین سایۂ محبوب سی ہم
آگ کیطرح ہی محبور اثر مین خورشید

بیوطن میری طرح کون نہین تیری لئی
منزلون ماہ کو گردش ہی سفر مین خورشید

شکم صاف مین تارا سی چمکتی ہی ناف
ہالہ پٹکا ہی گہڑی اوسکی کمر مین خورشید

خال عارض وہ درخشان ہی کہ جسکی آگی
داغ تیرہ ہی رخ صاف سحر مین خورشید

سینہ مشرق رخ روشن کی تصور سی ہوا
جا ہی آئینۂ دل ہی مری بر مین خورشید

فرقت اہل وطن مین مجہی ظلمات رہی
نظر آتا نہین آنکھونکو سفر مین خورشید

روشن آنکھین ہوئین نظارۂ عارض سی دوچند
مثل مہتاب ہی عاشق کو اثر مین خورشید

دل پر داغ تصور سی تری روشن ہی
داغ ہر ایک ہی طاؤس کی پر مین خورشید

پر تو عارض روشن سی ہوئی تیغ ہلال
پہول ہر ایک ہوا اوسکی سپر مین خورشید

دہوپ نکلی گی جو وہ باغ مین اسی شبکو
پتی بن جائینگی ہر ایک شجر مین خورشید

پیرہن چادر مہتاب ہی لب مین یاقوت
ماہ ظاہر مین ہی رخسار اثر مین خورشید

رات دن ایک سی حالت ہی تری عاشق کی
نظر آتا ہی کہان چار پہر مین خورشید

داغ دل کوچہ گیسو مین ہوا حافظ جان
خضر ہی برق ہمین راہ خطر مین خورشید

چونی سی اسلئی کرتی نہین معمار سفید
تم اگر نکلو گی ہو جائیگی بازار سفید

ہم لہو روئین تو پوچہین نہ محب حالت دل
خون اپنا نہ زمانہ یہ ہی ای یار سفید

یہی ڈر ہی کہ نظر تمکو نہ لگ جائی کہین
نکلو کپڑی نہ پہن کر سر بازار سفید

چاندنی چہٹکی شب تار زمین آیا جو وہ ماہ
عکس عارض سی ہوئی سب در و دیوار سفید

روسی رخ اوسنی دکہا کر جو طلب کین جانین
سنکی قیمت کو ہوی سارہ خریدار سفید

حسن اوس مہر لقا کا ہی بیان سی باہر
چاندنی سی کہین سایۂ دیوار سفید

ایک دو نا ہی یہ نیرنگی بزم جانان
زرد دو چار نظر آتی ہین دو یار سفید

یار کی آنی سی بختونکی سیاہی اوڑجای
صورت صبح قیامت ہو شب تار سفید

واہ کیا رنگ ہی اوس مہندی کی گل حنا کا
لال ہین جو تہ سے آنکھین ہین جو سار سفید

داغ سودا کی سیاہی سی تعجب کیا ہی
کالی ہو جائی اگر باندھی دستار سفید

سرخ ہی رنگ تا اوسکا جو گلی مین ڈالی
نظر آئی نہ کبھی رشتۂ زنار سفید

جیب کا سینۂ مجروح سے یہ عالم ہی
سرخ دس تار اگر اوسمین ہین دس تار سفید

دوستو مینے ہا حال یہ احوال ہوا
زرد دیکھا جو مجھی ہو گئی غمخوار سفید

سیر کو جائی جو وہ غیرت مہر تابان
صورت سنگ قمر ہون ابھی کہسار سفید

ہی یقین مجکو یہ تاثیر سیہ بختی سی
بال ہونگی نہ کبھی جسم کی زنہار سفید

دہیان اوس تشنگی کا جو مجھی رہتا ہے
مثل اختر ہی سویدائی دل زار سفید

دشت وحشت مین لگے ہی مری اشکون کی جھڑے
خشک ہو کی ہونگی کبھی اب خار سفید

گردش پیر فلک سی وہ ہوئی خاک سیاہ
دنمین پوشاک بدلتی تہی جو سو بار سفید

روتی روتی مری آنکھون مین سیاہی نہ رہے
مینہ برسنی سی ہوا ابر گہربار سفید

اوسکی ہر عضو سے ہوتی ہی تجلی ظاہر
کف موسی کی طرح ہی بدن یار سفید

تیرگی گور کی جائیگی نہین ای منعم
کیا حصول اس سے جو ہی گور و دیوار سفید

صبح نہر لبِ گلشن جنت کبھی
نظر آتا نہین موئی کمر یار سفید

چاندنی سی نہین کم مجھکو شعاعِ رخ یار
شیرۂ قند سی ہی شربتِ دیدار سفید

اخترون سی ہی لئی برق ہوائی روشن
رہتی ہین آٹھ پہر دیدۂ بیدار سفید

جم رہا ہی یہہ غبار رہِ جانان سر پر
کہ لئی پہرتی ہین شہر و نمین بیابان سر پر

مر گیا دیکھکی مین گیسوی پیچان سر پر
روز رہتی ہی بلائی شبِ ہجران سر پر

جو چہکی ہی بہت ای بلبلِ نالان سر پر
نالۂ دل سی اوٹھالی ہی گلستان سر پر

چاند سورج نہین بالو مین طلسم نو ہی
ایکجا جمع ہین مہر و مہ تابان سر پر

حرف کیطرح شہادت سی ملا تیغہ دو جسند
ارۂ تشدید ہی ای قاتلِ دوران سر پر

پنچی ہم بیٹھی ہین کوٹھی پہ اگر صحبت کی
اٹھہ ہوتی ہین ستم ای گل خندان سر پر

لڑکہڑاتی ہوئی کیونکر نہ چلو مستی مین
بال ہین بار گران ای مہ تابان سر پر

سلطنت کرتی ہین سعودا زدگانِ الفت
تاج ہی داغ سر ای رشک سلیمان سر پر

بیٹھکر جب شب فرقت مین کبھی روتا ہون
رہتی ہین بالونکی جا موجۂ طوفان سر پر

شام ہو جاتی اگر دم کی اجل مہلت دے
آن پہونچا ہی وہ لا وعدۂ جانان سر پہ

داغ وحشت میں جو کہاتی ہین بہار گلزار
ٹوکرا پہولونکا ہی ای گل خندان سر پہ

باغبان خواب سی جو چونکا تو غضب لائیگا
کہیلتی ہی اجل ای بلبل نالان سر پہ

مین تو کیا پیچ سی بالونکی نہ نکلین تا حشر
پیر بہی آئین اگر ای مہ تابان سر پہ

زیر سایہ کبہی خورشید نہ دیکہا ہوگا
داغ سودا ہی تہ دامن جانان سر پہ

کانٹی سب سر سی نمایان ہین پہپولی کیسی
نیچی تلوونکی عیان آنکہین ہین مژگان سر پہ

قدم یار کی دوری نی ڈبویا آخر
لائی طوفان تم ای دیدۂ گریان سر پہ

ایسی قسمت تو کہان تہی جو سرفراز کری
آنکہون پر تیری قدم ای گل خندان سر پہ

نخل قد سرو ہی گل گال ہین نرگس آنکہین
سنبل تر ہی نہین زلف پریشان سر پہ

برق دروازی کی باہر نہ قدم رکہی گا
اڑتی چل جائین اگر ای گل خندان سر پہ

دیکہتا ہون لب جان بخش کو مردا ہوکر
مجکو خاموش کیا آنکہون نی گویا ہوکر

رخ نی اعجاز دکہایا ید بیضا ہوکر
زلفین بل کہاتی لگین اژدر موسا ہوکر

اون سے دنیٰ پر اگر ہجر مین تنہا ہو کر — پنبۂ چرخ بہین سب کف دریا ہو کر

نالی وہ شعلہ فشان ہین جو نکالون منہہ سے — کوہ بہ جائین ابہی دشت مین دریا ہو کر

ممتنع کا دہن تنگ سی ہو لب سی جدا — کمر یار نظر آتی ہی عنقا ہو کر

ای قمر مہر جو ابرو کا اشارا پائیے — کاٹین لشکی ابہی ہیر بکا بندا ہو کر

جیتی جی یار نی ہمکو نہ دکھائی صورت — چھپ گیا گلشن ایجاد مین طوبا ہو کر

خاکساری کی تعلی سی اگر واقف ہو — فرش بنجائی فلک دامن صحرا ہو کر

جل بجھی تیری تصور سی کئی شمع حیات — گل ہوا داغ چراغ کف موسا ہو کر

تو جو ہوتا ہی خرامان تو یہ کہتی ہین نجوم — پنجۂ مہر بنین نقش کف پا ہو کر

ناتوان وہ ہون کہ نکلی جو کبھی قطرۂ اشک — مور کی طرح بہونچین خس دریا ہو کر

جان جاتی کہ رہی مین تملو نگا تسی — زندگی مجکو نہین چاہیئی رسوا ہو کر

تمکو آتا نہین مرویکا جلانا سچ ہی — دم مجھی دیتی ہوای مہر مسیحا ہو کر

تیری ماتھی سی عرق کی جو گری تھی قطرے — نظر آتی ہین وہی عقد ثریا ہو کر

تجھکو بی پردہ اگر دیکھہ لی ای شک قمر — عمر بھر گردہی چاندہی ہالا ہو کر

ن

خاک وہ چہانی کہ چہلنی ہین سبہی اسکی تلوی
ہانپ ڈالی ہی زمین بادیہ پیما ہوکر

عین دنیا مین ملوث نہین ہوتی قانع
خشک لب رہتی ہین ساحل لب دریا ہوکر

رفعت قامت بالا کو نہ پہنچی ای سرو
سامنی آئی جو طوبی بہی و بالا ہوکر

عشق مژگان نہین کیون خاطر نازک ہو فگار
ربط کانٹی سی کیا دلنی پہپہولا ہوکر

تو وہ یوسف ہی کہ اندہونکو بصارت دیدی
داغ دیکہین گی تجہی دیدۂ بینا ہوکر

مثل پروانہ محبت مین سوجہائی ندیا
گر پڑا آتش رخسار مین اندہا ہوکر

ایک ہین پیش خداوندا ایاز و محمود
چاہئی عشق کری بندیسی بندا ہوکر

ای صنم دیکہہ لین زاہد تو اذانکی بدلی
نالی کرنی لگین ناقوس کلیسا ہوکر

آگی دانتونکی چمک شمس و قمر کی کیا ہی
آب گوہر مین بہین گی کف دریا ہوکر

اوس فلک سیر نی مرکب جو اوڑایا اپنا
مل گیا تارونمین ہر ذرہ ستارا ہوکر

پہر بنی شعلۂ رخسار جو اوٹہا پردہ
دل تپاں اوڑا سینی سی پارا ہوکر

ایک ہین اہل ہوس اسفل و اعلی دونون
ہمسی اوٹہتا ہی ہما کیا سگ دنیا ہوکر

شمع اسلام کو خاموش کیا کافر نی
زلف فرعون ہوئی اژدر موسی ہوکر

وصل مین بھی نہ اوٹھائی رخ روشن کی نقاب
رہی فانوس مین شمع ید بیضا ہوکر

ظرف عالی سی ملا رتبۂ عالی دل کو
چشمۂ مہر ہوا قطری سی دریا ہوکر

زلف شبگون سی کہاتا ہی شب تار فراق
پاس اوس مہر کی جاتا ہون جو سایا ہوکر

شیر ارباب قناعت مین نیستان ہین حصیر
بہونکتی پہرتی ہین طامع سگ دنیا ہوکر

لذت کاوش مژگان نی مجھی خاک کیا
جہولی کانٹون سی بہری دامن صحرا ہوکر

عین صحبت مین جدا حرص ہوا نی رکھا
رہی دریا مین حباب لب دریا ہوکر

خاکساری نی تعلق سی چہڑایا ای برق
جیب کو دور کیا دامن صحرا ہوکر

رہتی ہین دنگ دوست بہی گیرو دیکھکر
ایسا بدل گیا ہون تری تصویر دیکھکر

حیران کیا ہوی ہی جو وہ تصویر دیکھکر
عقدی کہلین گی زلف گرہ گیر دیکھکر

ہنستا ہی مجھکو وہ بیت بی پیر دیکھکر
روتا ہون اپنی آہون کی تاثیر دیکھکر

خورشید و ماہ سی کہین عالی ہی ظرف یار
دیتا ہی کرو گا بہی توقیر دیکھکر

بحر جہان سراب ہی جاتی ہی مفت جان
ڈوبی پتنگ شمع کی تنویر دیکھکر

شہرہ ہی یہ قتل سی ابروئی یار کا
زورِ کمان کہلا ہدفِ تیر دیکھکر

حیرت نی مجکو یار کی صورت بنا دیا
تصویر ہو گیا ہون وہ تصویر دیکھکر

ایسا نہو کہ آپکی دل کو ملال ہو
ڈرتا ہون اپنی آہونکی تاثیر دیکھکر

وحشت سی بڑہگیا ہی یہ زلفونکا سلسلہ
تل جاتا ہون دوانہ زنجیر دیکھکر

بوسی کا بدلہ بوسہ ہی واجب نہین ہی قتل
تعزیر دیجئی مجہی تقصیر دیکھکر

آنکھوین کیا حسین چڑہین اوسکی سامنی
سورج گرا نگاہ سی تنویر دیکھکر

کسبِ ضیائی نور کی ہی سب کو آرزو
بنتا ہی چاند مہر بہی تنویر دیکھکر

قطعه

گل ہو چراغِ طور حضورِ رخِ صبیح
داغ قمر ہو مہر بہی تنویر دیکھکر

ای واعظو مقام نہین طنز و طعن کا
مقبول عذر کیجئی تحریر دیکھکر

رکہتی ہین پاس ہم بہی نوشتہ حضور کا
الزام دیجئی خطِ تقدیر دیکھکر

پیکان کی ساتھ ساتھ جو نکلی دل و جگر
ناوک فگن ہی رونی لگا تیر دیکھکر

روزِ جزا کہینگی یہ حاکم سی برق ہم
دیجی سزا ہمین خطِ تقدیر دیکھکر

یکبار پڑگئی جو نظر اوس جوان پر
گہبرا کی آسمان گری آسمان پر

دیتا ہون جان جان کی اوس نوجوان پر
یہ بہی ہی ایک کہیل کہ کہیلا ہون جان پر

وہ آفتاب حسن جو نکلی برای سیر
پونہچی ابہی دماغ زمین آسمان پر

موزون کرون جو شعر وہمین صفت قد بلند
فوقیت اس زمین کو ہو آسمان پر

مانند مہر اور جہکا بڑہ کی عجز سی
سری زمین پر تو قدم آسمان پر

بیتاب جن جو مین تہ و بالا جہان ہو
ساتون طبق زمین کی ہون آسمان پر

دکہلا رہا ہی حسن تماشای روزگار
مشتاق جمع رہتی ہین اونکی مکان پر

درکار ہی ہما سگ دنیا کی واسطی
موقوف اپنا رزق نہین استخوان پر

وہ ہم نہین جو منہہ سی کرین خود ثنا بیان
کہل جائیگا یہ حال نہین امتحان پر

وہ رازق کریم ہی تو ای کریم خلق
کچہ قید نیک و بد کی نہین تیری خوان پر

آئی جو یاد وہ لب شیرین فراق مین
تلخی موت پہر گئی میری زبان پر

کس منہہ سی وصف تیری لبونکی بیان ہون
دنیا کی لذتین ہین ہماری زبان پر

چلنی لگی جو ہاتہہ سی فرفر زبان تیغ
میری دہان زخم ہنسی امتحان پر

دیوار یار گیا ہی جو اچھلون ترنگ مین / پہنچون ابہی مین سی مین آسمان پر

نالونکی ہم دیکہائینگی آتش فشانیان / دہونی لگا کی بیٹہین گی تیری مکان پر

مضمون کیا بلند ہین قد بلند کی / شہرت زمین شعر کی ہی آسمان پر

جوش جنون نی زور تماشا بنا دیا / میلا لگا ہوا ہی ہماری مکان پر

اقرار وصل کبہی تو آجائی تمہین جان / موقوف زندگی ہی تمہاری زبان پر

عشق دہن مین جان گئی بات رہ گئی / کیا کیا کنوئین جہنکائی مجہی امتحان پر

پیرونسی و رہاتی ہین عالم مین نوجوان / موقوف ہین خدنگونکی پلی کمان پر

رسوا کیا نصیب نی کیا جرم طفل اشک / کچہ جای طنز و طعن نہین بیزبان پر

بعد از فنا بہی صورت عنقا ہی اپنا شور / موقوف نام مرد نہین کچہ نشان پر

کتی سی کم نہین سگ دنیا ہما بہی ہی / شیرونکی آنکہ پڑتی ہی کب استخوان پر

بوسہ کہان اوس گال کی قابل بہی ہم نہین / وہ اور ہین کہ جنکو ملین پان پان پر

نالہ سنا تو ہنسنی لگی کہل کہلا کی آپ / سہری چڑہائی پہولونکی میری نشان پر

پہنی ہین اوس حسین نی موتیکی اُطلیان / پہنتی کہینگی کان جواہر کی کان پر

پہنا ہی عروس کا چہلا بڑا ہی نام
کیا غیر زہر کہائینگی میری نشان پر

وہ ہم نہین کہ بیٹہکی پہر اوٹہین جیتی جی
مٹ جائینگی فقیر اسی آستان پر

مجھسی بگڑکی شکوہ جو وہ اپنی گہر گئی
بن بن گئی فراق مین تا صبح جان پر

آنکھونکی گردشونسی جوہر عیان ہی
تیغ نگاہ یار ہی چڑہی ہی سان پر

مین وہ شہید عشق ہون نامی جہان مین
دو نین چڑہینگی قبر کی میری نشان پر

تیری یہی جو نازکی چالین ہین ای پری
سجدی کرینگی لوگ قدم کی نشان پر

خار مژہ سی نرگس جادو کا حسن ہی
موقوف ہی جمال تو ہی ناتوان پر

قد خمیدہ قوس خدا ظالمون کو ہی
ای آسمان بوجہہ نہ رکہہ ناتوان پر

کانٹی سی پہوٹتی ہین پہپہولی جہان مین
ای آسمان تو توڑ فلک ناتوان پر

چلتی نہین حبابونکی موجونسی سرکشی
مٹ جائیگا فلک جو گرا ناتوان پر

نالونکو میری دیکہکی کہتی ہین یہ ملک
تیری شہاب اولٹی پہری آسمان پر

بی وصل ہوئی جو دوری جانان مین دل چلے
نالون کی بان چلنی لگی پاسبان پر

کیون بل نکہا سی مری میان لفت یار سے
بار گران ہی سخت گران ناتوان پر

کاہی مسی بجلی چلتی ہین ای برق راہرو
بہتر نہین ہی ظلم کسی ناتوان پر

اللہ جیتی جی کسیکو دکہائی گور
گہر ہی فراق یار مین ہمکو بجائی گور

وہ زشت ہون کہ بہاگتی ہین لوگ نام سے
میرا ٹہکانا اور کہان ہی سوائی گور

انجام کار ایک ہی شاہ و فقیر کا
آتی ہی ٹہیک سبکی بدن پر قبائی گور

دلکی کدورتونسی تہ خاک دفن ہون
بعد از فنا بہی اب نہین باقی ہوائی گور

دی ہی جو مینی جان خیال وصال مین
آغوش یار غار ہی مجکو فضائی گور

جاتا نہین ہی بعد فنا بہی خیال زلف
تار کفن ہین میری لئی اژدہائی گور

نعمات دنیوی کا یہ انجام برق ہی
آخر وہان گور مین ہونگی غذائی گور

صورت سرو اکڑتی ہین کبیدہ ہوکر
سرکشی کرنی لگی اور کشیدہ ہوکر

ای قمر تیری محبت سی ہوا ہون نام
داغ مجکو یہ لگا داغ رسیدہ ہوکر

وہ قمر تو ہی کہ بالائی زمین زیر فلک
دور سی تکتی ہین تاری تجہی دیدہ ہوکر

تیر پر تیر اشار ونسی ابرو چلتی ہین
قوس ابرو نی کیا قتل کشیدہ ہوکر

دیکہہ کر گرمی بازار جلا مین ایسا
بنگیا معدن سیماب طپیدہ ہوکر

فائدہ غیر کو ہوتا نہین بی رنج بہی
نافہ آہو نی دیا ناف بریدہ ہوکر

طول مدت سی نہین آتی ہی سفلی کو تمیز
نہ بنا پیر فلک عمر رسیدہ ہوکر

سلطنت زیر زمین کام نہین آتی ہی
جائینگی سوی عدم سب سی جریدہ ہوکر

خلش کاوش مژگان سی ہوا جاتا ہون
کہنچتی ہین مجہی کانٹونمین کشیدہ ہوکر

چہوٹ کر دوستونسی داغ ہزارون کہائی
گل کہلی شاخ گل تر مین بریدہ ہوکر

جسم لاغر سی بڑہا سلسلۂ زلف دراز
بنگیا حلقۂ زنجیر خمیدہ ہوکر

دیکہہ لی جوشش وحشت مین جو سرگردانی
چوم لی پیر فلک پاؤن خمیدہ ہوکر

پیش شہباز نظر اوڑ نہ سکی طائر روح
بی پر و بال ہوی ہوش پریدہ ہوکر

دہر مین نشو و نما باعث پامالی ہی
پس گیا سبزۂ نوخیز دمیدہ ہوکر

موت کا سنتی ہی موسم ہی عالم مین پیام
گل چلی گلشن عالم سی دمیدہ ہوکر

وحشت زلف شب غم ہی غم گیسو مین
ڈرتی ہین ستی سی ہم مار گزیدہ ہوکر

یوسفِ مصر کجا حسنِ رخِ صاف کجا
کسطرح تیری برابر ہو خریدہ ہو کر

سب سی پابندی گیسو نی چہڑایا مجکو
غمسی آزاد ہوا رنج کشیدہ ہو کر

فرقت گیسوِ محبوب مین جب رونی لگا
رات سب بہیگ گئی آب رسیدہ ہو کر

خضر بہی آب خضر کو نہ لگاتی منہہ سی
لذتِ قندِ لبِ یار چشیدہ ہو کر

نیشِ زن کاوشِ مژگان ہی شبِ فرقت مین
تنید کانٹون نی اوڑادی ہی حلیدہ ہو کر

اثر گریۂ عشاق کی مضمون نویسے
مٹ گئی مطلبِ خط آب رسیدہ ہو کر

پردۂ داغِ جنون فاش ہوا عالم پر
جیب نی ننگ کیا مجکو دریدہ ہو کر

نہ گیا گیسوِ محبوب کا سودا تا مرگ
برق کی جان گئی مار گزیدہ ہو کر

بی اجل ہم مرگئی ایجان قامت دیکھکر
کیا زیادہ اور دیکھین گی قیامت دیکھکر

انکھین کیا پتہر اگئین صانع کی صنعت دیکھکر
بت ہوا حیرتسی مین اوس تنکی صورت دیکھکر

آئینی سی کم نہین اوس حور کی عضو بدن
صبح کو اوٹہتا ہی وہ ہاتہو مین صورت دیکھکر

بعد مردن نقشِ الفت نی اثر بارے کیا
وہ پری رونی لگا تعویذ تربت دیکھکر

حسین علی

شعلۂ رخسار جانان تک لاجانا تھا | آپ آتش مین گرا ہی بی بصیرت دیکھکر
یہ نہین کہتی کہ ہم ہین قابل بزم سخن | دیکھی عزت رقیبونکو لیاقت دیکھکر
ذرہ ذرہ اپنی بستی مین چراغ مہر ہی | پاؤن کہنی راہ مین ای ماہ طلعت دیکھکر
عاقبت محنت نی مجکو تا فلک پہونچا دیا | مجسی وہ راضی ہوئی میری یا محنت دیکھکر
عیش دنیا نی چہڑایا فکر عقبی سی ہمین | خواب غفلت سی چونکی خواب راحت دیکھکر
جسنی دیکھا آنکہ سی پہیری سلائی نیل کی | ہاتھہ کاٹی میری انگشت اشارت دیکھکر
سرد مہری کہل گئی اوس عالمتاب کی | سب محبت ونکی بہری حیرت دیکھکر
فائدہ کس گل کو زر سی باغ عالم مین ہوا | شاد ہوتی ہین بشر کیا مال و دولت دیکھکر
جوش حیرت سی صفای باطنی حاصل ہوا | آئنہ مین بنگیا اوس بت کی صورت دیکھکر
خون دل کہانیکو پتہر کا جگر درکار ہی | یہ ہمین ثابت ہوا سنگ قناعت دیکھکر
تیری آگی تلخ ہو آب بقای زندگی | ہونٹ کاٹی خضر ہونٹونکی حلاوت دیکھکر
وقت پر کیسا ہی اپنا ہو نہین بنتا ہی ساتھہ | روح بہاگی تن سی میرا وقت سخت دیکھکر
زندگانی مین ہمارا ساتھہ دی سکتی نہین | بہول جاتین گور مردی کنج عزلت دیکھکر

آگ ہونیکی علامت ہین شرارے آگ کی
شعلہ تو ہی یہ ہوا ثابت شرارت دیکھکر

رنج فرقت نی بنایا مجکو شاخ زعفران
آپ مین ہنستا ہون اپنی زرد رنگت دیکھکر

گنج قارون بہر قارون ہوگیا آخر وبال
رنج اوٹھاتا ہی بشر عالم مین راحت دیکھکر

زخم دل مین وصل سی غم رشک زیادہ ہو گئے
لون چھڑکا تو نی اے کان ملاحت دیکھکر

برن چھولیتا ہون زلف یار اپنی ہاتھ سی
رستم دستان کی ہوش اوڑ جائین جرات دیکھکر

قیامت نخل قامت سی فدا ہی گالونپر
زمین پر حشر برپا ہی فلک پستی چالونپر

قد بالا سی عالم ہی وہ بالا تیری بالونپر
بلائی عالم بالا بلا گردان ہے گالونپر

دل وحشی الجھتا ہی عجب عالم ہی بالونپر
تصدق روح قامت پر فدا ہی جان گالونپر

مرصع ماہ کامل ہی نیا عالم ہی خالونپر
ستارے جڑ دئی ہین صانع عالم نی گالونپر

فدا ہی ماہ کامل اوس قمر کی گوری گالونپر
یہ صورت ہی شب مہتاب کا عالم ہی بالونپر

نیا انداز ہر دم وہ قمر ایجاد کرتا ہی
فلک بہی صورت برگ حنا پستی مین چالونپر

فقیر عشق چشم یار مین یہ بہی نشانی ہی
عجب وحشت برستی ہی ہماری گچہالونپر

تصور کی یہ معنی ہیں کہ ہر دم دشت وحشت میں
گمان گیسوی مشکیں مجھی ہوتا ہی کالون پر

نہان ہی چشمۂ خورشید تابان ابر شب میں
کہلی ہیں عقدۂ گیسو پڑی ہیں بال گالون پر

یہی کہتی ہیں عاشق دمبدم بڑہ بڑہ کی قاتل سی
سنا ہی روکیں وار ہم سینون کی ڈہالون پر

صدا پر بانسلی کی ای پری وسانپ عاشق ہی
لگیں لہرانی تیری زلف مشکیں میری نالون پر

نہ آیا کوئی پہر کر دار ہستی میں تاسف ہی
خدا جانی کہ کیا گذری عدم کی جانیوالون پر

قیامت ہی خیال قامت جانان قیامت سی
گمان صور اسرافیل ہی عاشق کی نالون پر

نشان الفت آل عبا اپنی فقیری ہی
شرف ہی میری کمل کو امیرونکی دوشالون پر

صدای گریۂ فرقت میں صدای خندۂ گل ہی
گمان نالۂ عشاق ہی نخلونکی تہالون پر

کہان خورشید نورانی کہان رخسار لاثانی
شرف ہی تیری توسی لب لعلیں کو لالون پر

ہنسی ہیں زخم تیغ عرض حال کرنی سی
لگی یاسنی جاتی ہیں بوسونکی سوالون پر

برنگ نقش پا افتادہ پنی بہی نرالی ہی
نپوچہو کیا گذرتی ہی تمہاری پائمالون پر

تمہاری عاشقونکو بوسۂ لب کی یہ حسرت ہے
کہ مشاطہ کو رشوت لال ملتی ہیں اون گالون پر

وہ مجنون ہیں قدم لیتی ہیں دشمن راہ الفت میں
سر اسنہ خار صحرای جنون عاشق ہیں چہالون پر

اسی صورت سی ہم بھی ایکدن راہون مین چلتی ہے | تڑپکر پاؤن بی دردی سی اپنی پایمالونپر
کھلین گے آج جوہر بات مردونکی خدا ہی کہی | زبان تیغ قاتل چل رہی ہی مرنیوالونپر
برنگ دانہ گردون پیستا ہی آسیا بنکر | ترحم کی جگہ ہی راہ عملی پایمالونپر
صدا خلخال کی سنکر کف افسوس ملتی ہین | زمانہ جان دیتا ہی گلی کٹتی ہین چالونپر
فقیر عشق کی آگی حقیقت کیا ہی سکندر کے | بسر کرتی ہین شیر اوقات اپنی مرگ چھالونپر
نگیونکر آفتاب حسن تجکو ای قمر کہئی | گمان عقد پروین ہی جہانکو تیری جھالونپر
جبین ہی ماہ نو شمس و قمر عارض کمان ابرو | ستاری انکو جھٹکی ہین یا افشان ہی بالونپر
بڑھا دیتی ہی جوبن کو حرارت ساغر مئی کی | پسینا جوش رنگ سرخ سی غازہ ہی گالونپر
صدا اسپند بھی دیتا ہی جب کوئی جلاتا ہے | یہان شکوہ نہین نکلا کبھی لاکھون ملالونپر

یہ ٹھنڈک پرتو جانان نی بخشی برق سوزش مین
لگا ہی مرہم کافور گویا میری چھالونپر

جان دیتا ہی یہان ہر ایک اپنی کام پر | نان پر نامرد مرتی ہین بہادر نام پر
ختم ہی شرم و حیا اوس حور گل اندام پر | می پیا کرتا ہی رکھکر ہاتھ چشم جام پر

نام کی طالب ہین مرجائینگی آخر نام پر
جان تک عاشق لڑا دینگی تمہاری کام پر

مشرق خورشید گہر آئینسی اونکی ہوگیا
صبح صادق کا گمان ہی آج میری شام پر

عرش تک نالی شب غم مین گذر کرنی لگی
عاقبت پہنچی کمند اپنی تمہاری بام پر

اہل دل سائل سی جا آنکہین کبہی کرتی نہین
سر جہکا دیتا ہی شیشہ می کشی مین جام پر

کہل گئی زلفین چہپانی سی کہو وٹ لگی آہ
آپ نی مٹی بچہائی خوب اپنی دام پر

یہ سیاہی یہ درازی آج تک دیکہی نہین
روز فرقت کا گمان ہی زلف عنبر فام پر

نیک و بد یکسان ہین دونون پیش ابر جود
فیض تیرا عام ہی عالم مین خاص و عام پر

حسن عارض کو نہین ڈر کا زلف عنبرین
کب بہلا موقوف ہی صبح قیامت شام پر

رزق را روزی رسان پر میدہد تک ریگمیر
دان ہی دیگا وہی بیٹہا ہی جسکی نام پر

ہر بشر حرم ہی جہائین چشم بینا چاہئی
واقعی موقوف ہی دیدار عالم جام پر

پرتو رخسار ساقی سی قیامت آئی برق
آفتاب حشر کا عالم ہی چشم جام پر

بن جاؤگی امیر فقیرونسی چہوٹ کر ف کیا پاؤگی غریب مسافر کو لوٹ کر

ہنستا ہون کاوش فلک بی ثبات پر
روتی ہین آبلی جو بہت پہوٹ پہوٹ کر

تیری نظر کی پہر نیکا کہٹکا نہ جائیگا
پیکان میری دل مین ہین ہزار ٹوٹ ٹوٹ کر

پیدا ہین اونکی آنکہو نسی صانع کی صنعتین
موتی بہری ہین شکل صدف کوٹ کوٹ کر

ظالم عدو کی دلشکنی اور زہر ہی
الماس خردہ چرخ ہوی ٹوٹ ٹوٹ کر

دیکہین جو اوسکی کاوش مژگان خاردار
نشتر پہپہولی وہین فلک پہوٹ پہوٹ کر

خالی نہین ہی سینہ و دل نقد داغ سی
کوٹہا بہرا ہی دولت غم لوٹ لوٹ کر

باریک جلد تن ورق آفتاب ہی
کیا بہر دیا ہی رنگ طلا کوٹ کوٹ کر

کیا التیام شیشۂ دل کا محال ہی
بنتا نہین ہی جام سفالی بہی ٹوٹ کر

اندہا کیا ہی کاوش مژگان یار نی
روتا ہون آبلون کیطرح پہوٹ پہوٹ کر

بیکار دل شکستہ ہی جوہر سی کیا حصول
ناقص گہر ہی ہوتی ہین ای برق ٹوٹ کر

پردہ اوس مہر کی شاید نہین رخسارون پر
جا بجا دہوپ نظر آتی ہی دیوارون پر

صورت خط شعاعی ہین نگاہین قاتل
ایک قبضہ ہی یہان سیکڑون تلوارون پر

بام چہرہ کی اگر منہ سی الٹ دی وہ نقاب
اوس پڑ جائی مہ و مہر کی رخسارون پر

کچھ ضرر آتش رخسار سی ابرو کو نہین
آنچ آتی نہین اوس مہر کی تلوارون پر

وہ عزیز دو جہان تو ہی کہ تیری بندے
طعنہ زن ہوتی ہین یوسف کی خریدارون پر

ہمنی کاوش سی کسی گل کو نہ خالی پایا
عمر بھر وادی ہستی مین چلی خارون پر

گل تو شک سی چلی جاتی ہین پہلو دونون
رات بھر لوٹتی ہین ہجر مین انگارون پر

آہ دل تخت سلیمان ہی ضعیفونکی لئی
پھرتی ہین تیری ہوا خواہ ہوا دارون پر

عاشق خال کو گولی سی کنائی ہین یاد
چھرّی چلتی ہین سر عام وہان یارون پر

یاد لا نور تن صاف سی پیراہن ہے
کیون نہو خط شعاعی کا گمان تارون پر

اسکو عطر گل خورشید بجا ہی کہنا
شبنم گل ہی عرق پھول سی رخسارون پر

منہ چھپانی سی بڑھا حسن دو چندان اونکا
چادرا چادر مہتاب ہی رخسارون پر

مرتبہ پاتی ہین دشمن بھی قدم بوسی سی
گل دستار بنین ہین جو چلین خارون پر

گرم بازاری معشوق تو عشاق سی ہے
قدر موقوف ہی شی کی خریدارون پر

ہجر مین دل یہی کہتا ہی کہ چل صحرا کو
گھر سی وحشت ہی اُداسی ہی جو دیوارون پر

وہ جو نکلا عرق شرم مین ڈوب گئی
اوس خورشید درخشانسی پڑتی تارونپر

چاندنی پرتو رخسار سی ہی زیر قدم
فوق ہی نورونکو اسی مہ لقا تارونپر

تیری شیرین سخنی کا یہ مزا پایا ہی
چلی اب بہتی ہین رگ گاہونمین تکرارونپر

جان جانیکا مزا پوچھی بیجا نونسی
رشک عیسی کو بھی ہی آپکی بیمارونپر

آنکھین عشاق چھپاتی ہین تو کہتا ہی وہ گل
کسطرح دیدہ و دانستہ چلون خارونپر

ہاتھ بند ہوا ینگی ترکیب نئی سوجھی ہے
لا کہا اقرار فدا آپکی انکارونپر

تلوی ہوجاتی ہین اونکی گل قالین سی نگار
نازکی کہتی ہی کسطرح چلون خارونپر

دلکی ٹکڑونسی نہ خالی کبھی پلکین دیکھین
کھینچ گئی سیکڑون منصور یہان دارونپر

تیری زلفین یہ وہ ہوا ونچا رہین ہم نا سمجھے
دود شمع گل رخسار ہین رخسارونپر

برق شرمندہ ہی ہیرکی نگونسی ابرق
بجلیان ٹوٹ رہی ہین چاندسی رخسارونپر

جہانمین سلطنت کرتی ہین وہ جان جہان ہوکر
بنی ہین یوسف کنعان عزیز کاروان ہوکر

عیان ہوتا ہی راز عشق سینی مین نہان ہوکر
بیان کرتی ہین آنکھین حالت دل ترجمان ہوکر

وہ ساماں ہو جو ساماں تہ نہو پر چرخ جاتے ہیں
اوترا ہی زمین پہ پہر گردون قرص نان ہوکر

برنگ دانہ پیسا بڑہکی ہمکو اہل نعمت نے
زمانا پہر گیا سر پر ہماری آسمان ہوکر

ہوا ایسی بندہی ہی اوس گل سرو مینا سے
نباہی عطر وان خوشبو سی عالم خاکدان ہوکر

اشاری گنگ کی گویائی کو یاسی افزون ہین
نکالون سوز باتین مثل مژگان بی زبان ہوکر

فروغ رتبۂ عالی جہان مین خاکساری سے
یہ لازم ہی زمین نبجا ہی انسان آسمان ہوکر

عوض ملتا ہی دنیا مین جو دیکہی چشم بینا ہی
ہما کی کام آتا ہی ہما ہی استخوان ہوکر

وہ مئی کش ہین جو دوڑا آگیا زاہد بہی دیکہین گی
زمین پر سر حباب مے پہریگا آسمان ہوکر

ہوا دم ہو گیا میرا ہوائی کوی جانان مین
اوڑا مین طائر رنگ بہار بوستان ہوکر

جوانی سی ستمگر کا ستم بڑہتا ہی پیری مین
فلک کرتا ہی برق اندازیان کیا کیا کمان ہوکر

بہی ہی شمع روشن سو وا تو بعد مرگ ناکسی
اوڑیگا آفتاب حشر بہی برگ خزان ہوکر

بچایا سختیونسی دشمنونکی ملکی چلنی نے
رہا محفوظ دانتونمین ہمیشہ مین زبان ہوکر

نہین بکار اپنا رات دن کی سختیان سہنا
قدم اوس حور وش کی لینگی سنگ آستان ہوکر

خجالت کی جگہ ہی غم نتک باقی نہین تن مین
ملیگا تیر کیا تیرونکو دل مین میہمان ہوکر

یہی عالم جو تیرا ہی تو شکلِ یوسفِ کنعان
خریداری کریگا سب زمانہ کاروان ہو کر

عجائب آتشِ رخسار پر عالم ہی لوٹنگا
سرِ بازار پھرتا ہی وہ رشکِ گل ہوان ہو کر

تمہاری سختیان سہتا ہون فوقِ دستِ موسیٰ مین
بنونگا مین لبِ سوفار آخر استخوان ہو کر

یہی ہی پستیٔ طالع تو جورِ دورِ گردونسی
بنی گا جادہ وارہ اپنی سر کو کہکشان ہو کر

کھٹکتا ہون مثالِ خارِ مژگان چشمِ گردون مین
توانا اور فرقت مین ہوا مین ناتوان ہو کر

تعجب کی جگہ ہی کیون نہ حیرت ہو زمانہ کو
نظر آتی ہو حورون کی طرح روحِ روان ہو کر

یہ سچ ہی ملکی نیکو نسی برا بھی نیک نامی ہے
ہما بنجائی جو پہنچی ہما تک استخوان ہو کر

جدا قسمت نی رکھا خاک ہونی پر بہی یارو نسی
نہ پایا کاروان کو برقِ گردِ کاروان ہو کر

کیا کیا ہوا نہ دامنِ دولت سی چھوٹکر
مر مر گیا فراق مین حسرت سی چھوٹکر

انکھین ترس رہی ہین زیارت کو مصطفیٰ
دم بند ہی حضور کی خدمت سی چھوٹ کے

آتا نہین قرار دلِ بیقرار کو
غم مین پھنسا ہون دامِ محبت سی چھوٹکر

زلفون سی بچکی چاہِ ذقن مین گرا یہ دل
آفت مین پھنس گئی آفت سی چھوٹ کر

آخر تڑپ تڑپ کی گئی جان مضطرب
ہرگز نہ ہم بچی کسی صورتسی چھوٹ کر

کس طرح سرو باں نہو سرفروشکو
محروم ہی قدکی زیارتسی چھوٹ کر

جسوقت سی جدا ہین اوٹھای ہزاروں رنج
بیٹھی ہی ہجر مین کبہی راحت سی چھوٹ کر

کیونکر نہ مثل ماہی بی آب جان دین
مضطر ہین اپنی بحر لطافت سی چھوٹ کر

دلکو چھڑایا پیچیں زلفونکی موت نی
سوتی ہین پر خاک فراغت سی چھوٹ کر

کیا برق منہہ دکھاؤن کہ آتی ہی مجکو شرم
زندہ رہا فراق مین حضرتسی چھوٹ کر

دیدار کی امید نہین اس ظہور پر
موسیٰ کو کیا دکھائی دیا کوہ طور پر

ایسی نہونگی جلوی کبھی کوہ طور پر
عالم ہی جو حضور سی بام حضور پر

زیبا ہی جو وہ ناز کرین اپنی نور پر
قربان لاکہہ عجز ہین ایسی غرور پر

ظالم کی انکسار سی ٹہتی ہین اور ظلم
ٹوٹا ہی آسمان دل ناصبور پر

کہتا ہی شوق اوڑکی پہنچ کوئی بارتیک
موج ہوا کی چاہئی مجکو ضرور پر

پستان جسم یار کی عالم نہ پوچھئی
گویا حباب نور ہین دریای نور پر

حسرت نثار ہونیکی رکہتا ہی مرغ روح — زخم بدنکی چاہئی مجکو ضرور پر

شامل ہین فیض عام مین سب خاص و عام خلق — یکسان نگاہ یار ہی نزدیک و دور پر

کچہ کام بحر عشق مین آتا نہین کمال — فرہاد و قیس ڈوب گئی اس عبور پر

تکلیف کیون اوٹہائی بن بنکی ہوشیار — مرتا ہون مین تو اہل جنونکی شعور پر

کہتی ہین لوگ اوسکو سر بام دیکہکر — اوترا ہی آسمانسی ملک کوہ طور پر

مانند شمع طور ہین ہاتہونکی اونگلیان — پہبتی ہی پنج شاخکی شاخ بلور پر

مر مرکی بحر عشق مین بیڑا ہوا ہی پار — ہر آشنا کو رشک ہی میری عبور پر

ابروسی شان مصحف رخسار تہر ہی ہی — نازل ہوئی ہین آیۂ رحمت حضور پر

دیکہا نہین کسینی مگر سنکی نام پاک — مرتی ہین غائبانہ بشر سب حضور پر

زاہد ڈرا نہ حشرسی بڑہتی ہی اپنی ضد — دانستہ ہم قصور کرینگی قصور پر

اللہ ری کرم یہ کریمی ہی دیکہہ برق
امید عفو رکہتی ہین کس کس قصور پر

جاتی ہین سوئی دشت گریبان پہاڑکر — سودا ہوا فراق مین اونسی بگاڑکر

کہتی ہین لوگ زیر زمین مجکو گاڑ کر — آخر جبی نہ ہجر مین اونسی بگاڑ کر
جاتی تو ہین عزیز تہ خاک گاڑ کر — نکلین گی مثل صبح گریبان پہاڑ کر
شرمندہ خار کی ہی نہین جیسی ای فلک — اوٹھی خدا کی فضل سی دامن کو جہاڑ کر
کیون فرکر کوہ کن سی چڑا کیا گناہ ہی — ذرہ سی بات کو نہ بڑہا کر پہاڑ کر
نالونسی ہین اوسکو ہلایا تو بات کی — کہا ہی ثمر بہشت کی طوبا کو جہاڑ کر
اوس سنگ دل کی دل مین اثر آہ نی کیا — سر کی لڑائی نیزونکو پتہر مین گاڑ کر
داغونسی میری سرو چراغان ہی نخل قد — محفل مین اپنی آج تو روشن یہ جہاڑ کر
بنتا ہماری کعبۂ دلکا نہین ہی کیل — کیا ہاتہہ آئیگا یہ گہروندا بگاڑ کر
مین وہ فقیر عشق ہون جاؤن جو دشت مین — گردون بچہائی چادر مہتاب جہاڑ کر

سچ ہی کہ برق سم ہی بشر کو کلام حق
مجرم ہوئی ہین یار کی باتونکو تاڑ کر

مخمس

جو نامور نہ سنتی تہی ہرگز بیان گور — باقی نہین جہان مین اونکا نشان گور
جاری ہی ہر ہر خاک بہی لب پر بیان گور — مین ہون وہان گور مین گویا زبان گور

بھرتا ہی رزق خاک سی اُن دہان گور
واقف ہی اِس ملیسی لب بیزبان گور

تن بنگیا ہی روح گہلا ہون یہ ہجر مین
زیبا ہی مجکو کہنی تہِ خاک جان گور

حقا کہ بی ٹہکانی ہین سب مردگان عشق
معلوم کیا ہی کونسی جا ہی مکان گور

حیرت فزای خلق ہین بعد از فنا بہی داغ
آئینہ بند اپنا ہوا ہی مکان گور

فرقت مین اوس نگار کی مردیسی کم نہین
ظاہر ہی میری گوشہ عزلت نشان گور

وہ ناتوان ہون کہ بنا ئینگی جو کفن
ڈہونڈ ہینگی آ کی لاکہہ ملائک میان گور

قائم ہوئی قیامت گبرا او مین
نالونسی میری چونک پڑی خفتگان گور

ممکن نہین گنا ہونکا اپنی شمار ہو
گنتی رہینگی حشر تلک حاسبان گور

فرقت مین جان جانیکی لاکہون طرح ہین
رکتی نہین کسی سی کبہی رہروان گور

پرنور داغ عشق ہی مانند روی یار
روشن ہی آفتاب سی اپنا مکان گور

انجام کار دیکہی کیا بعد مرگ ہو
در پیش پہلی کوچ مین ہی امتحان گور

جس جا کی خاک ہی وہین جا کر گڑینگی برق

کوچی مین اوس پریکی ہی گامکان گور

آدمی کیا وہ افسون ہی ہی لبرکی پاس
موم ہو جائی جو بیٹھی ایک دم پتھر کی پاس

رشک سی آتی نہین دیتا کسی گہر کی پاس
آپ بان بنگیا پہونچا جو تیری کی پاس

شعلۂ آہ حزین سی بہاگتی ہین دور دور
ہجر مین آتا نہین کوئی مری بستر کی پاس

صحبت خرد و کلان باہم خلاف عقل ہے
تیر اصغر کہان ہی تیر اکبر کی پاس

اشک و لخت دل نہین آنکہونمین اُتی رہنے حسن
سیب یہ وہ ہی کہ جسین لعل ہین گوہر کی پاس

تابع فرمان فرشتی بہی ہی انسان کی
بار ہا روح الامین آتی تہی پیغمبر کی پاس

میری کانو نپر مری آنکہونکو جائی شک ہی
جب سی ہینی گہر بنایا ہی تمہاری گہر کی پاس

اسقدر ذوق شہادت ہی کہ پہر تیغ یار
سول لیدونمین ہولو ہا جو آہنگر کی پاس

دود اشک آتشین سی مو مژگان ہوگئی
آستین لیجا نہین سکتی ہین چشم تر کی پاس

عشق اگر منظور ہی اوس سیم تن سی آپکو
پہلی رکہہ لیجی منگا کر برف توڑی زرکی پاس

زمین یہ زیر فلک کیا رہی زبان خاموش
پڑی ہین زیر زمین مہر آسمان خاموش

رہین نہ مین یہ کیا زیر آسمان خاموش
فغان کہ خاک کی نیچی ہی اک جہان خاموش

جلیس بات کرین اوس سی ہٹ کی کیا مقدور
کہڑی ہین ہو رقیبی سی پاسبان خاموش

یقین ہی تہا یہ ہی نالیکی دم نکلجائی
فراق یار مین ہین ہم بہ حرز جان خاموش

ہماری نالونسی پیر فلک کو جنبش ہی
زمین پہ خلق یہ کہتی ہی ایجوان خاموش

وہ چہیڑ چہیڑ کی باتین ہزارون کرتی ہین
کبہی جو بیٹہتی ہین بہر امتحان خاموش

ضرر نہ پہونچی کبہی اسفلونسی اعلی کو
ہوا سی ہوتی ہی کب شمع آسمان خاموش

بدن مین جان نہین جیسی کوئی مردہ ہو
پڑی ہین خاک پہ یون تیری ناتوان خاموش

جو تو کہی تو ابہی رشک سنگ اسود ہو
سخن مین آئی نہ ہو سنگ آستان خاموش

ملک فلک پہ خروشان ہین میری نالونسی
زمین پہ کہتی ہین انسان ہر زمان خاموش

بہار روئی صنم تا ابد رہی یارب
چراغ گل نہ کری صرصر خزان خاموش

روان ہی عمر روان دل کری نہ کیون نالی
سفر مین ہوتی ہین کب زنگ کاروان خاموش

نہین ہی تجہسی مجہی عشق کیا یہ کہتا ہی
گمان بد نکر ای یار بدگمان خاموش

ہماری نالونکو سن سنکی لوگ کہتی ہین

خدا کی واسطی ای برق الامان خاموش

ایسی نہین جہان مین تنویر پای شمع | کیا آگ کی پای یار کی توقیر پای شمع

تشبیہ اس سی دیتی ہین تقصیر پای شمع | تحقیر پای یار ہی توقیر پای شمع

موزون کئی ہین وصف تری ساق چہاک کی | کہینچی ہی دست فکر سی تصویر پای شمع

دیوانی اوس حسین کی بزم جہان مین ہی | کیونکر نہ موج اشک ہو زنجیر پای شمع

اوس شعلہ رو کی ہجر مین رویا جو شبکو مین | موج سرشک ہو گئی زنجیر پای شمع

دیتی ہین ساق یار سی تشبیہ اہل سوز | کوئی نہین ہی ہمسر تقدیر پای شمع

سر پر نہین ہی شعلہ کہ یہ سرنوشت ہی | ہر رشتہ کو سمجھ خط تقدیر پای شمع

اوس ساق برق طور کی اوصاف کیا لکہون | رخسار شعلہ پاؤن مین تصویر پای شمع

روشن سیاہ خانہ ہوا روی ساق سی | پائی ہین پاؤن مین تاثیر پای شمع

لاتی ہین وصال مین مجہی یار بن نظر | [illegible] پای شمع

فانوس مین کہ پانچی پاین شمع ہی کہی ساق | خلخال ہی کہ حلقہ زنجیر پای شمع

اوصاف ساق یار تمام اس غزل مین ہین | ہر شعر و کلام ہی تقریر پای شمع

انگشت دست یار ہی یا شمع بزم طور
چھلا ہی یا کہ حلقۂ زنجیر پای شمع

روشن ضمیر خلق مین ہین بی سبب ہلاک
کیا کاٹتی مین سر کی ہی تقصیر پای شمع

یک قضای شاہ و گدا برق ایک ہی
گلگیر سر ہی ہوتا ہی گلگیر پای شمع

آتش ہی ہوگئی شمع کو آتش ہی جان شمع
ہین بہار شمع ہی فصل خزان شمع

گویا زبان حال سی ہین عاشقان بسان شمع
چھپتا نہین ہی راز سی سوز نہان شمع

وصف جمال و حسن صنم ہی بیان شمع
روشن ہی شمع عارض روشن بسان شمع

کیونکر کہون مثال مین اوسکو بسان شمع
تشبیہ روی یار سی بڑھتی ہی شان شمع

جل جلکی اوسکی ہجر مین روئی تمام رات
ہر تار ہو گیا مژۂ خون فشان شمع

اوس شعلہ رو کی آتی ہی پروانہ بنکی
باقی رہا نہ بزم مین ہرگز نشان شمع

عارض پر اوسکی بلبل و پروانہ ہین نثار
دونکو خیال گل ہی شب کو گمان شمع

تاثیر کو ضرور ہی جنسیت جلیس
ہنستا نہین ہی شمع کبھی شمعدان بی شمع

روشن ضمیر بات کا دیتی نہین جواب
چلتی نہین ہی بزم مین تیغ زبان شمع

ای برق میری نالونسی روشن ہی حال دل
چھپتا نہین چھپائین سوز نہان شمع

جلی کبھی تیری آگی انجمن مین چراغ
گلونکی گل ہون تری سامنی چمن مین چراغ

بنا ہون مین وہ چراغان یہ سوز الفت سی
ہر ایک داغ ہی گویا مری بدن مین چراغ

ہر ایک تار ہی جامی مین شمع خط شعاع
ہر ایک بوٹا ہی اوس گلکی پیرہن مین چراغ

عیان ہی زلف سی رخ رخنۂ زلف مشکین ہی
حلب مین شام یہ ہی روم ختن مین چراغ

فروغ خلق مین ہر چیز کا نقیض سی ہی
بنا ہی غیر ہر اک جلکی انجمن مین چراغ

شہید عشق ہون روشن رہی گی گور مدام
بنین گی داغ لہو کی مری کفن مین چراغ

دہوین کی جا نفس عیسوی ہو نکہت گل
وہ اپنی منہہ سی کری گل جو انجمن مین چراغ

شب فراق ہی آنکہو نمین تہا جہان سیاہ
دکہائی خال دئی مجکو انجمن مین چراغ

نہان نہین ہی تری زلف سی رخ روشن
عیان ہی کوچۂ گیسوی پرشکن مین چراغ

از بسکہ کوچہ گیسو کا رہنی والا ہون
ابد تلک نہ جلیگا مری وطن مین چراغ

تجلئ قد و عارض ہی جلوہ گر ہر جا
حرم مین شمع ہی وہ دیر برہمن مین چراغ

سبب سیاہی رو کا فروغ اعلیٰ ہی
مثال مہر نہ دیکھا کبھی کہن مین چراغ

نہین ہی خوف مجھی گو ہی اگر تاریک
بنین گی داغ جگر عشق سخن مین چراغ

گل معانی روشن سی شعر کہہ کر
جلا ئی برق نی کیا گلشن سخن مین چراغ

عکس عارض سی بنا ہر گل گلستانمین چراغ
گل ہو جسنی جلایا بزم جانانمین چراغ

جلتی ہین میری لئی صحرا کی دامانمین چراغ
چشم آہو کو سمجھتا ہون بیابانمین چراغ

شمعین جلتی ہین اگر محفلمین اس سی کیا حصول
کون کبھی آئیگا گور غریبانمین چراغ

طالب حق ہی تو پھر محو تجلی ہی عبث
غول بہکاتی ہین کھلا کر بیابانمین چراغ

جوشش رونیکا یہ ہی تو رہ چکا نور نظر
یہ نہین ممکن جلی جو ایسی طوفانمین چراغ

دن ہمارا گور ستی تاریک ہی شکوہ نہ پوچھ
داغ سودا سی جلا کرتا ہی زندانمین چراغ

عشق قد یار سی سرو چراغان ہو گیا
بنگیا ہر داغ میری جسم عریانمین چراغ

بیکسونکی واسطی جلتا ہی دل کسکا یہان
کون کہتا ہی بھلا گور غریبانمین چراغ

عہد کرتی ہین اگر آئی ہماری گھر وہ مہر
بدلی مسجد کی جلائین کوی جانانمین چراغ

قاعدہ ہی وحشی رکھتی ہین جس جا گنج ہو
منہہ وہ کہا کر تو جلا گنج شہیدان مین چراغ

دل کی جلنی سی ہی استخوانمین نور ہے
روز و شب رہتا ہی روشن ان مسامین چراغ

رو رہی ہین ہم خیال عارض پر نور مین
جل رہا ہی برق اپنا عین بارانمین چراغ

منہہ چھپانی سی ہوا عارض تہ دامن چراغ
جامۂ فانوس مین کہتا ہی کیا جوبن چراغ

شرب مے سی بنگیا روئی بت پرفن چراغ
کیا تعجب ہے کہ پانی سی ہوا روشن چراغ

مے کشی سی بنگیا رخسارۂ روشن چراغ
بزم مین روشن ہوا پانی سی بی روغن چراغ

منہہ جو شرما کر چھپایا حسن کا پردہ کھلا
صورت برق تجلی بنگیا دامن چراغ

شعلہ افشان جب ہوا عکس رخ شفاف یار
شکل خورشید درخشان بنگئی روزن چراغ

سوز زخم تن سی کیا یکسر جلی بخیی ہین آہ
بنگیا رشتہ فتیلہ وہ سوزن چراغ

قتل عاشق مین کبھی معشوق کو پروا نہین
پھر پروانہ ہی بزم عیش مین دشمن چراغ

داغ سوزانسی منور سینہ ہی مانند مہر
رات دن جلتا ہی اپنی گھر مین بی روغن چراغ

گرم رو وہ ہون کہ سینہ ہی زمین کا داغدار
میری نقش پا سی کرلیتی ہین روشن چراغ

دلکی آہونسی فروغ داغ دل ہی خلق مین
جب ہوا چلنی لگی پیدا ہوا روشن چراغ

آتش فرقت سی جلتا ہی یہ میرا تن بدن
مین اگر چہولون تو ہو جائی ابہی روشن چراغ

چاہئی معشوق کو عاشق سی پردہ بزم مین
جامۂ فانوس سی کہتا ہی پیراہن چراغ

بی اثر نالہ دل پر داغ کا رونی سی ہی
کون سنتا ہی جو پانی سی کری شیون چراغ

موت آگی بہر گئی آنکہونکی جب آیا وہ یاد
بنگیا فرقت مین شب کو دیدۂ دشمن چراغ

پیش روئی یار کچہہ رتبہ نہین مہتاب کو
سامنی خورشید کی کہتا ہی کیا جوبن چراغ

شعلہ افشان آتش رنگ حنا ہی مثل شمع
دست نورس جو وہ چاہی کری روشن چراغ

کیون نہ آہونسی چہپائی منہہ وہ اپنا بزم مین
جب ہوا چلتی ہی لیتی ہین تہ دامن چراغ

آبرو درکار ہی انسان کو بہر فروغ
دخل کیا ممکن نہین روشن ہو بی روغن چراغ

داغ دل وہ ہی کہ متاع عمر کو غارت کیا
ساتہہ لاتی ہین ابہی جستجو رہزن چراغ

رات دن یکسان ہی تیری روی تابان کا فروغ
صبح کو بیکار ہو جاتا ہی ای پرفن چراغ

گوہر شہوار گوش یار سی ثابت ہوا
چشم انجم کا شب گیسو مین ہی روشن چراغ

چاند سورج ہی نکلتی ہین کہین ظلمات مین
دخل کیا میری سیہ خانہ مین ہو روشن چراغ

روشنی رات کو دکھا کر خلق کو غارت کیا
وقت تاراجی بجھا دیتی ہین یہ رہزن چراغ

میری گرمی سی فروغ داغ دونا بڑھ گیا
عین بارش مین دکھاتا ہی عجب جوبن چراغ

جب مسی مل کر ہنسا وہ لب فروزان ہو گئے
بن گیا شکل گل تر غنچۂ سوسن چراغ

اوس کا دل جلا کب یہ تو میری خاک پر
کون رکھتا ہی غریبونکی سر مدفن چراغ

خالونسی تن صاف ہی ای رشک قمر صاف
آئینۂ رخسار ہی رخسار سحر صاف

ایسا نہین یہ کہتا ہون کوئی بشر صاف
آئینۂ رخسار ہی بیداغ قمر صاف

پردہ نہین کہتا ہون ای رشک قمر صاف
عالم کو کریگی تری شمشیر نظر صاف

ایسا نہین گلشن مین رخ صاف سحر صاف
پرچھائین ہی وہ اوس ماہ کی بیداغ قمر صاف

وارفتۂ رفتار چنا کرتی ہین تنکے
آئینی کی مانند ہی ہر راہگذر صاف

دل سینی سی وہ سحر لطافت کی عیان ہی
پانی کی صفا سی نظر آتا ہی گہر صاف

دانتونکو اگر یار کہین لوگ بجا ہی
ایسی نہین دیکھین ہین کہین ہمنی گہر صاف

رخسار ضیا بخش کو آنکہون سی جو دیکھین
خورشید سی افزون ہون ابھی پائی نظر صاف

ممکن نہین انسان سی آنکھہ سی دیکھی
رہتا ہی کہین خط شعاعی سی کمر صاف

اوس حور کی ہر بار بدل جاتی ہی رنگت
ظاہر ہین رخ صاف سی آہونکی اثر صاف

اللہ نی بخشا ہی تجھی رتبۂ عالی
پلکونسی ملک کرتی ہین ہر راہگذر صاف

زیبا ہی جو کہتی ہین تجھی غیرت طوبا
پستان قد بالا مین ہین بیداغ ثمر صاف

ای گل شجر طور سی ہی فرش مشجر
رخ شمع تجلی ہی تو سایا ہی شجر صاف

صیقل ہی نہین چاندنی فرقت مین نمایان
خنجر سی زیادہ ہین کہین برگ شجر صاف

قانع کو نہین برق کدورت سی تعلق
دریا سی زیادہ ہی کہین آب گہر صاف

آشنا سنکی روتی ہین پیام اشتیاق
مرتی سی کم نہین میرا سلام اشتیاق

پڑھکی وہ رونی لگا بعد از سلام اشتیاق
مرتی اوسکو ہوئی میری پیام اشتیاق

کھل گیا اوسپر لہو رونا ہمارا قاصدا
پڑھکی جو ہنسنی لگا رنگین کلام اشتیاق

قاصدا خط لیکی جا تو سنتی والا جاہی
حشر تک کہتا رہونگا مین پیام اشتیاق

بی نشان جین خلق مشتاقونکو اوسنی کردیا
تا نہ لی کوئی کبھی عالم مین نام اشتیاق

آئی قاصد کی خبر کیسا جواب خط یار
کیا لیا ہمسی فلک نے انتقام اشتیاق

پہنک گیا سینہ جو وعدہ ہو گیا اوسکا قریب
اور بہڑکی آتش سودائی ہنگام اشتیاق

خاک بہی ہوجائیگی ای پی تجہپر نثار
بعد مردن بہی ہو گا اختتام اشتیاق

اوسکی پہندیسی کبہی کوئی نکل سکتا نہین
اوسطرف کہنچی لئی جاتا ہی دام اشتیاق

دوڑ کر لیتا جو ساقی سی تو تنکر یہ کہا
بڑہگیا ہی نشاء صہبای جام اشتیاق

کوئی عاشق خلق مین مجسا نہین ہی دوسرا
میری باعث سی ہوا عالم مین نام اشتیاق

خلق مین ممتاز ہمین خاص اہل عشق مین
تا ابد جاری رہیگا فیض عام اشتیاق

یہ کنایہ کرتی ہین جوش علو عشق مین
آسمان ہفتمین ہی سقف بام اشتیاق

جان کر عاشق زیادہ بڑہگیا اوسکا غرور
حیف جو کی یہ نہ تہا ہرگز مقام اشتیاق

ایکدن وہ آئی ایسی دوڑانہ آئی تو ہیہی
ہم دکہائینگی تجہی ای برق کام اشتیاق

ر

جان دیتی ہین کئی عاشق تمہاری مشتاق
ایک مدت سی ہوا کرتی ہین پیاری مشتاق

شب کو چہپ چہپکی نظر کرتی ہین ساری مشتاق
ہمسی فرقت مین کہین آپکی تاری مشتاق

جان بلب ہین لب جان بخش کی ساری مشتاق
شکل دکھلاؤ کہ مرتی ہین تمہاری مشتاق

رخ انور کی برابر نہین خورشید فلک
چاند کو داغ سمجھتی ہین تمہاری مشتاق

دل بیتاب کو تا حور دلاسے دیتی تسکین
جان دی دیکی سوی خلد سدھاری مشتاق

عیش باغ آپ جو ای رشک پری جاتی ہین
دیکھنی آتی ہین اس شہر کی ساری مشتاق

سیر کیسی یہ بہانہ ہی فقط میلی کا
جمع ہوتی ہین زیارت کو تمہاری مشتاق

رو کی خسخانی کو چھڑکین گی عوض پانی کے
پاس کہتی ہین یہ آنکھونکی ہزاری مشتاق

ادہر آنی کی تمنا مین کٹی ساری عمر
بیٹھی رہتی ہین سر راہ تمہاری مشتاق

لب رنگین سی سنتی ہین کلام رنگین
جانتی ہین نہین لعلونکو ہزاری مشتاق

چاند سورج کو ترستا ہون سیہ خانی مین
کس کو پھر کہتی شب غم مین پکاری مشتاق

شب فرقت سی زیادہ نہین کچھ روز شمار
گن چکی ہین غم محبوب مین تاری مشتاق

دیکھکر شکل تعلی سی یہ کہتا ہی وہ حور
آدمی کیا کہ فرشتی ہین ہماری مشتاق

ای پری تجھکو اگر مائل زینت ہووین
وہین لا ہی جاتی گہر آنکھونکی ہاری مشتاق

پیار گہر گریہ عاشق سی ہوا ہی تیرا
رہتی ہین اشکونسی دریا کی کناری مشتاق

آنکھ سی آنکھ تصور مین لڑی رہتی ہی	نرگس خلد کی کرتی ہین نظارے مشتاق
یاد رخسار سی ہر داغ ہوا ہی خورشید	نقشہ اوس ماہ کا کیونکر نہ اوتارے مشتاق

نحو دیدار رخ صاف نہین کن نا ہی برق
ایک مہتاب کی ہین سارے ستارے مشتاق

عجب بانکی کنہیا نوجوان سلطان عالم ہین	کہ قالب ہی جہان جان جہان سلطان عالم ہین
حسین خوبرو شاہ شہان سلطان عالم ہین	جوانمرد و جوان بخت و جوان سلطان عالم ہین
عجب بانکی کنہیا نوجوان سلطان عالم ہین	حسین جان جان جہان سلطان عالم ہین
زبان موج سی باد بہاری کہتی پھرتی ہے	کہ قیصر باغ کی سرو روان سلطان عالم ہین
نکیون ہو تا عشق تا قاف شہرہ سارے عالم مین	پری پیکر سلیمان جہان سلطان عالم ہین
جبین ہی چودہوین کا چاند حسن و افزونی سے	رخ انور سی مہر آسمان سلطان عالم ہین
تمکین ہی کہ کوہ طور بھی ہلکا ہی تنکی سی	یہ رفعت ہی مین بر آسمان سلطان عالم ہین
تپا ہی لکھنو کنعان رشک مصر ہی کوچی	عزیز و یوسف ہندوستان سلطان عالم ہین
یہان نوروز ہی ہر روز کیا بہجت نی مسیانکو	لب لعلین سی ابر درفشان سلطان عالم ہین

لب جانبخش سے جیتے ہین مُردے ہاتون ہاتون ہین
مسیحائے جہان معجز بیان سلطان عالم ہین

تصور دلمین رہتا ہے حضور قبلۂ عالم
نہان سلطان عالم ہین عیان سلطان عالم ہین

تصور کے یہ معنی ہین کہ سب مخلوق مین جو ہے جا
جہان دیکھو جہان دیکھو وہان سلطان عالم ہین

غزال تیر افگن دونون آنکھین ہین کمان ابرو
دم رزم عدو شیر زیان سلطان عالم ہین

کمالون مین جو یکتا ہین سند وہ ہین لاتے ہین
سخندان جہان کے قدردان سلطان عالم ہین

جبین ہے مطلع خورشید قامت مصرع طوبی
جہان مین فرد دیوان جہان سلطان عالم ہین

تخلص و اختر ہے کہ ٹھہرا ماہ کامل ہے
فلک منزل ملائک پاسبان سلطان عالم ہین

صدقے کیون کر نہ بھلا تابع فرمان ہو جائین
دیکھین پریان بھی حضرت کو تو قربان ہو جائین

جوش پر آئے اگر بحر کف دست کرم
ورفشان بچہ خورشید درخشان ہو جائین

دست اقدس مین خدا نے یہ کرامت دی ہے
مہر بین ہون جنکو عنایت وہ سلیمان ہو جائین

گلفشان ہین لب رنگین سخن رنگین سے
کوٹھیان کیون نہ بھلا رشک گلستان ہو جائین

دیکھ لین مصحف عارض تو کرامت یہ ہے
حال ہندو کلمہ پڑھکے مسلمان ہو جائین

پاس رکہتی ہین عصا شکل عصای موسی — کیون نہ دارا سی فزون رتبہ مین بڑہ جاتین

آدمی کیا ہین اگر قاف سی پریان آکر — دیکہین آئینہ رخسار تو حیران ہو جاتین

عید میلا و علی ابن ابیطالب ہی — کیون نہ سلطان زمن خرم و شادان ہو جاتین

یا خدا قائم و دائم رہین باجاہ و حشم — ساری دنیا کی بشر تابع فرمان ہو جاتین

کیون نہ رفعت سی بنی برق زمین رشک فلک

نقش پا شمس و قمر ہون جو خرامان ہو جاتین

پردہ رو ہی صاف صاف نہین — اپنی آئینہ پر غلاف نہین

مہر انور ہی روی صاف نہین — متفق ہی جہان خلاف نہین

آدمی اوس پری کی صورت کا — قاف سی لیکی تا بقاف نہین

ہی کمر موج بوی مشک ختن — مشک نافہ ہی خال ناف نہین

وصف موزون کئی ہین عارض کے — کونسا شعر صاف صاف نہین

برق ہی تیغ ابروی خمدار — تیری تلوار کا غلاف نہین

تیغ ابرو سی منہہ نہ پہیرینگے — تم — یار سی ہمکو انحراف نہین

اوس پری کی تجلی رخ سی | طور ہی طور کوہ قاف نہین

کیا ہوا بوئی گل عرق مین ہی | آب تسنیم ہی مضاف نہین

نقص سی کوئی شی نہین خالی | کونسی بحر مین زحاف نہین

فکر موئی کمر مین رہتا ہون | کوئی مجھہ سا بھی موشگاف نہین

راتدن اور زلف و رخ ای پری
ایک ہین چارون اختلاف نہین

دانت کہلجائین جو اوسکی عالم انسیاب مین | عنبر سارا فلک ہو موتیونکی آب مین

بخت جاگی کونسی عالم اسباب مین | نیند کب فرقت مین آئی کب وہ آئی خواب مین

چین پایا کونسی عالم اسباب مین | بخت کب جاگی ہماری کب وہ آئی خواب مین

تن لطافت سی نہان ہی عارضونکی آب مین | چھپ گیا وہ ماہ تابان چادر مہتاب مین

اشک جاری ہین جو پی ساقی شب مہتاب مین | چاندنی بہتی پہری کف کیطرح سیلاب مین

ضبط کی طاقت نہین صف دل بیتاب مین | میل ہی طینت کا بہری معدن سیماب مین

زندگی اشکونسی ہی ہی دل بیتاب کی | قاعدہ ہی مچھلیان رہتی ہین ساری آب مین

لال اطلس دو رواسن مین وہ پٹی کی نہین
گوٹ ہی گویا شفق کی چادر مہتاب مین

دیکھکر پرتو کہ اپنی ہنسی یہ کہنی لگی
جھوٹ کا ٹھپا لگا ہی چادر مہتاب مین

رشک کہتا ہی تجہی نالی کیا کر رات دن
تا نہ آوی وہ بہ کنعان کسیکی خواب مین

ضد ہی یہ سوتا نہین ہی طرح سی ناز سے
خوف رہتا ہی وسی مجھکو نہ دیکھی خواب مین

عالم رویت مین غفلت کم نہین عریانسی
وقت پر اندھا ہی ہو جاتا ہی مینا خواب مین

رحم ظالم کا مآل کار ہی آغاز موت
کیا توقع زندگی کی خانہ قصاب مین

سبزہ خط پر نہین عکس دندان یار
چاندنی کا کھیت ہو با دیدہ تنگی آب مین

بیکسونکو رحم ظالم ہی عذاب دردناک
گاو کو دوزخ ہی جنت خانہ قصاب مین

لب مسی آلودہ تیری شب دیسی کم نہین
غنچہ سوسن نہان ہی گل مہتاب مین

تیری فرقت مین جو آنکھونسی لہو کا جوش ہو
لال مچھلی ہا ہی گرددن سی خوناب مین

گوہر اشک مسلسل سی نہی کیونکر عجب
آج تک دیکھی نہین موتی کسی تالاب مین

فرقت ساقی مین ہی طوفان بحر اشک کا
ہمنفس گھبرا رہا ہون ڈر کہ گرداب مین

دست نگارین پر تیری تار دندانک
چھلیان مین آگ سی انگشت نیان مانند آب مین

کیون تصور سے بھاگے وہ پری نازک مزاج
زلزلہ ہی آمدن قصر دل بیتاب مین

یاد آئیگا یہ باہم بیٹھنا دن رات کا
خلد مین بھی یاد کرونگا فرقت احباب مین

تیرگی بختونکی ہو جائی جو رووُن ہجر مین
رات عنبر ہو ہماری آنسوؤنکی آب مین

دلکی دل ہی مین رہی اپنی کہ اوٹھا خلق سی
بیٹھنی بھی مین نہ پایا محفل احباب مین

اپنی ہمصورت سی ہی اپنا تو لطف زندگی
بدتر از دوزخ ہی جنت فرقت احباب مین

جامۂ آب روان ابی نہین اے شعلہ رو
دود آتش آب ہی آتش نہان ہی آب مین

عین حکمت ہی جو خوابیدہ ہماری بخت ہین
یہ تمنا ہی کہ شاید اوسکو دیکھین خواب مین

فائدہ غافل کو اپنی مال سی ہرگز نہین
سلطنت کس کام کی دیکھی جو کوئی خواب مین

خاک کی نیچی تڑپتا ہی دل بیتاب خاک
میری نالونکا اثر ہی معدن سیماب مین

رات دن سوتا ہی ای رشک قمر فرقت مین
یہ توقع ہی کہ شاید تجھکو دیکھی خواب مین

ہوا ہی تاج سلطانیکا عالم کاسۂ سر مین
نہین قہقہہ ترا اے بت جڑا ہی لعل افسر مین

یہ عالم ہی کہ دم باقی نہین ہی جسم لاغر مین
تہ خنجر مثال خس بہونگا آب خنجر مین

نکیونکر اوڑ چلی کسنی لطافت ایسی رکہی ہی ۔ بنی ہر آستین بال پری جسم منور مین

بدن ہی اسقدر دلچسپ اوسکا لوگ کہتی ہین ۔ لگی ہین برگ کی ہلی دل عاشق صنوبر مین

ہمیشہ جام بہر کر جم تجہی ای گل پلاتا ہی ۔ رہا کرتا ہی تیرا آئینہ دست سکندر مین

سخن گو آنکہین ہین اعجاز دیکہو میری ساحر کا ۔ زبان ہی مژہ گویا دہان چشم دلبر مین

نہین ہی سبزہ رخسار دود آتش گل سے ۔ نہین ہی خال عارض مردمک ہی چشم اخگر مین

جلا جاتا ہی گہر سوز فراق یار جانی سے ۔ نظر آتی ہین روزن داغ ہر دیوار و در مین

تمیز نیک و بد ہرگز نہین ہی خاک کی نیچے ۔ بیسر کلیسان نظر آتی ہین سب آغوش مادر مین

لب پیمانہ لب ہوگا لبونکی بوسہ لینی کو ۔ حباب می بنی گا آنکہہ بہر دید ساغر مین

قصور کسکی چشم مست کی دور و نگار رہتا ہے ۔ کہ عالم موج می کا ہی خطوط کاسہ سر مین

شکستہ خاطر و ناکام رتبہ دنیا مین اعلی ہے ۔ نہ کیون بالا ہو ولسی پڑی ہین کاسہ سر مین

کیا قاتل نی پامال عاشق کو سروہی سے ۔ یہ پہل تہا اپنی قسمت مین تیغ دولت ہی مقدر مین

دہن مین دیکہکر دانتونکو منہہ پر صاف کہتا ہی خون ۔ چراغ اے شعلہ رو چہوڑی ہین تو نی حوض کوثر مین

لب رنگین مین پوشیدہ نہین ہین گوہر دندان ۔ تماشا ہی شرر اخگر بنی ہین لعل احمر مین

گل تو شک سمجھتا ہی نہ مانا میری داغونکو
ضعیف ایسا ہوا ہون ملگیا ہی جسم بستر مین

سپند آسا جلا کرتی ہی پتلی اشک سوزان سے
نہ سمجھو موی مژگان اوٹھ رہا ہی دود مجمر مین

فراق یار مین تاڑی اڑین مار کر شیشہ
لبالب مے نہین آنسو بھری ہین چشم ساغر مین

لگایا ساغر مے کو جو اوسنی اپنی ہونٹوں سے
نظر آیا حباب اے برق ہمکو حوض کوثر مین

ہوئی ہی عکس سی آئینہ بندی یار کی گہر مین
لگی ہین پرتو عارض سی شیشی نور در مین

نظر آتی نہین دم صف مژگان دلبر مین
تماشا پتلیونکا ہو رہا ہی عین لشکر مین

مکان ہی یار کا روز ازل سی دیدۂ تر مین
رہا کرتا ہی وہ آئینہ رو باب سکندر مین

طلائی رنگ اوسکا چھپ گیا سونیکی زیور مین
نشان ہی پور کا مل گیا ہی حلقۂ زر مین

عجب عالم ہی پیراہن کا اوسکی جسم انور مین
گریبان گل خورشید ہی دامان محشر مین

دہن کی بوسی لیتی ہین خیال چشم دلبر مین
روان ہی کشتی مے اپنی گویا آب کوثر مین

وہ گریان ہون تھمی آنسو نہ مرنی پر بہی آنکھو سی
وفور اشک نی لکھا دیا پانی کی چادر مین

سوا اپنی نہین پاتی کبھی اوس آئینہ رو کو
ہمارا منہہ نظر آتا ہی وہی صاف دلبر مین

نقاب عارض انور جو تونی رات کو الٹی
چھپا چوند آگئی ایسی چشم ماہ و اختر مین

نہین ہین جابجا لخت جگر ان آنسوؤن مین اٹکے
جڑین یاقوتکی ہین ای پری موتیکی زیور مین

صفائی مین اگر تشبیہ دون اوسکی کف پا سے
اوسی دم جان پڑ جائی مسیحا سنگ مرمر مین

نہ ساقی مے پلا مجکو کہ محفل اوس بت سی خالی ہی
خدا کیو اسطی زہر ہلاہل بہر دی ساغر مین

جدائی ہو جوا ے رشک سلیمان تجھ سی ہاتھون سی
یقین ہی نگ کی جا ہو داغ سوزان خاتم زر مین

نہ رکہہ تو آجکل یا تو نکو فردا پر دکہا دی منہ
قیامت ہو ترا دیدار دیکہین لوگ محشر مین

بلا زلفین ہین آنکہین سحر رخ آفت ہی لب اعجاز
مسیحا سامری جن و پری ہین اوسکی لشکر مین

دوا بیمار غم لگی لب دندانکی بوسی ہین
ملا ہی شربت ورد و مکرر آب گوہر مین

فراق یار مین جلتا ہون شعلی دلسی اوٹہتی ہین
یہ ڈر ہی آگ لگجائی نہ داغ تن سی بستر مین

گل تو شک شب فرقت مین کانٹا سا کہٹکتا ہے
ہوئی ہین خار بستر ایک گل تہ تار بستر مین

فراق یار مین زلف شب فرقت نی مارا ہے
خیال زلف سی افعی بنی ہین تار بستر مین

کرینگی صید موی تیغ ابرو ایک عالم کو
تو ہنسین گی مرغ جان اوڑ اوڑکی دام الفت خوبان مین

نگاہ یار سی تا صید کا بچنا غیر ممکن ہی
ازل سی دشمنی قلبی ہی شہباز و کبوتر مین

۹۰

جو کھینچوں آہ میں عرش بریں کی پار ہو جائے
اگر نالی کروں سبع فلک پرزی اڑجائیں پھر مین

نہین ہی احتیاج آہ سوزان کی دعا انکو
نظر آیا نہین کچھ تا کبہی پہولونکی چادر مین

نہ غم کہاؤ وہی ہوگا وہی ہوگا وہی ہوگا
جو کچھ ہی حق قسمت مین نصیبونمین مقدر مین

اک نیا اک تازہ طرحدار بنا لیتی ہین
جب بگڑتی ہین نیا یار بنا لیتی ہین

جہانک تاکنی والونکی غضب ہین روک
آہ سی روزن دیوار بنا لیتی ہین

دور نزدیک برابر ہین نظر کی آگی
وقت پر تیر کو تلوار بنا لیتی ہین

کبک پر کیا ہی نہین ٹہوکرین کیا مین ہنسی
جس سی بیجای وہ رفتار بنا لیتی ہین

درد سر پاؤنکی مہندی ہی نہ آنکی لئی
ایسی سو فقرے وہ ہر بار بنا لیتی ہین

کفر و اسلام مین کیا شیخ و برہمن کیسی
ہر طرح اپنا گنہگار بنا لیتی ہین

خط رسانیکو نہین کوئی کبوتر درکار
دلکو ہم طائر طیار بنا لیتی ہین

خود فروشی سی یہ عالم ہی کہ مثل یوسف
ایک عالم کو خریدار بنا لیتی ہین

دیکھ سکتا ہی نہین کون بہلا بی پردہ
عکس سے سامنی دیوار بنا لیتی ہین

ی سبز باغ ہین ہجر مین کہاتی عاشق
دل کی بہلانیکو گلزار بنا لیتی ہین

قاتل خلق سراپا ہی دم نظارہ
اپنی ہر عضو کو تلوار بنا لیتی ہین

سرہی سودای سر زلف کہین جاتا ہی
عاشق ان پیچونکو دستار بنا لیتی ہین

کیون نہ وحشت ہو جو محبوب دکہائین آنکہین
سب کو دیوانہ یہ ہشیار بنا لیتی ہین

آدمی ضبط سی ثابت قدمی خاک کری
ماہ رو سیر مین سیار بنا لیتی ہین

منہہ چہپانیکا بہانا ہی فقط زینت بہی
آگی آپنی کو دیوار بنا لیتی ہین

یوسف ہند کہین کیون نہ خریدار اونہین
ہر جگہ مصر کا بازار بنا لیتی ہین

دل کی بہلانیکو معشوق برا ہو کہ بہلا
اپنی ہم کو نگا طرحدار بنا لیتی ہین

شہرہ منظور رہی ہونٹونکی مسیحائیکا
اسلئی آپ وہ بیمار بنا لیتی ہین

ایک کافر ہین یہ بت انس بر آئین کیونکر
سب خدائیکو طرفدار بنا لیتی ہین

شعبدہ اونکی ہنسی ہی کہ رولا کر ہر بار
برق کو ابر گہربار بنا لیتی ہین

جو تمنا ہی کہین اوس سی سوا دیتی ہین
بار احسان سی نگاہونکو جہکا دیتی ہین

شاد ہو کر اونہین غنچہ شمین جا دیتی ہین
جو کبھی آئینہ ہم مین لگا دیتی ہین

جا ہی انصاف ہی کیا لیتی ہین کیا دیتی ہین
جان جو لیتی ہین ہم اونکو دعا دیتی ہین

قد خم گشتہ عاشق یہ نہین ہی بیکار
جیب ہم دامن صحرا مین لگا دیتی ہین

موت ہی عمر کی مانند ترقی اپنی
آپ کو آپ بشر بڑہکی گہٹا دیتی ہین

جس سی امید نہو نفع کی پہر خاک ہی وہ
شجر خشک کو انسان جلا دیتی ہین

اہل ہمت کو قناعت ہی سخاوت کی دلیل
سلطنت ہڈیان کہا کہا کی ہما دیتی ہین

قتل عاشق کو اسی رنگ سی کرتی ہین حسین
دل چرا کر بہی کہین دزد حنا دیتی ہین

رکہی اللہ محبت سی بتونکی محفوظ
یاد سی اپنی خدائی کو بہلا دیتی ہین

گل قالین کی نزاکت سی وستی تاب کہان
کانٹی چبہتی ہین اگر انکو بچہا دیتی ہین

مہربانیکی یہ معنی ہین کہ موسی کی طرح
معجزہ عیب کو منظور عین بنا دیتی ہین

صورت شمس و قمر رنج سی خالی ہی کون
کوئی جلتا ہی کہین داغ لگا دیتی ہین

ربط ناجنس سی امکان نہین عالم مین
نخل کا نخل مین پیوند لگا دیتی ہین

جیب پر کیا ہی قیامت کو تمہاری جیسے
دہجیان دامن محشر کی اوڑا دیتی ہین

درد تو اور دم نزع بھی بہر تسکین | کوئی کہتا نہین اتنا کہ بلا دیتی ہین

اب یہ حالت ہی کی فرقت مین عدو ہین جیتی | میری مرنیکی بھی لوگ دعا دیتی ہین

لکہین کیا خط کہ نہین اونکی کتابونکی جواب | نامہ بر ہی مجھی پیغام قضا دیتی ہین

اونکی آنی سی بجا مین تو کہا لوگون نے | سچ ہی دیکہو بہی لوگ جلا دیتی ہین

وہ دُرِ شمع گلِ رخسار صنم دیکہہ لیا | ہٹی کیا زیب تمہین نام خدا دیتی ہین

کیا سجاوٹ ہی قد یار کی اللہ اللہ | ناز و انداز بہی خرّا دہ چڑہا دیتی ہین

موت ہی اونکا ہنسی مین یہ بناوٹ کا بگاڑ | جان تک ہمتو لڑا ہی ہین لٹا دیتی ہین

صور کیسا کہ فقط دیر ہی فرمانیکی | حشر تو ناہی جو زنجیر ہلا دیتی ہین

پای نازک کو نہین فرش کی حاجت اصلا | سر اوٹہاتی ہین تو ہم راہ مین بچھا دیتی ہین

آب خنجر کی مزی اہل فنا سی پوچھو | خضر بہی جان یہان آکی لڑا دیتی ہین

اضطراب شب فرقت کی نہ پوچھو حالت | ہر گھڑی اوٹہکی گجر آپ بجا دیتی ہین

ہین امکان ملی رتبۂ اعلی ہی رنج | دست بیمار مین جینی کو عصا دیتی ہین

اضطراب شب غم دیکہکی بہر تسکین | رحم کہا کہا کی گجر لوگ بجا دیتی ہین

کیون نہ مشتاق سخن جانون سی گذرین ای بت
مردی جیتی ہین جو وہ ہونٹھ ہلا دیتی ہین

کہائی راہین نکالین رنج ہجر یار مین
سر کی ٹکرانی سی در بن نکلی دیوار مین

بنگیا آخر تماشا رنج ہجر یار مین
مین جو نکلا گہر سی میلا لگ گیا بازار مین

شعبدہ دکہلادیا رو کر فراق یار مین
آنکہ نی موتی پروئی آنسوونکی تار مین

کیون نہو صحرا نوردی جستجوئی یار مین
اوسکا سودا ہی کہ جو بکتا نہین بازار مین

مین جواہر پوش ہون رنج فراق یار مین
آنکہ نی موتی پروئی تار جسم زار مین

لاغری سی خوب سے چہپی خانۂ دلدار مین
چہپ رہینگی آج ہم بہی رخنۂ دیوار مین

زہر پہنسا ہی خم زلف دراز یار مین
دل پہپہولا ہوگیا اپنا دہان مار مین

دنگ ہی عقل بشر وصف صفائی یار مین
آئینہ بنتا ہی پرتو روزن دیوار مین

دلکا پہنسنا زہر ہی زلف دراز یار مین
دانت موتی بنگیا جا کر دہان مار مین

گرم رو ہمسا نہین دشت جنون مین دوسرا
آبلی پڑ پڑ گئی یکسر زبان خار مین

جانکو بیچی تو لی اونکی خریداری کا نام
سرد ہو جائیگا عالم گرمئی بازار مین

زہر ہو جاتی ہی نعمت جب ہی موذی کی پاس
گوہر دندان ہی چہالا دہان مار مین

دلسی جسدم آ کہینچی دیکہہ لی تصویر یار
تیر بنیا جب چلا روزن ہوا دیوار مین

کہل گئی قاتل پر آخر شورش جوش جنون
چاٹ کر میرا لہو چہالا پڑا تلوار مین

وہ قدر کچہہ پاتا نہین عالم مین حسن بی ثبات
کوڑیونکی مول گل بکتی پہری بازار مین

اوس بت کافر کا تہا اور یہی قاتل ہوا
رشتۂ زنار ڈورا بنگیا تلوار مین

چہوٹکر یار وطنسی اپنی قدر کچہہ رہتی نہین
گل جو نکلی باغ سی بکتی پہری بازار مین

سنگ سی بدتر ہی نازک طبع کی مٹی خراب
گل کو رتبہ لعل کی آگی نہین بازار مین

ربط کو درکار ہی الفت کا نازک سلسلہ
سیکڑون موتی نظر آتی ہین ہاں تار مین

مال کی آگی جہانمین حسن کو رتبہ ہی کیا
منزلت گل کی نہین کچہہ جوہری بازار مین

یوسف مصری کجا و لیلی مجنون کجا
جسکا دیوانہ ہون وہ سودا نہین بازار مین

نام ہی خورشید منزل قصر عالی جاہ کا
دہوپ کا عالم ہی اونکی سایۂ دیوار مین

پیش الفت درہم و دینار کو رتبہ ہی کیا
بندہ بی زر ہین ہمکو بیچلو بازار مین

خواب غفلت سی نہین ہٹتا ہی نور معرفت
بند ہو جاتی ہین آنکہین دولت بیدار مین

قسمت بدسی جہان مین ہم ہین جنس زبون
مفت بہی لیتا نہین کوئی جسی بازار مین

ضدسی اوس شکرلب کی کوئی شی خالی نہین
سحر ہی گفتار مین اعجاز ہی رفتار مین

بڑہگئی اشکونسی اپنی آبروی چشم زار
تار کی بہی قدر ہی جبتک گہری تار مین

ہوئی تن عشق مژہ سی نشتر فصاد ہین
آب خنجر کی روانی ہی لہو کی دہار مین

چاہئی پہر ہنر اصل و نجابت بہی ضرور
کب برش تلوار کی ہی چوب جوہر دار مین

ہر جگہہ رونق بڑہی پرتو سی روی صاف کی
وہ جو نکلی آئینہ بندی ہوئی بازار مین

بڑہگئی سرگشتگی داغ جنونسی برق اور
شعلہ جوالہ ساری پیچ ہین دستار مین

ایکدم مجہسی جدا وہ جان جان ہوتا نہین
شکل قالب سایہ ہی اوسکی مین کہان ہوتا نہین

سبز باغ دہر مین برگ خزان ہوتا نہین
پیر ہوکر پہر بشر کوئی جوان ہوتا نہین

پردہ عارض سی عارض کب عیان ہوتا نہین
چادر مہ مین قمر ہرگز نہان ہوتا نہین

بہیجکر قاصد کو پچہتاتا ہون اسیار شک ری
وہم میرا دیکہئی کیا کیا گمان ہوتا نہین

آفتاب نقش پائی یار کا عالم نپوچہہ
کونسا دالان برج آسمان ہوتا نہین

ایک جاتا ہی تو آتا ہی عدم سی دوسرا — اوسکی محفل کا کبھی خالی مکان ہوتا نہین

ق

حسن مین شہرت جو اوسکی ہی تو میری عشق مین — تذکرہ دونوکا عالم مین کہان ہوتا نہین

وہ جو نازک ہی تو مین بہی ناتوان و زار ہون — وہ اگر پوشیدہ ہی مین بہی عیان ہوتا نہین

خاکساری کل جہان مین سب سی عالی رتبہ ہے — یہ زمین وہ ہی کہ اسپر آسمان ہوتا نہین

دو قدم فرقت مین چلنا بہی خلاف عقل ہے — جسم مین اپنی لہو بہی اب روان ہوتا نہین

ایک سی ہے ایک عالی سر اوٹہا کر یون چلا — کس زمین پر اپنی پر پر و آسمان ہوتا نہین

بزم عالم مین طلسم نو دکھایا زلف نے — کون کہتا ہی کہ بن آتش دہوان ہوتا نہین

طاقت رفتار کسکو ضعف کا عالم یہ ہی — آنکہ سی آنسو بہی اپنا اب وہان ہوتا نہین

کیون نہ دل نالی کری عمر روان کا کوچ ہے — بی درا دنیا مین کوئی کاروان ہوتا نہین

سفلہ عالی مرتبہ بڑہنی سی پائی حل کیا — جادہ پامال خط کہکشان ہوتا نہین

ختم ہی تجہ پر لطافت کسطرح تشبیہ دون — جسم حور خلد بہی اے روح روان ہوتا نہین

تیری کوچہ مین جو عاشق مین عجب اسکا ہی کیا — کس چمن مین بلبلونکا آشیان ہوتا نہین

دم بخود سدی عدم جاتی ہین لاکہون قافلے — اس سفر مین کوئی زنگ کاروان ہوتا نہین

غم کو ای جان حزین تو نعمت عظمیٰ سمجھ
تنگ کوئی مہمانسی میزبان ہوتا نہین

اہل رفعت کی لئی برگشتگی ہی دور ہی
گردشونسی پست کوئی آسمان ہوتا نہین

عاشقونکا دخل کیا سوز غم فرقت کیلئے
یہ وہ آتش ہی عیان جسکا دہوان ہوتا نہین

ظرف عالی ہو تو اعلیٰ سب سی نیچا ہی پست
کس جگہ نیچی زمین کی آسمان ہوتا نہین

آدمیت چاہئی تاثیر صحبت کی لئی
آئینہ آئینی سی آئینہ دان ہوتا نہین

منہہ دکہادی نزع مین تا مشکل آسان ہم کو ہو
تجہسی اتنا بہی تو ای جان جہان ہوتا نہین

دولت دنیا کجا و ہمت و جرأت کجا
شیر قالین فرش سی شیر ژیان ہوتا نہین

ہمکو وہ پوچھی تو باہر آپسی ہو جائین ہم
شکر کی جا ہی کہ ہمپر مہربان ہوتا نہین

دوسرا عالم بدلتا ہی پہنکر رخشت
چاند کا اوس مہ پر کس گمان ہوتا نہین

تجہسی اعلیٰ اور بہی ہین کچہہ عجب اسکا نکر
ای پریرو آسمان پر آسمان ہوتا نہین

تنگ ہی غنچہ بہی اوس دہن کو دیکہہ کر
سو زبانون سی ہی ہن کا کچہہ بیان ہوتا نہین

زلف شبگون ہی دلیل شعلہ رخسار یار
برق روشن ہی کہی آتش دہوان ہوتا نہین

آمادہ کوچ پر ہین ارادے سفر کی ہین
اب منتظر فقط خبر نامہ بر کی ہین

مانند بوے گل چمن روزگار مین
وہ شہسوار موج نسیم سحر کی ہین

آزاد وبہرور نہین ہوتی تمام عمر
محتاج سرو باغ جہان مین ثمر کی ہین

سن سنکی نالی غیر بہی بیچین ہو گئی
دشمن تلک جہان مین قائل اثر کی ہین

سیدہی عدم کی راہ ہی کیونکر شمال دین
مضمون پیچدار تمہاری کمر کی ہین

ڈوبی ہوی ہے حسن مین دانتونکی عکس سے
دریا روان حضور مین آب گہر کی ہین

قوس خدا ان ابروونکو کیون نہ سمجہی برق
تیر شہاب تیر تمہاری نظر کی ہین

وہ شاہ حسن جو بے مثل ہی حسینونمین
کبہی فقیر بہی تہا اونکی ہمنشینونمین

اگر حیات ہی دیکہین گی اکدن دیدار
کہ ماہ عید بہی آخر ہی ان مہینونمین

رقیب آپکی محفل مین آنکہہ سی دیکہین
بسر نہ اپنی کبہی ہوگی ان کمینونمین

تمہاری عکس سی روشن ہین در و دیوار
لگی ہین نور کی آئینی دور بینونمین

عیان ہین جہونکی انگور صاف کہتا ہون
کہ بندہ بہی ہی اسی گل کی خوشہ چینونمین

وہی ہین ہم کہ شب و روز پاس رہتے تھے
مصاحب اور نہ تھا کوئی ہمنشینون مین

نہ اختلاط نہ وہ آنکھہ ہی نہ وہ چتون
یہ کیا سبب کہ پڑا فرق سب قرینون مین

خیال انکو اتنا نہین کہ کیا گذری
اب آنکلتی ہین عاشق کبھی مہینون مین

نہین ہی تیونکی تصور سی کوئی دل خالی
خدا نی انکو دئی ہین مکان سینون مین

نہین ہی جامہ فانوس نور کا مانع
عبث چھپاتی ہو بازو تم آستینون مین

مآل کار وہی سب کا ہی وہی آغاز
ہزار فرق کرین خود پرست دینون مین

عبث حریص ہوس سی ذلیل ہوتی ہین
امٹ ہی برق جو تحریر ہی جبینون مین

گزک کو چوک مین جا کر کباب لیتی ہین
وہ رند ہین کہ اجاری شراب لیتی ہین

کبھی ہین قیس کبھی کوہکن کبھی وامق
نئی لباس مین تازہ خطاب لیتی ہین

کہان ہی فرصت نشو و نما زمانی مین
فلک مٹاتا ہی جب دم حباب لیتی ہین

تڑپ نہ ایدل بیتاب خط کی پرزون تک
خدا جو چاہی تو اوسی جواب لیتی ہین

نہ پوچھو برق سبب اپنی دم شماری کی

تمام عمر کا ہم سی حساب لیتی ہین

پانی ہو جاتی ہین پتھر وہ اثر رکھتی ہین
پھر بھی نالونکی ہی کچھ آپ خبر رکھتی ہین

ہم وہ عاشق ہین کہ عاشق ہین ہماری معشوق
سرو بھی اپنی گلستان مین ثمر رکھتی ہین

بات کہنی کی لئی سب مین ہین ہم ہی مشہور
نام کیواسطی دنیا مین کمر رکھتی ہین

سب سی چلتی ہوئی آنکھونسی وہ نہین دیکھا ہے
پھر یہ کیونکر نہ کہین لوگ کمر رکھتی ہین

ہاتھ پہنچتا ہی تو بازو بھی ہین کام آتا
بی پر و بال ہین جو دام مین پر رکھتی ہین

ق

کام آتا نہین جوہر جو خریدار نہو
فائدہ کیا ہی اگر لاکھ ہنر رکھتی ہین

قدردان کوئی میسر نرہا عالم مین
کس کو دکھلائین جو ہم لعل و گہر رکھتی ہین

آدمی ہین نہ تنگ آئین کہانتک غم سی
ہم بھی دل رکھتی ہین ایجان جگر رکھتی ہین

نام جانیکا نہ لی لی کی ستاؤ اتنا
اونسی ڈر جاہئی جو تم سی حذر رکھتی ہین

کم نہین ظلمت گیسو سی شب غم ای برق
روز محشر ہی وہی ہم جو سحر رکھتی ہین

غش کرین حضرت موسی بھی تو کچھ دور نہین
قدرت اللہ کی ہی وہ بت مغرور نہین

کوئی تجھسا بخدا ای بت مغرور نہین — چاند ہی چودھوین کا عارض پہ تو نور نہین

بی بلائی ہوئی جانا مجھی منظور نہین — اونکا وہ طور نہین میرا یہ دستور نہین

دیکھین بی پردہ تجھی آنکہ مین یہ نور نہین — تاب نظارۂ برق شجر طور نہین

کف موسی کو نہین روح جبین سی نسبت — قد بالا کی برابر شجر طور نہین

لن ترانی کی یہ معنی ہین بجا ہی گوئی — دیکھی بی پردہ تجھی کوئی یہ مقدور نہین

جب کہا مینی کہ تڑپیگی تہ خاک بہی روح — ہنسکی فرمانی لگی خلد مین کیا حور نہین

ناز کا بوجہ اوٹھائین یہ نہین ہمکو دماغ — عاشق عارض پر نور ہین مزدور نہین

کعبۂ دل کو نہ توڑو نہ بنیگا ای بت — اسکا معمار خدا آپ ہی مزدور نہین

ہاتھ پر ہاتھ جو رکھا تو یہ ہنسکر بولی — مچھلی بازو کی ہی ماہی سقنقور نہین

وہ کہان تاج کہان تخت کہان مال و منال — قابل اب بھیک کی بہی کاسۂ فغفور نہین

کون ہی کس سی تجھی دیجئی عالم مین مثال — ای پری ایسی تو فردوس مین بہی حور نہین

غش کسی کہتی ہین جاتی ہی اسی دیکھہ کی جان — بجلی ہی کان کی برق شجر طور نہین

ایک ہین شاہ و گدا سب شکم مادر مین — کوئی مٹی کی تلی قیصر و فغفور نہین

بی عبادت نہ خدا بخشیگا سبحان اللہ
ایسی فردوس سی ہم گذری کہ مزدور نہین

آزمانا جو ہی منظور تو یہ جان ہی کیا
وہ طلب کیجئی جسکا مجہی مقدور نہین

نام ہی نام ہی بس اپنی تو مختار ہیکا
کونسی بات مین فرمائی کہ مجبور نہین

مین وہ بیکس ہون کہون کبہی بہولی ستی قدم
کوئی کہدی یہ اگر خلد مین انگور نہین

کوچۂ زلف ہوا ضعف سی کالی کوسون
ورنہ ہمت کی تو نزدیک یہ کچہہ دور نہین

بی مری چین نہ آئیگا دکہا دو رخسار
چاندنی زخمونکو درکار ہی کافور نہین

کہکی مہتاب تجہی داغ لگاؤن کیونکر
منہہ نہین کان نہین ناک نہین نور نہین

دخل کیا پانی سی بختون کی سیاہی ہو جلے
بارش اشک علاج شب دیجور نہین

لاکہہ نعمت ہی جو بی رنج ملی نان جوین
پانی پی لینگی اگر بادۂ انگور نہین

چاندنی چہٹکی ہی عکس رخ نورانی سے
شب مہتاب ہی گیسو شب دیجور نہین

دمبدم اوٹہتی ہین طوفان جو برق اشکونکی
نوح کا وقت نہین آنکہہ ہی تنور نہین

مطلع

پہر کی جسوقت جام لیتی ہین
پہلی ساقی کا نام لیتی ہین

چاہتا ہی اگر خدائی کریم — خدمت اہتمام لیتی ہین
پہر اوسی طرح بزم مین جاکر — جام پر اونسی جام لیتی ہین
پہر وہی دور دور ہوتا ہی — پہر وہی اپنا کام لیتی ہین

قطعہ

ننگ آتا ہی مجہسی عالم کو — کس حقارت سی نام لیتی ہین
کیون اوڑاؤن نہ جیب کی ٹکڑی — وحشیان خاص و عام لیتی ہین

قطعہ

اوس سی بیجا ہی خون کا دعوا — نا سمجہہ اسکا نام لیتی ہین
صید صیاد سی زمانے مین — کب بہلا انتقام لیتی ہین

مرتبہ ہی نہ پوچہئی ای برق
کب وہ میر اسلام لیتی ہین

غم سی بیخود وہ ناتوان ہوئین — یہ نہین جانتا کہان ہوئین
گر پڑا جس جگہہ وہین کا ہوا — اشک کیطرح سی روان ہوئین
عمر بہر حسرت کلام رہی — بی دہن وہ ہین بی زبان ہوئین
لوگ جو کچہ کہین وہ کہنی دو — ہوش عالم کسی جوان ہوئین

صورت اشک زندگی گھر بہے — پھر نہ آوین اگر روان ہوئین

برق رفعت عیان ہی شعر و نسی
سب زمینونکا آسمان ہوئین

وہ بلا ہین جو ہوا پہ کبھی آجاتی ہین — کوچہ زلف کی بھی خاک اوڑا جاتی ہین

خار مژگان سی گل تازہ کھلا جاتی ہین — شجر خشک مین کھٹکا وہ لگا جاتی ہین

عاشق زار کہان کوہ غم عشق کہان — جو فرشتی سی اوٹھی وہ اوٹھا جاتی ہین

خط کی لینی مین بھی انکار ہی لکھنا کیسا — غیر کیا جانئی کیا اوسکو پڑھا جاتی ہین

مین تو کیا ہون کہ اونھین کھینچکی لاؤن گھر مین — حضرت خضر کو وہ راہ بتا جاتی ہین

کم نہین منعم نافہم بھی مزدور وسی — گھر کسی اور کی رہنی کو بنا جاتی ہین

زہر غم کی وہ حلاوت ہی کہ ہر دم ای برق
جانکر نعمت جنت اسی کھا جاتی ہین

اگر ملال کا اونکی کچھہ خیال کرین — جواب جسکا نہ آئی وہ ہم سوال کرین

اگر تمھاری غمونکا نہ کچھہ خیال کرین — کبھی دیکھہ سکین آپ ہم وہ حال کرین

اگر جمال رخ یار کا خیال کرین
کبھی نہ شمس و قمر دعوی جمال کرین

یقین ہی اگر انصاف سی خیال کرین
ہماری حال سی بدتر وہ اپنا حال کرین

اگر نہ رنجش محبوب کا خیال کرین
کسیطرح انکھہ سی ٹپکا نہو وہ حال کرین

یہ چال ڈھال یہ صورت یہ انکھہ ناک کہان
ہزار رنگ سی گل منہہ کو لال لال کرین

زبان تیغ سی دیجی اگر جواب ہمین
دہان زخم سی پہر زخم کا سوال کرین

تمہاری سایہکی حسرت مین کہتی ہین یہ درخت
خدا کری کہ ہمین بہی کبہی نہال کرین

اجل تہی میری بہانہ فقط فراق ہوا
کچہہ آپ لین نہ اس بات کا ملال کرین

قیامت آئی جو قامت سی کیا عجب اسکا
اوٹہائین سر تو زمانیکو پائمال کرین

عجیب ناک ہی اونکا یہ جو سری
چلین جو چال تو عالم کو پائمال کرین

مزاج یار کی تاثیر ہی مقدر مین
فراق ہو جو کبہی خواہش وصال کرین

مزاج آئی اگر ناز سی تعلی پر
فلک کو سکل زمین چلکی پائمال کرین

بنی جنون مین گریبان دامن صحرا
قد خمیدہ سی پیدا وہ ہم ہلال کرین

شبیہ ابرو جانان کبہی نہین ممکن
ہزار چرخ رخ بدر کو ہلال کرین

دہن نہین ہی کہ دینگی جواب عاشق کو / پہر اونسی کونسی امید پر سوال کرین
زیادہ بکنی سی حاصل ذلیل ہونا ہی / جواب پائین تو البتہ ہم سوال کرین

فراق یار مین جینا حرام ہی ای برق
خدا کی واسطی کہین ہمین بہی حلال کرین

زیور نئی جہان سی اوس سیم تن کی ہین / ساتون ستاری ساتہہ نگین نو رتن کی ہین
جانسوز کیا سخن لب رنگین سخن کی ہین / شعلی بلند آتش لعل یمن کی ہین
ظاہر لبونسی وصف تمہاری دہن کی ہین / معنی کیطرح حرف نمایان سخن کی ہین
بزم عدم مین جلسی رہین گی اسیطرح / سب آشنا وہان بہی ہماری وطن کی ہین
اہل عدم سی پہونچینگی ہستی سی جا کی ہم / کس جا مسافر اور ہماری وطن کی ہین
ہنستی ہین گلعذار تن زار دیکہہ کر / گویا کہ تار موج نسیم چمن کی ہین
کیون اوڑ چلی نہ زلفونسی تو ای پری خصال / شہبال موج نکہت مشک ختن کی ہین
خوش طینتی ضرور ہی دنیا مین بہر نام / مشہور اپنی نافونسی آہو ختن کی ہین
کیا چشم بد سی حسن رخ یار کو ضرر / اسپند خال آتش رنگ بدن کی ہین

یکسان مآل کار ہی درویش کی طرح
محتاج بادشاہ بھی دو گز کفن کی ہین

کیون لنگڑونسی جوش جنون مین ہو نمود
بانی ہماری پاؤن مین یہ بانکپن کی ہین

زلف و مژہ کی چال مین کیا نوک جھونک ہی
دیوانی ہم تو آپکی اس بانکپن کی ہین

مرنی کی بعد بھی نہ ملا چین زیر خاک
ماری بدنکو تار ہماری کفن کی ہین

داغونسی خانہ باغ ہی قصر وسیع دل
نالی ہماری سرو ہماری چمن کی ہین

بوسونسی پیاس تشنۂ دیدار کی بجھی
گویا تمہاری ہونٹ عقیق یمن کی ہین

گلشن ہی سوز دل سی نیستان استخوان
داغ پلنگ پھول ہماری چمن کی ہین

رخسار یار و چشم و لب و بینی و ذقن
آٹھون بہشت پھول ہماری چمن کی ہین

مجھسی جدا ہوا تو رقیبونسی مل گیا
یہ جوڑ توڑ سب اوسی خاطر شکن کی ہین

ہر وقت انقلاب دکھاتا ہی روزگار
دور فلک نمونی تمہاری چلن کی ہین

گھبرائینگی وہ خلد مین حورونکو دیکھ کر
جو جو چلیس آپ کی اس انجمن کی ہین

دربار امتحان ہی کہ خنجر بکف ہی یار
سب عاشقونکی شکل سر و نیم کفن کی ہین

کہتی ہین جسکو کوثر و تسنیم و سلسبیل
سوتی روان تمہاری یہ چاہ ذقن کی ہین

موج تبسم انکو ہنسی مین بارہی
گویا یہ ہونٹہہ برگ گل یاسمن کی ہین

کس کسکا وہ علاج کری رنج ہجر مین
طالب ہزار ون انکہی سیب ذقن کی ہین

کہتا ہی اپنی ہونٹہہ وکہاکر وہ طعن سی
کس بات پر یہ شہری عقیق یمن کی ہین

ہنسنی کی بات رنجمین دیتی ہی برق رنج
آندہی خزامین جہونکی نسیم چمن کی ہین

کیونکر ایجان کہون عاشق شیدا مین ہون
کون ہون رتبہ ہی کیا میرا بہلا کیا مین ہون

عاشق آئینۂ عارض زیبا مین ہون
طوطی طرز سخن بلبل گویا مین ہون

قمری سرو قد ای سرو تمنا مین ہون
مہر انور ہین جو رخسار تو حربا مین ہون

یون تو کچہ رتبہ نہین ہی لئی کیا مین ہون
پر وہی تم ہو جو ای سرو تمنا مین ہون

یہی ہر بار کہون عاشق شیدا مین ہون
زندہ سو بار جو مر مرکی دوبارا مین ہون

یون تعلی سی کہا کبہی مسیحا مین ہون
مین تو جب جانون کہ اس دردسی اچہا مین ہون

قابل دید جہان عیسی سراپا مین ہون
کیا تماشا ہی کہ دنیا کا تماشا مین ہون

ایسی تعریف سی گذرانہ بناؤ مجکو
ساری عالم سی برا ہونیکو اچہا مین ہون

تا کجا ضبط فغان صبر و تحمل تا کی — آدمی عاقبت ای سرو تمنا مین ہون

کونسی عاشق بیجا نکو جلا یا تمنی — نہ کہو سامنی سیر ہی کہ مسیحا مین ہون

جھوٹی موتی ہین گہر گوہر دندانکی حضور — جوہری خوب سمجھتی ہین کہ سچا مین ہون

سر اوتر جای تو میلی نہ کبھی تیور ہون — راہ محبوب مین ثابت قدم ایسا مین ہون

زشت کہی مجھی یا نیک برا ہون کہ بھلا — ہر طرح آپکا ای سرو تمنا مین ہون

جو کہا تمنی وہی سچ ہی خفا ہوتی ہو کیون — ساری عالم سی برا خلق مین جانا مین ہون

لا دوا درد دل زار ہی کیا اسکا علاج — نہین ممکن صحت عشق سی اچھا مین ہون

جانور ہو کی قناعت سی ہما سعد ہوا — استخوانونکی لئی کیون سگ دنیا مین ہون

کیا کمر اوسکی فقط نام کو ہی عالم مین — دہن تنگ یہ کہتا ہی کہ عنقا مین ہون

اشک جاری ہین تصور ہی ہم آغوشی کا — دُر یکتا ہو جو تم چشمونسی دریا مین ہون

غیبت اچھی نہین ہجو تی ہی غلط گو ہین رقیب — سامنی کہدین جب ای سرو تمنا مین ہون

مین وہ دیوانہ ہون دیوانہ ہی عالم میرا — ساری دنیا کا فقط ایک تماشا مین ہون

یہ نیا رنگ ہی اغیار تو سب عیش کرین — رنج سہنی کو فقط ای گل رعنا مین ہون

سایۂ قامت موزون ہی کہین اس سی بلند
یون کہی عجز سی وہ حور کہ طوبا مین ہون

چال دکہلاکی یہ عشاق سی کہتا ہی وہ گل
حور کیون کہتی ہو یہہ محکبو طوبا مین ہون

آپ جل جائنگی سب آگ لگانی والی
دو گہری مین ہی تم ہو وہی حنا مین ہون

دم کا مہمان ہون سدہ دکہا دو صورت
جان بلب ہو برسی ای میری مسیحا مین ہون

اٹھونگا حشر کی دن ہی یہی کہتا ای برق
بنت اوس کافر بیدین کا خدایا مین ہون

ای پری رو شکل ستم سوز آنکہین ہوگئین
لڑکی تیری آنکہ سی مشہور آنکہین ہوگئین

جب سی دیکہا ہی تجہی ملتا نہین ہی گرد ماغ
تیری آنکہونکی طرح مغرور آنکہین ہوگئین

صبح سی تا شام روتا ہون تو بوسہ دیتی ہین
عشق کیا ہی مین کیا مزدور آنکہین ہوگئین

بجلیان برق نظر مین غش کری کیونکر نہ خلق
کیا تجلی ہی چراغ طور آنکہین ہوگئین

ہم تصور مین چہپاتی ہین بہلا دیکہین تو غیر
پردہ ہائی چشم مین مستور آنکہین ہوگئین

میکشی اوسکی جو یاد آئی شب مہتاب مین
مین یہ رویا ساغر بلور آنکہین ہوگئین

بوسۂ جام لب میگون کی یہ تاثیر ہے
اشک گلگون می ہوی انگور آنکہین ہوگئین

تیری باتین کو نسی میری نظر مین اب نہین
پاس ہی سی نہایت دور آنکہین ہوگئین

مانع دیدار حیرت ہے گہر مین تو کیا
چشم روزن کیطرح بی نور آنکہین ہوگئین

حسرت دیدار نی داغونکو روشن کر دیا
عضوہای تن مین بی دستور آنکہین ہوگئین

پرتو رخسار پردہ بنگیا رخسار کا
چادر مہتاب مین مستور آنکہین ہوگئین

لب مسیحا ہین تو ہون دعوا نہ اتنا کیجی
کیا کیا تمنی اگر رنجور آنکہین ہوگئین

آج کو صحت جو ہوتی کون بچتا خلق مین
عین حکمت ہی جو وہ رنجور آنکہین ہوگئین

چشم پوشی کرتی ہین بکہین بہلا کیونکر اونہین
بی چہپائی آنکہ سی مستور آنکہین ہوگئین

رشک سی اپنا ہی ای رشک قمر خالی نہین
لب مسیحا جب ہوئی رنجور آنکہین ہوگئین

سوز باطن ہم سی کانسی نکالین آپ نی
کیا سخن کو دیدۂ بددور آنکہین ہوگئین

چڑہکی نظرون پر ملا رتبہ دوبالا حق ہے
نصرت اللہ سی منصور آنکہین ہوگئین

آئینہ ہی جسم آنکہین پڑ گئین جس عضو پر
شکل سرو اوس مین عیان ای حور آنکہین ہوگئین

جب تصور اوسکی چشم مست کا آیا مجہی
جام نرگس کی طرح مخمور آنکہین ہوگئین

ہی بسی سی برق رونیکی سوا سوجہا نہ کچہ

دل جو زلفون مین پہنسا مجبور آنکہین ہوگئین

دل رہی پہنسکر ہمارا کس طرح آرام مین
حلقۂ گیسو ہی گویا قیدخانۂ شام مین

دل چلا ناکام آیا کچہ نہ اپنی کام مین
پختگی کرتی رہی کیا کیا خیال خام مین

شعر کہتا ہون خیال عارض گلفام مین
مرغ زرین فلک آیا ہی میرے دام مین

پرتو رخسار سی خط نظر گلگون نہین
سر بسر میرا لہو ہی تیغ خون آشام مین

یہ نہین تارے سی عیان آہ دل بیتاب سی
پڑگئی روزن ہزارون ہی سقف بام مین

دست رنگین کی لکیرین دیکہکر ثابت ہوا
طائر رنگ حنا آیا ہی تیری دام مین

گیسوی شبگون کہان ہی شب وقت کہان
فرق ہی دن رات کا اے عمر صبح و شام مین

زینت دشمن ہی میری لاغری وہ صید ہون
موی مژگان بن گیا ہی جسم چشم دام مین

نور سی پینا ہوا اندہا پرتو رخسار سی
مہر تیلی بن گیا اسی مہر چشم دام مین

صیدگاہ دہر مین بیجا تلاش برق ہی
صید کو صیاد خود دیتا ہی دانہ دام مین

اوس قمر کی آتی ہی صبح قیامت ہوگئی
مہر کا عالم ہوا اپنی چراغ شام مین

تیری آنکہون کی تصور مین روان ہی اشک
جام دریا مین نظر آتا ہی دریا جام مین

۹۰

جوشِ سودائی طوافِ کوچۂ محبوب ہے | چاک ہین لاکھون ہماری جامۂ احرام مین

سالکِ راہِ خدا کو ننگ آرائش سی ہے | سادگی واجب ہی شرعاً جامۂ احرام مین

زینتِ دنیا سی حاصل قیدِ ہستی مین نہین

فائدہ ای برق کیا گو ہٹہ اگر ہی دام مین

بلائی شبِ ہجر ٹلتی نہین | قیامت تلک توپ چلتی نہین

مقدر سی کچھ اپنی چلتی نہین | ہوس کوئی دل کی نکلتی نہین

نہ لایا خطِ یار کوئی سفیر | کبھی اپنی چھٹی سی نکلتی نہین

ضروری ہی دریا دلی بہرِ نام | کبھی ناؤ خشکی مین چلتی نہین

مقدر مین جو ہی وہ ہوگا ضرور | کہ آئی ہوئی موت ٹلتی نہین

شبیخون کیا عکسِ رخسار نی | کبھی تیغِ مہتاب پہ چلتی نہین

ضرر کیا ترمیونکو ہی آگ سی ہے | نقابِ رخِ یار سے جلتی نہین

سیہ داغ سب تیرہ بختی سی ہے | یہان شمعِ خورشید جلتی نہین

معطر ہی تن نکہتِ یار سی | صبا عطر کس روز ملتی نہین

نہ پہنچا کبھی یار تک دست وہم
یہان موٹہہ ساحر کی چلتی نہین

رقم کیا کرون ناتوانی کی حال
سیاہی بہی لکہنی مین چلتی نہین

منٹ ہی پہر فرقت یار مین
گہڑی بہی شب غم مین چلتی نہین

نہین تو تو غلمان جنت ہین غول
کسی سی طبیعت سنبہلتی نہین

حسینو نسی ملتا نہین کچہ ثمر
کبہی شاخ بلور پہلتی نہین

نہین رخت ہستی کو ہرگز ثبات
گلی مین یہ پوشاک چلتی نہین

نہوین کج کلاہی سی پنہان ہین
کبہی تیغ ابرو اوگلتی نہین

رقم کر رہا ہون مضامین زلف
زبان قلم زہر اوگلتی نہین

خدا حافظ اچہی نہین طور برق
طبیعت تمہاری سنبہلتی نہین

اوسکی سکہلائی ستم ابتک فلک کو یاد ہین
مہر دمہ منہہ پر نشان سیلئی استاد ہین

ہم سبکروحی کی باعث قید سی آزاد ہین
وحشت آباد جہان مین نکہت برباد ہین

بحر مین اوس گل کی قیدی عاشق آزاد ہین
آشیانی بلبلون کی خانہ صیاد ہین

عالم ایجاد مین اونکی یہ سب ایجاد ہین
مانی و بہزاد کی بہی مانی و بہزاد ہین

ختم تجہپر عالم ایجاد کی ایجاد ہین
دو گلی تصویرین تیری مانی و بہزاد ہین

میری مرنی کی خوشی ہی دوست دشمن شاد ہین
مندرج نامونمین مضمون مبارکباد ہین

کوئی محبوب ستمگر مجہسی اوڑ سکتا نہین
صید مین وہ ہون کہ میری دام مین صیاد ہین

جور اوس شیرین دہنکی منہہ سی کہہ سکتی نہین
شکوی گویا مرہم زخم لب فرہاد ہین

کاونسی کوئی معشوق جہان خالی نہین
اس روش سی گل بہی خار گلشن ایجاد ہین

سیکڑون قاتل فراق یار مین ہتی ہین گرد
استخوان پہلو کی جائی خنجر جلاد ہین

ہرجگہہ جلوہ نیا ہی عاشقان حسن کا
دشت مین مجنون لقب ہی کوہ پر فرہاد ہین

اہل جوہر کو لباس ظاہر سی ننگ ہی
تیغ عریان قضا مجنون مادرزاد ہین

لاکہہ مانع ہون وہ تو چند مین لیکن جائینگی
سیکڑون اونکو بہانی اسطرحکی یاد ہین

خوف دربان و معشوق عاشقونکو نہین
سیکڑون مثل صبا گلشن کی رستی یاد ہین

موت آئی ہجر مین چہوٹا فشار گور سی
نالہائی اہل غم مجکو مبارکباد ہین

موت نی آکر چہڑایا قید ہجر یار سی
غم رقیبونکو ہوا ساری اقارب شاد ہین

چشم نرگس منتظر ہی آپکی دیدار کی
گوش گل گلشن مین مشتاق مبارکباد ہین

آنکھین عالم کی لگی رہتی ہین سوی روی یار
اوسکی چہری پر یدِ قدرتکی لاکھون صاد ہین

خواب اوس رشک پریکا فتنہ بیدار ہی
ہم شکار دل فریب غفلتِ صیاد ہین

گردہ شمس و قمر نقش قدم ہین خاکپر
پای نازک کلک دستِ مانی و بہزاد ہین

دیکھکر تصویر تیری کہتی ہین باہم ملک
آج ہم پر کہل گیا حورین بہی آدم زاد ہین

جوہر ابروی قاتل برق فی موزون کئی
شعر کی سطرین زبانِ خنجر فولاد ہین

فرقت مین نالی کرتی ہین اوسکو اثر نہین
بی چین تن ہی روحکو مطلق خبر نہین

کیونکر کہون مزاج مین اوس بت کی شر نہین
وہ سنگ کو ہنسا ہی کہ جسمین شرر نہین

تیغ نگاہ یار سی ہمکو خطر نہین
سینی مین دل نہین ہی ہمارا جگر نہین

دریا ہی اشکِ مردم آبی فراق مین
آنسو بہری ہین چشم صدف مین گہر نہین

پتہر پر اپنی تیغ رگڑکر لگاؤ ہاتہ
صندل سی دفع ہو وہ مراد درد سر نہین

تیغ نگاہ و ناوک مژگانسی خوف کیا
دیتی ہین دل جو یار کو اونکا جگر نہین

نازک کتا نسی خانۂ دل ہی فراق مین
سیل فنا سی کم ہجی عکس قمر نہین

کیونکر مثال غنچہ تری قد سی کم ہین سرو
بینی و چشم و گوش و دہان و کمر نہین

آزاد مثل سرو قناعت نی کر دیا
مین وہ نہال ہون کہ امید ثمر نہین

پریونکو ہو گھمنڈ تو صورت نہ دیکھئی
اوٹھین بشر کی ناز ہم ایسی بشر نہین

کیونکر غرور گل نہ کری باغ دہر مین
مفلس ہی عندلیب کی قبضی مین زر نہین

مرجاؤن ہجر مین تو نہ اونکو یقین ہو
سچ ہی کسی کی دل کی کسیکو خبر نہین

مین جانتا ہون سب تری باتین نہ مجھسی اوڑ
تو وہ پری ہی کچھ تجھی درکار پر نہین

ای رشک حور آپسی پریان بہی گرد ہین
اوڑتی ہو بات بات مین سر کو پر نہین

مین تخم اشک ہون مری نشو و نما کہان
مین ہون نہال آہ امید ثمر نہین

پروانی ہوتی باغمین اوس شمع طور کی
بلبل کیطرح گل کی صد افسوس پر نہین

ہر چند مثل بید سراپا زبان ہون
شکوہ کرون تو بہی کہ مجھمین ثمر نہین

برگ خزان رسیدہ ہین برباد ہونگی برق
صرصر سی کم چمن مین نسیم سحر نہین

کس دل مین یاد سرو قد سیم بر نہین — وہ کونسا عقیق ہی جس مین شجر نہین

بتخانہ ہی خدا کی قسم تیرا گھر نہین — حیرت سی کون صورت دیوار و در نہین

وہ مردہ دل ہون میری کسیکو خبر نہین — وہ کشتہ ہون کہ مجھپہ کوئی نوحہ گر نہین

کاہیدہ مثل خس ہی مرا جسم ناتوان — طوفان بحر عشق سی مجھکو خطر نہین

اکسیر ہی جو کام نہ آئی تو خاک ہی — گل کی طرح جہان مین درکار زر نہین

مین نخل شمع ہون مجھی جلنی سی کام ہی — جز داغ اور مجھکو امید ثمر نہین

صبح فراق یار اجل کا پیام ہی — دیکھین ہم اسکی شام یہ ایسی سحر نہین

اب دیکھنا ہی آپ نی موقوف کر دیا — جینا ہمارا آپ کو مد نظر نہین

زخم دہن کو مرہم مدح و ثنا سی ہی — جز اسکی اور تیغ زبان کی سپر نہین

گویا ہی کس طرح جو نہین ہی دہان تنگ — چلتا ہی کس روش اگر اوسکی کمر نہین

ابرو کی قوس کو نہین چلی کی احتیاج — تیر نگاہ یار کو درکار پر نہین

خال شکم کو عنبر دریای نور جان — موج محیط حسن ہی موئی کمر نہین

پیری مین آرزوئی جوانی محال ہی — شام اسکی ہو جہان مین ایسی سحر نہین

رنگت مثال مہر طلائی ہی جسم کی
گل کیطرح جدا تری ہاتہونسی زر نہین

دلکو قرار بحر جہان مین محال ہی
کب مثل موج ہمکو وطن مین سفر نہین

کیا اوس بغیر کہول کی آنکہونکو دیکہین ہم وقت
برہی سی کم فراق مین تار نظر نہین

ھ

میری خبر او نہین مجہی اونکی خبر نہین
نامہ نہین پیام نہین نامہ بر نہین

طینت ہی جنکی پاک کبہی اونمین شر نہین
آتش کیطرح آتش گل مین شرر نہین

مین دلگرفتہ ہون در دندان کی یاد مین
عقدی دل صدف مین پڑی ہین گہر نہین

خورشید آسمان ہی شکم صاف یار کا
تار شعاع مہر ہی موی کمر نہین

ابروی حور تیغ ہلالی ہی آپکی
خال رخ پری ہی تمہاری سپر نہین

خوش آئی خاک خانۂ دل اوس حسین کو
یہ وہ مکان ہی جسمین کہ دیوار و در نہین

پیشانی صبح صنم کی قران مین
چین جبین ہی موج نسیم سحر نہین

دی ڈالین جان بات ندین اپنی ہاتہ سی
نکلی نہ ہان زبان سی کبہی اگر نہین

آنکہونمین لخت دل نظر آتی ہین جا بجا اشک
بہہ وہ صدف ہی لعل ہین جسمین گہر نہین

کیا کیا ملی ہین جسم سی ہستی مین آتین | خاک شفائی روح ہی گرد سفر نہین

رحمت ہی آدمی کو غضب بہی کریم کا
کم ابر تر سی برق کو دامان تر نہین

غیر سی لی کی پان کہاتی ہین | ناک مین دم ہی جان کہاتی ہین
کبک کیا ہی خرام کی آگی | ٹہوکرین آسمان کہاتی ہین
زور چلتا نہین ہی ہونٹو نسے | منہہ کی سب پہلوان کہاتی ہین
وہی اچہی ہین دیتی ہین جو جواب | گالیان بی زبان کہاتی ہین
بادشاہی ہی صحبت قانع | سب ہما استخوان کہاتی ہین
شمعین جلتی نہین شب غم مین | داغ میری مکان کہاتی ہین
تیغ ابرو کی سامنی جا کر | زخم منہہ پر جوان کہاتی ہین
عاشق اوسکی مژہ کی ہین معشوق | تیر ابرو کمان کہاتی ہین
دور سی اوسکو دیکہہ لینی پر | رشوتین پاسبان کہاتی ہین
نہ ہلاؤ سنان مژگان کو | دل عاشق تکان کہاتی ہین

تیری تیرونکی نذر ہین دل و جان — نعمتین میہمان کہاتی ہین
کھینچتی ہین بہت وہ آپکو دور — جنکی ہم ناتوان کہاتی ہین
بی مدو مرتبہ نہین ملتا — رشک کیون بدگمان کہاتی ہین
گتّی اوج ہما نہین پاتی — کیا ہوا استخوان کہاتی ہین

فائدہ پیروی سی برق نہین
حاسد آپ اپنی جان کہاتی ہین

ابہی تاثیر محبت جو دکہا دیتا ہون — ٹکری افلاک کی نالون سی اوڑا دیتا ہون
رنگ غم روکی لہو اونکو دکہا دیتا ہون — مہندی مین پنجۂ مژگان مین لگا دیتا ہون
جذب الفت کی جو تاثیر دکہا دیتا ہون — طالع خفتہ کو نالون سی جگا دیتا ہون
منہہ ہنین اشک کہ عالم مین خبر آئی ہی — ابر کو دیدۂ مردم سی گرا دیتا ہون
ہنسنی لگتی ہین وان دیکہہ کی آنسو میری — گل خورشید کو شبنم سی کہلا دیتا ہون
جوش وحشت مین گریبانکو رہتا کیا ہی — دہجیان پیرہن تن کی اوڑا دیتا ہون
تجہکو دعوا ہی اگر ہمسری لیلی کا — قیس کی ڈانٹونسی وانٹونکو ملا دیتا ہون

ذقن صاف فلکو دکہلا کی یہ کہتا ہی وہ شوخ ۔۔ مین کنوئین حضرت یوسف کو جہنکا دیتا ہون

صدمۂ آہ سی وہ دو دہری ہوئی جاتی ہین ۔۔ تیغ خورشید کو سنسی سی کسا دیتا ہون

تیرگی خال لو ہین ہی دود چراغ دلسے ۔۔ سرمہ مین دیدۂ انجم مین لگا دیتا ہون

کلفت غم سی نہان داغ دل سوزان ہین ۔۔ گنج قارون کو تہ خاک چہپا دیتا ہون

بہرتی ہی باب اجابت سی دعا کب خالی ۔۔ ناوک غمسی نشانی کو اوڑا دیتا ہون

صاف ہر بیت کی بندش ہی صفائی دیکہو ۔۔ آئینی قصر فصاحت مین لگا دیتا ہون

مجہسی برپا ہین زمانی کی تو ی سرکش ۔۔ فلک پیر کو آہونسی عصا دیتا ہون

رشتیان دہول کی بٹتا ہون غم گیسو مین ۔۔ خاک مین خاک کا پیوند لگا دیتا ہون

زلف مین آپ پہنساتا ہون دل ناکام کو ۔۔ شجر طور مین کہٹکا یہ لگا دیتا ہون

دیکی معجون غم ہجر یہ کہتا ہی جنون ۔۔ چل فلک پر کہ فلک سیر کہلا دیتا ہون

مجہسی عالم مین چمک گنج زر حسن کی ہی ۔۔ گوٹ مین دامن دولت مین لگا دیتا ہون

مینی دنیا مین نکالا ہی طریق الفت ۔۔ راہ مین خضر کو صحرا مین بتا دیتا ہون

لال آنسو نہین بیوجہ روان آنکہون سی ۔۔ آپ کا رنگ زمانی مین جما دیتا ہون

ق مجبور رہون الفت مین لگی ہی دل کو
ر جان کی بات مین ہر وقت لڑا دیتا ہون

خال ہین تشکل زحل چاند سی رخساری ہین
مردمک دیدۂ گردونکی لئی تاری ہین

لاکہ صورت سی میسر ہمین نظاری ہین
اشک ہین نجم فلک چشم فلک تاری ہین

کیا فقط ہوش ربا آپکی رخساری ہین
غیرت شمس و قمر عضو بدن ساری ہین

ثابت ای مہر تمہاری سخن گرم سی ہے
لعل لب شعلۂ آواز کی انگاری ہین

آتش رنگ حنا کی یہ نئی ہی تاثیر
نقش پا آتش یاقوت کی انگاری ہین

شوق دلکا یہ تقاضا ہی کہانکا قاصد
خط ہمین بھیجی ہم ڈاک کی ہرکاری ہین

امر تقدیر مٹائی سی نہی مٹتا ہی
خط عارض کی لئی کونسی ہرکاری ہین

زلزلی نالونسی آتی ہین زمین کی نیچی
قبر مین دونکی لئی خاک مین گہواری ہین

دانتونسی تونی کہائی ہی نبات الماس
لب شیرین ہمین لعلونکی شکر پاری ہین

بنگئی اشک حل کردۂ می آتش رنگ
ڈہلی آنکہونکی ہمین آگ کی انگاری ہین

بی ہنسی ایک دم آرام نہین آتا ہے
حلقۂ گیسو پر خم ہمین گہواری ہین

تیرگی دیکھکی دل آب ہوا ہی ایسا — نالہ ہای شب غم پانیکی فوارہی ہین

ق

ترک می توبہ کرو کفر ہی لاحول ولا — برق موقوف ابہی یہ تو مری ساری ہین

روز زہاد کو پلواؤ سبیلین رکہو — اپنی نزدیک یہ اس حرم کی کفّاری ہین

برق مشہور ہی عالم مین تو وہ آئینگی
وہین خلق خدا غیب کی نقاری ہین

آشفتہ اوس حسین کی زلف دوتا کی ہین — ہم وہ بلائی ہین کہ عاشق بلا کی ہین

ہاتہونکی ان لکیرونسی بچہی ہوئی ہین جال — صیاد آپ طائر رنگ حنا کی ہین

سنکی تالیونکی صدا دم نکل گیا — نغمی عجیب بلبل رنگ حنا کی ہین

کہتی ہین لوگ دیکہکی رنگین انگلیان — انگاری لال آتش رنگ حنا کی ہین

سوزنکی قصر یار مین ہر جا کلس نہین — شعلی بلند آتش رنگ حنا کی ہین

دیر و کنشت و مسجد و میخانہ و حرم — کیا کیا لقب حضور کی دولت سرا کی ہین

دریا و کوہ و معدن الماس سیم و زر — کوٹہی یہ سب حضور کی دولت سرا کی ہین

دو دونکی راہ عشق مین دو نونسی نام ہین — چرچی جفا کی ہوتی ہین شہری وفا کی ہین

بچتا نہین کسی سی تبونکا تکا ہوا
تیر مژہ خدنگ کمان خدا کی ہین

آندہی ہین خاک اوڑا انکو اپنی شہید کی
قامت ہی موج نکہت گل وہ ہوا کی ہین

مردہ جلانا بات ہی درد فراق کیا
عیسی طبیب آپکی دار الشفا کی ہین

کہتی ہین جنکو جامہ گل باغ دہر مین
میلی شلوکی اوس بت گلگون قبا کی ہین

افشان جنی ہی سرمہ دیا ہی نئی بال
سامان سچ بتاؤ یہ کسکی قضا کی ہین

غم کہاتی کہاتی جوش جنون مجکو ہوگیا
ثابت ہوا فساد یہ ساری غذا کی ہین

اپنا علاج شربت دیدار یار ہی
محتاج درد ہجر مین کب ہم دوا کی ہین

سیرت سی ہی جہان مین ہر چیز کو شرف
صورت مین ایک سائی کلاغ وہما کی ہین

پایا ہی اوج سلطنت حسن آپ نی
گیسو تمہاری سایۂ بال ہما کی ہین

مشک ختن کجا و کجا زلف عنبرین
چوکی گناہگار رہین قائل خطا کی ہین

احسان بی تمیز سی مردونکو ننگ ہی
ناکس ہین وہ حریص جو طالب ہما کی ہین

سوز غم خیال سی جلتا ہی تن بدن
شعلی فراق یار مین جہونکی ہوا کی ہین

بیجا ہین یار ہی غذر رکہ وہ گواہی عشق کا
دیکہی سزا قبول ہی قائل خطا کی ہین

بیحس بہی اہل حس کی برابر ہین وقت پیر
اعمی کو دستگیر ہماری عصا کی ہین

وہ کون عشق کیا ہی کہان کا وصال و ہجر
پردہ ہی ہونگا یہ بہانی قضا کی ہین

مرنیکی بعد خاک ہین ساری عمارتین
یکسان محل زمین مین شاہ و گدا کی ہین

اسکا یقین ہو کہ نہو ساختہ نہین
ہم برق لا کہ جانسی اوس دلربا کی ہین

زبان قاصر ہی وصف مینی و رخسار جانانمین
گل شبو پڑا ہی چشمۂ خورشید تابانمین

رہا کرتا ہی دل فکر رخ پر نور جانانمین
بجائی گل گل خورشید ہی میری گریبانمین

بچی گی جان کب عشق لب شیرین جانانمین
مرینگی ڈوب کر انسان لاکہون آب حیوانمین

خیال عارض تابان ہی خواب پریشانمین
گل خورشید محشر مینی دیکہا سنبلستانمین

نمایان نرگسی آنکہین ہین روئی صاف جانانمین
کنول پیدا ہوئی ہین چشمۂ خورشید تابانمین

نہین ہین قطرہائی اشک سوزان آنچہ جانانمین
پڑی ہین آبلی اپنی زبان خار مژگانمین

جلی جاتی ہین اشک آتشین سی ہجرمین پلکین
تپ شیر نیستانسی لگی آتش نیستانمین

عدم کا قصد کرتی ہین دل ناوان یہ کہتا ہی
ہمین کیا قید ہستی سی ہین بوانی زندانمین

طپان سینے مین دل رہتا ہی اپنا انکہہ کی باعث
الم ہو قیدئ زندانکو روزن جو زندان مین

جواب خط لکہی کیونکر اوسی کب یاد عاشق ہی
مرا نامہ رکہا ہی رخنۂ دیوار نسیان مین

نہین دامن مین گوٹا ابر کی دامن مین بجلی ہی
ستارا ہی مہ نو مین نہین تکمہ گریبان مین

شب غم مین پڑی جو انکہ اوس خورشید کی بیچ پر
نظر فوارہ آیا چشمۂ خورشید تابان مین

لہو کی ہار ہر زخم بدن سی اپنی چہٹتی ہی
برنگ شاخ گویا گل لگی ہین شاخ مرجان مین

تمہارا قد وہ بوٹا سا وہ حسن سبزہ آیا
صنوبر تیغ زہرآلود ہی ہمکو گلستان مین

مثال خامہ ہم تنہا بسر کرتی ہین چلنی مین
قدم رکہتا نہین ہی غیر کوئی اپنی میدان مین

ہماری شعر پڑہنی سی کہا پریون کو سودا ہی
بیابان دیوانگان عشق کا ہی اپنی دیوان مین

صفائی دیکہکر چاہ ذقن کی لگ گئی ہی
بجائی ماہ آئینہ لگا ہی چاہ کنعان مین

علاقہ بوریئے سی کچہ نہین مسند نشینونکو
مکان شیر قالین سی نہ دیکہا ہی نیستان مین

اگر برسا ہی مینہ تیر اپنی تیغ بہی کہینچو
چمکنا برق کا بہی چاہئی ای یار باران مین

تصور مین جو اوسکی عارض تابان کی ہوتا ہون
چراغ طور ہی ہر آنسو چشم گریان مین

تنگ آتی نہ دل کیونکر ہمارا زلف پیچان میں — مسلمانکا گذر کسطرح ہوگا کافرستان میں

گنا ہونسی بری عاشق ہینگی کوی جانا میں — گذر شیطانکا ہوتا نہیں ہی باغ رضوان میں

تصور یار کا رہتا ہی اپنی چشم گریان میں — سفینہ نوح کا گویا روان ہی عین طوفان میں

پہنچ جاتا ہی عاشق باز یک عشق زنخدان میں — ہوا یوسف عزیز مصر گر کر چاہ کنعان میں

نکیونکر عقل حیران ہو تری خال زنخدان میں — کہ پیدا عنبر سارا ہوا ہی چاہ کنعان میں

نہیں ہی خال مشکین ای پری پیکر زنخدان میں — لگایا ہی تو الوہیکا تو نی چاہ کنعان میں

خطر عاشق کو دنیا مین حوادث سی نہیں ہرگز — کہ حرز البحر اپنی واسطی موجین ہین طوفان میں

وہ مجنون ہین خیال یار پہر دم لمین رہتا ہے — سویدا خیمہ لیلی ہوا اپنی بیابان مین

اگر اوس غیرت گل نی قدم رنجہ کیا گا ہے — زبان شکر ہو جائیگا سبزہ کشت دہقان میں

وہ دیوانہ ہون گشتہ مقدر میں گن وحشت مین — گہر بنجائینگی سنگ فلاخن ابر نیسان مین

پسینا بہ چلا جب یار کی روی کتابی پر — یہ بولا ہنسکی جدول ہی طلائی میری قرآن میں

نہیں ہی کون ہستی مین تری زلفونکا دیوانا — سلاسل کا ہماری ای پری وغل نہی بندان میں

نہیں ممکن کہ دیکھی انسان پرتو آئینی میں ہو — نہان تو ہی تری تصویر کیون ہی چشم حیران میں

جلی بلبل جو تیری روی آتشناک کو دیکھی
ہی اسپند ای رشک چمن ہر گل گلستان مین

گہری بحر عالم مین صدف کی قدر ہوتی ہے
دہان زخم تن رو یا کریگا رنج دندان مین

پسی جاتی ہین چکی کی طرح ذرات چلتا ہے
نہین ہین تار ہی دندان ہین یہان چرخ گردان مین

نظر پڑتی ہی جسجا دیکھتا ہون اوسکی صورت کو
تصور سی ہا کرتا ہی عاشق یوسفستان مین

در دولت پہ اوسکی ٹھوکرین لگتی ہین شاہونکو
ہما کی استخوان کہاتی ہین کتّی کوی جانان مین

ملائم سخت طینت ہوتی کب صحبت سی ہوتی ہین
زبانکی وصف پیدا ہو نہین سکتی ہین دندان مین

عجب عالم ہی نجم خالکا اوسکی زنخدان مین
نظر آتا ہی گویا ماہ نخشب چاہ کنعان مین

کسی در کار گل ہین ای گل رعنا گریبان مین
تری تلوار کا پہل چاہئی زخمونکی دامان مین

بیان کیا ہو لطافت ہی جو دست صاف جانان مین
جڑا ہی پنجہ خورشید محشر شاخ مرجان مین

دم رفتار مردی جیتی ہین گور غریبان مین
نہین ہی یہ روانی ای مسیحا آب حیوان مین

لگین ہین زخم دامن وار یکسر جسم عریان مین
وہ مجنون ہین گریبان ہم نہین رکہتی ہین دامان مین

قیامت خط بلا ابرو ہی آفت خال عارض ہے
غضب ہی آیہ رحمت نہین ہی تیری قرآن مین

نظر آئی جو سرو قد بالا اوس گلِ تر کا
صنوبر سبزۂ خوابیدہ بنجاتی گلستان مین

بہایا خون مرا اوس دُرِ یکتا کا ممنون ہون
ڈبویا آبِ خنجر سے مجھے دریائے احسان مین

ترے خنجر نے بحرِ خون مین نہلایا مجھے قاتل
تری تلوار نے کفنا دیا زخمون کے دامان مین

بیان رنگینیٔ دستِ پری کی وصف کرتی ہین
لگاتی ہین حنا ہم پنجۂ خورشید تابان مین

بہرا ہی عطر دامن عطر یا غنچے ہین شبنم سے
پسینا ہے زنخدان مین کہ یوسف چاہِ کنعان مین

ہنسی سو سو طرح سے اے پری زیر و زبر ہمین گے
بنی گا آنکھ پھر دیدۂ ہر قطرہ باران مین

فزون طاقت سے نعمت ہو تو سم ہوتی ہے انکو
کہ اکثر مور مرجاتے ہین جاکر شکرستان مین

مزاج اوس مہر کا ذرہ جو آرایش پہ آئیگا
ہماری خردہ جان صرف ہو جائینگی افشان مین

برابر ہوگئی دنیا نت رخ تک زلف جو پہنچی
منجم نے کہا خورشید آیا آج میزان مین

یہان آنکھون مین لخت دل وہان ہونٹون مین دندان ہین
قطر دریا مین لعل آئے مجھے موتی بدخشان مین

تصور مین ترے لب کی نہ اشک سرخ کیونکر ہین
کہ پیدا لعل از خورشید ہوتی ہین بدخشان مین

لب رنگین ضیائے عارض انور سے رنگین ہی
ترے پرتو سے پیدا لعل ہوتی ہین بدخشان مین

یہی لب کی جو شہرت ہے ہندوستان سے گیا
نہ لیگا مفت لعلونکو بھی کوئی بدخشان مین

زمانہ گرم رفتاریسی اپنی برق جلتا ہی
رکھین ہم پاؤن جس جا داغ پڑجائی بیابانین

ہوگئی اللہ کی مجھپر عنایت خواب مین
بخت جاگی دیکھلی اوس بت کی صورت خواب مین

اہل غفلت کو نہین ملتی حلاوت خواب مین
راہ خوابیدہ کو ہی کیا خاک راحت خواب مین

بعد مردن خال عارض کا نہین جاتا خیال
دیکھتا ہی مرغ دل دانی کی صورت خواب مین

جب کہا ہمنی لپٹ جائینگی اسمین ہو سو ہو
نازسی کہنی لگا وہ ماہ طلعت خواب مین

عمر بھر سویا کئی فرقت مین اس امید پر
شاید آجای کبھی وہ خوبصورت خواب مین

بی محل راحت جو ہو انسانکو ہوتا ہی رنج
پائی خوابیدہ نکیون پائی اذیت خواب مین

بعد مرنیکی بھی ہم باتین سنینگی یار کے
گوش کر کھلجاتی ہین بھر سماعت خواب مین

اہل دنیا آنکھ سی دیکھین تجھی ممکن نہین
جاتی ہی اہل بصیرت کی بصارت خواب مین

باعث خواب اجل ہی سونگھ جانا سانپ کا
چونک اوٹھین آہی زلفونکی جو نکہت خواب مین

اہل غفلت کو تمیز نیک و بد کا ہوش کیا
کم نہین مردی سی ہر زندی کی صورت خواب مین

زندگانی موت ہی مرنا ہی میری زندگی
رنج بیداری مین ہی عاشق کو راحت خواب مین

مال دنیا سی خیال نفع ای غافل نکر
فائدہ کیا ہی جو آئی ہاتھ دولت خواب مین

طالع بیدار کی صورت کبھی سوتا نہین
خوف ہی اوسکو دیکھی میری صورت خواب مین

ہوش اوڑ جاتی ہین نہ منہہ کر کی کبھی سوئی ادہر
دیکھلی مجنون جو میرا دشت غربت خواب مین

اہل غفلت کی نہین نیکی بدی کا اعتبار
کیا سند کیجی اگر جرم و عبادت خواب مین

واعظا مجکو لحد کی تیرگی کا غم نہین
خاک کی نیچی ہین لاکہون ماہ طلعت خواب مین

بی مری راحت نہوگی درد فرقت سی کبھی
رنج سی انسانکو ہوتی ہی راحت خواب مین

شرم سی کیا آئی بیداری مین کوئی سامنی
بی حجابانہ دیکھی اوسکی صورت خواب مین

بعد مردن بھی تصور یار کا جاتا نہین
سامنی رہتی ہی اپنی حور جنت خواب مین

عمر بھر بیدار رکھا طالع خوابیدہ نی
یون تو یون دیکھی ہمنی اوسکی صورت خواب مین

خواب تلخ ہجر مجکو خواب شیرین ہو گیا
اوسکی ہونٹونکی جو یاد آئی حلاوت خواب مین

غم نہین ہی موت کا لیکن یہ آتا ہی خیال
پھر نہ دیکھین گی کبھی برق اوسکی صورت خواب مین

غ

دور شہوار سی کم وہ بت بی باک نہین
جسم مین گرد یتیمی کی سوا خاک نہین

خاک آرام تہ گنبد افلاک نہین
ہین وہ بلبل ہون قفس مین بہی یہان چالاک نہین

مے کی امید پہ کرتا ہی ہمیشہ سجدی
ص کوئی زاہد سی زیادہ بہی ہوسناک نہین

دیکہکر میری پہپہولی یہ کہا ساقی نی
ص خوشہ انگور کی ہین اور یہان تاک نہین

شب فرقت ہی چلی چرخ نکیون اولٹی چال
دل ہی صد چاک گریبان سحر چاک نہین

بحر دنیا مین نہین اشک ہین اپنی جاری
پلکین بہتی ہین ہماری خس و خاشاک نہین

آشنا مردم دیدہ ہین خطر اشک سی کیا
ڈوب جاتا ہی وہ انسان جو تیراک نہین

کسقدر حال سی عاشق کی تنفر ہی تجہی
استینو نہین بہی ای شک قمر چاک نہین

جوش وحشت ہی بیکار رہی دست جنون
چاک کر جامہ ہستی کو جو پوشاک نہین

پہونچین گی یار تلک ایک نفس مین اہی برق
نامہ لیجائینگی ہم آپ اگر ڈاک نہین

ہجر مین بحر سی کم دیدۂ نمناک نہین
چادر آب روان ہی میری پوشاک نہین

پارسا کوئی زمین پر بت سفاک نہین
چال اوس مہر کی ہی گردش افلاک نہین

داغ سودا سی زیادہ نہین زیور کوئی
دامن کوہ سی بہتر کوئی پوشاک نہین

آشنائونکو طریقہ ہی وفا کا معلوم ہے
بحر مین کونسی مچھلی ہی جو پیراک نہین

دل مکدر ہو تو سب عیش جہان مٹی
تو نہین پاس تو پھر لطف چمن خاک نہین

رنج ہوتا ہی اسیرونکو اگر روزن ہو
قفس چرخ مین صد شکر کوئی چاک نہین

جان آتی ہی چلی ای جان جہان آتی ہو
روح عاشق ہی تمہارا بدن پاک نہین

کون میخانۂ عالم مین نہین غم سی خراب
کس جو انکی تجھی ای پیر فلک تاک نہین

کیون مکتا ہی تن ای سیم بدن کندن سا
کالبد مین اگر اکسیر تری خاک نہین

قطع ای مہر کرو اپنی لئی گرمی ہی
چادر ماہ سی بہتر کوئی پوشاک نہین

رخنہ کعبی مین پڑا ہی نہین محراب دعا
تیری فرقت مین صنم کون جگر چاک نہین

عمر گذری ہ وقت مین نہ پہونچی تا گور
توسن عمر روان سست ہی چالاک نہین

وسعت دشت جنون عقل سی باہر ہی دلا
گرد باد اسکو سمجھہ گنبد افلاک نہین

اوسکو ای برق نہ اللہ کبھی بخشی گا
جسکو عشق وصی صاحب لولاک نہین

پارس سی بہی زیادہ ہی تاثیر پاؤنمین
چھوتی ہی خاک ہوتی ہی اکسیر پاؤنمین

کچهه پستی نصیب سی اپنی عجب نہین
بدلی جبین کی ہو خط تقدیر پانو مین

حیران ہی بزم غنچہ دہانونکو خار ہی
کیا گلبدن ہی آپ کی تصویر پانو مین

اوٹھتا نہین قدم ہی نزاکت سی یار کا
خلخال ہی کہ لوہی کی زنجیر پانو مین

مانع ہی طول موی سر یار کیا چلی
اولجھی ہوئی ہی زلف گرہگیر پانو مین

آیا جو صیدگاہ مین صیاد دیکہنا
لپٹین گی دوڑ دوڑ کی نخچیر پانو مین

غربال ہونگی خارونسی وحشت مین آبلی
پائینگی سر اوٹہانیکی تعزیر پانو مین

یہ رنگ کون ہی نہین آتا جو تو یہان
مہندی لگی ہی کیا بت بی پیر پانو مین

کیا سرگذشت کہئی کہ مثل زبان خار
ای گل نہین ہی طاقت تقریر پانو مین

تو ساتھہ دی محال ہی مین جوان ہون
چکر ہی میری ای فلک پیر پانو مین

رکہتی ہین برق تاج سمجہکر سرو نپہ لوگ
کیا کفش پا کی پائی ہی توقیر پانو مین

قاصدا سع ا پیام نہین
ضعف سی طاقت کلام نہین

شہسوارونکو بہی قیام نہین
اوس عمر کی لگام نہین

حسرت دید بزم باقی ہے
ساغر چشم جم ہی جام نہین

بات کرتی ہین بی دہن معشوق
اس سخن مین تو کچھ کلام نہین

تیرا بندہ نہین ہی کون آزاد
کون سا سرو قد غلام نہین

آج محفل ہی یار سی خالی
میری تسبیح مین امام نہین

چشم پوشی نظر کا جوہر ہے
کونسی تیغ کا نیام نہین

کس قدر دور دور ساقی ہے
شیخ کہتا ہی می حرام نہین

اپنا قصا ہی زور عنقا ہے
ہم ہین موجود اور نام نہین

غیر کی قتل کا عوض کیا ہی
خون کافر کا انتقام نہین

کوچۂ زلف رشک جنت ہی
شام مین اسطرح کی شام نہین

کونسی دل مین گھر نہین تیرا
کس نگینی مین تیرا نام نہین

تیری حسن ملیح کی لذت
ہم کہین گی نمک حرام نہین

کہکشان ہی چھڑی نہین تیری
مہر ہی یہ چھڑی مین شام نہین

کسکی سر مین جنون نہین تیرا
بو ہی گل سی کسی زکام نہین

راز پوشی ہی ختم تجہپر برق
عشق ہی دل مین لب پہ نام نہین

نہین یہ جلوہ حسن شراب شیشی مین
دکہا رہا ہی وہ ماہ آفتاب شیشی مین

طلسم گنبد مینای چرخ کو دیکہو
بسا ہوا ہی جہان خراب شیشی مین

ہماری دل کی پہپہولونکو دیکہلی ساقی
کسی نی دیکہی ہونگی حباب شیشی مین

مثال شیشۂ ساعت ہی چرخ مینای
ہماری خاک کو ہی انقلاب شیشی مین

شمار جام نہو جا سبو نسی ورشمار
شراب بہر دی کوئی بحساب شیشی مین

شراب ہو لب شیرین سی جام مین شربت
گلاب ہو جو بہری وہ شراب شیشی مین

برنگ برق ہی چرخ شوق ساقی مین
شراب ناب کو ہی اضطراب شیشی مین

جو آفتاب ہی مینای چرخ سی ظاہر
یہان شراب بہی ہی بحجاب شیشی مین

فراق یار مین کالی بلا ہی ابر سیاہ
ہر ایک موج ہی برق سحاب شیشی مین

لگائی منہہ سی ساقی جو اپنی محفل مین
تو جل کی دختر رز ہو کباب شیشی مین

سوال لاکہ کرو دختر رز نہ بولیگی
بہری ہوئی ہی مئی لاجواب شیشی مین

ہر ایک داغ جنون برق دل مین سوزان ہے
عوض شرر کی دیکھی کباب شیشی مین

عجب نہین جو عیان خط مشکبار نہین
حلب مین آئینی ہین نافہ تتار نہین

یہ اضطراب ہی دم بھر مجھی قرار نہین
ہزار وعدی کرو دلکو اعتبار نہین

دھوین سی کم نہین فرقت مین نور آنکھونکا
عیان ہی داغ مری چشم انتظار نہین

ہزار جبر کرین اوسپہ جان جاتی ہے
مثل یہ سچ ہی کہ مرنی مین اختیار نہین

گئی نہ بعد فنا بھی صفائی طینت
ملا ہون خاک مین لیکن مجھی غبار نہین

خزا مین بھی گئی دل سی جوش وحشت
وہ نخل ہون کہ مقرر مری بہار نہین

جہان مین رتبۂ عالی صفا سی ملتا ہی
زمین ہی خاک فلک پر کہین غبار نہین

وہ خاکسار ہون پر قدم فلک سی زمین
وہ صاف دل ہون کہ دشت مین غبار نہین

خلش سی خلق کی محفوظ ہی دل ظالم
ازل سی تیغ کی پہالی مین کوئی خار نہین

نہ صاف مطلع خورشید سی غزل کیون ہو
زمین شعر مین ذرہ کہین غبار نہین

فلک سی کرتی تہین باتین عمارتین جنکی
اب اونکی خاک جو ڈہونڈو تو مزار نہین

خیال خام ہی فکر عمارت پختہ
بنای ہستی موہوم پایدار نہین

برش بیانسی باہر ہی تیغ قاتل کے
ہر ایک وار مین دو تین پانچ چار نہین

ارادہ دل کی جو لینی کا ہی نباہ کرو
شکار شیر ہی روباہ کا شکار نہین

زمانہ تنگ ہی سارا جہان نالان ہے
تمہاری جور و ستم کے کہان پکار نہین

اوسی کی زلف کا رگ رگ مین عشق ہی اترا
سیاہ مار ہین جامی مین اپنی تار نہین

ایک دہاگا ہستی و گنا ہی یہ غم سی زار ہین
بس جامون کی لئی کافی ہمین تار ہین

جسم دہاگا ہو گیا فرقت مین ایسی زار ہین
ہم بھی اپنی پیرہن کی ایک گویا تار ہین

مثل موسی عشق مین اوسکی طالب دیدار ہین
رشتۂ شمع تجلی گیسوونکی تار ہین

جلوہ گاہ یار جیسی دیدۂ خونبار ہین
رشتۂ شمع تجلی آنسوونکی تار ہین

دلکو شوق گفتگو ہی طالب دیدار ہین
کان لاکہون سیکڑون آنکہین ہمین درکار ہین

جوش پر جوش الم سی دیدہ خونبار ہین
ہجر مین نالی لہو کی روزن دیوار ہین

عمر بہر صحبت نہوگی طالب دیدار ہین
ہم گلستان جہان مین نرگس بیمار ہین

ہجر مین ہم ایسی محو عشق زلف یار ہین — سب دراڑین سانپ ہین روزن دہان مار ہین

غیر ہم ٹہری غضب ہی یار سب اغیار ہین — منہہ نہ جیتی جی دکہائینگی جو غیرت دار ہین

دور غفلت سی تمہاری طالب دیدار ہین — شکل مردم خواب مین بہی ای پری بیدار ہین

سبزہ ہین خار سر دیوار جوش اشک سی — دیدہ خون بار اپنی روزن دیوار ہین

ہاتہہ سی وحشت جنونکی جیب مین حالت نہین — ٹکڑی ٹکڑی ہوکر وحشی دامن کہسار ہین

کام کی آنکہین نہین فرقت مین اپنی مثل کور — کان ہجر یار مین کر کی طرح بیکار ہین

دیکہکر روی عرق آلودہ یہ ثابت ہوا — قطرہای شبنم گل گوہر شہوار ہین

دیکہتی ہی چہبہ گئی مژگان نکیلی یار کی — آنکہ پہر سکتی نہین پائی نگہ مین خار ہین

حسن بی انداز ہی اوس ماہ کا انجم کی طرح — نقطہ ہای خال روی یار بی پرکار ہین

حلقہای گیسوی پر خم سی ای رشک پری — نقطہ ہای خال عارض مرکز پرکار ہین

عشق گیسو مین ہا کرتا ہی مژگانکا خیال — مین وہ دیوانہ ہون میری بیڑیون مین خار ہین

چادر مہتاب سی اوسکا دوپٹا کم نہین — غیرت خط شعاعی پیرہن کی تار ہین

داخل طینت ہی آب گوہر دندان یار — چار بازار عناصر جوہری بازار ہین

پہتہرونسی جہولیان ہین آج کل سبکی بہری
دامن اطفال گویا دامن کہسار ہین

وصل عاشق زینت معشوق ہی بر اشک گل
حسن ہی دونا جو ہم تیری گلی کی ہار ہین

چشمہائی حور روزن طاق ابروئی ملک
موئی مژگان پر ہی خار سر دیوار ہین

تو وہ شاہ حسن ہی عالم مین ای رشک پری
تیری تکیونکی لئی بال ہما درکار ہین

شکوۂ جور و جفا سنکی وہ کہتی ہین برق
سیر تین اونکی ہی ہین جو کہ صورت دار ہین

عشق و غیرت شرم و نخوت مانع گفتار ہین
اوس طرف مجبور وہ ہین ہم ادہر ناچار ہین

رنج داغونکا نہین ہی چند غمسی زار ہین
پہول کب باغ جہا مین شاخ گل پر بار ہین

کیا بلند اوس شعلہ رو کی شعلۂ رخسار ہین
طائران عرش اعلی مرغ آتش خوار ہین

شیرۂ قند مکرر بنگیا منہہ کا لعاب
کس قدر شیرین تمہاری لعل شکر بار ہین

پست فطرت کو نہین ملتا ہی اعلی مرتبہ
پاؤن کب سر کی طرحسی قابل دستار ہین

کوئی رخ جانیکی نکلی راہ یہ ممکن نہین
کوچہائی عشق قاتل موتکی بازار ہین

دیکہکر خط کو تری رخ پر نہ کیون حیران ہون
یہ تعجب کی جگہہ ہی گل کی اوپر خار ہین

شور ہی میری جنونکا شہر مین چار وطرف
آج کہل کہیلین کی لڑکی بند سب بازار ہین

اسطرح ہستی مین اصل زندگی ہی جس طرح
خواب مین انسان سمجہتا ہی کہ ہم بیدار ہین

دیدۂ خورشید تیری آنکہہ کو کیونکر کہون
اوسکو تیلی چاہئی موئی مژہ درکار ہین

تشنۂ ہستی دلکو اوڑاوی جام دیکر ساقیا
موج می کی سبہ بطی کی لئی درکار ہین

کوئی شی خالی نہین صنعت سی وئی یار مین
تل ہین نقطی آنکہ کی خلقی خط پرکار ہین

انقلاب عشق نی دلپر اثر ایسا کیا
حور سی غبت ہمین ہی روح سی بیزار ہین

دیکہکر تجکو چمن مین زرد چہری ہوگئی
نرگس بیمار کی مانند گل بیمار ہین

بال دی اپنی ہما فخر و سعادت جانکر
تو اگر منہہ سی کہی تیکیونکو پرورکار ہین

فکر پردیکی نہین دیوانگان عشق کو
ہم اگر عریان ہین کوہ و دشت دامن دار ہین

قلمیتون کی کہنیچی ہین مو قلم سی یار کی
حلقہای گیسو پر خم خط پرکار ہین

آب اشک و آہ سرد و سوز غم گرد ملال
زندگانی کا سبب اپنی یہی چار ہین

تو وہ گلرو ہی کہ تری گہر مین عوض عصفور کی
بلبلونکی آشیانی روزن دیوار ہین

دی فلک داغ جنون گلکی اگر کیجی ہوس
ننگی سر رکہی جو کہی طالب دستار ہین

ض

بی فتیلی ہر مین روشن نہین ہوتا چراغ
ہنسیان داغونکی خاطر پیرہن کی تار ہین

دلمین ہی اوسکا تصور بند آنکہونمین نہین
یار گہر مین سو رہا ہی پاسبان بیدار ہین

کہل نہین سکتی کہٹکتی ہین فراق یار مین
بال بہر دیدۂ عاشق نظر کی تار ہین

اوس گلی مین بیٹہنی کا یہ بہانا ہو گیا
پای خفتہ کی سبب طالع مری بیدار ہین

تنگی سر پہرتی نہین جوش جنونمین برق ہم
شعلہ ہای داغ سودا مانع دستار ہین

خاک مین بہی مجہی قرار نہین
کان سیماب ہی مزار نہین

پاس اپنی جو وہ نگار نہین
گلشن دہر مین بہار نہین

سنگ روتی ہین تیری فرقت مین
اشک جانسوز ہین شرار نہین

سلک گوہر بنا ہی اشکونسی
تار مژگان ہی جسم زار نہین

مالی ہین یار کی سروہی مین
موتیونکا گلی مین ہار نہین

عشق نی کر دیا ہمین مجبور
دل پر ای جان اختیار نہین

صورت مہر صاف طینت ہین
اپنی آئینی پر غبار نہین

دم شماری ہی تاری گنتا ہون — غم و اندوہ کا شمار نہین

جسم شمشیر قبضہ گردن ہی — دستگی کہوئی زلف یار نہین

گل تر جسم کا نمونہ ہیے — استخوان ہین ہماری خار نہین

لب شیرین سی تلخ سنتی ہین — کوئی بات اوسکی ناگوار نہین

جبر کیا ہی جو آ نہین سکتے — جہوٹ کہتی ہو اختیار نہین

دہوپ پرتو ہی روئی انور کا — چاندنی ہیے ترا غبار نہین

لاکہ وعدے کرو نہ مانی گا
برق کی دل کو اعتبار نہین

جنکو ہم گل کیطرح ہاتہہ مین زر دیتی ہین — صورت لالہ ہمین داغ جگر دیتی ہین

مطلع ہم کمر یار سی کر دیتی ہین — خلق کو غیب کی شعرو نمین خبر دیتی ہین

نزع مین نقد زر داغ جگر دیتی ہین — آپ کیا خوب مجہی زاد سفر دیتی ہین

وصل مین داغ جگر مرغ سحر دیتی ہین — جانور تک مری ہچکی خبر دیتی ہین

یاد سرو قد دلبر مین روان ہین آنسو — شجر وہ ہی جسی آب گہر دیتی ہین

لعل تیرے سے جو بنتی ہین تو پائے گہر
جس مین جو چاہتی ہین آپ اثر دیتی ہین

خواب غفلت کی علامت ہے لا بد از بخت
زندہ جو لوگ ہین مُنی کی خبر دیتی ہین

مین جو روتا ہون تو ہنس ہنس کی کہاتی ہین وا
بدلی ہر اشک کی عاشق کو گہر دیتی ہین

کیون نہ الجہائین مری دلکو سر گیسو سی
بیڑیان پاؤن مین دیوانونکی بہر دیتی ہین

آنکہ پہڑکنی سی کہلا راز محبت سب پر
مردم دیدہ مری دلکی خبر دیتی ہین

کیا نزاکت ہی ہان لاکہون مین پڑ جاتی ہین بل
ہم اگر بندش مضمون کمر دیتی ہین

عین ہستی مین عدم پیش نظر ہی ہم فکر
لطف کیا کیا نئی مضمون کمر دیتی ہین

یہ کہلا یا ہی مجہی غم نی کہ شاعر دم فکر
بدن زار سی تشبیہ کمر دیتی ہین

مرگ عشاق ہی تیرہ مین خدنگ مژگان
طائر روح تری تیرونکو پر دیتی ہین

دم نکلتا نہین اوس تنک پری پر کسکا
جان جن رو ملک جن و بشر دیتی ہین

آج فردا ہی قیامت ہی کہا مہر سی گال
رونما نقد دل اپنا شکل قمر دیتی ہین

کردیا عشق نی مطعون خلائق ایسا
طعنی ہر وقت مجہی راہگذر دیتی ہین

پرتو رخ سی طلائی در و دیوار نہین
آپ رہنی کو مجہی سونیکا گہر دیتی ہین

اضطراب دل بیتاب کا دعوی ہی ثبوت | شاہدی دونون کی دیئی تر دیتی ہین

برق کو غیب سی آتی ہی ندا ای حسرت
کیا فقط داد سخن اہل ہنر دیتی ہین

نہ تاب انکی حالت تباہ کرتی ہین | جگر کو تہام کی بیٹھو کہ آہ کرتی ہین

دکہائی حسن نے قد دل مین راہ کرتی ہین | کنوئین جہکاتی ہین جنسی وہ چاہ کرتی ہین

دکہاکی راستی قد تباہ کرتی ہین | عجب طرح کی کجی کج کلاہ کرتی ہین

روان ہین انکہونسی آنسو عیان ہی حالت دل | ہماری عشق کو ثابت گواہ کرتی ہین

وہ ہم نہین ہین جو ابی زاہد رہین محروم | سمجہ کی آیہ رحمت گناہ کرتی ہین

وہ کون شی ہی جو خالی ہی اوسکی جلوی سی | وہی وہی ہین جدہر ہم نگاہ کرتی ہین

یہ کون بات ہی جو بولتی نہین منہہ سی | وہ بات نہ جہہ کی ہمکو تباہ کرتی ہین

دکہائی عارض و گیسو سی روز لیل و نہار | یہی وہ روز سفید و سیاہ کرتی ہین

نصیب ماست بہشت ای خدا شناس برو | امید عفو گنہہ پر گناہ کرتی ہین

تمہاری تیغ رسی روشن ہین آسمان و زمین | ہمیشہ کسب ضیا مہر و ماہ کرتی ہین

نشان نام کو زخمو نکا بسملو نمین نہین | عجب تو ڑ خدنگ نگاہ کرتی ہین
کسی تو کام کا سمجھو ثواب سی گذری | عذاب کیجئی جل کر گناہ کرتی ہین
قصور عشق کی قائل ہین ای خصم بخشو | ۵ خدا کی بندی ہزارون گناہ کرتی ہین
تمہارا شکوہ کسی غیر سی معاذ اللہ | ۳ قسم لو ہمسی خدا کو گواہ کرتی ہین
بیاض صبح کو دی اور تیرگی شبکو | جو چاہتی ہین سفید و سیاہ کرتی ہین
کسی کی آمد و شد کب رہیگی زلفو نسی | کہ بند راہین یہ مار سیاہ کرتی ہین
سمجھ گئی کہ نہین غیر راز کی آنکھو نمین | قمر پہ آپکا جو اشتباہ کرتی ہین
خطو نمین لکھتی ہین اوصاف گیسوی شبگون | ہمیشہ نامی کو اپنی سیاہ کرتی ہین

تمام برق نی ایکی غزل کہی ہی نئی
کہ سبکی اہل سخن واہ واہ کرتی ہین

نقل ہی تیری جو ہی تیری برابر باغمین | سرو ہوگا قدسی مصراع مگر باغمین
جھوٹہ ہی کوئی نہین قد کی برابر باغمین | سرو کو بھی دیکھ لیجی آج چلکر باغمین
آج کل رہتا ہی وہ سرو صنوبر باغمین | قالب اپنا دشت مین ہی روح مضطر باغمین

پهر شگفته گل هوی بن بنکی ساغر باغمین | پهر بهار آئی جمی یاروں کی بستر باغمین
منهه سی جب گیسو هٹای اوسنی ہنسکر باغمین | برگ بهر گل هوی اوڑ نیکو شهپر باغمین
عاشق و معشوق دونوںکو نهین کس دش سی چین | جسکو دیکهو ہم پهرا کرتی هین دلبر باغمین
گوش عبرت مین صدای خنده هی کوس رحیل | شاخ هر گل هی برای وعظ منبر باغمین
بلبلین آنکهین بچهائین سرکو جای جو تو | فرش بلبل چشم هو جای سراسر باغمین
سروسی قدمین سراپا گل بجای برگ مین | کب بهلا دلچسپ هی ایسا صنوبر باغمین
سرو پر قمری فدا هی صدقی گل پر بلبلین | جسکو دیکها ایکسی هی ایک بهتر باغمین
مصرع تیغ قضا هی مصرع قد بلند | سرو سی کیجی مثلث اسکو چلکر باغمین
جنت و صحرا برابر هین اگر حورین هون | بی تمهاری جی لگی ای یار کیونکر باغمین
یاد عارض مین دل پر داغ کو رهتا هی جب | ناچتی دیکهای طاوسونکو اکثر باغمین
عکس قامت نی دکهای سیر مین تازه بهار | بچهه گیا چاروں طرف فرش مشجر باغمین
برگ گل پتی هین شبنم کو هر گوش صنم | نوعروسان چمن پهنی هین زیور باغمین
تم اگر جنگل مین هو جنت سی هی بڑهکر دیا | اور کیا ملجا نگاهای بنده پرور باغمین

روی رنگین صاف جنت ہی بن سی کہل گیا
کسنی دیکہا ہی تہا وحوض کوثر باغمین

کاوش مژگانکی لذت برق محبسی پوچہی
خار بہی اپنی جگہہ ہی گلسی بہتر باغمین

دیکہا جو عکس گوہر دندان شرابمین
بولا کہ مینی تاری جڑی آفتاب مین

سمجہو نہ عکس ابرو قاتل شراب مین
تیغ ہلال ہی سپر آفتاب مین

پرتو پڑا جو رات کو جام شراب مین
خورشید حشر ڈوب گیا آفتاب مین

منہہ شرم سی جو اوسنی چہپایا نقاب مین
پوشیدہ آفتاب ہوا ماہتاب مین

ہیمثل کیون نہ مصحف رخ ہو شباب مین
قرآن آہی اور کہانسی جواب مین

گرمی نی حسن یار بڑہایا نقاب مین
جوش عرقسی ڈوب گیا گل گلاب مین

رہتی ہین عشق زلفسی کیا پیچ وتاب مین
دل ہی ملا مین جان پڑی ہی عذاب مین

چہرہ ہی سرخ اوس گل ترکا عتاب مین
پہولی ہی مثل شام شفق آفتاب مین

کہل جائین اوسکی دانت جو اوج شباب مین
موتی فلک ہون ڈوبکی موتیکی آب مین

پا بوسی جناب کی حسرت ہی آنکہہ کو
پتلی ہماری چاہئی چشم رکاب مین

عالم مین آسمان و زمین بہی طلسم ہین | بحر جہان کو بند کیا ہی حباب مین

وہ بحر حسن آنکہوں مین پہرتا ہی رات دن | دریا روان ہی موج کی صورت حباب مین

محروم داغ سی بہی دل مضطرب رہا | رکہتی ہین کب چراغ مکان خراب مین

قانع بلند رتبہ ہین اہل ہوس ذلیل | زر کا نہین نشان گل آفتاب مین

اس داغ پر مقابلہ روی صاف یار | منہہ دیکہی چاند آینۂ آفتاب مین

قاتل ہوئی ہنسی جو پسینی مین ڈوبی ہو | تیغ تبسم اوسنی بجہائی گلاب مین

قطعہ

یہ بات کیا ہوئی ہی کہ ہنستی ہین نوجوان | مجہسا نہین خراب جہان خراب مین

پیر مغان سی پوچہئی میری خرابیان | سو بار توبہ توڑ چکا ہون شباب مین

آخر اسی شمار مین روز شمار ہے | فرقت کا دن ہی عمر ہماری حساب مین

ای شہسوار روک عنان سمند ناز | حالت نہین ہی عاشق پا در رکاب مین

عاشق ہی بحر اوس دریای حسن کا | آنسو بہری ہین ساغر چشم حباب مین

چہپ چہپ کی حشر کیون نہ کری وہ قمر نگاہ | چہرہ ہی آفتاب قیامت نقاب مین

جو کچہہ کہی گا کوئی سنی گا وہ غیب سی | آتی ہین ہر مکان سی صدائین جواب مین

افعی کو سم ہی آب بقا سی لذیذ تر — بہتر ہی شہد و قند سی تلخی گلاب مین

کہتا ہی اپنی ہاتھو مین منہہ اپنا دیکھکر — مہتاب ہی یہ آینۂ آفتاب مین

عاشق کی زندگی ہی فقط جوش آہ سی — تن ہی حباب روح ہوا ہی حباب مین

عالم ہی ہی تیری اگر رخش ناز کا — حاضر رہیگا چرخ چہارم رکاب مین

ایسی تعلیان ہین اگر رخش ناز کی — دوڑینگی آسمان زمین پر رکاب مین

روشن ہی داغ دل رخ روشن کی یاد مین — صورت ہی تیری آینۂ آفتاب مین

دو دن کی زندگی شب فرقت مین کٹ گئی — دیکھا نہین جمال سحر ہمنی خواب مین

دشنام سی مزا لب میگون کا بڑھ گیا — بہتر ہی شہد نا بسی تلخی شراب مین

کہتی ہین لوگ دیکھکی رنگ تن لطیف — سونا ملا ہی خاک کی بدلی شہاب مین

چشم فلک بہی دیکھہ سکی کیا مجال ہی — پردہ ہی سو طرحکا تمہاری حجاب مین

چہپتا ہی نور ابر سی خورشید و ماہ کا — چہپتی نہین ہین عارض روشن نقاب مین

عاشق ہون چشم و قامت و رخسار و زلف کا — مشہور ہون خراب جہان خراب مین

ق

دیوانہ و فریفتہ و مست و سربکف — کہتی ہو اختلاط سی کیا کیا عتاب مین

فرہاد و قیس وامق و نل سی یاد ہین — دو چار لفظ انکو بڑہا و خطاب مین

کب تک در امید پہ افتادہ جان دون — ارشاد کچہ تو کیجیی بندہ کی باب مین

غافل تمام عیش جہان دیکہنی کا ہی — کیا لطف سلطنت بہی جو ہاتہہ آئی خواب مین

کیا آنسو و نفس کا ملی دل سوختہ کو کام — خامی کی اشک خون ہی علامت کباب مین

غفلت مین لطف زندگی مستعار کیا — بیدار رہون تو ہوتی ہین انسان خواب مین

ای شہسوار بعد فنا ہی یہ آرزو — سرمہ ہماری خاک ہو چشم رکاب مین

امید پر زیارت رخسار پاک کی — مشتاق ہین تمہاری خاک خواب مین

مرتا ہون آپ حسرت دیدار یار سی — جاگین نصیب آئین وہ شاید کہ خواب مین

کیونکر ملائمت سی گلی سختی نصیب — ڈوبون تو آسیا ہو بہنور مجکو آب مین

کیا رتبہ مال کا ہی بہلا جانکی حضور — کب لذت شراب ہی موتی کی آب مین

بڑہتی ہی آب و تاب نہین چاند بنکی تاب — بنتا ہی آفتاب فلک ماہتاب مین

مہتاب سیل تشنہ دیدار کو ہوا

لو آب برق ڈوب گیا مین سراب مین

دخل کیا زلف دوتا عہدہ بر آ جیسی ہو
کون ایسا ہی جو عالم مین سوا جیسی ہو

ربط کس چیز کو زلفونکی سوا جیسی ہو
وہ بلا ہون کہ مقابل نہ بلا جیسی ہو

جان جاتی ہی جو بوجہ خفا جیسی ہو
ای صنم بہر خدا تم نہ جدا جیسی ہو

زلف کو مشک ختن اب لکہونگا جو کا
قتل کرنا جو کبہی پہر یہ خطا جیسی ہو

شب فرقت مین سحر تک نہ دکہائی صورت
کیون نہ شرمندہ و محجوب قضا جیسی ہو

طالب سجدہ وہ بت ہی مجہی معلوم ہوا
اب یہ منظور ہی ناراض خدا جیسی ہو

راہ الفت مین اگر خاک ہی ان جذبے سے
دخل کیا ایک قدم آگی ہوا جیسی ہو

روکی عیسی نی کہا شربت دیدار کہان
عاشق زار کی پہر خاک دوا جیسی ہو

ہنسکی وہ شوخ یہ شوخیسی کہا کرتا ہی
جان پڑ جائی جو پابوس حنا جیسی ہو

رنج بڑہجاتی ہین ہتی ہی اگر دلمین بات
منہہ سی کہدو جو نہین کوئی گلا جیسی ہو

صدقی اس ناز کی انداز سی کہتی ہین
پردہ دنیا کا زمانی کی حیا جیسی ہو

تا نہ غیرونکو رہی جای شکایت باقی
ابتدا جورونکی ای ماہ لقا جیسی ہو

ہاتہہ کہتی ہین ہین پاؤن نہ اب قابو مین
جب یہ عالم ہو تو فرمائی کیا جیسی ہو

سن کی احوال یہ کہتا ہی مسیحا کیسی
ہو نہ ہو عاشق بیدل کی دوا مجسی ہو

یار کہتا ہی یہ دل چھپ ہین اعضا میری
رنگ چمجائی جو پابوس حنا مجسی ہو

لب ہلاؤن تو سنا دیجئی شکوہ کیسا
بات اسطرحکی لاحول و لا مجسی ہو

ہڈیون پر تن لاغر کی وہ قانع ہو نہین
ملتجی بزم سعادت مین ہما مجسی ہو

داغ چمکا تو کہا ہنسکی یہ اونسی مینی
تم بھی ای شمک قمر مہر لقا مجسی ہو

سچ ہی یکجان و و قالب ہی اسی ربط کا نام
آپ شرماتئین اگر جرم و خطا مجسی ہو

نازکی مانع زینت ہی یہ کہتا ہی وہ گل
نہ اوٹھی پاؤن جو پابوس حنا مجسی ہو

عشق کیا چیز ہی کیا جانو تمہین قدر ہی کیا
حال کہلجائی جو ای ماہ لقا مجسی ہو

نہ ہنسو گریہ پابند سر گیسو پر
تم بھی جانو جو گرفتار بلا مجسی ہو

غیرت عشق نہین ہاتہہ سی دیتی عاشق
سر قدمسی نہ اٹہاؤن جو خطا مجسی ہو

دیکھہ کر حال دل زار مسیحا نی کہا
اس مرض کی نہین ممکن کہ دوا مجسی ہو

واہ ری رحم کریمی کی یہی معنی ہین
عفو ہو اونکی طرفسی جو خطا مجسی ہو

کم سی کم اوسکی عنایت ہی لیاقت سی زیاد
شکر اس غم مین کس کس کا ادا مجسی ہو

بت تو کیا ہین جو بنون کافر جی ملکر
خلد و دوزخ ہو جو بیزار خدا مجسی ہو

باعث رنج و الم روح ہی قالب کی لئی
چین آجائی جو وہ حور جدا مجسی ہو

داغ دلمین جو دکہاؤن نہ ہین ہوش بجا
گرم ای ق یہ بازار جزا مجسی ہو

زندہ رکہنی کی نہین دوری جانان مجکو
سرمۂ خواب اجل ہی شب ہجران مجکو

جوش وحشت مین نہین چہوڑتین پریان مجکو
راجہ اندر کا اکہاڑا ہی بیابان مجکو

جوش وحشت نی دکہایا وہ بیابان مجکو
نہ تو حیوان نظر آتا ہی نہ انسان مجکو

تخت ہی دوش ہوائی رخ جانان مجکو
داغ سودا سی ملا تاج سلیمان مجکو

جانتا ہی در محبوب کا دربان مجکو
نام فردوس لون رو کی جو رضوان مجکو

میری داغون نی کیا ہمسر جانان مجکو
سرو کہتی ہین اوسی سرو چراغان مجکو

یاد آیا جو در دولت جانان مجکو
باغ فردوس ہوا گوشۂ زندان مجکو

بار احسن کی اوٹہانکی نہین ضعف سی تاب
طوق آہن سی زیادہ ہی گریبان مجکو

کچہہ الم کا نہ آلم ہی نہ خوشی راحت کی
دونون یکسان ہین بیابان گلستان مجکو

سمجھتی ہی وتا ہون بناوٹ سنی کیا ہنگی لگی
حیف ہی تو یہ کہی ای گل خندان مجکو

کلمہ اوسکا پڑہا نام کی تسبیح رہی
کافر اسپر بہی نہ سمجہا وہ مسلمان مجکو

ابر غم جوش پر آیا ہی اوٹہا دی طوفان
آبرو چاہتی ای دیدۂ گریان مجکو

جوش وحشت مین جو مین چاک گریبان نکلا
منہہ چہپا نیکو ملا دشت کا دامان مجکو

چڑہگئی غیظ مین ابرو تو بنی قوس اجل
تیر دلدوز ہوا ناوک مژگان مجکو

وصف رخسار مین مضمون لبونکی باندہی
مہر تابان سی ملی لعل بدخشان مجکو

دوش سی بوج او تارا جو اوتارا سرکو
کیا کیا آپ نی شرمندۂ احسان مجکو

عشق سی خلق مین ہوتا ہی فروغ انسان
نام داغونسی ملا سرو چراغان مجکو

حسن و عشق ایک ہین آپسمین کرو دلمین غرور
یار دامن جو تجہی ہی تو گریبان مجکو

دیکہکر حسن خداداد یہ کہتا ہی وہ بت
وہ پری ہون کہ کہین لوگ سلیمان مجکو

رہگیا جامۂ صد چاک سی پردہ میرا
دامن یوسف کنعان ہی گریبان مجکو

دلمین ہی عشق صنم نام خدا ہونٹہون پر
مین ہون وہ رند کہ کہتی ہین مسلمان مجکو

لذت بوسہ نی لب بند کئی زخمونکی
دہن یار ہوا غنچۂ پیکان مجکو

چاند سورج کی عوض شمس و قمر ہین رُکا | چاہئی تیری لئی تارونکی افشان مجکو

ظلمات شب گیسو نی دکھایا رخ یار | چشمۂ مہر ہوا چشمہ حیوان مجکو

منہہ چھپا کر ہی کہتا ہی وہ خورشید لقا | آنکھین پھوٹین جو کبھی دیکھی عریان مجکو

تیرہ بختی سی لقب خبط ملا زلفونکا | لوگ کہتی ہین زمانیکی پریشان مجکو

آئینہ چاہئی زینت کی لئی سمجھا ہین | منہہ دکھا کر جو گیا آپ نی حیران مجکو

سبکو معلوم ہی تا ہون بت کافرہ | سچ ہی کسطرح کہی کوئی مسلمان مجکو

سلطنت میری تو واضح ہی جہکا جب قدر ا | مل گئی خاتم انگشت سلیمان مجکو

آبلی چشم سخنگو ہین برنگ مژگان | دیتی ہین تازہ زبان خار مغیلان مجکو

درد دل کس سی کہون کون ہی سنّی والا | دی گیا داغ جگر وہ مہ تابان مجکو

صبح ہو جائی جو مین آہ شرر زا کھینچون | کیا ڈراتی ہی شب فرقت جانان مجکو

برق تھا نام بلا اور یہ رونی سی خطاب
ابر سب کہتی ہین ای دیدہ گریان مجکو

شمع رخ نگار جو شمع مزار ہو | پروانہ بنکی روح ہماری نثار ہو

پیش نظر جو گلشن رخسار یار ہو ... تار نگاہ موج نسیم بہار ہو

ہم دیکھین اور غیر سی تم ہمکنار ہو ... ممکن نہین کہ آپ سی صحبت برار ہو

چمکارہی ہی چھیڑ کی کیا کیا سمند ناز ... حیرت کا ہی مقام کہ پیدل سوار ہو

دیکھو نگاہ تیز سی بجہہ جاہی میری پیاس ... یہ چاہتا ہون تیغ قضا آبدار ہو

بڑہ جاتی ہی حسن جو منہہ پر نقاب لی ... تار شعاع مہر ابہی تار تار ہو

اوس مہ جد ستم کی جفاؤنسی کم نہین ... ممکن نہین گناہونکا میری شمار ہو

خورشید کو نظر سی گرا دو دکہا کی آنکہ ... تیر قضا کا آہوی گردون شکار ہو

جسم لطیف نکہت گلزار خلد ہی ... کیونکر نہ ساتہہ ساتہہ تمہاری بہار ہو

دیکہی جو میری طرح یہ چہرہ وہ چاندسا ... تارونکی آنسوؤنسی فلک اشکبار ہو

ناجنس سی زیادہ بلا کوئی شی نہین ... کسطرح آگ پانی سی صحبت برار ہو

مجبور کر دیا ہی فقط اضطراب نی ... مختار تم نہو جو ہمین اختیار ہو

انکار یار نی یہ بڑہایا ہی اضطراب ... اقرار وہ کرین تو ہمین بہی قرار ہو

دست شکستہ باعث رنج و ملال ہی ... کیونکر نہو وبال گلی کا جو ہار ہو

عریان تنی سی پردہ کہلا جسم زار کا — چہپ جاؤن پیرہن مین اگر ایک تار ہو

تم وہ پری ہو جسکو سلیمان کہتی ہین — ای شہسوار کیون نہ ہوا پر سوار ہو

بنتا ہی پیرہن تن خوشبو سی رخت گل — ہر تار کیون نہ موج نسیم بہار ہو

جو چیز برق کام نہ آئی وہ خاک ہی
کیا فائدہ جو گل کیطرح مال دار ہو

تیرہ عالم یہ ہوا غم مین تمہاری دنکو — روز ہم گنتی رہی انکی تاری دنکو

زلف نے جسکو نسی ہو گئی شب کی نظاری دنکو — بنگئی خال شب زلف کی تاری دنکو

مختصر طول شب ہجر بیان کرتا ہون — کہتی ہین ایک گہڑی حشر کی ساری دنکو

چاند سورج نہین ہوتی ہین ہم عالم مین — کیونکر آئین وہ بہلا پاس ہماری دنکو

ربط کہتی ہین اسی کہتی ہین الفت اسکو — رات ہمپر نہ کٹی وہ جو سدہاری دنکو

شب فرقت مین اگر بچگئی زندہ ای برق
منہہ نہ دکہلائینگی پہر شرم کی ماری دنکو

جان کیون لیتی ہو ایجان کہان جاتی ہو — مین سمجہنی کا نہین کیا مجہی سمجہاتی ہو

پردہ شرم میں دیدار کو ترساتی ہو
منہہ چھپائی ہوئی تم خواب مین بہی آتی ہو

یہ نہوگا کہ رقیب آپکی نظرونکو چہوین
جای غیرت ہی مجہی غیرونسی اولجہاتی ہو

جہوٹ ہی عذر رہیا ہمنی تو مر کر دیکہا
ہم غریبونکی بہلا خواب مین کب آتی ہو

جور مظلوم نہین جا سکیگی بالا بالا
کیا قیامت ہی کہ قامت مجہی دکہلاتی ہو

میرا کیا جائیگا تم آپ ہی رسوا ہوگی
یہ ہنسی خوب نہین کیون مجہی رلواتی ہو

ایسی چہوٹکی مین نہ زندہ رہون کیا ممکن
کسطرف دہیان ہی کیون اوٹہی ہوئی جاتی ہو

زاہدو دو تو رگ جان سی کہین ہی نزدیک
کیون بہکتی ہو ادہر آؤ کہان جاتی ہو

ہم نکہتی ہین جو کچہہ جور ہوئی تم پر کم ہین
اپنی اعمال کی ای برق سزا پاتی ہو

تڑپتا ہی دل مضطر ملا پہلو سی پہلو کو
لگا دی اپنی دروازی مین ظالم ہیری بازو کو

عجب ہی مدعی ہم کیونکر نہ دیکہون چشم و گیسو کو
ملی ہین نافہ بال مشک و عنبر تیری آہو کو

یہ ثابت ہوگیا دیکہا جو ہمنی چشم و ابرو کو
خدا نی پردی ہین ای پریرو تیری آہو کو

نہ پوچہو کسقدر زیبا ہی سرمہ چشم جادو کو
ملا ہی موج بوی مشک کا پٹا یہ آہو کو

ہوا کر دیگی بارہ اپر تسک گل ہر تار گیسو کو
نہیں ڈھونڈیگی حاجت کچھ تمہاری پیچ ابرو کو

کہوں قندیل کعبہ کیوں نہ چشم مست جادو کو
چراغ حق نے روشن کر دیا محراب ابرو کو

ملایا نخلبند فکر نے ابرو سے ابرو کو
کیا پیوند شمشیر قضا سے شاخ آہو کو

تن لاغر سے کچھ نسبت نہیں ہے موئے گیسو کو
کمر اوسکی نظر آئی جو دیکھوں اپنے بازو کو

چراغ طور کو نسبت نہیں شمع گل رو سے
ید بیضا بنایا عکس نے تعویذ بازو کو

منجم عارض پر نور کو خورشید کہتے ہیں
بنا دی برج میزان بیٹھ کر تل کے ترازو کو

ہمیشہ ہاتھ پر قرآن روے پاک رہتا ہے
بجا ہے دعوئی اسلام تیرے خال ہندو کو

تمہارے دہر نے عجب نقشا جمایا ہے
گہر کر دیگی آہ سرد دل ہر ایک آنسو کو

عدالت ختم ہے نوشیروان ہے دم بدم
بجا ہے طاق کسرا جانتا ہوں طاق ابرو کو

نظر میں تولکر ظالم سزا دیتا ہے شوخی سے
بنایا پلہ میزان مختصر چشم جادو کو

بجا ہے بل جو ابرو پر پڑے ہیں تیں شوخی سے
کبھی دیکھا نہیں سیدھا کسی نے شاخ آہو کو

نظارہ لالہ صورت سے ہے سیری گل رو کا
ملی ہے آنکھ تاروں کی طرح ایک ایک آنسو کو

گل داغ جنوں گل ہو گئے ہوں آبلے تو
اثر بخشا ہے ایسا عشق نے ایک ایک آنسو کو

تصور ہو اگر نخل قد موزون جانانکا
نہاؤن آنکہ کو تہالا خوشی سی پانی آنسو کو

یہ سوزش ہی کہ روتا ہون فراق یار مین جسدم
حمیم نار دوزخ جانتی ہین میری آنسو کو

اگر روؤن تو طوفانی ہو دم مین زمین و گردون
گرہ پانی کا سمجہی ہر ملک ایک ایک آنسو کو

گہر ریزی فراق یار مین کرتا ہون آنکہون سی
کیا ہی سوز غم نی آبلہ ایک ایک آنسو کو

سکہا دیتی ہی دریا کو حرارت مہر تابانکی
حضور یار آنکہین کیون نہ ترسین میری آنسو کو

اگر طالب ہو وہ مہر درخشان مجہسی موتیکا
سکہاؤن پہ تو رخسار مین اک ایک آنسو کو

شب فرقت مین بہر آکر یہ آنکہین ہو گئین پتہر
گل تو شک بنی شیشی کی ٹکڑی ہی مری پہلو کو

اگر وہ نازنین تل کا ارادہ اپنی پہ کہتا ہی
کف حور جنان کا چاہئی پلہ ترازو کو

یہ سوزش ہی کہ آنکہین زار اتدن جلتی ہین فرقت مین
پہپہولا ہو مژہ کا نکا سمجہہ ہر ایک آنسو کو

حریف چشم عاشق کا دل نالان ہی الفت مین
لڑاتا ہی وہ شاہ حسن گویا شیر آہو کو

مسلمانونکو مصحف سی نہین کم عارض انور
خط نو رستہ پوتہی ہی تمہاری خال ہندو کو

یہ عالم تنگ چشمی سی ہوا ہی ساری عالم کا
سمجہتی ہین رخ خورشید عالمتاب جگنو کو

جلائی مردی ہین تونکی طرح چشم سخن گو سی
بنایا اوس نی اعجاز مسیحا اپنی جادو کو

بجا ہی آسمان حسن جو انسان کہتی ہین
ملی ہی جت گردن ای پری رو تیری بازو کو

فلک پر تاری چھٹکی ہین عجب عالم ہی افشانکا
ملی ہین جوہر انجم ہلال تیغ ابرو کو

تصور اوسکی آنکھونکا نہین جاتا کہ وحشتہ ہون
چراغ گور الفت نی کیا ہی چشم آہو کو

شرارے آہ سوزانکی فلک پر اوڑکی جاتی ہین
علو عشق نی تارا بنایا میری جگنو کو

مشقت بہر عاشق ہی تو نعمت شوخ چشمونکو
شجاعت شیر کو دی ہے خدا نی نافہ آہو کو

آداؤ ناز و شوخی برق عالم کی نظر مین ہی
چراتا ہی وہ شوخ آنکھون سی اپنی چشم آہو کو

میں یہ سمجھا دیکھکر زلف رخ پر نور کو
چاہیئے تار شعاعی شمع برق طور کو

صبح کی وعدی کو سنکر رات چھوٹی ہوگئی
قطع حسرت نی کیا زلف شب دیجور کو

غمکدہ گلشن ہوا آیا جو ساقی مجکو یاد
تاک مین سمجھا پھپھولی دانۂ انگور کو

دست رنگین سی جو منہہ پوچھا چمک دونی ہوئی
شمع سی روشن کیا اوسنی چراغ طور کو

کار و بار عشق مین آٹھون پہر ہی ایک حال
شب کو بھی چھٹی یہان ملتی نہین مزدور کو

بعد مردن ظرف ہونا بھی نہین آتا ہی کام
جام مے کسنی بنایا کاسۂ فغفور کو

اصل اچھی چاہئی آتا نہین ہی نام کام | کب بھلا کہتا ہی کوئی زخم کی انگور کو

رکھین زر لیکی بھی شہرت کت خلاف عقل ہی | بار غم ڈہوتی نہین دیکھا کسی مزدور کو

یون نمایان داغ دل ہی سینۂ صد چاک سی | رکھہ دیا قندیل مین گویا چراغ طور کو

اوس صنم نی یہ جلایا ہی کہ ہندو کہتی ہین | چاہئی کیا آگ مرنی پر تن محرور کو

طول فرقت سی سراسر رنگ آخر اوڑ گیا | پھیر غمنی کر دیا زلف شب دیجور کو

رات آنکھون مین جو کاٹی صبح کو آیا وہ مہر | سرمۂ تسخیر مین سمجھا شب دیجور کو

سینۂ پر آبلہ مین دل ہی یون پر آبلہ | رکھہ دیا قطّی مین گویا تہہ بہ تہہ انگور کو

بھر گیا پیمانۂ ہستی مگر جاری ہین اشک | قبر مین پہلکار ہا ہون ساغر بلور کو

سالہا دوڑا کی اوسنی بوسۂ عارض دیا
بعد مدت برق مزدوری ملی مزدور کو

دیکھنی آئی تمہین خلق زمانا مجھکو | نام ہو جای بناؤ جو نشانا مجھکو

آج کی طرح نہ ای یار ستانا مجھکو | شکل فردای قیامت تو دکھانا مجھکو

شرق سی غرب تلک خلق نی جانا مجھکو | گوہر مہر ہوا فقر مین دانا مجھکو

پڑھ کی عزت نہ گھٹی بعد فنا بہر خدا
وہ اگر آنکی بیٹھی تو اوٹھانا مجھکو

آج ترساؤ نہ صورت کو مواجاتا ہون
کل دم حشر نہ دیدار دکھانا مجھکو

ہڈی ہڈی سی یہی دلکو صدا آتی ہی
شانۂ زلف سر یار بنانا مجھکو

سر شوریدہ کی رہجای نہ حسرت باقی
اپنی ٹھوکر سی قیامت مین جلانا مجھکو

پاؤن پڑتا ہون شب وصل جو یہ کہتا ہی
سر پہ رکھہ ہاتھہ نہ تو ہاتھہ لگانا مجھکو

پیاس جسوقت لگی آب دیا اشکون نی
گل گیا بہہ کہہ مین زنجیرسی دانا مجھکو

اہل جوہر نہین جھکتی ہین کسیکی آگی
تیغ فولاد ہون ظالم نہ کسانا مجھکو

سر اوڑاتا جو تری پاؤنسی چھٹ جای اگر
ہاتھہ لگ جای اگر ہاتھہ لگانا مجھکو

دیکھہ کر روی عرقناک لہو روتا ہون
چاہیی خون پسینی پہ گرانا مجھکو

تیر سی لگتی ہی ہر وقت مین نوای بلبل
یاد آتا ہی وہ ٹپا وہ ترانا مجھکو

دیکھہ کر روی صنم جان گئی سی میری
آتش گلسی صیت ہی جلانا مجھکو

سرکشی عاشق ابرو کو نہین ہی زیبا
چاہیی سر تہ شمشیر جھکانا مجھکو

کوچۂ یار کی دلچسپ زمین ہی ایسی
سخت دشوار ہوا پاؤن اوٹھانا مجھکو

دیر لگتی ہی جو قاصد کو تو بیتابی سی — روح کہتی ہی کہ اب کھینچی وانا مجکو

بوسۂ خال خط یار لیا کرتا ہون — ملگیا خرمن مہتاب سی دانا مجکو

جل گئی خرمن دل خال رخ تابان سی — برق جانسوز ہوا عشق مین دانا مجکو

دل صد چاک کی مضمون نہ کیونکر باندہون — پہر گیسوئی سخن چاہئی شانا مجکو

ذکر سی چشم فسون ساز کی فرصت کب ہی — سونی دیتا ہنین دم بہر یہ فسانا مجکو

چین آئی جو غم خال مین گولی کہاؤن — پہر دل آبلہ ہی ہجر مین دانا مجکو

سنکی تحریر گلو خواب اجل آتا ہی — قلقل شیشۂ ساقی ہی فسانا مجکو

عرض کرتا جو زبان ملک عدم مین ملتے — لائی مئخانہ سی بعد نبانا مجکو

دل ملا ہو تو ہنین رنج کچہ ان بانو نکا — عین راحت ہی ترا آنکہ لڑانا مجکو

خاکساری سی ہمی ہی نشو و نما دہر مین — ہین جو نادان ہون کہ سب کہتی ہین دانا مجکو

بعد مرنی کی مرا ذکر کرینگی زندی — خواب جب آئیگا سمجہین گی فسانا مجکو

شب فرقت مین جہانسکی کہاؤن کیونکر — اوسکی نظرون سی تو اہ ضعف چہپانا مجکو

میری احوال پہ ہی چشم عنایت اوسکی — یا الہی نظر بد سی بچانا مجکو

قتل کرتا ہی شب وصل یہی کہہ کہکر
تیغ عریان ہون گلی تو نہ لگانا مجھکو

تن پہ داغ کی جا کوچۂ محبوب مین ہی
نخل گل ہون گلستان مین بٹہانا مجھکو

رزق کی فکر عبث عالم ہستی مین ہی ذوق
دیگا صیاد ازل دام مین دانا مجھکو

مین دہوپ مین ہون سایہ مین وہ رشک قمر ہو
حسرت ہی کہ اوسکی سایہ مین بسر ہو

دکہلائی وہ ملک عدم کہتا ہی وہ شوخ
کس کام کا معشوق ہی جسکی نہ کمر ہو

طوبا و قد یار یہ انصاف کی جا ہی
کیونکر کہین اوس حور لقا کو کہ شجر ہو

پاس ادب عشق یہی جوش حیا سی
گڑجاؤن تہ خاک جو مرنیکی خبر ہو

کیونکر تجہی معلوم ہوا احوال دل زار
جب بیخبری میری طرح ہو تو خبر ہو

تو گیسوی شب رنگ اگر کہولدی منہہ پر
تا روز قیامت نہ سحر ہو نہ سحر ہو

جس سنگ کو ٹہکرائی بنی لعل بدخشان
ہر قطری کو پانی کی وہ چاہی تو گہر ہو

اوٹہہ جائی اگر شعلہ رخسار سی پردا
خورشید تپ لرزہ سی تہرا کی قمر ہو

سو حسن سی افضل ہی زمانی مین نجابت
وہ سرو سی بہتر ہی شجر جسمین ثمر ہو

آہ دل بیتاب کی تاثیر یہ ہی برق
پہاڑ کیطرح ٹوٹی جو گردونکی سپر ہو

چشم بد ور تم آنکھین جو دکہا دیتی ہو
خواب خرگوش سی ہر نونکو جگا دیتی ہو

ساغر زہر غم ہجر پلا دیتے ہو
خوب بیمار محبت کو دوا دیتی ہو

ابرو و عارض انور جو دکہا دیتی ہو
رخ خورشید کو تم چاند لگا دیتی ہو

لن ترانی تمھین زیبا ہی کسی تاب نظر
غش پہ غش آتی ہین پردا جو اوٹہا دیتی ہو

خال کاجل کی گل رخکی لئی زینت ہین
چشم خورشید مین تم سرمہ لگا دیتی ہو

دیکہہ سکتا ہی بہلا کون بشر بی پردہ
اوٹ تم پردۂ عارضکی لگا دیتی ہو

لالہ رخسار سی ہر داغ جگر ہوتا ہی
باغ فردوس جہنم کو بنا دیتی ہو

ذری عکس رخ تابان سی بنی ہین خورشید
جسکو تم چاہتی ہو اوسکو بڑہا دیتی ہو

شکل دکہلاؤ تو معلوم نہین کیا ہوجای
جا بئین جاتی ہین جو آواز سنا دیتی ہو

گل ہین رخسار تو عطر گل خورشید عرق
نکہت جسم سی گلشن کو بسا دیتی ہو

جوش غیرت سی ہوین اوڑتی ہین جلتی ہین حسین
آگ تم شعلۂ عارض سی لگا دیتی ہو

دخل کیا مرغ نظر جائی رخ انور تک ۔۔۔ آئینی عکس سی پروین لگادیتی ہو

کیون نہ بی مثل کہین آپ کو کہنہ مشتاق

برق مضمون نیا ہمکو سنادیتی ہو

قیس کا نام نہ لو ذکر جنون جانی دو ۔۔۔ دیکھہ لینا مجھی تم موسم گل آنی دو

ضبط کی تاب نہین ہجر مین چلانی دو ۔۔۔ جوش وحشت ہی جدہر جاؤن ادہر جانی دو

زندگی ہجر مین اچھی نہین مرجانی دو ۔۔۔ آب حیوان کی بدل زہر مجھی کہانی دو

یار چھوٹا ہی غم ہجر سی مرجانی دو ۔۔۔ ہاتھہ کہینچا ہی مجھی پاؤن تو پھیلانی دو

بادشاہی سی نہین سلطنت عشق بھی کم ۔۔۔ جمع ہوتی نہین باہم کبھی دورانی دو

ضبط و بیتابی دل قید مین دونون ہین عنان ۔۔۔ طوق خاموش ہی زنجیر کو چلانی دو

ضبط کا مجھسی تقاضا ہی کہ لازم ہی سکوت ۔۔۔ دل بیتاب یہ کہتا ہی کہ چلانی دو

بحر عشق رخ محبوب کی تدبیر نہین ۔۔۔ ڈوبکر چشمۂ خورشید مین جانی دو

جوڑکر ہاتھہ یہ کہتا ہون کہ لو ہاتھہ مین ہاتھہ ۔۔۔ پاؤن پڑتا ہون کہ سر پاؤن تلک آنی دو

ناصحا اوسکی تجلی نی جلایا ہی مجھی ۔۔۔ ماہ و خورشید مین جس بن شمع کی پروانی دو

عکس دندان نہین ہی سینی مین عیان ہونٹون سی
آب گوہر سی لبالب ہین یہ پیمانی دو

قیس و برق ایک ہین انکا نہین ہمسر کوئی
خلق خالق نی کئی ہین یہی دیوانی دو

چھوٹی عذاب نزع سی بندہ غلام ہو
ایسا لگاؤ وار کہ قصہ تمام ہو

تیرا قیام باعث یوم قیام ہو
خورشید روز حشر رخ سرخ فام ہو

مرنا حلال ہو مجھی جینا حرام ہو
بیت الحزن فراق مین دار السلام ہو

اوصاف روی یار سی رنگین کلام ہو
وہ بوستان کہون کہ گلستان تمام ہو

مجکو خطاب دیجی کہ میرا بھی نام ہو
کہتی اگر غلام تو بندہ غلام ہو

جس قصر مین وہ قیصر عالی مقام ہو
باہم فلک زمین فلک سقف بام ہو

روز وصال مین سحر عید شام ہو
افطار کیجی می سی جو ماہ صیام ہو

آہ رسا کی واسطی لازم ہی لخت دل
کالا عصا ہی لعل بدخشان کی شام ہو

ای مہر ایکدن تو پکارو فقیر کو
کندہ نگین لعل پر اپنا بھی نام ہو

جب تو نہو تو میری دل و چشم کی طرح
خاموش شیشہ دیدہ خونبار جام ہو

وہ صید ہون کہ میری لہو سی نشان زخم | خونبار میری اسطی ہر چشم دام ہو
بجہہ جائی میری پاس لگاو جو ایک وار | ہر ایک چشم جوہر شمشیر جام ہو
موزون جو وصف مصحف رخسار کیجئی | قرآن ایک شعر مین اپنی تمام ہو
جوڑا بسنتی جوڑ ہی اس گوری جسم پر | تلوار نقرہ ہی طلائی نیام ہو
تقدیر کی امور مین تدبیر سی حصول | زخم دہن کا ٹاکو نسی کیا التیام ہو
آئین جو بال زلف کی چشم کبیل پر | زنجیر نور آہوی مشکین کو دام ہو
کہئی جو لذت لب شیرین زبان سی | زخم دہن کیواسطی مرہم کلام ہو
چہٹکی جو نکہت گل خورشید روی یار | روح القدس کو عرش برین پر زکام ہو
کافور کردی صبح کو بوئی رخ صبیح | عنبر شمیم زلف معنبر سی شام ہو
تیغ نگہ کو انکہونکی افشانسی حسن ہی | قبضی پر اس سر وہی کی سونیکا کام ہو
دیکہون جو یم رخکو تو سجدہ ادا کرون | میری نماز یہ ہی کہ تیرا سلام ہو
تسبیح تیری نام کی دلسی نہ چہوٹی گی | ممکن نہین یہ سبحہ کبہی بی امام ہو
طوفان غمسی بادہ کشونکو خطر نہین | کشتی نوح بحر حوادث مین جام ہو

ایسا نہین ہی پہر کہ جہمکی آگی غیر کے
پڑہتا نہین نماز وہ جسمین سلام ہو

افشان جبین و عارض تابان کی ڈال ہی
خورشید حشر و ماہ ثریا مقام ہو

تاثیر ہی یہ نکہت زلف دراز کی
موج نسیم ہای گردون کو دام ہو

سمجہین یہ کامڑ کی گلابی سروہی ہی
عریان تن جیب وہ بت سرخ فام ہو

تو وہ زہرا ہی جو روشن ہری شمع ساق ہو
آدمی کیا ہے ملک تک والہ مشتاق ہو

جلوہ گر تشکو اگر وہ قاتل عشاق ہو
نور سی ہر پانچہ فانوس شمع ساق ہو

ہجسو تنگ بہی تمہاری حسرت دیدار ہے
کیون شہر روزن نظر مین یہ مشتاق ہو

ناتوان ہجر یار کی حالت نہ پوچھ
حشر کی ن بہی پہر اوٹہی طاقت طاق ہو

دل یہی کہتا ہی سن سنکر پیام شوق یار
پہلی قاصد سی چلو اونکی اگر مشتاق ہو

برق آجائی تصور جب رخ پرنور کا
آفتاب حشر ہر داغ دل مشتاق ہو

تم وہ یوسف ہو کہ اندہا بہی تماشائی ہو
دیدۂ حضرت یعقوب کی بینائی ہو

بند جلوسی تری چشم تماشائی ہو | غش کرے موسیٰ سی عمران جو تماشائی ہو

بی تمہاری کسی منظور ہی جینا صاحب | جان دی ڈالون اگر صدمۂ تنہائی ہو

فتنۂ زلف و رخ یار سی بچ جای جو دل | قد بالا کی بلا آفت بالائی ہو

آنکھین کھلجاتین اگر تیری سواری دیکھے | کور کو گرد قدم سرمۂ بینائی ہو

وعدہ ہی میری مسیحا سی یہان آنیکا | ایکدم اور نہ آئی جو اجل آئی ہو

ابروونکی یہ اشاری ہین کہ تلوار چلی | صف مژگان یہ کہتی ہین صف آرائی ہو

وحشت دل کی تقاضی ہین کہ صحرا دیکھو | پاؤن کہتی ہین کہ ہان بادیہ پیمائی ہو

نارہ نکلین جو مری دل سی شراری اوٹھین | آہین کھینچون تو دہوان گنبد مینائی ہو

ہجر ساقی مین اگر رونی پر آئین آنکھین | بط مے اشکون سی مرغابی دریائی ہو

دم رفتن نہین زلفونکی تصور سی ضرر | کچھ خطر اوس سی نہین سانپ جو دریائی ہو

جھوٹی وعدونسی نہین دلکو تسلی ہوتی | صاف کہدیجی جو کچھ آپنی ٹھہرائی ہو

تو اگر پاس نہو حشر کرون نالونسی | شب یلدائی قیامت شب تنہائی ہو

تو جو نکلی تو ملک جھک کی فلک سی دیکھین | حورین غرفون سی گرین خلق تماشائی ہو

فرقت یار مین ای بت اگر نالی کرون
سبب صبح قیامت شب تنہائی ہو

تو جلوہ گر جو بام پر ای رشک حور ہو
چوٹی مین کوہ طور کی مہتاب نور ہو

کیونکر وصال یار سی دل کو سرور ہو
جب پاس لوگ جاتی ہین کہتی ہین دور ہو

تم کیون گناہگار و نسی ایجان دور ہو
حور اد سکی واسطی ہی جو صاحب قصور ہو

بی پردہ پیش مہر جو وہ رشک حور ہو
خط شعاع آہ دل ناصبور ہو

آراستہ جو زیور گلسی وہ حور ہو
رشک نہال باغ جنان نخل طور ہو

تو جلوہ گر جو باغ مین ای رشک حور ہو
چہنکر رخ تو سی گل مہتاب نور ہو

لائین حضور چشم تصور سی کہینچ کر
ہم دور بین سی تمہین دیکہین جو دور ہو

روشن ہین آسمان و زمین جوش حسن سی
ایسا جو نور ہو تو نہ کیونکر ظہور ہو

بارش سی آسمان نکہار رہتا نہین غبار
دل کہول کر جو روون تو دلکو سرور ہو

بیجا نہین گہمنڈ مجہی اپنی عشق کا
بہتا ہی حسن پر تمہین جتنا غرور ہو

دل ڈوبتی ہین دیکہ کی تن کی صفائیان
حقا کہ جوش نور سی دریائی نور ہو

بیٹھی ہو پاس جو تو یہی فلک دماغ ہے اے رشک آفتاب بہت تم بھی دور ہو

رہتی ہو آنکھون وقت تصور کی سامنی دلسی قریب ہو اگر آنکھونسی دور رہو

ہر بات مین حسینونکی الٹی ہی چال ہے اوس پر ستم یہ کرتی ہین جو بی قصور ہو

ایسا ہی کون جس سی تمہین ہم ملاتی ہین تجلی ہو شمع طور ہو شعلہ ہو نور ہو

شکوہ نہین جفاؤنکی حسرت مگر یہی اتنا تو منہہ سی کہی کہ تم بی قصور ہو

اوس سی بحر غم دل جا کی پوچھیی جس آشنا کو بحر الم مین عبور ہو

ابتو قبول عرض کرو ضبط تا کجا ایسا ہو کہ بندی سی پہر کچھہ قصور ہو

عاشق ہین جسکی برق اوسی ہمسی عشق ہے
کیونکر نہ فخر کیجیی نہ کیونکر غرور ہو

کس قدر زیبا ہی زیور اوس بت طناز کو ساز سونیکا لگایا ہی سمند ناز کو

پردیسی پہچان لیتی ہین تری آواز کو وجد طاری کرتی ہین سنکر [illegible] ساز کو

حشر مین گہیرینگی عاشق اوس شکار انداز کو خونبہا دینا پڑیگا صید کا شہباز کو

وجد کرتی ہین مغنی سنکی اس آواز کو میری نالونسی نہین نسبت کسیکی ساز کو

وہ جو بولا روح پروانہ ہماری ہو گئی ‌ ‌ ‌ شمع بزم طور سمجھی شعلۂ آواز کو

پاؤن ڈرا امتحان مین بہی کہہ سنبھلکر انکہو دل ‌ ‌ ‌ سر کی بہل گرتی ہوئی دیکہا ہی انداز کو

پہول جہڑی کو میری آہ ولسی کہیہ نسبت نہین ‌ ‌ ‌ شعلہ افشانی کہان آتی ہی آتشباز کو

بی جلی مثل سپند اوٹہتی ہین کب اپنی قدم ‌ ‌ ‌ آگ کی پر ای پری مر کار ہین پرواز کو

کیا تعجب ہی جو پوشیدہ دہان یار ہی ‌ ‌ ‌ دل مین دیتا ہی جگہ ہر ایک اپنی راز کو

کیا جڑی ہین مہر عارض پر ستاری خال کی ‌ ‌ ‌ آفرین صد آفرین تیری مرصع ساز کو

آنکہین ہم پہوڑین نکل آئی اگر ذوقین اشک ‌ ‌ ‌ راہ اپنی بزم مین دیتی نہین غماز کو

دیکہتا ہون رنگ نو ہر دم بساط دہر مین ‌ ‌ ‌ خوب سجا لین جہتی ہین بیچ سرباز کو

اوسکی آنکہو سی حذر کرتی ہین عاشق بہر دل ‌ ‌ ‌ چنگل شہباز کا ڈر ہی کبوتر باز کو

اوڑ چلیگا وہ پری رو فشا تم آنی تو دو ‌ ‌ ‌ موج میکی شاہ پر درکار ہین پرواز کو

عالم اسباب مین اسباب سی ہی چلتا ہی کام ‌ ‌ ‌ چاہئی پہلی کمان تیر تیر انداز کو

عمر جلنی مین بسر اپنی ہوئی مثل سپند ‌ ‌ ‌ کہتی ہین آتش ہماری فرش پا انداز کو

دیکہکر ابروی جانان کہتی ہین مشتاق تیر ‌ ‌ ‌ چاہئی ایسی کمان ایسی شکار انداز کو

جیتی جی چہوٹی غم دوری یہ دلسی وہی ‏/ جانسی کوئی جدا کرتا نہین دمساز کو

شمع روشن ہی مجنونکی لئی ہر شعر گرم ‏/ غیر جل جاتی ہین سنکر شعلۂ آواز کو

جوہر معشوق بی عاشق کبہی کہلتا نہین ‏/ چاہئی تو وہ بہی بہر مشق تیر انداز کو

مائل صید افگنی ہوتا جو وہ عالی مزاج ‏/ دام لیتا شہپر روح الامین پرواز کو

شرم کیسی زمین پر پاؤن بہی رکہتا نہین ‏/ سرکشی سی کام ہی سفاک سر انداز کو

کیا ضرر آسیب عالم سی اگر حافظ ہو تو ‏/ آشیانہ صید سمجہی چنگل شہباز کو

خاک ہونی پر تعلی دلکی وہ جاتی نہین ‏/ پر ہی ہر موج ہوا زیر فلک پرواز کو

صورت لب آنکہ بہی گویا ہی باتین دیکہئی ‏/ اوسنی یکسان کر دیا ہی جادو و اعجاز کو

اوسکی جاتی ہی جو میرا دم لبونپر آگیا ‏/ لوگ سب انجام سمجہی عشق کی آغاز کو

حال کہلجاتا رقیبونکا جو ہوتا امتحان ‏/ حیف ہی دمساز سمجہا عاشق جانباز کو

کسطرح دوریسی عاشق قالب بیجان نہین ‏/ روح کہتا ہی نہ مانا اوس سراپا ناز کو

اوسطرف تیوری چڑہی سینہ ادہر چلنی ہوا ‏/ تیر کی حاجت نہین سفاک تیر انداز کو

آپ اپنی دیکہتا ہی راتدن انداز تو ‏/ ناز سی فرصت کہان ہی اوس سراپا ناز کو

کم نہین تیر نظر تیر شہاب نجم سی
چاہیی قوس فلک میری نشکار انداز کو

جان ہی پہوڑ کر لیکن اوٹہی اوسکی بات
بیستون نازک مزاجی نی بنایا ناز کو

شمع روشن نام ہی شمع رخ پر نور کا
کہتی ہین پروانہ اوسکی عاشق جانباز کو

رتبہ عالی نہین ملتا بغیر از انکسار
شرط ہی بی بال و پر ہونا فلک پرواز کو

نذر دین روح الامین تیرونکی خاطر شاہ بال
پر اگر درکار ہون صیاد تیر انداز کو

ساری عالم سی طبیعت برق میری ہٹ گئی
ساز سی خالی نہ پایا مینی دنیا ساز کو

جا بجا مین یکتا ہون تری گذر مین آئینہ
نقش پائی یار ہی میری نظر مین آئینہ

عضو ہی ایک جسم سیمبر مین آئینہ
کیا اوسی درکار ہی ماہ صفر مین آئینہ

حسن روی صاف تیرا دیکہکر حیران ہوا
چہپ گیا شرماکی آخر اپنی گہر مین آئینہ

پیرہن ہی یا غلاف آئینہ حیران ہون
ناف کا حلقہ ہی یا تیری کمر مین آئینہ

اہل دل خود بین ہین مشہور کیونکر خلق مین
رکہتی ہین وہ راز سی اپنی بر مین آئینہ

سیر گلگشت چمن مین عکس روی یار سی
بنگیا ہر ایک پتا ہر شجر مین آئینہ

نون

وہ بدن آبی دوپٹی سی نظر آتا ہی یون
برق کا گویا لگا ہی ابر تر مین آئینہ

عارض پر نور جانانکا جو مضمون باندہی ہی
دائرہ ہر حرف کا ہو شعر تر مین آئینہ

زیر ابرو عارض انور نظر آتا نہین
جڑ دیا ہی یار نی کعبی کی در مین آئینہ

جسطرف دیکھا نظر آتا ہی ہمکو روئی یار
ہر در و دیوار ہی اپنی نظر مین آئینہ

تیغ قاتل ہی کہ برق خاطف تیغ قضا
سینۂ عاشق مین دل ہی یا سپر مین آئینہ

دیکھ لیتی تہی وطن مین عارض پر نور یار
سامنی رہتا ہی ہر دم اب سفر مین آئینہ

چاند کی ٹکڑی ہین اوسکی عارض انور نہین
لوح پیشانی کی جا ہی صاف سر مین آئینہ

صاف باطن ظاہر بد پر نظر کرتی نہین
سنگ بہی ہی پیش اہل نظر مین آئینہ

اسقدر یاد وطن نی مجکو حیران کر دیا
بن گیا ہون قد آدم مین سفر مین آئینہ

دہک دہکی ہی سینۂ صاف طلائی رنگ پر
یا جڑا ہی ای پری تخت زر مین آئینہ

یار کی رنگ طلائی پر عرق آیا نہین
غرق یکسر ہو گیا ہی آب زر مین آئینہ

برق حیرت ہی بقول شاعر سحر مآل
دائرہ ہی یا کف مطرب پسر مین آئینہ

خط شعاع مہر ہین صاف اوس قمر کی ہاتہہ ‏ ‏ زرین بدن ہی رنگ طلائی ہی زر کی ہاتہہ

پچتا رہا ہون ہاتہہ پہ ریحان و سر کی ہاتہہ ‏ ‏ ممکن نہین کہ جان بچی اور سر کی ہاتہہ

حسرت رہی کہ دام مین عنقا کو لائیے ‏ ‏ مشتاق ہین ازلسی تمہاری کمر کی ہاتہہ

لایا ہی خط یار قدم پر نثار ہون ‏ ‏ آنکھونسی کیون لگاؤن نہ مین نامہ بر کی ہاتہہ

عنبر ہین موئی زلف تو خورشید روی سرخ ‏ ‏ ہیرے کی دانت ہونٹھ ہین لعلون کی زر کی ہاتہہ

ہر وار پر ملال دل و درد سر گیا ‏ ‏ دیکھی نہین ہین آنکہ سی ایسی اثر کی ہاتہہ

کیونکر جدا وہ ہالۂ آغوش سی ہین ‏ ‏ لٹکا نہی ہین شوق سی موئی کمر کی ہاتہہ

دلچسپ ہے یہ جسم کہ چہولون جو وصل مین ‏ ‏ نر جائی پرو ہان سے کبھی پہر نہ سر کی ہاتہہ

پنجی تمہاری پنجۂ مژگانسی کم نہین ‏ ‏ اللہ نی بنائی ہین خط نظر کی ہاتہہ

دریای حسن جسم ہی اللہ ری صفا ‏ ‏ گویا بنی ہین موجۂ آب گہر کی ہاتہہ

جوشن سنہری چاہئی تیز کی لئی ‏ ‏ چاندی سی ہی سفید ہین اوس سیمبر کی ہاتہہ

یہ آگ لگ رہی ہی تپ غم سی جسم مین ‏ ‏ بی اختیار کہینچ لی ستم ہی ڈر کی ہاتہہ

کیا دیکہتی ہو پنجۂ مژگان کو بار بار ‏ ‏ نکلی ہین اشک پونچہنی کو چشم تر کی ہاتہہ

اعجاز باغ دہر مین وہ سرو ناز ہے
ایسی حسین خلق مین ہین کس بشر کی ہاتھ

حیرت فزا ہین پنجۂ سرو قد نگار
دیکھی نہین حنا نین کسی نی شجر کی ہاتھ

یوسف بہی دیکھکر تجہی بازار مین کہی
بیچو خدا کی واسطی اس سیمبر کی ہاتھ

جیب کفن کی پرزی اوڑائین گی قبر مین
ہرگز نہ ہم اوٹہائین گی وحشت سی کی ہاتھ

اوصاف روی یار نی موسی بنا دیا
خط سی سفید ہو گئی پیغامبر کی ہاتھ

راہ عدم مین کوئی کسیکا نہین معین
خالی ہین مال تال سی ہر ہمسفر کی ہاتھ

کچہہ لیکی وہ غلام بنائی تو مفت ہے
بی زر بکی ہوئی ہین بت سیمبر کی ہاتھ

دنیا ہی خواب خواب بہی کم موت سی نہین
بیکار ہین جو آئین یہان ٹوٹی رس کی ہاتھ

چہوتی ہین تیری پہول جہٹکتی ہین باغ مین
نازک بنی ہین موج نسیم سحر کی ہاتھ

دریائی حسن جوش پر آیا خرام سے
یکسر عرق سی بنگئی سلک گہر کی ہاتھ

مانند شمع ہجر کی دیکھی نہ مینی صبح
آیا پیام موت نسیم سحر کی ہاتھ

محشر کو رنگ لائیگا مہندی نہین ہی برق
پہچانئینگی ہماری لہو مین وہ بہر کی ہاتھ

برق زنجیر پر اوسکی جو پڑی میری آنکھ
بنگئی رنگ سی نیلی کڑی میری آنکھ

جا لگی اوس قاتل عالم سی لڑی میری آنکھ
کہین رستم سی زیادہ ہی کڑی میری آنکھ

اوسکی معمار سی کہتا ہی یہ ناظر اوسکا
کیون نہ روزن کی جگہ تونی جڑی میری آنکھ

منہہ چھپانیکا مزہ مین تمہین کہلادونگا
دیکہنی کو جو کسی روز اڑی میری آنکھ

روکی لیجان جہان دلسی نکالا جو غبار
خاک مین جوش کدورت سی گڑی میری آنکھ

ہیکسو آیۂ رحمت ہون غنیمت سمجھو
سال بہر روز لگاتی ہی جہڑی میری آنکھ

آج کل فوق ہی اوس حور کو منیخواریکا
کیون نہ شب روز لگائی نہ جہڑی میری آنکھ

چشم پوشی نکرو مجکو دکہاو صورت
آپ سی کہتی ہی امید بڑی میری آنکھ

گہر مین جو چاہئی اپنی وہ حکومت کیجی
کیا کیا تمنی جو رستی مین لڑی میری آنکھ

پہنی فرقت مین رخ یار کا دہوکا کہایا
چشم خورشید سی ہر بار لڑی میری آنکھ

تو اگر پاس ہو چار پہر رات ہی کیا
نہ لگی حشر تلک ایک گہڑی میری آنکھ

نیند فرقت مین اڑی پہر کہان چین کہان
رہ گئی وقت پر آخر کو جہڑی میری آنکھ

کثرت دید نی یلم کو بنایا یاقوت
کیا اوڑا لیگئی مسی کی دہڑی میری آنکھ

چشم خورشید کو دیکھا تو یہ ہنسکر بولی
اوسکی از رفتہ رفتار ہی گردش دیکھو

چرخ مین صانع عالم نی جڑی ہی آنکہ
چال چلتی ہی زمانی سی کڑی ہی آنکہ

صاف داغون سی عیان وحشت دل ہی ای برق
میرہی عضو مین صانع نی جڑی میری آنکہ

کیا گناہون سی جنون مین اہل غم کو باک ہی
چاک ہی جسکا گریبان اوسکا دامن پاک ہی

کبر و نخوت کی نجاست سی تو طینت پاک ہی
خاکساری جڑ ہی اپنا اصل اپنی خاک ہی

بزم عالم مین سراسر نور جسم پاک ہی
زلف شبگون و شمع روی آتشناک ہی

چودہوین کا چاند مہر روی آتشناک ہی
چادر مہتاب سادی جسم کی پوشاک ہی

سر بسر آتش ہی تن شعلہ دل غمناک ہی
مثل اخگر میرا بردہ آپ میری خاک ہی

دلکو اوس ابرو کمان ناوک فگن کی تاک ہی
خاک تودہ بعد مردن بھی ہماری خاک ہی

طائران قدس پر تیر مژہ کی تاک ہی
فرش سی تا عرش اوس ابرو کمانی کی دہاک ہی

دل پریشان ہی تو پہر جنت نظر مین خاک ہی
کوچہ جانان مجھی بن دام وحشتناک ہی

صورت اہل جہان یخ دہشتناک ہی
تیغ ابرو کی فلک تک ای پری دہاک ہی

غم سی دامن تک برنگ گل گریبان چاک ہی — وسعت آباد جہان صحرائی وحشت ناک ہی

رہ گیا پردہ غبار دلسی راز عشق کا — داغ سی آتشکدہ پوشیدہ زیر خاک ہی

صحبت احباب و لطف بزم عالم ہی کہان — زندگی نعمت ہی غافل خاک زیر خاک ہی

بی ملال و رنج رہنا خلق مین ملتا نہین — ابروی محراب کعبہ میری دل کا چاک ہی

اوسکی کنہہ ذات تک عقل رسا کو دخل کیا — پر شکستہ صید سجا طائر ادراک ہی

کوئی کیفیت سی خالی انقلاب اپنا نہین — جام می ستونکو ساقی گردش افلاک ہی

بعد مردن بہی ہی سرگشتگی ہی پیش پا — خاک کی نیچی بہی دور گردش افلاک ہی

عمر بہر مجکو تہ و بالا کیا تقدیر نی — شیشۂ ساعت فلک ہی خاک میری کی ہی

ہین وہ صید کشتۂ گیسو و چشم یار ہون — میری مشک خون سی نافہ حلقۂ فتراک ہی

رخ نہین ممکن خطا کیونکر کری قاتل کا تیر — سینکنی کو ابرونکی روئی آتشناک ہی

میکشی نی رنگ چمکا کر جلایا دلکو اور — شعلہ ور پانی سی اوسکا روئی آتشناک ہی

دامن دشت جنون مین تنگ ہی ہستی سی روح — جیب کیسا سینہ اپنا سو جگہہ سی چاک ہی

مینی مانا وہ اگر ہی عیسی گردون نشین — آسمان پرواز میرا طائر ادراک ہی

زہر ہوتا ہی مریض عشق کی خاطر علاج — زرد و سر عاشق کو تیری صندلی پوشاک ہی

روی انور سی شب مہتاب ہی لف سیاہ — نور کا عالم ہی اوسکا نور کی پوشاک ہی

تا عدم جا بینگی ہم مین حاجت رہبر نہین — توسن عمر روانکی سالہا سی ڈاک ہی

عاقبت دلکو نہ آیا بعد مردن بہی قرار — کہتی ہین بیکر وان جسکو ہماری خاک ہی

ناتوانیسی یہ کہلکر بنگیا ہون تنگ چشم — خانۂ زنجیر مجکو دشت وحشتناک ہی

میری سر پر پاون رکہہ رکہکر گذر جاتی ہی خلق — دامن دشت جنون تیرا گریبان چاک ہی

بعد مردن بہی نہین جاتا وہ دلکا اضطراب — معدن سیماب بیتابیسی یہ خاک ہی

عیش بہی سامان غم ہی دیدۂ عبرت سی دیکہہ — تنگ ہی غنچہ چمن مین گل گریبان چاک ہی

صورت سیماب گشتہ ہون طلائی رنگ کا — بہر عبرت خلق کو اکسیر میری خاک ہی

چہوٹکر احبابسی جینی کی لذت کچہہ نہین — بعد اونکی خاک ہی دنیا کی سر پر خاک ہی

کیا ہوا کو جیسی اوسکی زندگی مین دور ہین — پہنچین گی آخر وہین مرکر جہانکی خاک ہی

موتکی پیغام سی اوسکی لگاوٹ کم نہین — بہر عاشق جہانکنا پیک اجل کی تاک ہی

جان لیکر بہی کسیکو کچہہ نہین دیتا ہی برق

دست ممسک یار گنج دولت ضحاک ہی

جسم لطیف یار مین خوشبو دولہن کی ہی
گلسی کہین یا وہ گلی پیرہن کی ہی

بو شکل گل عرق مین گل یاسمین کی ہی
مٹی زمین عطر تمہاری بدن کی ہی

مٹی سرشت پاک مین یہ کس چمن کی ہے
پہولوں مین بو تمام تمہاری بدن کی ہی

کلیان ہین جو تیاکی یہ موتی سی اوسکی دانت
بو عارضون مین صاف گل یاسمین کی ہی

بی پردگی خدا نکری تربت خاک کی
مردیکو بہی زمین مین حاجت کفن کی ہی

کہتی ہین لوگ دیکہکی شیرین دہان یار
کوثر مین سوت آپکی چاہ ذقن کی ہی

افسون چشم یار ہی کیا سحر سامری
تقریر معجزہ لب معجز سخن کی ہی

ہر دم نگاہ تیز سی چلتی ہین برچہیان
قاتل یہ نوک سب سی الگ بانکپن کی ہی

کیونکر شگفتہ داغ بدن شکل گل ہون
تاثیر آہ دل مین نسیم چمن کی ہی

سب کا عدم مین زیر زمین ہی مقام خاص
کہتی ہین جسکو گور عمارت وطن کی ہی

ممکن نہین کہ پاؤن وہ رکہین زمین پر
گردون پر آبداغ ہی شہرت چلن کی ہی

قطعہ

جیتی ہین وصل یار سی فرقت ہی اپنی موت
وہ رشک حور روح ہماری بدن کی ہی

اوسکا مکان دیکھتی ہی کوچ کر گئی — جنت سمجھکی سمجھی عمارت وطن کی ہی

مستی مین سرنشتہ و بیدار کیون ہو — فنجان لعل یار عقیق یمن کی ہی

کہتی ہین آفتاب جسی نوجوان عشق — تصویر کہنہ اپنی یہ داغ کہن کی ہی

آزاد وہ جہان سی ہین عاشقان یار — پوشاک کی نہ فکر نہ حاجت کفن کی ہی

اللہ ری نزاکت پابند زلف یار — زنجیر موج نکہت مشک ختن کی ہی

کافور سم ہی زخمی تیغ نگاہ کو — فرقت مین چاندنی ہمین چادر کفن کی ہی

بی زلف شکل شانہ ہوینگی چاک دل — حاجت ہماری زخمونکو مشک ختن کی ہی

کیا پیرہن کی زیست مین پروا ہی — زیر مزار بھی وہی صورت کفن کی ہی

جاتی ہوئی عدم کو نکلتی ہی تن سی جان — الفت سرا سی کہتی ہین حب وطن کی ہی

مردی ہی جان باقی ہین اونکی وصال سی — مانند روح جسم لطافت بدن کی ہی

کوہ گران ڈہاتی ہین الفت مین کیا قوی — سچ ہی کہ کیا بساط بھلا کوہکن کی ہی

پتھر سی چوٹ پھوڑ کی افزون ہی عشق مین — شیرین کی تلخ بات قضا کوہکن کی ہی

کس کام کا وہ منہہ ہی جو فیض زبان نہین — یون تو دہان زخم بہی صورت دہن کی ہی

آنکھون کی شوخیون نی غناصر اوڑا دے | یہ چوکڑی بہی ایک تمہاری ہرن کی ہی

پریمین اور اصیلونکی بڑہتی ہی آبرو | شمشیر نو سی قدر زیادہ کہن کی ہی

دلکو خیال ہی عرق روی یار کا | بوتل نعلبین عطر گل یاسمن کی ہی

آوارہ ہو کی ملتی ہی موتی کو آبرو | افزون سفر مین قدر غریب الوطن کی ہی

زلفون نی تیری آنکھ کا رتبہ بڑہا دیا | نافیسی دہوم وہ نام غزال ختن کی ہی

داغ فراق زینت عاشق ہی عشق مین
تازہ بنت یہ برق قبای بدن کی ہی

تقریر سحر ہی بت معجز خرام کے | طاقت نہین کلیم خدا کو کلام کے

تعریف رو و زلف سراسر تمام کے | کہینچی ہی صورت ایک جگہہ صبح و شام کے

تعریف سنئی مجہسی رخ سرخ فام کی | تصویر ہی تمام یہ یاد تمام کے

کیا منزلت ہی اوس قمر خوش کلام کی | کرسی ہی عرش قصر ثریا مقام کے

جاگیر اونکو حسن نی دی روم و شام کی | رخ ہی سحر تو زلف پہنچتی ہی شام کی

اعجاز چال ہی بت محشر خرام کی | قد پر خدا نی اوسکی قیامت تمام کی

پہنچی بہی مثل بدر فلک پر تو کیا حصول — جو د ہو گئی تمام جو منزل تمام کی

وہ صید ہون کہ رکہتی ہین جسپہ آنکہیں پہیر — تن سی نگہ کا وہ مژہ چشم دام کی

مرمر کی ساری رات تو فرقت مین کٹ گئی — لیکن امید آج نہین ہمکو شام کی

ساقی نہین تو لطف ہی کیا بزم عیش کا — سبحہ کو احتیاج ہی اول امام کی

سن سنکی سوز نالونکی آنسو نکل پڑی — نوبت مگر نہ آئی ہماری سلام کی

پرہیز زندگیمین رہا تا بزندگی — تمنی حلال چیز بہی ہمپر حرام کی

بازار چڑہاکی چشم جہان مین چڑہی تو کیا — یوسف گری نظر سی تمہاری غلام کی

ای ماہ بر تیاہی اوس نے نمک مہر کا — صورت کمال ملتی ہی ماہ تمام کی

کیونکر مثال دیجئی رخسار یار کی — صورت مین نقص داغ ہی ماہ تمام کی

یوسف کو کیون کریم نہ کرتا عزیز مصر — آقا کو ناگوار ہی ذلت غلام کی

کیا فائدہ جو قلقل مینا کا دور ہے — اپنی فراق یار نی قلیا تمام کی

ہستی مین نیستی سی تو عنقا کی دہوم ہی — خود بی نشان ہو جو تمنا ہی نام کی

مرنیکی بعد خاک ہی طبل و نشان و ملک — کیا فائدہ جو دہوم رہی اپنی نام کی

شاہ و گدا کی بعد فنا کیا تمیز ہو
ہر جا شبیہین لاکہون ہین ایک نام کی

نا جنس شکل لاکہ بنائی تو کیا حصول
کچہہ کم نہین ہی تیغ سی صورت نیام کی

ساغر ہی گوش قلقل مینا کا شور ہی
ساقی کو آرزو ہی ہماری کلام کی

یعنی بکو بکو
محمود اور آیاز برابر ہین پیش عشق
کیا قید فیض عام مین ہی خاص و عام کی

طبع سلیم برق بہی گویا کلیم ہے
اعجاز عیسوی ہی فصاحت کلام کی

فلک رکاب ترا ان سمند رکہتا ہی
وہ رتبہ سب سی زیادہ بلند رکہتا ہی

عجیب حسن بت خود پسند رکہتا ہے
مکان عکس سی آینہ بند رکہتا ہی

برابر اپنی وہ زلف بلند رکہتا ہی
بلا ہی اور بلا کی کمند رکہتا ہے

اسیر وہ ہین کہ دیدار گل نصیب نہین
قفس غلاف سی صیاد بند رکہتا ہی

ہزار حیف یہ تجہسی بعید ہی ای جان
مسیح ہو کی مجہی درد مند رکہتا ہی

فنا کی بعد بہی نالان ہین گور کی مردی
یہ بیقرار دل درد مند رکہتا ہی

کفن سی ہین بال کیونکر او لجہی مردون
کہ راہ کوچہ گیسو بہی بند رکہتا ہی

ہوا ہی رام وہ کافر خدا خدا کہہ کر
عجب مزاج بت خود پسند رکہتا ہی

تمام قامت موزون کی عضو ہین موزون
وہ بیمثال جہان بند بند رکہتا ہی

دعا قبول وہان کب کسی کی ہوتی ہے
ہمیشہ باب اجابت وہ بند رکہتا ہی

خدا غریب کی سنتا ہی غیب سی فریاد
اثر عجیب دل دردمند رکہتا ہی

یہ حسن ہے کہ بشر کہتی ہین اوسی خورشید
وہ رتبہ بدر سی بہی چار چند رکہتا ہی

بجا ہی خال نی پائی جگہ جو عارض پہ
ہمیشہ بستر آتش سپند رکہتا ہی

نہ پہیر گردن محبوب پہ چہری ظالم
زبان صبر و رضا گوسپند رکہتا ہی

بنی ہین پنجۂ خورشید پنجۂ پر نور
برنگ ہالہ نئی دست بند رکہتا ہی

بنا ہون مار گزیدہ خیال گیسو سی
عجیب صدمہ وقت گزند رکہتا ہی

بشر تو کیا ہی ملک کا گذر نہین اوس تک
بلند عرش سی قصر بلند رکہتا ہی

وہ ایذ پر مسیحا سی بہی نہین افسوس
وہ درد ہجر دل دردمند رکہتا ہی

امیر کیون نہ بہکجائی دولت و زر سی
کہ ہوش نشا مین کب ہوشمند رکہتا ہی

بلا سی قیدی گیسو کا چہوٹنا معلوم
فلک مزار مین بہی تختہ بند رکہتا ہی

وقن سی اوسکی نکلنا محال ہی دلکا ۔ گلوی مین وہ تو وشتونکو بند رکہتا ہی

ملال یار بہی آفت ہی دل پہسانیکو ۔ عجب چین جبین کی کمند رکہتا ہی

ہوا ہی اوس قمر رشک بدر پر عاشق ۔ کمال اوج دل ارجمند رکہتا ہی

کمال سہل سمجہتا ہی برق مرنی کو

عجب مزاج وہ مشکل پسند رکہتا ہی

ٹہری ہین ہم ضعیفونسی چشم سیاہ کی ۔ باقی قد خمیدہ ہین پای نگاہ کی

سرمیسی اور رنگ ہین چشم سیاہ کی ۔ قربان تیری شرم کی صدقی نگاہ کی

عالی ہین بنتی مہر سی اوس رشک ماہ کی ۔ بنتی ہین آسمان یہان گرد راہ کی

اونچی ہوئی شراری جو فرقت مین آہ کی ۔ تاری وہ کہا وہی شب بخت سیاہ کی

ایسی نہین جمال رخ مہر و ماہ کی ۔ بجلی خجل ہی نور مین جادونسی راہ کی

طالب نہین ہین سلطنت و تاج و جاہ کے ۔ سرپاؤن پہ ہی بوجہہ سی اپنی کلاہ کی

کہل جائینگی اثر بہی نہین آہ کی ۔ سب بیخطا ہین تیر دل بیگناہ کی

نازک ہین گال حور سی اوس رشک ماہ کی ۔ چیچک نہین نشان ہین پای نگاہ کی

کیا سوز غم نی میری جلائی دل و جگر
آنسو پہپہولی نکلتی ہای نگاہ کی

کیونکر نہ ہمکو دیکہہ کی آنکہین چرائیی
کانٹی بنی ہین ضعف سی پای نگاہ کی

آزاد ہو کی منہہ نہ پہرا بندگی سی تو
کیا لطف اوٹہائی حضرت یوسف نی چاہ کی

آنسوؤنکی دہوم دہام ہی غمکا ہجوم ہے
چڑہتی ہین اب نشان ہماری سپاہ کی

افشان نی حسن یار دوچندان بڑہا دیا
تاری چہٹک گئی شب زلف سیاہ کی

چہلنی ہی آسمان یہ تاری نشان ہین
رکتی نہین ہین تیر تمہاری نگاہ کی

آہونسی فوج غمکی ہوئی اور بہی نمود
بجلی کی ہین نشان ہماری سپاہ کی

کہتی ہین لوگ دیکہہ کی مکہڑا یہ چاند سا
انجم فلک بنی ہین ستاری کلاہ کی

حد سی گذر گیا ہی ہمارا تو ماجرا
دینگی عوض بتاؤ وہ کس کس گناہ کی

بیجا تمہاری ناز کی دلکو نہین ہی تاب
اوٹہتی ہین جور ظلم و ستم راہ راہ کی

اندہیری جہان تو کچہہ غم نہین مجہی
داغ جگر چراغ ہین روز سیاہ کی

گہٹتی ہین زیر خاک بہی ہم بخت پست سی
آری کی نیچی رہتی ہین چاہ و نسی راہ کی

زیبا ہین چشم مست کی ساری ہی سینتیان
گیسو تمہاری ٹکڑی ہین ابر سیاہ کی

ایجاد کس طریق کو تمنی نہین کیا
موجد ہو تم جہان مین ہر ایک راہ کی

پستی بشر کو زینۂ رفعت ہی خلق مین
یوسف عزیز ہو گئی گرکی سی چاہ کی

زیر قدم زمین نگیون آسمان ہو
بنتی ہین تاری گرکی ستاری کلاہ کی

اللہ نی کیا ہی اوسی آسمان حسن
خاکی ہین نقش پائی صنم مہر و ماہ کی

پرتو سی عارضونکی زمین آسمان ہی
ذرّی ستاری بنتی ہین چلتی ہین راہ کی

دیکھا جسی وہ آنکھو مین عالم کی چڑھ گیا
جاری ہین فیض چشمۂ فیض نگاہ کی

اوسکا لباس کہنہ ہی یہ اطلس فلک
پلّی ہین مہر و ماہ پرانی کلاہ کی

رہبر ہین اپنی حضرت عشق فلک جناب
ملتی نہین خضر کو پتی دل کی راہ کی

ای آسمان کہ ملی گا نشان کہین
چلتی ہین تیر فرقت جانان مین آہ کی

ای عندلیب فائدہ بیہودہ شور سی
سنتا ہی کون نالی دل دادخواہ کی

تیغ نگاہ تیز سی اللہ کی امان
قبضی مین دل ہی اوس بت عالم پناہ کی

خواب عدم سی چونک پڑین خفتگان خاک
نالی بلند ہون جو دل دادخواہ کی

کیا اور سرنوشت کی مطلب بیان ہون
عضو بدن تمام ہین دفتر گناہ کی

کیا اوس پری کو بزم جہاں مین سی چن لیا
قائل ہین برق آپکی ہمت نگاہ کے

یہ غم نی گہلا کر مٹایا ہے مجہے
فلک نی زمین پر پٹایا ہے مجہے

اثر جذب دل نی دکہایا ہے مجہی
کہان سی کہان کہینچ لایا ہے مجہی

مٹانا اگر اونکو منظور تہا
یہ حیرت ہی پہر کیون بنایا ہے مجہی

غذا کی غذا ہو گیا ہجر مین
ہمیشہ غم دل نی کہایا ہے مجہے

نہان شکل جان ناتوانی سی ہون
کسی نہ جامی مین پایا ہے مجہے

نہ آتا تو رسوا نہ ہوتا کبہی
یہ بہتان تو نی لگایا ہے مجہے

ق

وہ آئی تو قائم قیامت ہوئی
مگر ہوش ہرگز نہ آیا ہے مجہے

گلی سبکی بیٹہی یہ چلائی دوست
بڑی مشکلون سی اوٹہایا ہے مجہی

ق

زمانی کی نیرنگیان کچہہ نہ پوچہہ
عجب دور ہر دم دکہایا ہے مجہی

کبہی صورت شیشۂ بادہ کش
بہت ہچکیونسی رلایا ہے مجہے

کبہی محفل عشرت وعیش مین
ہنسانیکو ساغر بنایا ہے مجہی

ق

غضب پیچ اوس بت کی زلفونکی تہی — خدا نی بلاسی بچایا مجہی

فدا تہا جو مین خال و رخسار پر — عجب واقعہ پیش آیا مجہی

پہ جہگڑا رہا کفر و اسلام کا — نہ گاڑا نہ اوسنی جلایا مجہی

جسی کہتی ہین اہل ہستی عدم — جنون نی وہ صحرا دکہایا مجہی

ہوا خاک ہوکر جو پیوند خاک — زمین مین کسی نی نہ پایا مجہی

سسکتا ہون اچہی مسیحا آئین پہ — نہ مارا نہ تمنی جلایا مجہی

اسی پر مسیحا وہ مشہور ہین — کیا قتل اچہا جلایا مجہی

حیا سی نہ اوسنی لیا برق نام
ہمیشہ پتی سی بتایا مجہی

ص

تمکو ہمسی جدا خدا نہ کری — ہم جدا تمسی ہون خدا نہ کری

درد فرقت مین زہر ہی لازم — آدمی کب تلک دوا نہ کری

بیکسا ہونکو اب جو تا کاہی — تیر ہی چاہی خطا نہ کری

ق

شب فرقت بہی کاٹ دیتی ہم — کیا کرین عمر اگر وفا نہ کری

خوف لازم ہی میری نالی سی | پہ وہ ناوک ہی جو خطا نہ کری
آج کرتی ہین وعدۂ فردا | اس لئی عذر تاوفا نہ کری
مجھکو ہجر صنم مین مرنی دو | کوئی بہر خدا دوا نہ کریے
سیدہی باتو نمین بگڑی ہوتی ہو | آدمی کب تلک گلا نہ کریے
کچھہ بن آتی نہین یہ حیرت ہی | کیا کری عاشق اور کیا نہ کری
مین وہ بیمار ہون اگر دیکھی | عیسئ چرخ بہی دوا نہ کری
وہ سیہ خانہ ہی یہ دہشت ناک | آدمی کیا گذر قضا نہ کریے
خاک ہو کر رہون اسی در پر | مجھکو برباد اگر ہوا نہ کریے
پر لگائی جو دلکو شوق وصال | پہیر وہی راہ مین ہوا نہ کری
خاک سی بہی او نہین کدورت ہی | مجھکو برباد کیون ہوا نہ کری
مرض ہجر کا علاج ہی موت | کوئی بتداب دوا نہ کریے
حق تعالی کی ہاتہہ ہی پردا | امتحان بندیکا خدا نہ کریے
می پلائی جو بزم مین ساقی | رند کیا ترک پارسا نہ کری

پاؤن پر رنگ تو جمایا ہے — سر گرانی کہین حنا نکری

ایک عیار ہی وہ شوخ مزاج — اوس سی ڈرتا ہون مین دغا نکری

جسکا طالب ہی جو جہان مین برق

نہین ممکن کہ وہ عطا نکرے

وقت محبوب مین کسکو بدنگا ہوش ہے — اشک رنگین مین ایسا لہو کا جوش ہے

شور قلقل تا فلک پہنچا ہی کسکو ہوش ہے — چل رہی ہین ساغر ہی بانگ نوشانوش ہے

قوت بازو مصیبت مین فقط آتا ہی کام — سر کی آفت کی اوٹھانیکو جہان مین دوش ہے

نیر بخشش سی نہین ہے تا کبھی امیدوار — تم ہو دریا دل تو بندہ رند دریا نوش ہے

دم نکل جاتا ہی میرا دیکھہ کر ایذای عمر — آدمی سب ایک ہین یہ بھی لہو کا جوش ہے

موتیون مین لد گیا آیا جو گرمی سی عرق — جوہری کہنی لگی اوسکو جواہر پوش ہے

لعل لب سی معدن یاقوت ہی گویا ہین — کان مین موتی نہین کان جواہر گوش ہے

دیکھنی سنی کو اوس گلچین لعل لب — آنکھ نرگس ہی چمن مین گل سراسر گوش ہے

مرتبہ عالی نہین پاتا ہی اسفل مال سی — ف — جانتی ہین اہل دانش جنکو عقل و ہوش ہے

سرکار تبہ پاؤنکو ہرگز کبہی ملتا نہین
اس سی کیا ہوتا ہی دوڑی اگر پاپوش ہے

نوجوان ہین عشق ہی سب عیش کی سامان ہین
ہر طرف گلزار عالم مین گلونکا جوش ہے

نیک و بد کی ہنجو ہمین کچہہ نہین مطلق خبر
ہاتہہ مین شیشہ بغل مین دلبر مینوش ہے

عالم مستی مین کہتی ہین یہی ہنس ہنس کی مست
ولولونکی دن ہین کسکو عقل و دین کا ہوش ہے

بند ہین آنکہین یہی رٹ ہی کہ ساقی جام دے
جوش پر دریائی فیض بادہ سر جوش ہے

ہرچہ میداری خور امروز و غم فردا مخور
وقت نوشانوش ہی ہنگام نائونوش ہے

کچہہ ترقی سی نہین ہوتا ہی جو ہر جاہی
مرتبی مین برق کم مسند سی مسند پوش ہے

ہماری عقدہ کشائی فقط دعا پر ہی
بتونکی بندی ہین لیکن نظر خدا پر ہی

پہری وہ ہمسی تو منہہ پہر گیا زمانیکا
رجوع خلق خدا خلق مین ہوا پر ہی

تپ فراق مین پرہیز غم کرین کیونکر
کہ زندگی بشر منحصر غذا پر ہے

نہین ہی چین کو چین جبین سی کچہہ نسبت
کہی جو مشک ختن زلف کو خطا پر ہے

ہماری خاک کی مد نظر ہی بربادی
مزاج یار بہت اندنون ہوا پر ہی

بہونسی دل جو بچا مار زلف نی مارا
غضب ستم ہی ستم پر بلا بلا پہ پڑی

دماغ عرش پہ اپنا ہی خوش دماغی سی
فتادہ وہ ہیں کہ سر تیری خاک پا پہ پڑی

قیام آہ سی اپنا ہی صورت نرگس
تمام عمر رہی ناتوان عصا پہ پڑی

غضب ہی شکوہ جور فلک دلا خاموش
پسا جو دانہ تو کیا جرم آسیا پہ پڑی

تمہارا جرم ہی کیا موت کا علاج نہیں
قضا ہماری ادا ہی ادا قضا پہ پڑی

ہماری بیڑی کا اللہ ہی نصیر و معین
کہ بار مردم کشتی تو ناخدا پہ پڑی

سوار دیکھہ کی اوسکو یہ لوگ کہتی ہیں
برنگ بوی گل تر ہوا ہوا پہ پڑی

عیان نشان سعادت ہیں صاف چہری سی
تمہاری زلف رسا کو شرف ہما پہ پڑی

یہی خوشی ہی تو اچھا نہ آئینگی صاحب
ہماری موت و حیات آپکی رضا پہ پڑی

بغیر تیری بلای ہم آ نہیں سکتی
کہ جذب کاہ تو موقوف کہربا پہ پڑی

کسی دماغ اوٹھای جو سلطنت کا بار
گمان کوہ گران سایۂ ہما پہ پڑی

کسیکی ہاتھہ کب آتی ہی دولت عشق
یہ اوسکی دین ہی موقوف سب عطا پہ پڑی

عالم

عالم مین نہ دو گار ہمارا نہین کوئی
جز فضل خدا اور سہارا نہین کوئی

کس چیز سے تشبیہ دو رگوش کو دیجے
ایسا تو فلک پر بھی ستارا نہین کوئی

مجنون کی فسانہ نہین سنا دیکھے احوال
اس بات سی بہتر تو اشارا نہین کوئی

تشبیہ تجھے دیجیے کیا شمس و قمر سے
نقشہ رخ پرنور کا سارا نہین کوئی

تیرہ وہ شب غم ہے کہ العظمۃ للہ
بالاے فلک نام کو تارا نہین کوئی

سو بار شب ہجر مین تا صبح گئے ہین
باقی فلک پیر کا تارا نہین کوئی

دریاے محبت کا لب گور ہے انجام
بس اسکی سوا اور کنارا نہین کوئی

حسرت سے تجھے دیکھتے ہی دیکھتے مر جائین
منظور نظر اور نظارا نہین کوئی

سو جان سے صدقے ہین زر و مال تو کیا ہے
اب ہمسے زیادہ ہمین پیارا نہین کوئی

بجلی کا سر اطلس گردون مین لگاو
زیبا نہین اب اور کنارا نہین کوئی

کس بات مین عشاق سے تم لگتے ہو باری
دل آج تلک آپ سے ہارا نہین کوئی

اس کو چمن جو آیا گیا برق عدم کو
اب تک تو پھر اگھر کو دوبارا نہین کوئی

تیری پرچھائین وہ بہ مثل جہان ہوتی ہی — چشم خورشید بہی جسکو نگران ہوتی ہی

جھوٹ ہی جو رُکی یہ شکل کہان ہوتی ہے — صورت ایسی نہ یہان ہی نہ وہان ہوتی ہی

برق جس وقت روان طبع روان ہوتی ہے — موج کوثر دم تقریر زبان ہوتی ہی

جان جان موج روان جو رجنان ہوتی ہی — تیری پرچھائین ہی بہ مثل جہان ہوتی ہی

یون تو ہی مثل جہان جو رجنان ہوتی ہی — تم مین جو بات ہی وہ اوس مین کہان ہوتی ہی

کون کہتا ہی لطافت یہ وہان ہوتی ہے — ایسی ای سرو روان جو رکہان ہوتی ہے

بات ہر ایک اشارے سی بیان ہوتی ہے — ہر مژہ چشم فسونگر کو زبان ہوتی ہے

آتش عشق نہان منہہ سی عیان ہوتی ہے — آہ جو دلسی نکلتی ہی ہوان ہوتی ہے

نئی صورت ہی عجب شان عیان ہوتی ہے — زلف سی آتش رخسار دہوان ہوتی ہے

تیری تقریر سی یہ بات عیان ہوتی ہے — موج می بہر لب جام زبان ہوتی ہے

ساتھ یارونکا صد افسوس چہٹا پیری مین — پتی جہڑ جاتی ہین جسوقت خزان ہوتی ہے

تجکو خورشید جو کہتی ہین وہ نابینا ہین — اوسکی یہ چاند سی تصویر کہان ہوتی ہے

کوہکن کیا ہی اگر وہ لب شیرین سی کہین — جوئی خون سر سی ابھی دم مین روان ہوتی ہے

یاد ابرو مین تعجب سی لہو روتا ہون
منہہ تو کہل جاتا ہی ظاہر جو کمان ہوتی ہی

قد خم گشتۂ عاشق ہی کمان ابرو
بہر دل تیر جگر دوز فغان ہوتی ہی

سہم جاتا ہون جو ابرو وہ چڑہا لیتی ہین
تیر بہر دل بیتاب کمان ہوتی ہی

لذت خون شہیدان فنا کیا کہی
تیغ قاتل بہی مری قتل پہ بان ہوتی ہی

بجلیون کا جو ہمین شوق ہی کانون سی سنو
برق ہر آہ دل سوختہ جان ہوتی ہی

رنج انجام ہی شادی کی خوشی خاک کرین
جاتی ہی فصل بہاری خزان ہوتی ہی

کیون نہون داغ کہن عاشق صادق کو عزیز
واقعی دولت پارینہ جوان ہوتی ہی

سچ ہی خاصیت شمشیر تمنا ہی اصل
مرد کو گردش ایام فسان ہوتی ہی

عیش دنیا کو نہین عالم دنیا مین ثبات
دخت رز وہی پیری مین جوان ہوتی ہی

دیکہکر رنگ چمن ہوش نہ رہین کیونکر
ہنسی پاتی ہی نہین گل کہ خزان ہوتی ہی

آہ سی رنگ رخ یار چمک جاتا ہی
جب ہوا چلتی ہی انگارا دہک جاتا ہی

بادۂ دولت دنیا سی بہک جاتا ہی
جام کم ظرفی کم ظرف چہلک جاتا ہی

گوشۂ پردہ عارض جو بھڑک جاتا ہی | چرخ پر دین خورشید جھمک جاتا ہی

طول مدت ہی غم ہجر مین صحت کی دلیل | اچھا ہوتا ہی جو بیمار لٹک جاتا ہی

بجلی چلتا ہی وہ گل دیکھہ کی میرا تن زار | خار ہوتا ہون جو نظرونمین کھٹک جاتا ہی

یاد عارض نی جو اینمین کیا پیر مجھی | ہر ثمر پر تو خورشید سی پک جاتا ہی

قصر عالیکی وہ رفعت ہی کہ قاصر مین شعور | طائر وہم کی پر جلتی ہین تھک جاتا ہی

سخت جانیسی عالم ہی جنونمین اپنا | کوئی پتھر جو لگاتا ہی چٹک جاتا ہی

سفلگی اور بڑہی رتبۂ عالی پاکر | اصل پر اپنی مگر پیر فلک جاتا ہی

تو وہ گل ہی کہ تجھی دیکھہ کی ای سرو روان | بلبل دل قفس تنمین پھڑک جاتا ہی

بیقراری ہی یہ اب دلکو کہ ہر آہ کی ساتھہ | جامۂ جسم بھی سو جا سی مسک جاتا ہی

رفعت نالۂ دل نی اثری نی کھودی | فائدہ کیا ہی اگر تا بفلک جاتا ہی

چارہ بیجا کہ گریبان نہ با وحشت مین | ہاتھہ پھنس جاتا ہی دامن جو اٹک جاتا ہی

دخل کیا کوئی بشر تا سر منزل پہنچی | راہبر وادی الفت مین بھٹک جاتا ہی

تیری دیدار کی حسرت ہی یہانتک دلکو | مرتی مرتی بھی دم انکھونمین اٹک جاتا ہی

ایسی دیوانی سی تعریف کمر کی سنئی
بڑ مین کیا کیا خبر غیب وہ بک جاتا ہی

واہ ری شوق کہ قاصد سی ہماری پہلی
دل بیتاب ہو انکی لپک جاتا ہی

رحم کر عہد جوانی ہی کچھ خوب نہین
وقت آیا ہوا ای پیر فلک جاتا ہی

فرقت یار کی ای برق مجھی تاب نہین
دل تڑپتا ہی جو پہلو سی سرک جاتا ہی

محفل رند خرابات ادب کی جا ہی
جام کی بند ہین لب پنبہ دہن مینا ہی

جسنی دیکھا ہی رخ صاف اوسی تکتا ہی
چشم بد دور عجب آنکھ عجب نقشا ہی

دوسرا کون یہان اور حسین ایسا ہی
بندہ قائل ہی خدا ہین وہ بت یکتا ہی

سامنی اپنی کسی اور کو رتبہ کیا ہی
دل محبوب مین الفت سی ہماری جا ہی

چشم دل طالب دیدار رخ زیبا ہی
آئنہ کوئی دکھا دی کہ مجھی سکتا ہی

گرہ [illegible] گیسو سی جگر چھٹتا ہی
اسی سودی کی بدلنی کا مجھی سودا ہی

منہ کی کہتا ہون یہ ہر بار مزا لیتا ہی
بوسہائی لب شیرین کا مجھی لپکا ہی

جان بچتی کی نہین لگو قلق ایسا ہی
کیا بتائین کہ غم ہجر سی حالت کیا ہی

عشق ہی اوس سی ہین جسکا جہان شیدا ہے ۔ ہم اکیلی ہین ادہر اور ادہر دنیا ہی

عکس صاف گل عارض یہ تجلی زا ہی ۔ جام می پنجہ ساقی مین ید بیضا ہی

دونون عالم مین اوسیکا قد اعلا ہے ۔ بنچ ہی سرو چمن سایۂ قد طوبا ہی

نہ پری کوئی ہی ایسی نہ بشر ایسا ہی ۔ سچ ہی جو بات کرو تم وہ تمہین زیبا ہی

روز کی وعدی قیامت ہین عجب دہڑکا ہے ۔ آج ہی کل کی طرح مجکو غم فردا ہی

شاخسانون سی نہین اوسکی زمانا خالی ۔ کسطرح گہر مین وہ چہپ جای کہ قد طوبا ہے

منہہ مین کسطرح نہ منہہ دیکہکی پانی بہر آئے ۔ سر بسر ذوق لب یار مین لب دریا ہے

شجر طور شجر ہین چمن عالم کے ۔ دست گل دین عرفا مین کف موسا ہے

نام کو فرق ہی کچہ اسمین پس و پیش نہین ۔ جو مسیحا ہی زمانی مین وہی موسا ہی

چادر ماہ نی پہیک کی کیا چادر آب ۔ چرخ اتنکو نسی شب غم مین کف دریا ہے

حسرت وصل مین آغوش بنا ہی یکسر ۔ بوسہ لینی کی لئی ہونٹ لب دریا ہی

فرقت یار سی کم قدر ہوئی ہین عاشق ۔ قطرہ دریا سی جو مل جاتی پہر دریا ہے

رتبہ دیتا ہی خدا حسب لیاقت سبکو ۔ مور کو ایک قدم صحن زمین صحرا ہی

غیر کو دیدہ و دانستہ بلا کر صاحب
آپ گہر آنکہو نہین کرتی ہین غضب کی جا ہی

بیوفائی ہی حسینونکی لئی آرایش
گلشن دہر دو رنگی سی گل رعنا ہی

ای یم حسن کہلا عقدہ کمر کا تیری
ناف سی موجۂ آب گہر یکتا ہی

کمر یار کی تعریف ہی فرض بہی محال
یون کہا کیجئی خطِّ نقطِ عنقا ہی

عشق ہوگا جو کسی سی تو کہلیگا احوال
ہم بہی پوچہینگی مزاج آج کہو کیسا ہی

آپ سی آپ چلی آئینگی منت کیسی
جذبۂ عشق پر ای برق ہمین دعوا ہی

ق

سنی جو کوئی اوسی غمسی پیچ و تاب رہی
وہ نالی کیجئی کہ بلبل کو بہی نہ تاب رہی

ہمیشہ کوچ پہ آمادہ پا بہ رکاب رہی
رہی بہی ہم جو یہان صورت حباب رہی

قیامت آئی اوٹہاؤ جو پردۂ عارض
نہ ماہتاب ہی پہر نہ آفتاب رہی

دماغ بحث ہی کسکو جو گفتگو آجای
سوال سنکی نہ پہر طاقت جواب رہی

وہ رند ہین کہ دعا ہی زبان پہ جاری
جلین رقیب دل محتسب کباب رہی

شراب خوار خرابات بین ہین آباد
الٰہی تا بہ ابد دورۂ شراب رہی

وہ رند ہین کہ جلی آتش حسد سی عدو — قطعہ — خدا کی فضل سی ہر وقت کامیاب رہی

وہ دور دور رہا زیر گردش گردون — بغلمین شیشۂ مے آگ پہ کباب رہی

کمال حسن چہپائی سی چہپ نہین سکتا — وہ اپنی شعلۂ عارض سی بی نقاب رہی

ملال اسکا ہی غیرونکو تمنی یاد کیا — یہ غم نہین ہی کہ ہم مورد عتاب رہی

فراق یار سی یارونکا اعتبار ہی ہی — ق — فقط تمیز کی خاطر الگ خطاب رہی

مآل کار کو بعد از فنا سب ایک ہین ایک — برای نام جدا بحر سی حباب رہی

بشر کو بحر جہان سی کنارہ لازم ہی — جدا وصال مین دریا سی سب حباب رہی

خدا کیواسطی قاصد یہ خط بہی لیتا جا — گلہ جو میرا کرین وقت پر جواب رہی

اگر وہ بزم مین آئی کرینگی غش کہا کر — عوض شراب کی شیشونمین آب گلاب رہی

ہمارا حال تم ای برق پوچہتی کیا ہو — ق — ہمیشہ عیش کیا دور ۂ شراب رہی

کبہی خیال بہی آیا نہ دین و دنیا کا — تمام عمر خرابات مین خراب رہی

شب فراق کہان اور روز حشر کہان — ق — کہین وہ کس سی جو ہم پہ یہان عذاب رہی

جو روبکار ہوا پہلی ماجرا اپنا — مقطع — تو آپ سنئی کا سب لوگ بحساب رہی

دم مست اجل ہی جہان مین سرکش کو — فنا ہی آب بقا مین اگر حباب رہی

صدا یہ قلقل مینا سی مجکو آتی ہی — وہ بی شعور ہی جسکو یہان حجاب رہی

ق

جو کچہ کہ دل مین ہی کہدی زبان سی ساقی — بغل مین شیشہ ہی طاق پر کتاب رہی

بشر جہان مین غنی سی اپنی بکتا ہی — گہر کی قدر ہی جبتک گہر مین آب رہی

یہی ہی برق تمنا کہ روح بعد فنا
نثار خاک مزار ابو تراب رہی

شورش عشق جو داغ دل بیتاب مین ہے — یہ تپ و تاب کہان مہر جہانتاب مین ہی

میلتی موت مجھی فرقت احباب مین ہے — جوہر تیغ اجل موج می ناب مین ہی

داغ دلسی قد خم گشتہ نی پایا ہی فروغ — شمع قندیل فلک گوشہ محراب مین ہی

بعد مردن بہی نظر آتی ہی تیری صورت — جو تصور ہی ہی پیش نظر خواب مین ہی

لاکہہ بڑہ جای مگر فائدہ سفلی سی نہین — دانہ کب کوئی بہلا خرمن مہتاب مین ہے

کیا ہو مجکو نہین بیٹہنی دیتی دشمن — میری جا وصل صدا سی دل احباب مین ہی

جان آتی ہی وہ ایسی عجب لذت ہی — اثر آب بقا خنجر کی آب مین ہی

عکس گیسو سے ہی احسن و چندان اوسکا
داغ خورشید قیامت رخ مہتاب مین ہی

باہر اوسکی خم گیسو سی نہین دل کوئی
بحر ذخار جہان حلقۂ گرداب مین ہی

زہر امرت ہی کہین آب بقا زہر کہین
بی سبب کونسی شی عالم اسباب مین ہی

دیکہکر تجکو نکلیون گردن مینا جہک جاے
یہ سلامی ہی تو داخل ادب آداب مین ہے

زلف شبگونکی تصور مین مجہی رات نیند
سرمۂ خواب اجل دیدۂ بیخواب مین ہے

زہر امرت ہو جو برعکس مقدر ہو جای
برق ہر موج سمندر کی لئی آب مین ہے

جان بلب تشنۂ دیدار ہون کیون دو اسکی
کیا طپش چشمۂ خورشید جہانتاب مین ہی

ایک ہین ایک جدا نام کو ہی ایکسی ایک
آب گوہر مین اگر ہی تو صدف آب مین ہی

کام آتی نہین دنیا ہی دنی کی ثروت
فائدہ دولت بیدار اگر خواب مین ہی

تیری دانتونکا نہین عکس لب رنگین پر
شعلۂ آتش یاقوت نہان آب مین ہے

میری غفلت سی نہین کوئی جہانمین آگاہ
مچہلی کیا جانی جو یہہ لطف و مزہ خواب مین ہے

آبرو خلق مین بی ظرف نہین پا سکتی
پانی دریا مین ہی جیسا وہی تالاب مین ہے

جیسی طینت ہو ویسی ملتا ہی جوہر ویسا
لعل پتہر مین اگر ہی تو گہر آب مین ہے

دُرِ مقصود کی امید نہ رکھ گردون سے
عارض حسن قسمت ہے شہ گرداب میں ہے

حشر کے بعد بھی غفلت نہ گئی ہائے نصیب
کیا قیامت ہے کہ برق آج تلک خواب میں ہے

دریائے غم سے ہاتھ نہ آیا گہر کبھی
دیتا نہیں ہے نخلِ محبت ثمر کبھی

خورشید روئے یار کی اے سعدی صفا
ٹھہرا ہم نظارہ نہ پائی نظر کبھی

موسم کی احتیاج نہیں اہلِ جود کو
رہتا نہیں ہے بے ثمر اپنا شجر کبھی

خورشید و ماہتاب کا دھوکا ہے خلق کو
دیکھا نہیں ہے آنکھ سے ایسا بشر کبھی

غیرون نے سدِّ باب کیا ہے یہ جابجا
پوچھی نہ میری حال کی اوسکو خبر کبھی

کیونکر کہیں زبانیں سنتی ہیں کان بھی
دیکھی نہیں ہے آنکھ سے ایسی کمر کبھی

رخصت بھی وصلِ قمر کی قیامت سے کم نہیں
مجکو خدا دکھائے ایسی سحر کبھی

ہم جستجو نے راز کا چھپنا محال ہے
پوشیدہ زلف سے نہیں ہوتی کمر کبھی

آبِ بقا ہے مرد کو خلق و حیا و جود
مرتا نہیں ہے حشر تلک نامور کبھی

جس طرح دن کاٹے ہیں اے سعدی گواہ
سوئے نہیں فراق میں ہم رات بھر کبھی

محفوظ شر سی رکہتی ہی دلکی ملایمت ۔ دیکہا نہین ہی موم مین کوئی شرر کبہی

کیونکر نقاب مانع دیدار برق ہو

چہپتا نہین ہی چادر مہ سی قمر کبہی

چوٹ لگتی ہی واکرتا نہین ہون تنگ سی ۔ پنبۂ داغ جنون بہی کم نہین ہی سنگ سی

قتل پر آمادہ ہو کر آئی سو سو رنگ سی ۔ وصل مین مہلت ملی کس روز ہمکو جنگ سی

پاؤن تک باہر نہین رکہتا جنونمین تنگ سی ۔ وسعت عالم مین تنگ آیا ہون صحن تنگ سی

زخم دلکا کوئی مرہم کی سوا مرہم نہین ۔ کاوش مژگان زیادہ ہی سلاح جنگ سی

دو شمع طور زلف عارض روشن سی ہین ۔ بنگئی آواز شعلہ لعل آتش رنگ سی

بہول جائی زمزمی بلبل جو وہ باتین کری ۔ لحن داؤدی کو کچہہ نسبت نہین آہنگ سی

بزم عالم کو دکہا کر آنکہہ سرگردان کیا ۔ دور ساغر کم نہین ہی چرخ مینا رنگ سی

سانس لیتا ہون تو چلتی ہی مسک جامی تن ۔ تنگ ہی روح روان اپنی لباس تنگ سی

جوش سرخی سی پسینا ہو گیا سارا شہاب ۔ رنگ لیتا ہی دوپٹا آپ اپنی رنگ سی

کلفت دلسی تصور مین بہی آتا نہین ۔ وہ آئینہ بنتا جو چہپ جاتا ہی تہ زنگ سی

سرخ پوشیکا تیقن دیکھنی والونکو ہی	رنگ ہی اوسکا عیان اوسکی لباس تنگ سی
عارضی عیبون فی ساری کہو دی ذاتی ہنر	چھپ گئی تلوار کی جوہر وفور زنگ سی
اور کیا ور دنہان مستی کہون ظاہر ہی حال	تنگئی دلکو ملا لیجی دہان تنگ سی
گوشۂ عزلت حصار حفظ روشن دلکو ہی	مٹ گیا نکلا اگر کوئی شرارہ سنگ سی
ناتوانی پر نجا ؤ زور اگر دکہلای عشق	کہینچ لائی جذب میر انکو سو فرسنگ سی
عارضی افلاس سی اہل ہنر کو کیا ضرر	جوہر ذاتی نہین جاتی وفور زنگ سی

شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور برق
بوریا اتنا زیادہ ہی کہین اورنگ سی

قدر ہم جنسون مین جاتی ہی اپنی ڈہنگ سی	بنگیا یاقوت احمر سنگ جوش رنگ سی
شرم آتی ہی کیا تشبیہ دیجی سنگ سی	لعل کو نسبت نہین لعل لب خوشرنگ سی
در گلستان ہر گلی را رنگ و بوی دیگر است	میکی کیفیت نہین ملتی کسیکو بنگ سی
رنگ جمنا شرط ہی صحبت مین جتاتی رنگ	خلق ہوتی ہین جہانمین لعل احمر سنگ سی
ہر لباس مین ہی نیرنگ سی عالم اور ہی	عاشق اونکو دیکھ لیتی ہین ہزار رنگ سی

سرو کہتی کس طرح تذلیل قد یار سے / شرم آتی ہی اوسکی تشبیہ دیتی لنگ سے

تیرہ بختی سی بڑہا عمر رواں کا مرتبہ / کم نہین تیغ سے ہمارا آپکی شبرنگ سے

مفلسی مین جوہر غیرت زیادہ بڑہ گیا / بیش قیمت ہو گئی تلوار اپنی زنگ سے

عشق نازک طبع کر دیتا ہی اہل سوز کو / شیشہ گر شیشہ بناتی ہین جہان مین سنگ سے

پای نازک کلک دست مانی و بہزاد ہین / صفحۂ روی زمین مانا ہوا ارژنگ سے

دوس پری پیکر کی چالین ہی عجب تصویر ہین / ہر قدم مانا ہی دست مانی ارژنگ سی

دیکہتی ہین چین گیسو مین ہزارون صورتین / نگارخانہ بہی ہمارا کم نہین ارژنگ سی

تیرہ عالم ہو گیا اوسکی سواری دیکہکر / بڑہ گئی اپنی شب غم سایۂ شبرنگ سی

شمع روشن پرتو رخسار ہی اللہ ری حسن / آئینہ بہی کم نہین ای شعلہ رو مرزنگ سی

بادہ نوشی عارضی ہی اسکی کچہ حاجت نہین / کیا مئی گلرنگ کو نسبت تمہاری رنگ سی

مے کی کیا حاجت تجہی ای سرو ناز مست ناز / رنگ عارض ہی زیادہ بادۂ گلرنگ سی

دیکہی لکہی جگہ دنیا نہین یہ قصہ نہ کر / یہ صدا ہر دم نکلتی ہی دہان زنگ سے

جوہر اہل سخن ہرگز کبہی چہپتی نہین / کام کیا عالم مین ہی تیغ زبان کو زنگ سی

بطن مادر مین برابر ہر گدا و شاہ ہی
بوریا بہی کم نہین ہی زرین اورنگ سی

بی سہاری کی رونیا واقعی چلتا نہین
پوچہی قدر عصا دست عصائی لنگ سی

قطع جامی پر تمہاری اطلس گردون ہی
تنگی خورشید محشر آسمانی رنگ سی

آپ اپنی شکل سی آتی ہی مجکو شرم برق
ہاتہ مین لیتا نہین مین آئینہ بہی ننگ سی

کیا سراپا شکل عارض جسم یار آئینہ ہی
پہلو و پشت و شکم سی بر مین چار آئینہ ہی

خاکساری سی کمال انکسار آئینہ ہی
صاف دل ہین کہ دل آئینہ وار آئینہ ہی

حیرت افزائی جہان ای گلعذار آئینہ ہی
پرتو رخسار سی خورشید زار آئینہ ہی

دخل کیا خورشید کی اندر نہان خورشید ہو
آئینی مین پرتو رخسار یار آئینہ ہی

صاف طینت کو کدورت سی جہان مین ننگ ہی
صورت خورشید اپنا بی غبار آئینہ ہی

حال درویش و سکندر ایک ہی پر زمین
دیدۂ عبرت کو ہر لوح مزار آئینہ ہی

دیر ہی پیکر دل عاشق بہی لی سکتا نہین
نازکی سی پنجۂ نازک کو بار آئینہ ہی

دل شکستہ ہون نظر آتی ہین دلمین بال سی
یاد گیسو مین سراسر تار تار آئینہ ہی

عکس سے ملک حلب کو کر دیا ملک ختن ‏ گیسوؤں سے نافۂ مشک تتار آئینہ ہے

کیا طلسم نو دکھاتا ہے رخ شفاف یار ‏ صورت شمع تجلی شعلہ بار آئینہ ہے

کیوں نہ سینے میں دل بیتاب جلکر خاک ہو ‏ میں جلا ہوں اور اس سے ہمکنار آئینہ ہے

پھول جھڑتے ہیں ہم زینت یہ عالم دیکھیے ‏ پرتو رخسار سے باغ و بہار آئینہ ہے

دیکھتا ہوں اپنی صورت عضو عضو صاف میں ‏ صورت خورشید نور جسم یار آئینہ ہے

زلف و عارض سے دو رنگی ہے زمانے کی عیاں ‏ انقلاب دہر کو لیل و نہار آئینہ ہے

دل کی بیتابی سے تنکو اب نہیں ہے کچھ ثبات ‏ زلزلے آتے ہیں گھر میں بیقرار آئینہ ہے

چوٹیں چلتی ہیں دل بیتاب پہ سہتی ہیں رنج ‏ سخت گوئی سے تمہاری سنگسار آئینہ ہے

پرتو رخسار سے ہر جا جڑے ہیں آئینے ‏ محفل محبوب میں بے اعتبار آئینہ ہے

سامنے پرتو کے تیرے چاند کو رتبہ ہے کیا ‏ آفتاب حشر اے گردوں وقار آئینہ ہے

جوش حیرت سے نہیں باقی سیاہی نام کو ‏ چشم پرنم آنسوؤں سے آبدار آئینہ ہے

دیکھنے والے سمجھ جاتے ہیں رنج باطنی ‏ ہر دل فرقت میں چشم انتظار آئینہ ہے

چاند میں کم نہیں پرتو رخ پرنور کا ‏ ہر ورق گلزار میں اے گلعذار آئینہ ہے

بڑھ گئین کیفیتین روی عرق آلود سی
حیرت افزا کیون نہ ہو اب رشک قمر کی چال ہو

چشم مست یار کو ابر بہار آئینہ ہی
صورت خورشید نقش پای یار آئینہ ہی

کھل گیا ای برق رخسار عرق آلود سی
گوہر افشان صورت ابر بہار آئینہ ہی

دکھاؤ منہہ تو فدا مہر خاوری ہوجائے
ہزار جان سی زہرہ بہی مشتری ہوجائے

پڑی جو عکس رخ یار برتری ہوجائے
قمر کو مہر سی دعوای ہمسری ہوجائے

عیان جو چشم صنم کی فسونگری ہوجائے
زبان سی قائل اعجاز سامری ہوجائے

رقم جو وصف رخ یار سرسری ہوجائے
ضیا سی مطلع خورشید خاوری ہوجائے

بلند شعلۂ عارض جو اپری ہوجائے
تنور مہر زمین چرخ چنبری ہوجائے

یہ عشق زلف کی تاثیر ہی جو خاک بہی ہون
غبار زیر فلک اوڑ کی عنبری ہوجائے

وہ اپنی پٹی جو چہوڑی رخ منور پر
یہ پر لگین کہ بشر صورت پری ہوجائے

چہپا جو یار وہ نسی نشو و نما پہر و چمن کہان
بریدہ شاخ یہ ممکن نہین ہری ہوجائے

فسون چشم سخن ساز بہی دکہا دیجی
غزال شوخ حرم گاو سامری ہوجائے

کہانسی آئی وہ قاصد جو اوس تلک پہنچی
کسیکو اب نہین ممکن پیمبری ہوجائے

یہی ہوس ہی کہ مین تاج داغ سر پاؤن
سپاہ غم کی تمنا ہی افسری ہوجائی

وہ چہنٹ کی اوسمین نکالی ہزارہا شاخین
جو نخل طور کو دعوای ہمسری ہوجائی

یہ نور بخش ہین عارض پڑی جو عکس کبہی
بڑہی یہ ذرہ کہ خورشید خاوری ہوجائی

رقیب بیٹہی ہین باہم یہ ربط خوب نہین
کہین نہ قطرہ لگی خشک زرگری ہوجائی

ہمیشہ طالب دنیا فقیر رہتا ہی
حریص کو نہین ممکن توانگری ہوجائی

زیادہ واغونسی افزون ملال ہوتا ہے
دوچند رنج بڑہی جب توانگری ہوجائی

زمانہ اشکونسی سرسبز ہوگیا تو کیا
نہین یہ دخل کہ کشت عمل ہری ہوجائی

فلک کہٹائی تو بڑہجائین تیز بان میرے
عدو کو ناخن شمشیر لاغری ہوجائی

دکہاوہ ہنسکی اگر آب گوہر دندان
تو غرق بحر جواہر مین جوہری ہوجائی

مزاج یار اگر آئی خود فروشی پہ
تو جان بیچکی یوسف بہی مشتری ہوجائی

وہ حور تو ہی کہ تجسی نہ اوڑسکی کوئی
بشر تو کیا ہی فرشتی کی بال بی پری ہوجائی

عروج مرد کو عالم مین خاکساری سے
یہ چاہتی ہی پر پرواز بی پری ہوجائی

نہ پوچھی اثر آب تیغ قاتل کو
ہری ہون زخم بدن شاخ غم ہری ہوجاے

لباس دختر رز ہی صراحی و مینا
اوتارون اوسکو جو شیشی مین پری ہوجاے

کڑی نظر سی نہ دیکھو کہ سخت جان ہون مین
کہین نہ پارہ سروہی کی دوری ہوجاے

شب فراق کی حالت نہ پوچھیے صاحب
جئین دوبارہ اگر اپکی جانبری ہوجاے

جو ایکبار لب یار پر نگاہ پڑی
کبھی وہ لعل کو پتھر یہ جوہری ہوجاے

مآل کار مشیت کمال حکمت ہی
پسر کو زجر پدر مہر مادری ہوجاے

جفا مین تابکجا ای صنم یہ خوب نہین
خدا سی خوف کرو بندہ پروری ہوجاے

وہانکی جانیکو لازم ہی آدمیت بہی
ملک کو یہ نہین ممکن بشری ہوجاے

پیام مرگ محبت ہی واقعی ایجان
نہین یہ وصل کہ دل دیکے جانبری ہوجاے

فلک سی برق گراتی ہی آبروریزی
گہر ہی خشک اگر اشک کی تری ہوجاے

عالم مین دہوم حسن صنم بیوفائی ہی
بندی ہین اوسکی برق یہ قدرت خدا کی ہی

کیا دہوم آفت رخ حیرت فزائی ہی
کہتی ہین جسکو زلف وہ ناگن بلا کی ہی

شہرت بجا جہان مین اوس خوش نما کی ہی — ایسی بشر ہوتی ہین قدرت خدا کی ہی

عاشق ہی رزق اوڑکی پہچہا ہی بی طلب — ہر مشت استخوانکو تمنا ہما کی ہے

ثابت مجھی ہوا مرض الموت ہجر سی — میری دہان گور کو خواہش غذا کی ہی

کہتا ہی بی نالونکو سنکر وہ طعن سی — آواز درد ناک یہ کس بی نوا کی ہی

کعبہ ہو یا کنشت ہو مسجد ہو یا کہ دیر — ہر ایک شاہراہ یہ دولت سرا کی ہی

کیون نازکی سی پاؤن نہ اولجھین دم خرام — پازیب موج نکہت زلف رسا کی ہی

میری طرح جو صدقی ہوا اسکا کیا عجب — ظل خدا ہین آپ سعادت ہما کی ہی

تپ چڑہتی ہی سنگار سی اسدرہی نازکی — کب تاب اونکو آتش رنگ حنا کی ہی

کیا فائدہ علاج سی ہونا جو تہا ہوا — امید درد ہجر سی کسکو شفا کی ہی

اوٹہتی ہین عاشقونکی دل زار سی دہوئین — یہ لو تمہاری آتش رنگ حنا کی ہی

رنگین انگلیونسی ہویدا ہی جو بن حسن — ہر ایک لو یہ آتش رنگ حنا کی ہی

پردیمین حسن یار رہا جوش حسن سے — صورت نہین دکہاتی یہ صورت حیا کی ہی

وحشت ہوئی جو کوچہ جانا مین کیا عجب — تاثیر اس مقام کی آب و ہوا کی ہے

رنگین ہاتھ پنجہ خورشید بن گئی
مچھلی سمندر آتش رنگ حنا کی ہی

پابند دل ہی بہت گیسوی یار کا
زنجیر ساق عرش مین موج ہوا کی ہی

کوتاہ ہی کمند خرد نارسا خیال
اونچی زمین عرش سی دولت سرا کی ہی

تلوار اور کھاؤن تو جینی سی سیر ہون
قاتل دہان زخم کو خواہش غذا کی ہی

قامت کی یاد چاہیئے آنکھون کی عشق مین
نرگس کو احتیاج چمن مین عصا کی ہی

رہتا ہی رات دن صف مژگان کا سامنا
ہمسر چڑھائی ہجر مین فوج قضا کی ہی

جور فلک جہان مین بیفائدہ نہین
گردش برای رزق بشر آسیا کی ہی

بچتا نہین ہی مال ستمگر کو اور کا
بیکار زیر چرخ غذا آسیا کی ہی

تم بادشاہ حسن ہو طرہ ہی او سر پر
چوٹی تمہاری سایۂ بال ہما کی ہی

فرقت مین برق ہی ملک الموت کا علاج
پانی ہوا ہی بند مناہی غذا کی ہی

نہ ہی نامہ و پیغام کی لانی والی
خاک کی پہنچی گئی عرش کی جانی والے

بی دئی جان نہین بزم سی جانی والی
اٹھتو بیٹھین ہین اٹھاین تو اوٹھانی والے

جانتی ہین کہ نہین پہر کی یہ آنی والی
کب خبر کرتی ہین ہم لوگونکی جانی والی

وہ کسی طرح نہین وعدی پہ آنی والی
پاؤنمین مہندی لگاتی ہین بہانی والی

نہین کی دیکہکی فردای قیامت فردا
چوکتی کب ہین بہانی سی بہانی والی

نیک بد دونون برابر ہین نکو کارونکو
سب ہنر جانتی ہین عیب چہپانی والی

آنکہہ پر عجز چڑہاتا ہی گراتا ہی غرور
چہوٹی ہو جاتی ہین نظرونکی سمانی والی

روز تا حشر اسی طرح قیامت ہوگی
تم سلامت رہو بندیکی ستانی والی

چہیڑنا خوب نہین زلفونکی دیوانونکا
حشر توڑینگی یہ زنجیر ہلانی والی

ذکر کیسا یہ اوسی دیکہہ کی بیہوش ہوئے
آپکو بہول گئی یاد دلانی والی

زور شور اپنی گئی ساتہہ دل نالانکی
لب ہلا سکتی نہین عرش ہلانی والی

فرش پر عیر طلب ہوتی ہین اللہ اللہ
گر گئی نظرونسی آنکہونکی بچہانی والی

تہ ملک بار ہی ایجان سبکدوشونکو
کوئی وہ اور ہین احسان اوٹہانی والی

نکبا تمنی ہدف ہم اسی حسرت مین ہوئے
بہولکی دنیا سی چلی تیر کی کہانی والی

پہر کی سیدہا ادہر دیکہہ کہان جاتا ہی
قتل ہم ہوگئی اومنہہ کی چہپانی والی

کشور عشق کی رسمین عجب اولٹی دیکہین
سلطنت کرتی ہین سب دل کی جرانی والی

تیغ ابرو کی بہلا آنچ دکہاتی کیا ہو
کہینچ کر آہین دہوئین ہم ہین اوڑانی والی

بند ہلکی ہیرنی جہوا ہونکی ہوا محفل مین
جل گئی دیکہکی سب آگ لگانی والی

اپنی نزدیک تو کچہ راہ عدم دور نہین
اوٹہکی جائینگی تو پہر ہم نہین آنی والی

موت کا وقت ٹلی یہ نہین ممکن ہرگز
روکی سی بہی کہین رکتی ہین جانی والی

تاب طعنونکی نہین موت ہی ایجان قبول
گذری اس جینی سی جاتی ہین آنی والی

لذت عشق سی آگاہ نہین تن پرور
فاقہ کش ہم ہین غم و رنج کی کہانی والی

خواب مین جذب سی وہ مثل خیال آتی ہین
ہین بلا لیتی ہین جب جنکی بلانی والی

ق

منعمو عالم دنیا ہی سرائی ہجرت
جائینگی سوی عدم خلق مین آنی والی

بوریا ساتہہ نجائیگا نہ تخت سلطان
سب پڑی رہین بشر خلق سی جانی والی

کوئی باقی نرہا ہی نرہیگا کوئی
ہی فنا سبکی سب شان لہانی والی

نہ سکندر رہی دارا ہی نہ قیصر ہی نہ جم
ہی محل خاک مین قصر بنانی والی

اپنی اشعار کا ای ق نکیون شہرا ہو

ساتهه هین طائر مضمون کا اوڑانی والی

لب هلاؤ تو ابهی اور هی سامان هوجای
جان سب سی قدم تک تن بیجان هوجای

نقش پا پهول بنین وه جو خرامان هوجای
رهگذر سروکی قدمونسی گلستان هوجای

مین هون وه مور جو شوق سروسامان هوجای
تخت طاؤس کف دست سلیمان هوجای

کٹ مرین دیکهنی والی جو وه عریان هوجای
دولت حسن لئی گنج شهیدان هوجای

اور سامان هو اگر بی سروسامان هوجای
چاک هوجای گریبان تو دامان هوجای

پرده پوشی جهان یه وه دری هی میری
لاکهه دامن هون اگر پرزی گریبان هوجای

خانه باغ آپکا جنت هی خواصین حورین
جسکو دعوای غلامی هو وه غلمان هوجای

غزلسی رتبه معزول نهین کم هوتا
نقص کیا نسخ اگر آیت قرآن هوجای

رخ پر نور هی وه مصحف ناطق تیرا
هندوی چرخ جو دیکهی تو مسلمان هوجای

آدمیت اسی کهتی هین بڑا حسن یهی
بیٹهی صحبت مین پری کی تو انسان هوجای

آرزو هی نه کهلی راز محبت اپنا
پرده رهجای همارا جو وه عریان هوجای

عشق دکهلای اگر جلوه کفر و اسلام
هندوی خال صنم آیت قرآن هوجای

تم

ہین ہون وہ بادیہ پیما کہ قدم بوسی کو
آسمان فرش زمین تنگی بیابان ہوجاے

ساری عالم سی طریقہ ہی جدا الفت کا
شیخ ہندو ہو جو ہندو ہو مسلمان ہوجاے

سایہ افگن جو گلستان مین قد بالا ہو
سرو آزاد چمن بندۂ احسان ہوجاے

رنج پہنچین جو مجہی اور ونکو راحت بخشون
لاکہہ جانین ہون اگر روح پریشان ہوجاے

ضبط کو دیکہہ کی میری ہی صبر کی تاب
چشم ایوب سی پہر نوح کا طوفان ہوجاے

آبرو مضطرب الحال کو دیتا ہی خدا
تڑپی سینی مین جو دل گوہر غلطان ہوجاے

تاری بنکر گہر اشک زمین پر ٹوٹین
آہ سوزان سی فلک دیدۂ گریان ہوجاے

دشمن جانکو ہنسا دون جو ہدف سینہ ہو
خون لسی گل تر غنچہ پیکان ہوجاے

رنگ جمجای جو وحشت مین لہو مین رہو تن
دامن گل ہو اگر چاک گریبان ہوجاے

پیچ ہی ہر چیز کا ملتا ہی عوض رد ہمین
چاک ہو اپنا گریبان تو دامان ہوجاے

دیکہی اوس مصحف جامت کو جو ناطق ای برق
کلمہ پڑہ کی برہمن بہی مسلمان ہوجاے

سر بسر کیا عالم جو سر سر مو مین ہی
کاٹ شمشیر قضا کا جنبش ابرو مین ہی

حسن عارض واسطه ربط دل و گیسو مین هے
درمیان قرآن ناطق زاهد و هندو مین هے

جوش بحر اشک عشق سنبل گیسو مین هے
موج عنبر کی روانی بیرهی آنسو مین هے

نور کا عالم سراپا قامت دلجو مین هے
کوئی هم پنجه نهین ایسی ضیا بازو مین هے

سحر کی تاثیر عشق نرگس جادو مین هے
معجزه عیسی کا بوئی زلف عنبر بو مین هے

ایسی جان بخشی کهان جو نکهت گیسو مین هے
مشک اذفر خون وه نافهٔ آهو مین هے

اب نهین بچنی کی هم دل حلقهٔ گیسو مین هے
جسکی بس مین جان تهی وه آپکی قابو مین هے

عالم طوبی فقط کیا قامت دلجو مین هے
کوثر جنت لبونسی بوستان رو مین هے

کیا کهون کیا نور تیری تار تار مو مین هے
عالم برق تجلی شعلهائی رو مین هے

کیا اثر اعجاز موسی کا سر گیسو مین هے
مردمک جادو کا پتلا نرگس جادو مین هے

دهر مین دیر و حرم دولت سرائی یار هین
کیون مکان داریکا جهگڑا زاهد و هندو مین هے

عاشق مژگان سمجهکر کا دشمن جانی هین
بات وه کرتی هو نشتر جسکی هر پهلو مین هے

عشق روی و زلف نی دونون طرف کهینچا
بعد مردن بهی قضیه زاهد و هندو مین هے

ایک هی الله تو بندی بهی سارے ایک هین
پهر تباو تفرقه کیا زاهد و هندو مین هے

ذرہ ذرہ اپنی جا پر آسمان سی کم نہین
عالم خورشید بھر مور ہر جگنو مین ہے

جان لب پر آئی پر شکوہ نہ آیا تا بلب
دل خدا کی فضل سی اسوقت تک قابو مین ہے

عشق تیرگا مین نہ پایا چین لسی بعد مرگ
ابتلک وہ نیش ان کافر عدو پہلو مین ہے

رو نمائی باں کی تصور نی دکھایا اور نور
آبداری گوہر خورشید کی آنسو مین ہے

لاکھہ شیرینی تصدق تلخی گفتار پر
سو خطا بونکا تکلف ایک تیری خو مین ہے

اہل عبرت باتسی کرتی ہین پیدا اپنی ہا
فاختہ کیا جانتی ہی کیا مزا کوکو مین ہے

آشنا باہم مسادی ہین وفور ربط سی
ہاتھہ مین قوت نہ وہ ہی نہ وہ جو بازو مین ہے

کوئی تارا پرتو مہتاب سی خالی نہین
تیری صورت ای پری رو میری ہر آنسو مین ہے

جان نکلی پر نہ پایا چین لکی ہاتھہ سی
بعد مردن بھی ہی کافر یہان پہلو مین ہے

سیر عالم دیکھتی ہین سر جھکا کر وقت فکر
خط جام جم ہماری کاسۂ زانو مین ہے

صورت شاخ بلورین ہاتھہ ہین نور کی
کیا صباحت کیا تجلی آپکی بازو مین ہے

دی خدا ناخن تو عقدی کھول خلق اللہ کی
دست شفقت رکھ سر و نیز ور اگر بازو مین ہے

پنجۂ خورشید کیا پنجی مین جوش نور سی
عالم خط شعاعی ساعد و بازو مین ہے

ناز معشوقوں میں ہی عاشق بلا انگیز ہیں
شیر کو جرأت ملی وحشت اگر آہو میں ہی

بنکی جگنو بہی نہ چمکا آفتاب روز حشر
کیا بلا اندہیر تیری کوچہ گیسو میں ہے

خوبی باغ عالم سودا میں ہی جا بیجا نہیں
دل کمند موج بوی زلف عنبر بو میں ہے

سیر ہی چورنگ کی دیکہیں تماشا یہ بہی
کہینچی تیغ دودم مچہلی یہاں بازو میں ہے

شمع ہی یا برق یا شمشیر عریان قضا
صورت خط شعاعی روشنی بازو میں ہے

نہ ہوئی یار تلک اپنی رسائی نہ ہوئے
بڑہ گئی ایسی کدورت کہ صفائی نہ ہوئے

بعد مردن بہی کسی طرح رسائی نہ ہوئے
خاک میں ملکی بہی افسوس صفائی نہ ہوئے

نارسائی سی مقدر کی رسائی نہ ہوئے
ملگئی خاک میں پر اونسی صفائی نہ ہوئے

سر شوریدہ کا سودا نہ گیا قتل کی بعد
ناخن تیغ سی بہی عقدہ کشائی نہ ہوئے

تجہ کیونکر نہ فقیر ہکا کرین تیری فقیر
بادشاہونکو میسر یہ گدائی نہ ہوئے

تنگ ہستی کی طرح جا کی عدم میں بہی رہا
دونوں عالم میں کہین میری سمائی نہ ہوئے

اوس گل تر کی تصور میں گئی وہ نالی
ایسی بلبل سی کبہی نغمہ سرائی نہ ہوئے

دل کی دل ہی مین رہ گیا اوس سی کبھی لگا سوال
جان دی ہین مگر مجھی گدائی نہ ہوئی

رنگ کبھی ہین ایسی لعل مین چھوٹ کہان
کونسی شی ہی کہ پرتو سی طلائی نہ ہوئی

بڑہ گیا حسن خداداد صنم حد سی زیاد
کعبہ و دل مین بھی آذر کو سمائی نہ ہوئی

دل جو ناراض ہون بیکار ہی باہم کا ملاپ
کیا تکلف ہی جو ظاہر مین جدائی نہ ہوئی

دل رہا چاہ زنخدان مین مثال سیماب
عمر بھر قید سی یوسف کو رہائی نہ ہوئی

دل مکدر ہو تو پھر عیش جہان مٹی ہی
خاک ملنا ہی جو باطن مین صفائی نہ ہوئی

نامہ کہتی ہین کسی اور کبوتر کیسا
طائر وہم و خرد کی بھی رسائی نہ ہوئی

ہی اوسکا ہی جو دیتا ہی کسیکو کوئی
اپنی وہ چیز نہین جو کہ پرائی نہ ہوئی

بجلیان مینہ گرائین جو کبھی مین نہ بہا
کونسی آہ شرربار ہوائی نہ ہوئی

جو گیا سوی عدم پھر نہ پھرا ہستی مین
جو پھنسا زلف مین پھر اوسکی رہائی نہ ہوئی

زیب و زینت سی ہی حسن خداداد ہی برق
الٹ مس سی کبھی مہندی حنائی نہ ہوئی

موتیون کا ہی بھر جوش اشک سے منہ بھی
دولت ہماری جیب و دامن مین ہی

کیا صباحت کیا لطافت کیا نزاکت تن میں ہی — روح ہی تنہا نہیں کہ جسم یار پیراہن میں ہے

شمع روشن جسم روشن صاف پیراہن میں ہے — حبابۂ فانوس کا عالم لباس تن میں ہے

جلوۂ شمع تجلی عارض روشن میں ہے — گل چراغ گل تمہاری سانس گلشن میں ہے

اوڑ گیا چرخ چہارم پر سمند ناز حسن — واہ ای تنک مسیحا جان کیا توسن میں ہے

دل کی الجھن کو نہ پوچھو کیا کہوں عالم ہی کیا — لاغری سے خار دامن جسم پیراہن میں ہے

تیری پرتو نے بنایا چشم بینا نور سے — سرمۂ گرد آفتاب چشم ہر روزن میں ہے

شکل رخسار و مژہ اچھی ہے بر دونوں میں ایک — خار بھی گل کیطرح آخر اسی گلشن میں ہے

کیا اڑاتی ہی وہ کہا کر منہ شب تار فراق — روشنی خورشید سے افزوں دل روشن میں ہے

جرأت ناکس سے کیا حاصل شرافت جا ہٹی — جوہر الماس و گوہر کب بھلا آہن میں ہے

ان سے آلودہ ہونٹوں پر تصدق جان و دل — کب بھلا ایسی وا ہٹ غنچۂ سوسن میں ہے

تنگ جیتا ہوں جو یاد آتی ہیں مژگان تیز — خار صحرا سے جھون گل کیطرح دامن میں ہے

سایۂ نخل ادمی ایمن ہو اللہ رے نور — کوٹ سے حق تجلی کی جماٹ دامن میں ہے

ناتوانی نے کیا ہنسلی کو طوق پیہنی — ہر رگ گردن سے زنجیر گران گردن میں ہے

دیکھکر موسی بھی کہتی قامت موزون یار　　جلوہ طوبی نہال وادی ایمن مین ہے

سینہ داغون سی نہان ہی پردہ داری دیکھیے　　دامن گل کا گریبان اپنی پیراہن مین ہے

شکل موسی غش کرین کیونکر نہ اوسکو دیکھکر　　عالم برق تجلی عارض روشن مین ہے

رزق بھی بی ناخن تقدیر ہاتھہ آتا نہین　　عقدہ ہر دانہ بشر کی واسطی خرمن مین ہے

بنگیا ماتم کدہ سوز فراق یار سی　　بھر گلشن نالہ ہر سرو چمن گلشن مین ہے

سنگ دل بھی کوئی خالی اوسکی جلوسی نہین　　غیرت شمع تجلی ہر شرر آہن مین ہے

قید کی حاجت نہین پابند زلف یار کو　　رشتۂ الفت زیادہ طوق سی گردن مین ہے

صاف طینت دوستی سی درگذر کرتی نہین　　خاک بھی مہ ہماری پیرہن دشمن مین ہے

کیا مسی آلودہ لب مین صدقی ان انتونکی جان　　عقدۂ عقد ثریا غنچۂ سوسن مین ہے

باگ لی انکھین لگی مین خلق کی ہر قدم　　دیدۂ عاشق کی تپلی ہر سم توسن مین ہے

انقلاب دہر تیری ہاتھہ ہی ای شہسوار　　ابلق ایام کا عالم تری توسن مین ہے

لال ہونٹونسی نمایان دانت موتی سی نہین　　کان کی یکی نہان یاقوتکی معدن مین ہے

تم بھی دیوانی ہو اپنی حسن پر میری طرح　　دونون ہاتھون مین کری ہین طوق زر گردن مین ہے

حسن سے یوسف کے چہ دان صورت قمری ہوا
ہالۂ مہتاب طوق آہنی گردن ہی ہی

تیرے پرتو سے بہلا مہتاب کو نسبت ہے کیا
نور خورشید درخشان دیدۂ روزن ہی ہی

بعد مردن بہی نہین جاتا خیال روی یار
شمع خورشید قیامت داغ دل مدفن ہی

مست ہین آنکہون سی اوسکی سب دیوانہ رنگ
جام مے کا صاف عالم دیدۂ روزن ہی

گلشن عالم مین یون نیک و بد کا ساتہہ ہی
جیب مین گل ہین تو کانٹا ہی یہان دامن مین ہی

کم نہین گلشن سی اوسکی نالۂ و فریاد دل
موم ہوجاتا ہی پتہر یہ اثر شیون مین ہی

کیا صفائے رنگ پانکو دیکہکر کہتی ہین برق
بادۂ گلگون نیا لب شیشہ گردن ہی

حسن رفتار جو اعجاز نما ہوتا ہے
پہر ہر ذرۂ خاک کف پا ہوتا ہے

اے صنم وصل کی تدبیر سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

اوترین عیسی بہی فلک پر سی تو کیا ہوتا ہے
لاؤ دوا اور دل بی سر و پا ہوتا ہے

شکوہ بہی جو کیا جائے شکایت یہ نہین
جس سے کچہ بہی امید اوس کا گلا ہوتا ہے

نہین سمجہا نہین سمجہا نہین سمجہا عاشق
پوچہتے کیا ہو شب ہجر مین کیا ہوتا ہے

کسی معشوق کو پایا نہ کبھی سرو سی کم
نہیں جو ہوتا ہی وہ پہر سوا ہوتا ہی

بہرہ سفلی کو سعادت سی نہیں لاکہ بڑی
پر پرواز سی کب زاغ ہما ہوتا ہی

خضر آگاہ لب یار کی بوسوں سی نہیں
جان تک دیتی ہیں عاشق تو مزا ہوتا ہی

بی اثر نالی نہیں آپکا ڈر ہی مجکو
آہ جی کہہ بچی تو پہر دیکہی کیا ہوتا ہی

کم نہیں قوس اجل سی کشش ابروی یار
طائر دل ہدف تیر قضا ہوتا ہی

دست آویز یہ موجود ہی دل لینی کی
چور سب جانتی ہیں دزد حنا ہوتا ہی

زلف کو طول شب ہجر سی نسبت کیا ہی
روز غم روز قیامت سی بڑا ہوتا ہی

یون تو ہر روز قیامت ہی قد جانان سی
دیکہین کب وعدہ دیدار وفا ہوتا ہی

کیا دلیری ہی کہ کف وچراغی داد
شمع خورشید فلک دزد حنا ہوتا ہی

سلطنت خاک سی تیری جو در پاس نہیں
سایہ بال ہما مجکو بلا ہوتا ہی

کیون تشبیہ اسی لیتی ہیں عاشق زار
واقعی طول شب ہجر بلا ہوتا ہی

یون تکبر نہ کرو ہم بہی ہیں سجدی اوسکی
سجدی بت کرتی ہیں جامی جو خدا ہوتا ہی

ای صنم تجہسی نہیں ملک کو نسبت
آدمی وہ ہی کہ محبوب خدا ہوتا ہی

مرنے کے واسطے ہم ہین تمہین جینا ہو نصیب
روح رہجاتی ہی جب جسم فنا ہوتا ہی

ای سلیمان جہان صورت بوی گل تر
تخت جم تیری لئی دوش صبا ہوتا ہی

سرخروئی ہی جہان مین سبب سرسبزی
آب شمشیر سی ہر زخم ہرا ہوتا ہی

لذت بوسہ محبوب سی خاموش ہین ہونٹ
اب بھلا ہونٹ سی کب ہونٹ جدا ہوتا ہی

بدلی اشکونکی نکلتی ہین لبون سی آہین
خاک اوڑانیکی لئی آب ہوا ہوتا ہی

بیقراری کا یہ عالم ہی کہ سیماب کیطرح
عضو سی عضو جدائی مین جدا ہوتا ہی

کب تلک جور و جفا سہہ ہی ہین آخر انسان
حال دل منہہ سی کہین کہہ تو گلا ہوتا ہی

غیر کا رنج ہی موذیکی لئی راحت جان
سانپ کیواسطی سم آب بقا ہوتا ہی

برق افتادہ وہ ہون سلطنت عالم مین
تاج سر عجز سی نقش کف پا ہوتا ہی

فصل گل آئی ہی عالم مین قیامت آئی
پھر جنون تازہ ہوا پھر وہی آفت آئی

ہوش بس جاتی ہی جان پر آفت آئی
پھر نہ مین آپ مین آیا جو طبیعت آئی

پھر وہی آئی مصیبت وہی آفت آئی
روز محشر کی گھٹا پھر شب فرقت آئی

نقد داغ دل بیتاب بڑہی روز بروز
جب جنون ہمکو ہوا ہمبہی کہ دولت آئی

وای محرومیٔ تقدیر مقدر دیکہو
گہر سی جس وقت چلی سامنی عورت آئی

رنج بہی فیض رسانی سی نہین ہی خالی
کہیت سرسبز ہوئی جب ہمین آفت آئی

جائینگی ڈنکی بجاتی ہوئی عاشق سرِ چوک
شکر صد شکر کہ اب اپنی بہی نوبت آئی

کوئی بات اپنی کنائی سی نہین ہی خالی
ہنس پڑی دیکہکی گردونکو جو رقت آئی

ہجر مین اور بڑہی شمس و قمر سی وحشت
پہر نظر کوئی نہ اسطرح کی صورت آئی

اس ادا سی مجہی بیجان کیا قاتل نی
ہاتہہ بس تہام لیا میری جو نوبت آئی

ہمتو اپنونسی بہی بیگانہ ہوئی الفت مین
تم جو غیرونسی ملی تمکو نہ غیرت آئی

اوس مسیحا کی محبت مین نہ مانا چہوٹا
سب سی پرہیز کیا جب تپ فرقت آئی

بدلا ہر چیز کا دیتا ہی خدا بندونکو
کام کچہہ عشق صنم مین نہ ریاضت آئی

زور شور اوسکا بڑہا مین جو گہٹا فرقت مین
ناتوان جسم ہوا روح مین طاقت آئی

آمد و رفت شب وصل کا ہنگام ہی ایک
نوبت صبح بجی اپنی جو نوبت آئی

عشق مین جان گئی ضبط اسی کہتی ہین
تا لب گور لبونپر نہ شکایت آئی

کلفت دل نے کیا اور بھی مٹی مجکو | بڑھ گیا عنصر خاکی جو کدورت آئے

برق ہم آج نہ کہینچنگی سحر کی صورت
دن تو مر مر کی کٹا پھر شب فرقت آئی

صحت مردم عالم نظر یار مین ہے | پتلی عیسی کی جگہہ نرگس بیمار مین ہے

کیا چمک ذرۂ خاک قدم یار مین ہے | مثل خورشید ضیا روزن دیوار مین ہے

جسکو جو چاہیے موجود ہی بی قیمت و زر | کونسی شی کی کمی آپکی بازار مین ہے

کان گفتار کی شاہد ہین تو رفتار کی آنکھہ | کسکو تشکیک دہان و کمر یار مین ہے

کون عالم مین خریدار نہین ہی تیرا | دہوم یوسف کی فقط مصر کی بازار مین ہے

دیکھکر حسن بدن قتل ہوئی جاتی ہین | آب شمشیر قضا کالبد یار مین ہے

جانب ابرو خمدار کہچا جاتا ہون | جسم عاشق کا خمیر آپکی تلوار مین ہے

عیب معشوق ہی عالم مین وصال عاشق | بال ہیرا تن زار آپکی تلوار مین ہے

صاف دریا ہی لطافت ہی بدن اوس بت کا | عالم موج گہر رشتۂ زنار مین ہے

ذقن و عارض و پستان نی کہایا طوبی | سیب و رمان و بہی نخل قد یار مین ہے

چشمۂ فیض مین یکسان ہین فقیر و سلطان
در و دیوار کہان گلشن رخسار مین ہے

لاکہہ زیور ہی صنم تجکو پہنا آتا
عالم سلک گہر رشتۂ زنار مین ہے

تیرہ بختی سی عیان داغ نہو فی پایا
رخ خورشید نہان زلف شب تار مین ہے

بینی راست پر ایجان تصدق غلمان
حور جنت چمن گلشن رخسار مین ہے

سامنا موت کا رہتا ہی شب فرقت مین
سرمۂ خواب اجل دیدۂ بیدار مین ہے

کمر و ناف کہان جسکو بتائی کوئی
ہان مگر کہی گرہ رشتۂ زنار مین ہے

دیکھلو عارض پر نور عرق مین ڈوبی
چشمۂ آب بقا آتش رخسار مین ہے

ای قمر کیون نہین اسکو ہلال خورشید
ابنی بالذات صبا ابرو خمدار مین ہے

کلفت غمسی اشک ہین ٹٹی ای برق
پردۂ خاک مگر چشم گہربار مین ہے

عیان ہی صنعت اللہ اوسکی قد و گیسو سی
نہان ہین بیچ طوبی کی لٹین زلف سنبل سی

ڈبویا ایک عالم کو تساہل سی تجاہل سی
نیا طوفان اوٹھا آب شمشیر تغافل سی

گلونکو رنگ مین نسبت نہین اوس غیرت گل سی
کمر باریک ہی خط نگاہ چشم بلبل سی

اگر اوس سرو قد کو باغ میں دیکھی تامل سی | چمن ہوجای فصل گل میں جوش اشک بلبل سی

ہوائی زلف نی برہم کیا مجموعۂ عالم | چمن یکسر پریشاں ہوگیا گیسوی سنبل سی

لگی ہتی ہیں آنکھیں بلبلونکی اوسکی جامی پہ | بنا ہی صاف بلبل چشم گویا چشم بلبل سی

ہوئی ہیں عاشق واف سرو قامت میں | شگفتہ گلشن جنت ہوا آتش چشم بلبل سی

بڑہایا گریۂ عاشق نی معشوقونکو عالم میں | ملا پانی گلونکو جوش آب اشک بلبل سی

کیا ہی نقص نی اس صورتسی قول فلسفی باطل ہے | بنی ہیں دورسی حلقی سر گیسو تسلسل سی

زمانہ رنج وراحت وصل و فرقت کا مساوی ہے | برابر رات دن ہیں اوس پری کی قد و کاکل سی

ہنسا جب کہلکہلا کر تو ہم سمجھی کلی چٹکی | ٹہنا تہ کم نہیں اوسکا صدای خندۂ گلسی

صباحت سی لطافت سی وہ ہی کی یہ ظاہر ہے | بنی ہی چادر مہتاب موج نکہت گل سی

بہو روتی ہیں عاشق اوس شرابی کی محبت میں | چھلکتی ہی مئی گلرنگ جام چشم بلبل سی

عبث ہی فکر مدفن ترک کیا تدبیر سی حاصل
نہیں ہی کوئی نکبہ خلق میں بہتر توکل سی

وصل میں غث شب غم کی خبر ہوتی ہی | فال بد ہی کہو یہ کہ سحر ہوتی ہی

مہر مین کب یہ ضیا ای گل تر ہوتی ہی — آفتابی رخ انور سی قمر ہوتی ہی

خیرہ نظارۂ عارض سی نظر ہوتی ہی — واہ ری حسن کہ پرچھائین قمر ہوتی ہی

صاف کہدے مجہی کس طرح بسر ہوتی ہی — جان جاتی ہی کہ فرقت مین سحر ہوتی ہی

خاک قانع کو زر معدن نہ رہو تی ہی — کیمیا فقر ہی اکسیر نظر ہوتی ہی

ید بیضا کف ہمت ہی سخاوت اعجاز — خلق مین خلق خدا دست نگر ہوتی ہی

پاس آداب سی نالی نہین کرتا ورنہ — ابہی چاہون تو شب ہجر سحر ہوتی ہی

میری حالت نہین اس لط پر اوسکو معلوم — ورنہ ہر روح کو قالب کی خبر ہوتی ہی

شہرہ اوڑنی کی لئی عجز ہی عالم مین ضرور — پی پری خلق مین افسانکو پر ہوتی ہی

گردش چشم فسون ساز ہی بی شبہ سنان — تیز جلاد کی شمشیر نظر ہوتی ہی

بجلیان گرتی مین بجلی نہین دیکہی ایسی — کونسی لوہی کی شمشیر نظر ہوتی ہی

مجہسی گہر گہر کی برسنا نہین دیکہا جاتا — چشم پوشی غضب ای مین تر ہوتی ہی

یہ صفائی ہی کہ چہپتی ہی نہین دانت نہین — عکس سی موج ہوا سلک گہر ہوتی ہی

فرقت یار مین گہر میری طرح جلتا ہی — شمع کمرکی لئی داغ جگر ہوتی ہی

نور یہ ہی اثر حسن اسی کہتی ہین — عارض یار کی تصویر قمر ہوتی ہی

وصل کس شخص نی دیکہا ہی سنا ہی کبہی — آنی پاتی نہین شب کہ سحر ہوتی ہی

دو گہڑی آکی تعجب سی گلی ملتی ہین — عید ہوتی ہی شب غم جو سحر ہوتی ہی

رشتہ گوہر یکتا جو کہون زیبا ہی — عقدہ زلف مین پوشیدہ کمر ہوتی ہی

صور سی کم نہین نالی ہی شب فرقت کی — گور کی مردونکو زندونکی خبر ہوتی ہی

نکہت یار سی پہولونکی چہڑی ہی تلوار — موج بوی گل رخسار نظر ہوتی ہی

شب فرقت کی عذابونسی خدا محرم ہی — کونسی دیکی زندونکو خبر ہوتی ہی

اہل زر سی کبہی امید نہ رکہہ حاصل کی — بی ثمر خلق مین شاخ گل تر ہوتی ہی

نشاکی دورونسی دیوانہ بناتا ہی مجہی — موج می سلسلہ پای نظر ہوتی ہی

تیرہ بختی سی ہماری ہی فروغ رخ یار — زلف شب گیسو رخسار سحر ہوتی ہی

برق شمشیر نظر برق اگر ہی ای برق
داغ سی مہر ہماری بہی سپر ہوتی ہی

کیون نہ دل غمسی مجہی ہین قضا کی جہونکی — شعلی ہین یار کی فرقت مین ہوا کی جہونکی

مانع اشک ہوئی آہ رسا کی جھونکی
لی اوڑی ابر بہار یکو ہوا کی جھونکی

حلقۂ گیسو پر خم ہین اژدر ہین
کسطرح اونکو دل شہ مین قضا کی جھونکی

جا نہین جان نہین ہوش اوڑی جاتی ہین
رکھتی ہین آپکی ہالی تو بلا کی جھونکی

نہین طاقت مجھی تکرار کمی بیشی کی
سخت دشوار ہین ہیہات جزا کی جھونکی

گل جنگی نہین بلبل کیطرح نالان ہین
کہ نہین آہ غنچی نسی قت مین ہوا کی جھونکی

کو بکو خس کیطرح ضعف سی آوارہ ہون
جھونکدین بہاڑ مین اکاش ہوا کی جھونکی

شورش آہ سی مین اوسکو ہلا دیتا ہون
بہر گل نالۂ بلبل ہین ہوا کی جھونکی

دل جلونکو دم عیسی سی اجل کا پیغام
شمع کی دشمن جانی ہین ہوا کی جھونکی

میری آہون سی دل خاک دہل جاتا ہی
زلزلی مجکو دکہاتی ہین ہوا کی جھونکی

زورق چرخ ہی اشکون مین تباہ آہون سی
غرق کرتی ہین جہازونکو ہوا کی جھونکی

میری آہون سی فروغ رخ پرنور ہوا
اور بہڑکاتی ہین آتش کو ہوا کی جھونکی

نہین آہون سی چراغ رخ روشن کو ضرر
چہرہ تک جا نہین سکتی ہین ہوا کی جھونکی

رات دن عشق مین میرسی نہین ہی آرام
جھونکی دیتی ہین مجھی خواب فنا کی جھونکی

گرم آہونسی جلایا درخ روشن مین
شعلی نہجاتی ہین آتش سی ہوا کی جہونکی

دور مقصد سی کہا پیرہن خاکی نی
مانع راہ ہین دامان قبا کی جہونکی

نہین گہوارہ گردون مین کسیکو آرام
بیٹہنی دیتی ہین کب حرص و ہوا کی جہونکی

شمع خاموش ہوئی مجکو حوادث سی نہین
کیا فلک مجکو دکہاتا ہی ہوا کی جہونکی

نکہت زلف سی ای برق معطر ہین دماغ
دم عیسی ہین مجہی باد صبا کی جہونکی

نور کا عالم ہی جوش حسن جسم یار ہی
رشتۂ شمع تجلی رشتۂ زنار ہے

سر بسر روح مجسم وہ بت عیار ہی
موج بوئی جسم نازک رشتۂ زنار ہے

رو رہا ہون جوش اشک چشم دریا بار ہے
کشتی عمر روان کا آج بیڑا پار ہے

دوسرا ہوئی اڑاتی قاتل ہین درکار ہی
جیب کا محتاج اپنا زخم دامندار ہی

کام جو اپنی نہ آئی مال ہی بیکار ہی
خاک سی بدتر زمین مین گوہر شہوار ہی

پہر جو ہر آدمی کو جوہری درکار ہی
سامنی ناقدر کی پتہر در شہوار ہے

کوئی شی ایسی نہین عالم مین جو بیکار ہے
سنگ ہی موقع پر اپنی گوہر شہوار ہے

واہ کیا تاثیر زخم ابروئی خمدار ہی
تیز آب تیغ سی میری لہو کی دہار ہی

زیور معشوق وصل عاشقان زنار ہی
ہاتہہ میرا اوس گل تر کی گلی کا ہار ہی

رو رہا ہون فصل باران فراق یار سے
ہر مژہ جوش الم سی ابر دریا بار ہی

کلفت دل دلکی خاطر مانع دیدار ہی
فی الحقیقت بی بصیرت آدمی بیدار ہی

زندگی نظارۂ زلف و جبین یار ہی
دلکو آب خضر جام شربت دیدار ہی

دلکو روشن کر دیا اوس مہوش کی یاد نی
آئینہ عکس رخ انور سی صورت دار ہی

پاؤن پہیلائی ہوئی سوتی ہین کیا تیری شہید
سایۂ شمشیر ابرو سایۂ دیوار ہی

بند بند جسم نالان ہی مثال مرغ دل
ہجر مین ہر استخوان منقار موسیقار ہی

باعث یاد خدا عشق بت کافر ہوا
رشتۂ تسبیح اپنا رشتۂ زنار ہی

زندگانی کا مزا ظلمات گیسو سی ملا
چشمۂ آب بقا مجکو دہان یار ہی

نقرۂ تعویذ سر پر دیکہکر ظاہر ہوا
روز محشر طرۂ زلف دراز یار ہی

زہر جینا ہو گیا ایجان تیری وصل مین
خار مژگان لطف سی مجکو زبان مار ہی

سلطنت پائی جو آیا وہ پری خواب مین
آنکہہ کو دیدار اوسکا دولت بیدار ہی

بحر غم مین پار کر دیتا ہی قاتل وار سی
بادبان کشتی تن زخم وا مندا رہی

جام گل نشا پیسی لوسکی دونون آنکہین نگین
بادۂ گلگون علاج نرگس بیمار رہی

کیون نہ مجکو دیکہہ کر دلمین کٹین سارے رقیب
داغہای تنی عاشق تیغ جوہر دار رہی

اشتیاق دل بڑہا دیتا ہی پردا آپ کا
قید جس گہر مین ہو وہ چوک ہی بازار رہی

کلفت دلنی نہ رکہا اب کسیکی کام کا
زنگ آلودہ ہوا جو آئینہ بیکار رہی

دیکہی گردش نصیبونکی پسا جاتا ہون مین
آسیای چرخ گردان سایۂ دیوار رہی

کوچۂ محبوب سی میرا قدم اوٹہتا نہین
پای خفتہ عاشقونکو طالع بیدار رہی

چہوڑدو مجکو خدا پر غم سی صحت ہو چکی
کیا علاج اسکا کہ جو چشم صنم بیمار رہی

خرمن امید پر گرتی ہین پیہم بجلیان
برق دود آہ اپنا ابر آتش بار ہی

نوک مژگان بہر زخم دل مداوا ہو گئی
سوزن عیسی زبان چشم گویا ہو گئی

غرق کیا رونی سی میری ساری دنیا ہو گئی
کہکشان چرخ اخضر موج دریا ہو گئی

پاس تلکی تل نہین ہی عارض پر نور پر
زہرہ باہم مشتری سی ہو کی جوڑا ہو گئی

حسن دونا ہو گیا تیری سر پر نور سی
زلف شبگون طور کی چوٹیکا طرا ہو گئی

دیکھکر نشو و نمای دست پا کہتی ہین لوگ
برہ کی ہر ڈالی نہال قد مین طوبا ہو گئی

تار چمکی عکس عارض سی نقاب یار کی
مہر کو گویا کرن سونیکا سہرا ہو گئی

پھر گیا عالم جو دیکھا اور عالم یار کا
اوسطرف میری طرف سی ساری دنیا ہو گئی

کاوش مژگان سی چھلنی ہو گئی پای نظر
سوزن عیسی زبان خار صحرا ہو گئی

عشق مین رہتی نہین انسانکو ہرگز تمیز
اہل دنیا کی نظر مین حور دنیا ہو گئی

کور آنکھین پاتی ہین اوس سرو کی دیدار سے
نرگس شہلا چمن مین چشم بینا ہو گئی

یہ اثر ہی اوس بت کافر کی رنگ سرخ کا
برق جب صورت کبھی سونیکا پتلا ہو گئی

جب بلند آتش عارض کا شرارا ہو جاے
چرخ قندیل چراغ ید بیضا ہو جاے

روغن عیسی جو روشن رخ زیبا ہو جاے
الف سرو و چراغ ید بیضا ہو جاے

گرم جسوقت نہانی مین وہ شعلا ہو جاے
آگ پانی مین لگی آگ کا دریا ہو جاے

رخ معشوق دکہاتا ہی دو رنگی کی بہار
لال پیلا وہ اگر ہو گل رعنا ہو جاے

خرد کو ربط بزرگون کا بڑہا دیتا ہی — قطرہ دریا سی جو ملجائی تو دریا ہوجای

آنکہین پہیری تو قیامت ہو زمانہ بدلی — ساری دنیا نئی سر سی نئی دنیا ہوجای

کیا عجب جوش جوانی مین یہ جوبن چمکی — پہٹا پہٹا تن پرنور مین لچکا ہوجای

شستہ مینا لی کری صورت عاشق دم غسل — موجۂ بحر زبان لب دریا ہوجای

سختیان بادہ کش عشق کو ہین راحت جان — کوہ غم ولکو نہ کیون پینۂ مینا ہوجای

عارض صبح دکہادون جو عیان داغ گرون — آہ مین کہینچون تو زلف شب یلدا ہوجای

تو ہو پاس تو غمخانہ ہی عشرت خانہ — نخل ماتم مجہی فردوس مین طوبا ہوجای

حسرت شربت دیدار سی تاہی جہان — تو معالج ہو تو بیمار مسیحا ہوجای

تیری مجنون کی وہ رتبی ہین کہ پابوسی کو — خاک پر گر کی فلک دامن صحرا ہوجای

دیو کی دیو کو سودا ہو جو دیکہی زلفین — جن چہڑی پریون کی سر پہ بہی جو سایا ہوجای

جوش پر آئی جو دریا سی صفائی تن یار — مرغ نظارۂ عاشق بط دریا ہوجای

دہن تنگ سی اثبات کرون عنقا کو — جوہر فرد عیان ای در یکتا ہوجای

ظرف سی نام جدا ہین نہین سب ایک ہین برق

کونسا آب ہے ایسا کہ نہ دریا ہو جاے

سامنے حوصلۂ عشق کے دنیا کم ہے	جوش وحشت ہے بہت وسعت صحرا کم ہے
جو کہوں اسکے عوض کم ہے وہ جانا کم ہے	بوسے دنیا مجھے ہنس ہنسکے فقط کیا کم ہے
رات دن کیوں نہ برابر ہوں مجھے فرقت میں	کیا قد یار سے گیسوے چلیپا کم ہے
لب عیسیٰ کے سراپا ہیں قدم میں اعجاز	کونسی بات میں وہ سرو تمنا کم ہے
حشر کے روز سے افزوں ہے کہیں روز فراق	زندگی وصل کی شب سے بھی زیادا کم ہے
قد دکھا کر نکرو اور قیامت برپا	حشر کے واسطے کیا ہجر میں نالا کم ہے
داغ پر داغ عبث دیتے ہو اے جان مجھے	کیا نشانے کے لیے آپکا چھلا کم ہے
قدر سفلے کی ترقی سے نہیں بڑھ جاتی	کیا ہوا سایۂ قدسی قد بالا کم ہے
دخل خوردی و بزرگی کو عنایت میں نہیں	قد میں تجھسے ہے فزوں حسن میں طوبا کم ہے
بحر عالم نہیں آنکھوں میں سماتا میرے	قطرۂ اشک سے بھی نظروں میں دریا کم ہے
تو ہے استادہ روان بحر ہے ماشاء اللہ	قد بھر اے جان یم حسن سے دریا کم ہے
صبح ہوگی ہے تو ٹلنے کا نہیں روز سیاہ	طول میں یعنی زلف شب یلدا کم ہے

کوچۂ زلف مین کیون دلکو پہنسایا مین ہوجہ — جان دینی کی لئی کیا شب یلدا کم ہی

پی می نا نہین شبنم ہی کی انگور ای برق
داغ کیواسطی کیا پنبۂ مینا کم ہی

ناسی ٹہولی زیارت جب زیارت ہوگئی — آہ سوزان مجکو انگشت شہادت ہوگئی

جب تصور کرلیا اونکی زیارت ہوگئی — نام کی تسبیح دورہ مین زیارت ہوگئی

پرچی لکھکر بہیجتا ہون جو رہائی عشق کی — کوگشتی کی مجہی گردشمین خدمت ہوگئی

جب ہی اوسسی زیارت نور کی مانع ہین — شمع کو دہ طور انگشت شہادت ہوگئی

بڑہ گئی حدسی زیادہ آب و تاب حسن یار — کاہکی گرتی کف بحر لطافت ہوگئی

چاندنی نی چاندکو مہر منور کردیا — پرتو رخسار سی اوسکو حرارت ہوگئی

حشر قامت سی کیا اوسنی تو مینی عرض کی — شکل دکہلاؤ مجہی قائم قیامت ہوگئی

ایسی چہتی پر پڑین تپہر کہ مرنا خوب ہی — سخت جانی ہجر مین سنگ ملامت ہوگئی

مٹ گیا پر مینکشو نسی ربط کم ہوتا نہین — خاک اوڑکر بعد مردن ابر رحمت ہوگئی

انگلیان اوٹہنی لگین آیا جو وہ سرو روان — باغبین ہر شاخ انگشت شہادت ہوگئی

گردش ایام سے جاتی ہے حرص و ہوا
آسیائے آسمان سنگ قناعت ہو گئی

کم نہیں دشمن سے دشمن کا جو کوئی دوست ہو
جو محب میرا ہوا اونکو عداوت ہو گئی

بار غم نے برق آخر یہ خمیدہ کر دیا
لوح پیشانی مجھے سنگ قناعت ہو گئی

بند ہو جائے کہیں آنکھ فراغت ہو جائے
اس طرف سے ہی نظر چشم عنایت ہو جائے

آج ہی کل کا وفا وعدۂ رویت ہو جائے
قد دکھا دیجئے فردای قیامت ہو جائے

لاکھ نعمت سے فزوں بھوک کی لذت ہو جائے
وہی نعمت ہے جو فاقے میں غنیمت ہو جائے

وہی تن وہی رنگت وہی صورت ہو جائے
اوسکی صورتکی دکھانیکی جو صورت ہو جائے

جوش وحشت میں اگر رنج ہو راحت ہو جائے
پنبۂ داغ جنون سنگ ملامت ہو جائے

آدمی کیا نہ کہوں حال خدا سے اپنا
کہیں ایسا نہ ہو اوس بت کی شکایت ہو جائے

بیٹھی نظروں سے اگر نزع میں دیکھے وہ مسیح
تلخی موت میں چینی کی حلاوت ہو جائے

تو اگر سیر کو جائے تو زیارت کے لئے
سرو گلزار میں انگشت شہادت ہو جائے

نہیں منظور ہے ملنا تو نہ ملئے ایجان
میرا دل لے جو لیا ہے وہ عنایت ہو جائے

کیمیا سختیٔ دوران ہی جوان مردونکو
کیون نہ قانع کو محک سنگ قناعت ہو جاے

عیب بین کو ہنر اہل ہنر سی چڑہی
کیون نہ آئینی سی بدشکل کو نفرت ہو جاے

عکس مہر رخ تابانکی اوسی تاب کہان
چاندنی مین وہ اگر بیٹہی حرارت ہو جاے

شہرت اوڑ جای اگر شعر کہون عزلت مین
مرغ مضمون پر عنقای فصاحت ہو جاے

اسزمانی مین نئی چالین ہین اولٹی رسمین
دوستی جس سی کری کوئی عداوت ہو جاے

بوستان رخ محبوب کی اوصاف نہ پوچھ
باغ فردوس گلستان کی حکایت ہو جاے

آج کل اولٹی ہی تقدیر کہ اولٹا ہی مزاج
دشمنی چاہئی اوس سی کہ محبت ہو جاے

جام چشمک زن ساقی ہو جو آئی ساقی
شیشہ میخانی مین انگشت اشارت ہو جاے

ترک لذات سی ملتا ہی مزا عقبی کا
استخوان بہر ہما نعمت جنت ہو جاے

ناتوانی نی عنایات سی رکہا محروم
آسیا میری لئی سایۂ رحمت ہو جاے

خاک کیا کم ہنین اکسیر سی ای سیم بدن
کیمیا ہی جو غبار در دولت ہو جاے

سرکہ انگور ہین خمونکی شراب خون ہو
ہنسکی ہی پردہ جو وہ کان ملاحت ہو جاے

اصل جس چیز کی جو ہی ہی وصف اوسکا
بہر می تلخی می کیون نہ حلاوت ہو جاے

تیرگی بختونکی اوڑ جای حضور رخ یار
استخوان دین سگ جانانکو ہما اوڑکر

شب غم عنبر وریای لطافت ہو جای
سب کو حسرت ہی کہ حاصل یہ سعادت ہو جای

نقد دل لیکی اگر بوسہ عارض وہ دین
لوٹ سمجھون مجھی ای رق غنیمت ہو جای

بسکہ منظور نظر وصف جمال خال ہی
طائر مضمون عالی مرغ زرین بال ہی

بی ہنر انسانکو انسان ہوتا ہی وبال
مثل انگشت ششم منہہ مین زبان لال ہی

بہر ابرو گنج ہی سلک در موج عرق
تیغ ہندی صنم مالی سی مالا مال ہی

وہشت ورزونکی کہتی ہین ہم خوف عسس
بہر شمشیر حوادث تیر بدبختی ڈہال ہی

کون پابند تعلق قید ہستی مین نہین
بہر ہر بلبل بیان اندر قفس کی جال ہی

کبک جب چلتا ہی کہتا ہی قہقہ مارکر
کتنی بیہودہ ہین شاعر یہ ہماری چال ہی

کیون نہ صم بکم اوسکو دیکہکر ہر گل کہی
بلبل رنگ گل رخسار گلگون لال ہی

بنگیا سر پر دوپٹا جال جالی لوٹ کا
لال انگیا کی نہین چڑیا قفس مین لال ہی

خاکساری پر نہ جانا پہر ولا پچتائیگا
نرم باتو نہین جو اولجھاتا ہی وہ سکا جال ہی

تنگ ہی تارونکی ہیرونکی عوض اسد فی
دورۂ گردون دان حلقۂ خلخال ہی

صدمۂ آہ دل بیتاب سی ہلتی ہی زلف
خانۂ زنجیر مین بہی آج کل بہونچال ہی

کم نہین تار نظر سی یار کا خط شعاع
دیدۂ خورشید روئی صاف تیلی خال ہی

حال دل ظاہر ہی تحریر وجہ خاموشی پوچہ
حاجت گفتن نہین گویا زبان حال ہی

جب سی دیکہا ہی تجہی دل ہی بیمار و حزین
حال کہنی کی نہین طاقت کہ ابتک حال ہی

جانکی صدمی عیان ہین زردی رخسار سی
اپنی صورت بہر حال روح صورتحال ہی

چاند جب دیکہا شب فرقت مین آیا مجکو غش
مین سمجہا یار کا پردیسی باہر گال ہی

جان قربان صدقی روح و جسم و عقل و ہوش
مال کیسا جو ہمارا ہی تمہارا مال ہی

میری آنکہون سی نکیون دن رات جاری اشک ہون
مین جو دیوانہ ہون مجپر شورش اطفال ہی

وہ شکستہ حال ہون میں اشرف ہی اپنا سا
برق دلکا ٹوٹنا در بخت کا بال ہی

جو کام کسی سی نہو وہ کام کرینگی
بدنام کرینگی تمہین ہم نام کرینگی

گل چینی رخسار گل اندام کرینگی
ہم دامن نظارہ کو پہولام کرینگی

گندم کیطرح چاک ہی دل روز ازل سی
پس کر بسر اپنی وش ایام کرینگی

کیونکر کہین عاشق سی نہین انکو محبت
ہم مرتی ہین کسطرح وہ آرام کرینگی

خسخانی مبارک رہین یون گرم نہو تم
ہم گور کی تہخانی مین آرام کرینگی

وہ مہر یہ کہتا ہی کہ اب چہوڑ کی پٹی
پیدا سحر حشر کی ہم شام کرین گی

رکہتی ہین کدورت تو چہپائینگی وہ گیسو
چہپا دین مٹی مین نہان دام کرینگی

دیکہو گی تماشا جو تماشی کو وہ آئی
شانی سی عیان زلف سر بام کرینگی

نکہت کیطرح رنگ اوڑائینگی چمن کا
ہر گل کو نظر سی گل بادام کرینگی

تم لاؤ رخ و زلف سی ذرات بلائین
دیکہو گی جو ہم بہی سحر و شام کرینگی

ممکن نہین بدنام نہو غیر سی مل کر
ہم مر کی تمہین مورد الزام کرینگی

بی پردہ ہوی شب کو تو ہو جائیگی بس صبح
مہتاب کو خورشید لب بام کرینگی

دل کو نہ پہنسانا کہ پریشان رہیگی
وہ پیچ ہم ای زلف سیہ فام کرینگی

کہتا ہی مجہی خواب مین بہی ملکی وہ شوخ
کیون آتی ہین جب کر بہی نام کرینگی

ہم عاشق گیسو ہین دو رنگی نہین بہاتی
مشکین تجہی ای ابلق ایام کرینگی

در کار سوا لاکہ زر داغ جنون ہی
اوس مہر کی دعوت کا سرانجام کرینگی

منہہ لگتی ہی بوسی کی طلب کرنی لگی برق
یہ آج ہی کل وصل کا پیغام کرینگی

تجہسا محبوب کب ای رشک قمر ملتا ہی
آنکہہ کو دیکہنی سی نور نظر ملتا ہی

کاٹی پیٹ کو جب غیر کی زر ملتا ہی
کب بہلا سیپ سی بی چاک گہر ملتا ہی

دلکی دینی کا عوض داغ جگر ملتا ہی
خوب انعام یہ ای رشک قمر ملتا ہی

آہ بیکس ہی اجابت کی لئی تیر دعا
درد کی ساتہہ دعاؤنکو اثر ملتا ہی

جو گیا ہاتہہ سی ہرگز وہ نہین ہاتہہ آتا
کب بہلا سیپ کو پہر اوسکا گہر ملتا ہی

بہر و بر باغ جہانمین نہین ہوتا کوئی
لطف گل سی کسی گلزار مین زر ملتا ہی

آپ محتاج ہی جو غیر کو وہ کیا دیگا
سرو سی کسکو زمانی مین ثمر ملتا ہی

بی علی یہہ نہین ممکن کہ بنی تک پونچہی
پہلی والا نسی افسانکو در ملتا ہی

رنج کی بعد یہان ہوتی ہی راحت حاصل
صدف چشم سی رو رو کی گہر ملتا ہی

بد بلا عاشق جانباز ہین دل تو دیکہو
جان دینی کی لئی انکو جگر ملتا ہی

داغ دل نزع مین دیتی ہین محبت دیکھو
گیا دم کوچ ہمین زاد سفر ملتا ہی

ساری دنیا ہی نرالا ہی مقام الفت
دل مین ہنسی کے لئی عشق سی گہر ملتا ہی

عمر گردش مین کٹی پاؤن تجسس مین گہسی
نہ کہین وہ ہمین ملتی ہین نہ گہر ملتا ہی

منزل یار فقط دیر و حرم نام کو ہی
کب کسی قصر مین وہ رشک قمر ملتا ہی

کعبہ و دیر کو بہی یار سی خالی پایا
وہ نہین ملتی مگر نام کو گہر ملتا ہی

جو مقید ہین مکانونکی یہان قید مین ہین
ہر جگہہ رہنی کو آزاد کی گہر ملتا ہی

اسی صورت سی جہڑی لگتی ہی برسات کی بہی
تجہین طور ابر کا ای دیدۂ تر ملتا ہی

بیٹہتا تیر و نسی چہلنی ہون کلیجا دیکہو
سمجہا عاشق ہی کہین سینہ سپر ملتا ہی

سر کی بال ایسی گہنی ہین کہ چہپی ہی جبین
کب بہلا انکا ہمین موی کمر ملتا ہی

موشگافی سی اگر لاکہہ تجسس کیجی
ملکی بالون مین وہ کب جا کی کمر ملتا ہی

داغ کہا کہا کی بسر کرتی ہین اوقات
جو مقدر کا ہی اس رشک قمر ملتا ہی

بہروسا اہل تقا ہوتی ہین معشوق سی برق
سرو سی عاشق کامل کو ثمر ملتا ہے

ایسی کبھی نہونگی فرشتی بھی نور کے
حورونکی شور ڈھول سمجھتی ہین دور کے

صانع نی تیری گال بنائی ہین نور کے
گیسو ہین ابر برق تجلی طور کی

حسرت تہی یہ در کی مسافر ہین دور کے
جاتی ہین سوی خلد کہ عاشق ہین حور کے

تیرا خیال رخ ہی ضیابخش مثل مہر
کاسی سرونکی بنگئی ساغر بلور کی

مرجانکی طرح دست نگارینسی کہل گیا
خورشید حشر پنجی ہین شاخ بلور کی

کافور صبح حشر کی شمعین ہین اونگلیان
پر نور دونون ہاتھ کنول ہین بلور کی

رنگ صبیح عارض تابانکی عکس سی ہے
لالی کی پہول بنگئی ساغر بلور کی

بعد از فنا بہی نالۂ عشاق قہر ہین
قبرونسی چل رہی ہین تپنچی قبور کی

ملتا ہی آسمانسی ہر صبح و شام رزق
خورشید و ماہ کلچی ہین اپنی تنور کی

لذت فراق و وصل کی دونون ہین لکہنور
بوسی دہان یار کی لڈو ہین بور کی

زلفین ہین شام صبح کا تڑکا جبین ہی
قربان تیری نور کی صدقی ظہور کی

عکس رخ صبیح سی چٹکی ہی چاندنی
گلشن مین نخل جہاڑ بنی ہین بلور کی

وہ ماہ بہر سیر جو دریا پر آگیا
جام حباب بنگئی ساغر بلور کے

ہنسی لگی جو باغ مین وہ غیرت چمن — شبنم سے روے ہر گل خندان بسور کے

باعث ثواب و عفو کی جرم و گناہ ہین — ہمکو ملی گی حور مقر ہین قصور کی

ثابت ہوا یہ دست بلورین یار سے — پہنچی نہین شگوفی ہین شاخ بلور کی

زنجیر زلف یار کی پابند عشق ہین — لنگر ہین اپنی برق تجلی طور کی

رستم کی رستمی نہ چلی تیری سامنی — اوڑجائین تجکو دیکھہ کی اوسان سور کے

کیا بعد ظاہری ہی جو ہو قرب باطنی — حاضر ہین اپنی پاس محب دور دور کی

حیرت فزا نہ کیون لب رنگین یار ہون — دیکھی نہونگی لعل کبھی کوہ طور کی

ربط ولی ضرور ہی قربت کی واسطی — نزدیک اپنی ایک ہین نزدیک و دور کی

تیری مریض ہجر مسیحا سی کم نہین — بنتی ہین نالی صوروں ناصبور کی

حاصل کسی ہی قربت وہ اونسی بہی ہین بعید — نزدیک جانتی ہین جنہین لوگ دور کی

ہم جنس کی سہارے سی دنیا مین زیست ہی — چیونٹی کو تنکی ہوتی ہین بحر عبور کی

طوفان مین روکی اوٹہایا جو بحر مین — کشتی نوح بنگئی بجری حضور کی

رہتی ہین آپ چشم تصور کی سامنی — مضمون سوجہتی ہین ہمین دور دور کے

آزاد دو جہان سی مجنون عشق ہین ۔ قیدی ہین زیر چرخ مقید شعور کی

اوسکا عذاب کم نہین بخشش سی نہ برت
دوزخ ہزارون بدلی ہین ہر قصور کی

نام عالم مین یہی بات خدایا رہ جائے ۔ پردۂ خاک مین چھپ جاؤن تو پردا رہجائے
جسطرح چاہو مجھی پیسکی پامال کرو ۔ نہین امکان کسی چال مین ہندا رہجائے
یہی وحشت ہی تو تنہا ہین گی مین عالم ۔ دخل کیا ہی جو کہین خلق مین صحرا رہجائے
یار آتا ہی جھڑی کیون نہ لگی اشکونکی ۔ یہ تمنا ہی کہ وہ سرو تمنا رہجائے
مارگیسو کو اگر خواب مین دیکھی کوئی ۔ سانپ سونگھی اثر زہر سی سوتا رہجائے
مر کی وحشت کو طی آج کیا ہی ۔ خضر جس راہ مین ای سرو تمنا رہجائے
گذری بوسونسی غنیمت ہی زیارت تیری ۔ سجدۂ شکر کرین ہم جو یہ نقشا رہجائے
منہہ نہ کہلواؤ یہ باتین نہین اچھی دیکھو ۔ مین یہی کہہ بیٹھون اگر آپکو پھر کیا رہجائے
وصل مین شوق یہ کہتا ہی کہ بیداد مین بخت ۔ کوئی دلکی ہوس ای دل نہ شیدا رہجائے

وصل اوسکی حسرتی ای برق مقرر ہوگا

دخل کیا عاشق صادق کی تمنا رہجاے

شاد ہوتا ہے لئیم اور کی بربادی سے
چغد کو کم نہین ویرانہ بھی آبادی سے

ہجر کی رنج و الم بھول گئی شادی سے
وصل کا روز نہین کم شب دامادی سے

خوف کیجے دل مظلوم کی بربادی سے
حشر ہوگا اثر نالۂ فریادی سے

جوشش اشک سے مین چھپ نہ سکا غربت مین
کھل گیا گنج گہر سیل کی بربادی سے

دل ہے مجبور گرفتار بلا ہونی مین
کیا خبر صید کو صیاد کی صیادی سے

شکر صد شکر کہ تم غم کی تو قابل سمجھے
شاد ہو ہم نہین دل ناشاد کی شادی سے

بے ثمر ہو کی رہے باغ جہا مین تو کیا
قید بہتر ہے کہین سرو کی آزادی سے

نیک و بد صنعت صانع ہے نہین طعن کی جا
چوب مجبور ہے خراد مین خرادی سے

چل کی ہر وقت نئی چال سکہائین جانا
تو نی شاگرد کیا چرخ کو استادی سے

آدمیت نہین انسان کی ہونیکو ضرور
وصف جلاد کی آئی نہین جلادی سے

پاؤن ننگی نہین عشاق فقط سرگردان
ننگی سر پھرتی ہین اوس ماہ کی بیدادی سے

اپنی کردار مین ناچار ہے ظالم اے برق

فائده کچهه نهین مریخ کو جلادی سی

پهر تو نظرون مین تو قصه ابهی یکسو هو جاے
حسرت دل نه رهی تیر ترازو هو جاے

سوز فرقت سی جلی دل تو عیان تو هو جاے
هر داغ اپنی لئی آئینه رو هو جاے

سامنی بدر کی صورت جو عیان تو هو جاے
گهٹکی خورشید فلک صورت ابرو هو جاے

جب عیان بالونسی رخسار پر ابرو هو جاے
ماه نو جیب صباح شب گیسو هو جاے

تیره آنکهون مین جهان هو جو نهان تو هو جاے
نقشه جیب سحر صورت ابرو هو جاے

چشم گردون بهی پسیجی اگر آهن کهینچون
اختر ایک ایک شب هجر مین آنسو هو جاے

مردی جی اوٹهین اشارونسی اگر بات کرو
معجزه هر سخن نرگس جادو هو جاے

بوی مشک آتی هی تل تل سی عجب قدرت هی
ناف مین خال جو هو نافه آهو هو جاے

حسن بڑه جای اگر باتین یه خوش آب سنو
گوهر گوش چراغ شب گیسو هو جاے

ایسی تقدیر کهان دیکهین جو اونکی رخسار
نهین امکان که صبح شب گیسو هو جاے

وه سهی قد جو تماشی کی لئی آ نکلی
عرق شرم سی هر سرو لب جو هو جاے

تو هی وه سرو چمن مین جو کبهی آ نکلی
پای بوسی کی لئی هونٹ لب جو هو جاے

چہوڑ دی پٹی اگر چاند سی رخسارونپر — اوڑ چلی بالونسی ای جان پری تو ہو جاے

عیب ہم صحبت وہ ہم درد بہی ہی اپنا عیب — ہاتہہ چہوٹا ہو تو ناقص اہی بازو ہو جاے

کرمی حسن کی دن ہین تو کترو اوبال — روز رخسار بڑہی کم شب گیسو ہو جاے

رات کی بو بہی ہوی رنگ کی صورت ثابت — بوی گیسو کا لقب چاہی شبو ہو جاے

دل پر داغ کو اوٹہا کی تماشا دیکہو — چشم خورشید چراغ شب گیسو ہو جاے

رنگ دیکہی جو کبہی میری سیہ خانی کا — چاندنی در سی ستمگر گل شبو ہو جاے

روشنی کا جو خیال آی شب یلدا مین — شمع مہتاب مجہی دیدہ آہو ہو جاے

قد موزون کو وہ کہا دیجی کبہی وہ ای برق
اشک سی قمریونکی سرو لب جو ہو جاے

دیکہ لیجی گا جو ای ماہ لقا ہوتا ہے — کیا کہین تمسی شب ہجر مین کیا ہوتا ہے

وصل کی رات تو دہرکی ہین کٹی فرقت کے — آپ کی جانیکی دن دیکہنی کیا ہوتا ہے

رزق ہیجس کو بہی دیتا ہی کریم رزاق — دہن گور کی انسان غذا ہوتا ہے

ہجر معشوق پیام اجل عاشق ہے — روح کی چہٹنی سی انسان فنا ہوتا ہے

عاشق زلف کو عالم سی علاقہ کیا ہی ۔ دام مین پہنسکی گرفتار رہا ہوتا ہی

کون سودازدہ عالم مین پریشان نہین ۔ واقعی عشق سر زلف بلا ہوتا ہی

زینت عاشق بیتاب ہین اشک گلرنگ ۔ خون دل پنجۂ مژگان کو حنا ہوتا ہی

ای صنم شکر خدا یہ بہی مقدر اپنا ۔ اب تو ہر بات مین بندیکا گلا ہوتا ہی

طاق ابرو ہی کہ محراب حریم کعبہ ۔ دیکہکی چہری کو دل قبلہ نما ہوتا ہی

حور بن اسطرح کی ہون دیکہین تو منہہ کو انکی ۔ آئینہ آپ کا نقش کف پا ہوتا ہی

چال وہی کہ فلک بنتی ہی چلنی سی زمین ۔ مہر اوس ماہ کا نقش کف پا ہوتا ہی

حسرت موت مین مرتی ہین سحر تک عاشق ۔ ہمسی پوچہو کہ شب ہجر مین کیا ہوتا ہی

دیکہکر اوس بت سفاک کی ابرو عاشق ۔ بی قضا کشتۂ شمشیر ادا ہوتا ہی

تو وہ سلطان زمانہ ہی کہ تیری سر پر ۔ صدقی ہونی کی لئی خلق ہما ہوتا ہی

اوس شہنشاہ زمانی کی محبت سی اجل ۔ استخوان کہانیکو غم دلمین ہما ہوتا ہی

خلق مین برق حنا ہی سبب خونریزی ۔ اپنی ہاتہون سی وہ انگشت نما ہوتا ہی

یہ دعا مانگتی ہین روز خدا سی پہلی
بھیج دی دست بت کافر کو قضا سی پہلی

موت آتی ہمین اس کاوش بلا سی پہلی
یاد آتی ہین جو دیتی تھی دوا سی پہلی

درد دیتا نہین اللہ دوا سی پہلی
ہڈیان خلق ہوئین روح ہما سی پہلی

وصل کی فکر کرو میری شفا سی پہلی
چاہئی شربت دیدار دوا سی پہلی

آج دیتی ہین سزا ہمکو خطا سی پہلی
بات تک آپ نکرتی تھی حیا سی پہلی

وصل مین قد سی قیامت ہوئی کیسی وقت
حشر برپا ہی یہان روز جزا سی پہلی

سائل بوسہ سمجھکر وہ جدا رہتا ہی
عشق مین پائی سزا اپنی خطا سی پہلی

زینت یار دکہاتی ہی نئی رنگ ہمین
ورنہ یون خون نہ ہوتی تھی حنا سی پہلی

بی سہاری ضعفا سر بھی اوٹھا سکتی ہین
گل نرگس نہین دیکہا ہی عصا سی پہلی

نامہ بر کی نہین حاجت کہ تصور مین ہما
طائر شوق پہونچتا ہی صبا سی پہلی

کیا ہوا آج جو مردونکو جلایا اوسنی وقت
روز رجعت ہی کہین روز جزا سی پہلی

حسرت وصل مین کیونکر نہ کرون آہ و فغان
روح قالب مین نہین آئی غنا سی پہلی

حشر تک کوچہ محبوب مین جانا ہی محال
خلد ملتا ہی کسی روز جزا سی پہلی

بعد رونیکی نکیون آہین ہون وقت مین
خلقت آب ہی دنیا مین ہوا سی پہلی

وہ وفادار ہین فرقت کی نہین تاب ہمین
جائینگی سوی عدم تیری جفا سی پہلی

تو ہی وہ عقدہ کشا جسکی کلید الفت
کہولدی باب اجابت کو دعا سی پہلی

وہ گنہگار ہون گذری ہی جو خیال بخشش
عفو کی آئی ندا میری دعا سی پہلی

کیا بلا خیز مکان کوچہ گیسو نکلا
آتی ہی ایک بلا ایک بلا سی پہلی

سادگی لاکہہ بناوٹ ہی بلا نا فہمی
لم تہی آپ کبہی ناز و ادا سی پہلی

رونیکی واسطی لازم ہی خیال گیسو
منہہ برستا نہین ای برق گہٹا سی پہلی

عیش کا سامان اپنی گردشونکا طور ہی
دور دور جام ایسا قی ہمارا دور ہی

عاشق و معشوق کا عالم ہی شکل روح و تن
ناز لیلی اور ہی انداز مجنون اور ہی

ساری عالم کی بلائین رات دن ہیتی ہین گرد
دور گردون اس دو شالیکا ہماری دور ہی

طول موئی زلف سی ثابت تسلسل ہوگیا
فلسفی کو حلقہ گیسو دلیل دور ہی

خاک مین ملتی ہین کیا کیا صاحب تاج و سریر
سر جہکا زیر زمین غافل مقام غور ہی

شمع سے ملکر نہین بچتی ہے پروانکی جان
وصل بہی اوس شعلہ رو کا عاشقونکو حور ہے

کس جگہہ اوس غیرت خورشید کا جلوہ نہین
نور سے گاوزمین نظرونمین بج نور ہے

ایسی صورت ایسی پڑی ایسی ناچاہی کہان
طور عالم سے نمازی لکہنو کا اور ہے

فرق حسن و عشق مین ہے برق نار و نور کا
داغ روشن اور ہے رخسار روشن اور ہے

کیا خطرناک راہ ہستی ہے
ہر قدم پر بلندی پستی ہے

نیک و بد سب سے جہک کی ملتی ہین
دونون باگین پہ تیغ کستی ہے

ہاتہہ گردن مین اوسکی ڈال دیے
یہ بہی ایک اپنی پیشدستی ہے

ایک بوسے پہ بکتا ہون سستے
جنس دل لو کمال سستی ہے

نشا عشق کی یہ کثرت ہے
مے وحدت کی مجکو مستی ہے

مین غنی ہون کشادہ پیشانی
دل نہین تنگ تنگدستی ہے

بعد مرنے کی یہ کہلا ہم پر
خاک کی نیچے خوب بستی ہے

عشق مرنیکے بعد بہی نہ گیا
روح تیری لئے ترستی ہے

سوزش عشق سے جو روتا ہون — آگ ان چشمون سے برستی ہے

پیتے ہین ہم مے قناعت کو — ہم فقیرونکو فاقہ مستی ہے

لے چلے آگے ہم گل حسرت — جائے عبرت یہ باغ ہستی ہے

اوٹھ گیا پردۂ دوئی تو کھلا — خود پرستی خدا پرستی ہے

ہاتھ پونہچے جو اوسکی زلفون تک — یہ ہماری دراز دستی ہے

ابر رحمت نہین اگر اے برق
بیکسی گور پر برستی ہے

دلسے غبار جوش جنون نکال کے — صحرائے بنائین گے گرد ملال کے

دیدار کو ترستے ہین عاشق جمال کے — پر جل رہے ہین طائر وہم وخیال کے

کھینچے ملال مینے جو فکر مآل کے — شیشے فلک بنے عرق انفعال کے

اوس گل کے سامنے نہین جچتے گلونکے رنگ — بکّی اوڑا رہا ہے چمن مین گلال کی

شرمندہ ہوکے عیش ہے رنجونسے کم نہین — گو پھپھولے ہین مجھے دست سوال کے

چمکے ہے تنگ زلف سے افشان جبین کے — جوہر کھلے کسیس سے تیغ ہلال کے

کیا ہولناک رات ہی مرض فراق کی
تارے مجھے دکھاتی ہین آنکھین نکال کی

کس کام کی وہ آنکھ ہی جس مین ہلک نہین
شرمندہ ہون پپہو لونسی کاٹین نکالکی

تشبیہ اوس حسین کو عالم مین کس سی دون
محتاج بی مثال نہین ہین مثال کی

دل لیکی وہ حسین جو دل دیکھنی لگی
رکھ دون حضور یار کلیجا نکال کی

آنکھونکی گردشونسی نکلنا محال ہی
کاوے ہمند ناز کی حلقی ہین جال کی

نالونسی بزم عیش ہی بزم فراق یار
ٹپی اوڑا رہی ہین تمہاری خیال کی

دلسی شب فراق مین آتی ہی یہ صدا
امیدوار مرتی ہین روز وصال کی

بازیچۂ زمانہ کا رنگ اونکی ہاتھ ہے
جو سر نئی بچھاتی ہین چالین نکال کی

داغونکی جلوی کلفت دل نی بڑہا دیے برق
خورشید حشر روز تری ہین گرد ملال کے

شمع بہی اس صفا سی جلتی ہے
تیری رخ پر نگہ پھسلتی ہے

قد موزون کا وصف کرتا ہون
بیت سانچی مین میری ڈھلتی ہے

خاک اوڑاتی ہی ای صبا میری
بی ادب کسطرح سی چلتی ہے

وہ نہ آیا تو جان جائیگی
کب طبیعت مری بہلتی ہے

میری عیسیٰ چلی گئی آخر
ساعت مرگ کوئی ٹلتی ہے

تیری دیدار سی نہ سیر ہوئے
حسرت دل کہان نکلتی ہے

سرسبزی ہو ہجر مین کیا خاک
کہین شاخ بریدہ پہلتی ہے

تیری ابرو ہین قاتل عالم
خوب تلوار روز چلتی ہے

یہ بہی ایک انقلاب الفت ہے
غم سی صورت جواب بدلتی ہے

تیری باتونکا ورد رکہتی ہین
جب تلک یہ زبان چلتی ہے

مست ہی چشم مست جانانسی
ہر قدم پر صبا مچلتی ہے

دل نکلتا ہی اوسکی گیسو سے
ناگنی دیکھو من اوگلتی ہے

پہول جہڑتی ہین واہ کیا کہنا
دیکہنا کیا زبان چلتی ہے

آپ مین مین نہین ہون آجاؤ
اب طبیعت کہان سنبہلتی ہے

نگہ گرم یار دیکہی ہے
کب کسی سی یہ آنکہ جلتی ہے

اک پری رو پہ برق مرتا ہون

جان اوس پر مری نکلتی ہے

نہ مکر و قیصر عالی وقار دیکھ چکی
قریب بیٹھی ہین اغیار یار دیکھ چکی

جو دیکھنا تھا وہ ہم ای نگار دیکھ چکی
قریب بیٹھی ہین اغیار یار دیکھ چکی

ہم آج چھپ کی تمھین ای نگار دیکھ چکی
قریب بیٹھی ہین اغیار یار دیکھ چکی

عبث چھپاتی ہو تم لاکھ بار دیکھ چکی
قریب بیٹھی ہین اغیار یار دیکھ چکی

ہوا کی گھوڑی پر آکر ہمین کیا برباد
سواری آپ کی ای شہسوار دیکھ چکی

ہمانکو عارض و گیسوی یار نی بدلا
سب انقلاب کی لیل و نہار دیکھ چکی

کسی سی تیری نہ دلکا غبار صاف ہوا
اورا کی خاک بہت خاکسار دیکھ چکی

دکھاؤن کونسی صورت سنبھی اونھین جاکر
مجھی وہ خاک بسر اشک بار دیکھ چکی

نہین ہی گل کو گل روی یار سی نسبت
ملا ملا کی اوسی لاکھ بار دیکھ چکی

تمہاری عدسی تسکین دل کو ہو کیونکر
ہزار بار ہم ای گلعذار دیکھ چکی

بس اوسکی اوٹھتی ہی باقی رہی جان مین جان
قرار تیرا دل بیقرار دیکھ چکی

نہ آج خواب مین عدیکا دن تو ایک طرف
ہزار بار شب انتظار دیکھ چکی

ہنسا یا غیر ونکو افسوس کچھہ اثر نکیا
تجھی بھی ای مژۂ اشکبار دیکھہ چکی

رہا نہ ہوش خور و نوش آمد آمدین
یہی جو حال ہی فصل بہار دیکھہ چکی

گیا شباب تو پیری یہ ہمکو کہتی ہی
خزان بھی یکھی فصل بہار دیکھہ چکی

ستارہ برسر اقبال برق کا آیا
اوسی بھی اختر گردون قرار دیکھہ چکی

قہر آفت بلا جدائی ہے
اس بہانی سی موت آئی ہے

یار سی مجھی کیا جدائی ہے
روح و قالب مین آشنائی ہے

نہ گیا دل سی شوق بوسۂ لب
بار ہا اسپہ منہہ کی کہائی ہے

اسقدر کہائی غم کہ بیٹھہ گئے
ہمنی کیا کیا تری اوٹہائی ہے

دم نکلتا ہی تیری ہونٹہو نپر
جان میری لبون پر آئی ہے

آگیا منہہ پہ خط کہان وہ دماغ
اب کدورت نہین صفائی ہے

قبر پر شاید آئی مرتی ہین
یہ بھی اک قسمت آزمائی ہے

چومتا ہون جو تیغ ابرو کو
ہنسکی کہتا ہی موت آئی ہے

برسون نالی کئی ہین فرقت مین | سالہا غم نی جان کہائی ہی
آج کی دن کی ہی امید کسی | دولت عشق کسنی پائی ہی
شب وصل صنم عنایت سی | میری اللہ نی دکہائی ہی
دہل صبح نوبتی نہ بجا | بعد مدت یہ نوبت آئی ہی
دل پہ صدمہ ہی سنگ فرقت کا | چوٹ مینی جگر پہ کہائی ہی
سرد مہری ہی موسم سرما | پنبۂ داغ کی رضائی ہی
سلک گوہر بنی پسینی سی | ایسی نازک تری کلائی ہی

ق

دولت عشق سی غنی ہون برق
نقد داغ جگر کمائی ہی

آگئی وہ چاند سی تصویر کہڑی رہتی ہی | آنکہ تاروں سی شب غم مین لڑی رہتی ہی
جوشش حسن سی ہی وہ ہی منور پنہان | رات دن چادر مہتاب پڑی رہتی ہی
برگ سوسن لب نازک مین سخن گوئی سی | پی جمائی ہوئی مسی کی ڈہری رہتی ہی
آفتاب فلک حسن ہی وہ ماہ لقا | ہاتہہ مین خط شعاعی کی چہڑی رہتی ہی

زندہ در گور ہی ایک بشر ہستی مین — جسم سی روح تہ خاک گڑی رہتی ہے

کلفت دفن نہین دفن کی حاجت پس مرگ — خاک مین لاش کدورت سی گڑی رہتی ہے

قاتل خلق ہی شمشیر نگاہ قاتل — لاش پر لاش سر راہ پڑی رہتی ہے

اوسکی بی دیکھی نکلتی نہین ابتدری ضد — سانس سینی مین شب وروز اڑی رہتی ہے

تارا خورشید قیامت مین جڑا ہی ای برق

کمر یار مین سونیکی گھڑی رہتی ہے

آپ پڑی ہین جانینگی مر جائین گے — تمسی جو ہمنی کہا ہی وہی کر جائین گے

یہ اشارونسی نہ فرمایئی گھبرجائین گی — عاشق زار گلا کاٹکی مر جائین گے

تا لب گور لبونسی چھٹی گا لب جام — ساغر عمر مئی ناب سی بھر جائین گے

تیغ ابرو کی اشارونکی نہین کوئی پناہ — سر ابھی ہم مین ہزارونکی اوتر جائین گے

مرد کو شرط ارادہ ہی یہ عشق ہی کیا — ایک دو ہاتھہ مین ہم پار اوتر جائین گے

یہی بیتابئ دل ہی تو نہین بچنی کی — ایکدن جانسی ایجان گذر جائین گے

کیا ہوا اوس بت بیمہر فی بیمہری کی — یہی دن فضل الٰہی سی گذر جائین گے

اول شب سی یہی صلیبن ٹہر کاہی مجہی — جان کیا ہوگا جو وہ صبحکو گہر جائینگے

حسن پر بہولی ہنو کیا یاد کروگی ہمکو — داغ دیکر تمہین ای شک قمر جائینگے

فائدہ کہنی سی کیا بول لڑاکیون بولین — سن ہی لیجیگا جو ہم ہجر مین کر جائینگے

یہ تو ممکن نہین بی اونکی جبین ہم ای ق
قبر کہدواؤ ہماری کہ وہ گہر جائینگے

سر مرا کٹ جائیگا حاجت روا ہو جائیگی — تیغ قاتل مجکو محراب دعا ہو جائیگی

رات بہر اوس بت کو مین سجدہ کیا کرتا ہون روز — وہ نہ آیا تو نماز شب قضا ہو جائیگی

باندہ کر تیغ حسینی سیر کو نکلا ہی وہ — لکہنو کی ہر گلی اب کربلا ہو جائیگی

دست نازک کو عبث دیتا ہی کیون تکلیف تیغ — مجکو شمشیر قضا تیری ادا ہو جائیگی

دور چشم مست ساقی ہی تو ای دل دیکہنا — دختر رز آشنائی پارسا ہو جائیگی

صورت اوس عیسی کی دکہلا دو مریض عشق ہون — شربت دیدار سی مجکو شفا ہو جائیگی

آسیای چشم کو گردش نہ دی ای سنگدل — ہڈی ہڈی پیسکر طوطیا ہو جائیگی

وصل اوسکا باعث فرقت ہی ہر انسانکو — روح اک دن جسم سی آخر جدا ہو جائیگی

بادبان کشتی اہل قناعت فقر ہی ۔ موج دریای توکل ناخدا ہوجائیگی

اوس صنم کی یاد مین دم ہی کہتی ہین برق
مشکل آسان کب ہماری ای خدا ہوجائیگی

یون عیان لغزشی ہی آپکی منہہ پر بدلی ۔ جسطرح چاند پر آجاتی ہی اکثر بدلی

دیدہ و داغ دل سوزان نی دکہائی برسات ۔ چہا گئی زیر فلک خلق مین گہر گہر بدلی

مرکی آمادہ ہوئی غسل و کفن پر عاشق ۔ اوس پری رو نی جو پوشاک نہا کر بدلی

مسی آلودہ دہن مین یہ تری دانت نہین ۔ اپنی دامن مین نہان کہتی ہی اختر بدلی

جان لیگا غم ترسا بچۂ بادہ فروش ۔ اوس مسیحا کی نہ دکہلائی مقدر بدلی

آنکہ بہر کر نہ کبہی چشم فلک نی دیکہا ۔ آفتابی ہوئی اوس ماہ کی سر پر بدلی

مرگیا فرقت ساقی مین جو آئی برسات ۔ طائر جان کی لئی ہوگئی شہپر بدلی

بوندیان پڑتی ہین ذبح ہوا توبت مین ۔ آج برساتی ہی آب دم خنجر بدلی

ہون افتادہ کہ سایا ہی بدن سی اونچا ۔ لوگ سب جانتی ہین چہائی ہمپر بدلی

برق زلفون نی مجہی یاد دلائین آنکہین

پہر میخوار ہی میخانی کی رہبر بدلی

آگی آنکھونکی جو وہ رشک قمر ہوتا ہی
پنجۂ مہر مرا پای نظر ہوتا ہے

صحبت نیک کا نیکونکو اثر ہوتا ہی
پانی نیسی مین جو گرتا ہی گہر ہوتا ہے

پہر شمشیر نظر سینہ سپر ہوتا ہے
بی جگر عاشق بی جان و جگر ہوتا ہے

رنگ اوڑ جانی سی خورشید قمر ہوتا ہی
فق تری سامنی رخسار سحر ہوتا ہے

جو کہ تقدیر مین ہی نفع و ضرر ہوتا ہے
بشریت ہی جو بیتاب بشر ہوتا ہے

قتل پر آپ نی باندہی جو کمر آج کیلا
لاکہ مین کہدین کہ ہان سچ ہی کمر ہوتا ہے

تو وہ خورشید ہی ساقی کہ تری پرتو سی
ساغر می قدح شیشہ سحر ہوتا ہی

خون دل ہجر مین ہی مجکو شراب گلرنگ
ابر پرشور مرا دود جگر ہوتا ہی

تیری ہنستی سی ہویدا ہی یہ ای مہر لقا
معدن لعل مین پوشیدہ گہر ہوتا ہی

منعمو کوئی عمارت نہین الفت سی زیاد
سیل کا خوف نہین دل مین جو گہر ہوتا ہے

نیند اوڑ جاتی ہی یاد آتی ہین آنکہو تیری
شہپر خواب مجہی بالش پر ہوتا ہے

ہرزہ گو ہم نہین بلبل کیطرح ای صیاد
نالی وہ کرتی ہین جس مین کہ اثر ہوتا ہے

موی در نجف ای جو رنہان ہو گیو نکر — پیٹ سی صاف عیان تو ہی کمر ہوتا ہی

بال کسکو نظر آتا نہین ای شک پری — ہیچ سی ہی جو کہین موی کمر ہوتا ہی

رنگ شوخ ہی اوسکا کہ دم نظارہ — خط شنجرف خط تار نظر ہوتا ہی

مستی انکہونسی ٹپکتی ہی اوس میکش کی — بط می کہنی سی مرغ نظر ہوتا ہی

نہین ممکن کہ بچی طائر دل تیری حضور — موی مژگان پر شہباز نظر ہوتا ہی

ای صنم حسن اسی کہتی ہین اللہ اللہ — ایسی صورت کا بہی دنیا مین بشر ہوتا ہی

دیکہتا ہون جو تصور سی قد بالا کو — طائر سدرہ مرا مرغ نظر ہوتا ہی

آگی تقدیر کی چلتی نہین تدبیر ای برق
وہی ہوتا ہی جو منظور نظر ہوتا ہی

کیا فقط جور و بیداد تماشائی ہے — قد بالا کی بلا آفت بالائی ہے

مہندی ملتی ہین وہ ہاتہو مین جو برپائی ہے — دیکہنا رنگ نیا میری قضا لائی ہی

کسی کی موت محبت مین شفا پائی ہی — جانتا ہون اسی پردی مین قضا آئی ہی

کسقدر جوش سواد شب تنہائی ہی — چاند بہی نظرون مین داغ دل سودائی ہے

جوش سودا ہی سر بادیہ پیمائی ہی
دیدۂ غول چراغ شب تنہائی ہی

عرق آلودہ وہ زلفیں ہیں تو کیا وحشت ہے
خوف جاں اوس سی نہیں سانپ جو دریائی ہے

رشک کہتا ہی اکیلا نہ رہی وہ گھر میں
دیدۂ روزن دیوار تماشائی ہے

تجھ سی ای ماہ لقا کسب ضیا کرنی کو
دیدۂ مہر فلک چشم تماشائی ہی

برق لفظوں کی تصور میں رواں ہیں آنسو
مینہ برستا ہی گھٹا چار طرف چھائی ہی

شق ہی سینہ سحر میں بیتابوں کی جنبا شاق ہے
طاق سی کیونکر اوتاروں شیشۂ طاقت طاق ہی

رفعت کرسی عالی شہرۂ آفاق ہی
ساق عرش ای غیرت خورشید تیری ساق ہی

بزم میں باتیں کرو خاموش رہنا شاق ہے
دل ہمارا تنگ کا ای شمع رو مشتاق ہی

ہچکیوں تک حسرت دیدار سی خالی نہیں
روزن دیوار جاناں دیدۂ مشتاق ہی

ہر گل خوش رنگ میں سی لہو کی کم نہیں
گلشن عالم نظر میں دامن عشاق ہی

میں وہ لاغر ہوں تصور میں کبھی آتا نہیں
روح مجنوں سی زیادہ جسم میرا قاق ہی

گھر ہی تیرا خانۂ تن دل ہی ایوان جان
چشم بینا روزن محراب ابرو طاق ہی

چرخ اطلس پائجامہ پاؤنمین اطلس کا ہی
مہر تلوی یار کی خط شعاعی ساق ہے

گرد ہی آئینۂ خورشید جسم صاف سی
برق شرمندہ ہو چہرہ اسقدر براق ہے

ای صنم بوسہ نہین دیتی جو تم مجکو ندو
اور موَوی کردیا ہوگا خدا رزاق ہے

زہر مار زلف پیچان کی دو واہی جی اب مرگ
سنکہیا دیدو مجہی میری یہی تریاق ہے

سرکشان عشق روکی سی نہین رکتی ہین تب
طفل اشک چشم گریان پھر مردم عاق ہے

منتظر بیٹھی رہی نامہ نہ لایا کوئی
آج ہی گل کیطرح برق نہ آیا کوئی

بی سبب تونی مٹایا نہین معلوم ہوا
نقش ای حور لقا اور جمایا کوئی

اوسنی پر وہی چڑہا کر نہ ادہر کو دیکہا
وہ نشانہ ہون کبہی تیر نہ کہایا کوئی

عمر گذری کہین دیکہا نہین تجہسا انسان
دوست ای دشمن جان مینی نہ پایا کوئی

لی چلی خار محبت چمن عالم سی
پہول جز داغ جنون ہاتہ نہ آیا کوئی

لی تیرانی تجہی ای اشک پری پیاسی
نہین ممکن کہ ترا دیکہی ل سایا کوئی

تونی جس روز سی لی پردہ دکہائی صورت
پہر مری انکہو مین ہرگز نہ سمایا کوئی

بات

جان فرہاد گئی وصلت شیرین نہوئی — تیغ کہسار نی جوہر نہ دکہایا کوئی

دی گئی داغ اگر آئی کبہی تربت پر — دل جلایا جو کبہی پہول چڑہایا کوئی

نہ ملا بوسہ رہی دل کو تمنائی وصال — شجر عشق مین پہل پہول نہ آیا کوئی

دست رس عجز سی ہو ہر تو کچہ دور نہین

پاؤن پڑنی سی زیادہ نہین پایا کوئی

وصل مین بہی ہی وہی آہ وہی نالا ہی — کچہ نہ مرہم سی ہوا زخم جگر آلا ہی

تیری آنکہونکا تصور ہی علاج وحشت — دل کی بہلانیکو عاشق نی ہرن پالا ہی

سبب حشر ہوئی خلق مین پیچ دونون — قد ترا قامت ہی زلف صورت مرا نالا ہی

پاؤن پہیلا ہی ہین آنا نہین اوسکو منظور — درد سر کیسا بہانہ ہی مجہی ٹالا ہی

مین کہان عشق کہان ہجر کہان گریہ کہان — وقت تقدیر نی ای غنچہ دہن ڈالا ہی

ای پری چشم سیاہ و رخ تابان ہی دلیل — وہ دہوپ پڑتی ہی جس سی کہ ہرن کالا ہی

سرو کیا ہی کہ نہوگا کبہی طوبا ایسا — رتبہ ای شوخ چمن سب سی ترا بالا ہی

تجکو زیور نی جواہر کی بنایا ہی چمن — موتیا موتی ہی یاقوت نہین لالا ہی

تیرہ آنکھوں مین زمانہ ہی تو اے خورشید — رنگ وہ نکاہی شب غم کی طرح کالا ہی

برق آنکھین ہین اشکونکی وہ نہرین ہین
غمسی دل آب ہی فوارہ مرا نالا ہی

روشن جو اوسکی چاندسی رخسار ہوگئے — تارے تمام روزن دیوار ہوگئے

فرقت مین جوش گریہ سی دیوار ہوگئے — ہم آپ اوسکی مانع دیدار ہوگئے

سلطان ہوا وہ جسکی خریدار ہوگئے — اونکی غلام یوسف بازار ہوگئے

لاکھون حسین میری خریدار ہوگئے — عاشق کی آپ گرمی بازار ہوگئے

ٹکڑے اوڑائی جیب کی ہاتھون نے وحشت مین — ٹھوکر سی پرزے دامن کہسار ہوگئے

اوٹھتی ہین سنگ نالونکو مردی مزار سی — عیسی تمہاری چشم کی بیمار ہوگئے

روٹھی ہوئی ہین یار سی ہم اپنی آج کل — سچ ہی جو کہئی روح سی بیزار ہوگئے

اوس مست کی خیال مین آنسو شراب ہین — انگور اپنی دیدۂ خونبار ہوگئے

مجھکو کیا حلال گلی لگکی یار نی — ہاتھ اوس پری کی وصل مین تلوار ہوگئے

کافر بنا دیا ہی لگاوٹ نی آپ کی — ڈورے تمہاری رشتۂ زنار ہوگئے

اللہ رے خوشی کہ دم مژدهٔ وصال — پھٹ پھٹ گیا لباس یہ طیار ہو گئے

بوسی لئی جو وصل مین روی ملیح کی — بولی وہ ہنسکی تم بھی نمک خوار ہو گئے

خالی نہین ہی کفر سی اوس بت کی گوئیا — پتلی کو ڈوری نشا کی زنار ہو گئے

تنگ آئی روح جسم مین سنکر تری خبر — جامہ پہنا بدن مین یہ طیار ہو گئے

یہ شوخ رنگ ہی کہ تصور سی یار کی — پردی ہماری آنکھ کی گلنار ہو گئے

تیرونیہ تیر کہاتی ہین دیتی نہین جواب — گویا ہماری لب لب سوفار ہو گئے

بوسی کی بدلی جان طلب کی جو اوسنی آہ
سستی سمجھ کی جنس خریدار ہو گئے

عیب آرا گی تری چہرے کی گلشن ہو جائے — داغ بہر رخ گلشن گل سوسن ہو جائے

مرومک پہ تو خال رخ روشن ہو جائے — روشن آنی سی تری دیدہ روزن ہو جائے

شعلہ افشان جو چمن مین رخ روشن ہو جائے — پہول انگاری ہون آتشکدہ گلشن ہو جائے

سایۂ زلف سی نیلا رخ روشن ہو جائے — بوی سنبل سی گل تر گل سوسن ہو جائے

اسکو کہتی ہین صفاہان جو کہائی ساقی — مئی گلگون کی صراحی بہی گردن ہو جائے

اوس کماندار کا پرتو نہین کم شیشی سی
دوربین لکو نہ کیون تیر کا روزن ہو جاے

لب رنگین کی فسانی ہین بیانسی باہر
کان یاقوت سی تری لعلونکی معدن ہو جاے

آتش رنگ حنا مشتعل اس رنگ سی ہے
شمع خاموش کو وہ چہولی تو روشن ہو جاے

دم نظارہ سر تار نگاہِ عاشق
رشتۂ شمع گل عارض روشن ہو جاے

ہونٹ نیلی ہون وہ پرکالہ آتش جو بہا
نخل شعلہ سی عیان غنچۂ سوسن ہو جاے

وصل مین برق جو بوسی لب و رخسار کی لون
لعل نیلم ہو گل تر گل سوسن ہو جاے

ساری محب عدو ہین زمانہ رقیب ہی
اپنا یہ ماجرا بھی عجیب و غریب ہی

دوری سی مضطرب دل فرقت نصیب ہی
ایسی خبر کہ وقت ہمارا قریب ہی

ہستی سی کون عازم ملک عدم نہین
ہر ایک اس سرا مین مسافر غریب ہی

جاری ہی بحر فیض زمانی پہ آپکا
محروم جو رہی وہ بہت بی نصیب ہی

دیتی نہین ہین چین مجہی بدگمانیان
روزن تلک نگاہ مین چشم رقیب ہی

اسکا علاج کوئی بتاؤ تو کیا کری
پیک اجل طبیب ہی دشمن رقیب ہی

گلشن مین تیری قامت و عارض کو دیکہکر
سرو چمن ہی فاختہ گل عندلیب ہی

کہویا غم فراق کو جوش خیال نی
آنکہونسی لاکہہ دور ہی لیکن قریب ہی

شہرہ ہی آج کل قد و رخسار یار کا
ثابت ہوا کہ روز قیامت قریب ہی

مین اور اوس سی ربط کرمی ہی اوسکی بات
طالع ہین ایسی کسکی یہ کسکا نصیب ہے

شور الفت مین کیا ہمارا ہی
تذکرہ جابجا ہمارا ہی

بس نصیبون سی کیا ہمارا ہی
کون اوسکی سوا ہمارا ہی

کیون مسیحا سی التجا کیجی
درد دل لا دوا ہمارا ہی

جسکا مجنون لقب ہی عالم مین
وہ بہی اک آشنا ہمارا ہی

لوگ کہتی ہین جسکو زلف پری
وہ بہی اک سلسلا ہمارا ہی

ہمنی جانا کہ وہ پری رو ہین
دل وحشی بلا ہمارا ہی

غم نہین کچہہ بتونکی جورون کا
بندہ پرور خدا ہمارا ہی

زلف جانان تلک نہ پونہچا ہاتہ
بخت کیا نارسا ہمارا ہی

رتبۂ جم ملا ہی بعد فنا
لیجل اوس تک غبار عاشق زار
قیس و فرہاد و نل گئی گذری
قدجانان کی یاد رہتی ہے
سر پرستی سی پایدار ہی ہے

تخت و وش صبا ہمارا ہے
بوجہ کیا ای صبا ہمارا ہے
دور ای مہ لقا ہمارا ہے
نخل طوبی عصا ہمارا ہے
دستگیری عصا ہمارا ہے

آنسو پی پی کی برق سی جیتے ہین
غم دل ناشتا ہمارا ہے

کچہ منہہ سی بولینگی جو بیداد کروگی
ہر روز جو اسطرحکی بیداد کروگی
جب اور پر اسطرحکی بیداد کروگی
جب خلق پر اسطرحکی بیداد کروگی
کلک کف مانی کیطرح چال ہی تصویر
کیا فائدہ کیون بانکو بن مانگ کی تو

دیکہین تو کہانتک ستم ایجاد کروگی
ہستی کو مٹا کر عدم آباد کروگی
جانباز کو تم اپنی بہت یاد کروگی
ایجاد نیا گلشن ایجاد کروگی
ار رنگ نیا ناچ مین ایجاد کروگی
ہم خوب سمجہتی ہین جو ارشاد کروگی

ہر نقش کف پا ہی رخ حور زمین پر | چل چل کی عیان صنعت بہزاد کرو گی

پابندی الفت سی فقط جیتی ہین عاشق | مر جائینگی جب قید سی آزاد کرو گی

ای حضرت دل بہول بہلیان ہے رہ عشق | بہولو گی اگر لاکہہ اسی یاد کرو گی

اب ہمکو بہی منظور ہی ای جان فقیری | آزاد بنینگی اگر آزاد کرو گی

کس روز قدم رنجہ کرو گی یہ بتاؤ | ویرانۂ عاشق کو کب آباد کرو گی

راحت اوسی ہم جانکی ای جان ہمین ہے | ہر وقت اگر تم ستم ایجاد کرو گی

ہر وقت کی بیوجہ کدورت نہین اچہی | کیا پاؤ گی تم ہمکو جو برباد کرو گی

نالان وہ مجہی پاکی کہتی ہین ہنسکر | ہم اور ستائین گی جو فریاد کرو گی

پابندی گیسو کی اذیت نہین اوٹہتی | کسدن ہمین اس قید سی آزاد کرو گی

کہتا ہون تصور مین محبان عدم سی | ہم مرتی ہین کسدن ہمین تم یاد کرو گی

مرنی سی ڈراتی ہو کسی تانکی ابرو | ہم جان ہی دینگی جو ارشاد کرو گی

دیدی کی مجہی داغ کہلاتی ہوئی گل | طیار مگر گلشن شداد کرو گی

پابند کسی شی کا نہین قید جنون مین | پہنس جاؤنگا قید وہین جو آزاد کرو گی

زلفوں کی بلاؤں سے خدا مجھکو نکالے | بندہ تو نہین جسکو تم آزاد کروگی
خونریزی عشاق نہین تمکو مناسب | مشہور جہان آپکو جلاد کروگی
معلوم ہوا قامت موزون سے چمن مین | مصراع قد سرو پہ ایزاد کروگی
زلفین دل عاشق کی پہنسانیکو بلا ہین | اس دام سے صیاد ئی صیاد کروگی
بیکس کو ستانا نہین اچھا نہین اچھا | ح | تم شاد رہوگی جو ہمین شاد کروگی
چالین جو پہیری کی تصویر ہین ایجان | تم خاک سیہ صنعت بہزاد کروگی
مہتاب نقابین ہین رخ مہر ہین رخسار | کس طرح نہان حسن خداداد کروگی

برساؤگی منہہ آنسوؤں کا ابر کیصورت
جب برق کو اے شنگ تم یاد کروگی

بہر گلگشت جو اوس گل کی سواری آئی | گل کہلی غل یہ ہوا باد بہاری آئی
کوچۂ زلف سے بولیکی تمہاری آئی | کالی آندہی کیطرح باد بہاری آئی
داغ دل تازہ ہوئی باد بہاری آئی | کانپتا ہون کہ تپ عشق کی باری آئی
بڑہگیا اور جنون بوجو تمہاری آئی | قط | بنکی زنجیر بلا باد بہاری آئی

لیلی ہمراہ جنون باد بہاری آئی
مژدہ اے دل در دولت پہ سواری آئی

خاتم عشق ہین تقدیم ہی سب پر ہمکو
کیا ہوا بعد جو عشاق کی باری آئی

ایسی تنو رسی ہی نا ہو اگر دون نے
روز کہانی کی لئی غمکی نہاری آئے

تیری آنی کی خبر سنکی پہاٹی گل تر
بن کی فراش چمن باد بہاری آئی

دیکہکر جامۂ گل باغبین کہتا ہی وہ گل
گہر سی خیاط کی پوشاک ہماری آئی

دیکہئی آج سحر ہوتی ہی کیونکر ہمکو
پہر وہی رات تپ ہجر کی بہاری آئی

دہیان وحشت مین جو اوس غیرت لیلی کا ہا
ہر بگولی کو یہ سمجہی کہ عماری آئی

ناتوانی سی ہی ہجر مین برسون خاموش
ہونٹہہ تک آہ مہینون مین ہماری آئی

عشق کہتی ہین اسی ہجر ہوا روز وصال
وہ جو گہر اپنی گئی موت ہماری آئی

نہین ممکن کہ رہی عشق سی دنیا خالی
قیس وارفتہ گیا برق کی باری آئی

ناک مین لف کی بوجب سر مو آتی ہی
رونگٹی رونگٹی سی مشک کی بو آتی ہے

نسبت اوسکی رخ پرنور سی کیونکر دیتا
گل خورشید سی کب پہول کی بو آتی ہے

کیا ہوا پر ہی کہ کہتا ہی صبا سی وہ گل | بی ادب کیون مین ہی گلذار مین تو آتی ہی

تو ہی ایسا گل رعنا چمن عالم مین | تیری تصویر سی بھی پہول کی بو آتی ہی

تیری گل گونسی ہویدا ہی یہ ای آئینہ رو | گل تصویر مین بہی پہول کی بو آتی ہی

پردی مین چپ چپ کی نہ آواز سنا و کیونکر | رنگینی کب نظر ای آئینہ رو آتی ہی

پہیل جتنا ہی رخ حور کو ای شک پری | پہیلی کپڑونسی تری عطر کی بو آتی ہی

کسی صورتسی نہ جائیگا او لجہنا دل کا | زلف کب پیچ مین ای بدہ جو آتی ہی

چشم آئینہ مین یکسان ہی بد و نیک کی شکل | شرم کیون مجہسی تجہی آئینہ رو آتی ہی

سامنا ہی صف مژگان بت کافر کا | مدد ای لشکر غم فوج عدو آتی ہی

بل سی ابرو کی ہویدا ہی عداوت ای برق
تیغ قاتل سی مجہی خون کی بو آتی ہی

ہتونسی جلوہ حق کا ظہور ہوتا ہی | عجب خاک کی پتلونمین نور رہتا ہی

شراب وصل سی ایسا سرور ہوتا ہی | کہ جیسی نشا مین انسان چور رہتا ہی

قدم سی گالسہ سر چور چور ہوتا ہی | اخیر کو یہ مآل غرور ہوتا ہی

امید عفو سی دل کو سرور ہوتا ہی — قصور کرنی مین کس سی قصور ہوتا ہی

قیامت آتی ہی شور نشور ہوتا ہی — جدہر سی شہر مین اوسکا مرور ہوتا ہی

خطا ہی تیر خطا کا جو کوئی قائل ہو — وہ کون جور ہی جس سی قصور ہوتا ہی

صدا زمین سی آتی ہی گوش عبرت مین — کہ پایمال سر پر غرور ہوتا ہی

چراغ طور سحر ہی تو مہر ذرۂ خاک — فروغ کسکو تمہاری حضور ہوتا ہی

کمال نشا مین ہوش و خرد کہان ناصح — وفور عشق مین کسکو شعور ہوتا ہی

جبین یار پہ روشن ہی شام گیسو مین — کہ جیسی نور کی تڑکی مین نور ہوتا ہی

نہین ہی علم محبت سی آشنا کوئی — غریق بحر الم کو عبور ہوتا ہی

دکہائی دیتی ہین حورین صاف اندہیری مین — یہ اوسکی سایۂ قامت مین نور ہوتا ہی

جدائی اوس سی نہین ہی مثال قالب و روح — جہان وہ جاتی ہین بندہ ضرور ہوتا ہی

تڑپ سی طائر بسمل کی دیتی ہین تشبیہ — یہ بیقرار دل ناصبور ہوتا ہی

رہی نہ روح مین دنی سی کچہہ کدورت جسم — غبار جوشش بارش سی دور ہوتا ہی

یہ نور بخش تصور ہی روئی تابان کا — خط جبین رگ جام بلور ہوتا ہی

بلند رتبہ نہوں پست پایمالی سی
قدم کی نیچی سر کوہ طور ہوتا ہی

محال ہی کہ صفا دل مین ہو حسینونکی
جگر سی کب کلف ماہ دور ہوتا ہی

فراق یار مین تاثیر آہ سوزانسی
زمین لوہی کی گرو ون تنور ہوتا ہی

بشر کو خلق مین غیرت ہی باعث نخوت
غیور کو بہی نہایت غرور ہوتا ہی

تمہاری ہاتہہ کی ایذا بہی عین راحت ہے
دہان زخم سی ظاہر سرور ہوتا ہی

نظر جو دیتی موسلی سی برق گرتی مین
ستون سنگ بہ کہان کوہ طور ہوتا ہی

جوش پر طوفان اشک دیدہ بیخواب ہی
بہر ساق عرش توڑا حلقہ گرداب ہے

سامنی آنکہونکی مہر روی عالمتاب ہی
دامن نظارہ اپنا چادر مہتاب ہے

تیزی ابروسی شکل موج دل بیتاب ہی
جسم لاغر آب خنجر مین خس سیلاب ہے

اوج پر دریای اشک دیدہ بیخواب ہی
برج دلو آسمان پانی سی لوآب ہے

چین فرقت مین کہان وصل اجل نایاب ہے
جامہ ہستی عاشق مخمل بیخواب ہے

رفع رنج سرد مہری کم دیا اوس مہر نے
دہوپ جاڑے مین فقیرونکی لئی سنجاب ہے

الاماں آب دم شمشیر قاتل الاماں
مرغ زرین فلک سرخاب خون ناب ہے

غفلت دل ہی دلیل راحت و آرام دل
باعث صحت مریضونکو مرض میں خواب ہی

ماجرای چشم گریاں عرض کی قابل نہیں
آشیان طائر سدرہ خس سیلاب ہے

تاب گرمی سی دم و پٹہ کی نہیں ہی اوسکو برق
دہوپ بہر راہ گویا چادر مہتاب ہے

کدورت جو اسکو نفسی زائل ہوئے
صفا شکل آئینہ حاصل ہوئے

کرامت بتونکو یہ حاصل ہوئے
خدائی خدا ہی کی قائل ہوئے

فراغت نہ زیر خاک حاصل ہوئے
اخیر سفر پہلے منزل ہوئے

صفت بیت ابرو کی الہام ہی
یہ آیت دم فکر نازل ہوئے

ہوا کاہی او سجا گذارا نہیں
دلیل خلا آج باطل ہوئے

لب یار سی تلخ ہی زندگی
حلاوت مجہی زہر قاتل ہوئے

بنا خاکساری سی آئینہ دل
صفائی کدورت سی حاصل ہوئے

پڑا عشق عارض میں زلفوں کا پیچ

بلا پر بلا برق نازل ہوئے

سواری جو اوس مہ کی داخل ہوئے / فرح بخش خورشید منزل ہوئے

ضیا اوسکی رخ سی یہ حاصل ہوئے / کہ شمع فلک شمع محفل ہوئے

طبیعت تصور سی عامل ہوئے / پری شیشۂ دل مین داخل ہوئے

سفید اپنی آنکھین ہوئین اشک سی / سیاہی یہ بختونکی زائل ہوئے

لڑی چشم قاتل تو ابرو کھنچی / دم جنگ تلوار نازل ہوئے

نظارے کا مانع یہ پرتو ہوا / کہ دیوار سونی کی حائل ہوئے

رقم کچھہ جو تعریف رخسار کی / وہ قرآنکی ایک منزل ہوئے

پیالون لہو تھوکتا ہی دلا / تپ ہجر سی شیشی کو سل ہوئے

نکیون چاندنی مین لپکتی چلو / گران چادر ماہ کامل ہوئے

اوڑی اوسکی ابروکی جب سب مین دہوم / ہوا موج سی تیغ قاتل ہوئے

حضور زر افشانی روی یار / کف گل کف دست سائل ہوئے

چہوٹی آتشین گل سی جسنی وہ گال / تجلی سر دست حاصل ہوئے

حکایت گلستان رخسار کی
زبر گل سی لکھنی کی قابل ہوئی

قناعت سی دنیا کو دی ہی طلاق
مگر روہ آ آ کی سائل ہوئی

کسی بات پر ہم نہین بند برق
وہی ہی جو مشکل سی مشکل ہوئی

کس سی کہئی کہ ہوئی عشق مین رسوا کیسی
چرچی ہوتی ہین انہین چرچونکی ہر جا کیسی

کیا کہین ہم سی گلی ہین ہمین جانا کیسی
کبھی اتنا بھی نہ پوچھا رہی تنہا کیسی

کیا بتائین کہ غم و رنج ہین جانا کیسی
تم بھی آؤ تو نہ اچھی ہون مسیحا کیسی

نہین معلوم مرض ہین ہمین جانا کیسی
روتی ہین دشمن جانی بھی احبا کیسی

تیری دیدار کی مشتاق ہین دانا کیسی
تاب جبریل نہین حضرت موسا کیسی

تری جلوی سی ہوا وادی ایمن گلزار
دست گل بنگئی رشک ید بیضا کیسی

سروہی قامت محبوب سی کیسا اشبہ
گل ہین اوس حور کی رخسار سی مانا کیسی

تری قامت کی تصور مین ہین نالان عاشق
ہ زمزمی کرتی ہین بلبل سر طوبا کیسی

میرا رونا بھی مانی مین طلسم نو ہی
ہ کہ حبابو نسی وان ہوتی ہین دریا کیسی

لعل تھہرین کسی بات مین ہمسنگ نہین / رنگ تو رنگ لب یار ہین گویا کیسی

ہاتھہ کیا کٹ گئی سر شکل ترنج ای یوسف / کیا کہین محو ہوی اہل تماشا کیسی

آشیانو مین نہ طائر ہین نہ دل سینو مین / نامہ بر ہوگئی تقدیر سی عنقا کیسی

نہ غرض کافر و ترسا سی نہ اسلام سی کام / پیش عاشق حرم و دیر و کلیسا کیسی

دو ہمسند نہ سنی ہونگی یہان آنکی دیکہ / ایکجا بہتی ہین دو آنکہونسی دریا کیسی

مردی ہاتونسی جلاتی تہی نہ کہویا غم عشق / چپ ہی میری خبر سنکی مسیحا کیسی

عشق قامت ہی قیامت تو نظر آئی دو / دیکہنا حشر وہان کرتی ہین برپا کیسی

امتحانا کبہی ہمسی بہی کچہ ارشاد کرو / تم بہی تو جانو کہ ہین عاشق شیدا کیسی

چشم پوشی دل عاشق سی نکرای ساقی / ربط رکہتی ہین بہم ساغر و مینا کیسی

صدمی پر صدمی ہین روتا ہون لہو کی آنسو / دیدۂ دل کی سنو ساغر و مینا کیسی

بن گیا گنبد گردان بہی حباب خم ناب / دیکہیا آنکہونکی چہپتی ہی بحر مین دریا کیسی

یاد قامت مجہی روتی مین کہاتی ہی بہار / لطف رکہتی ہین بہم کوثر و طوبا کیسی

چہپ کی ملتی ہو رقیبونسی و رنگی ہین خوب / رنگ لائی ہو یہ تم ای گل رعنا کیسی

سیکھتی ہین اسی رو کی لہو آنکھون سی
ایک سی ایک فزون حسن مین ہی واہ ای حسن

دیکھی لائی ثمر نخل تمنا کیسے
کیا کہین کیسی یہ رخسار ہین اعضا کیسی

قاف تا قاف نہ کسطرح اڑی شہرت برق
طائر معنی اشعار ہین عنقا کیسے

کم نہین کاوش مژگان سی خلش خارونکی
جادی صحرا مین نہین پاؤن مین تلوارونکی

جب سی دیکھی ہی جھلک چاندسی رخسارونکی
آنکھین وا رہتی ہین تا وقت سحر تارونکی

آنکھین پرتو سی جھپک جاتی ہین تلوارونکی
بجلیان کانونمین ہین چاندسی رخسارونکی

ہجر کی راتونمین نالان نہین زنجیر کسطرح
گیسوی شب سی صدا آتی ہی جھنکارونکی

غم نہین جوش جنونمین ہمین عریانی کا
بر مین رہتی ہی قبا آنسوونکی تارونکی

مانع دیدوم قتل ہوا پرتو رخ
پٹیان بند ہگئین آنکھونمین گنہگارونکی

اہل رفعت نہین پابند کبھی قیدونکی
کمند چرخ کو حاجت نہین دیوارونکی

تاب نظارۂ رخسار کسی ہی ای سرو
تیری گلزار کو حاجت نہین دیوارونکی

آزمایش پہ اگر آئی طبیعت تیری
قدر کھل جائیگی ورس و زنجی یارونکی

ابرو و موئی مژہ دونون ہین سحر و اعجاز / تیر خنجر ہین کمانین ہین یہ تلوارونکی

ملتی ہین کہنہ مکانونسی مکینونکی نشان / بہٹیان ٹوٹی ہوئین قبرین ہین میخوارونکی

بک گئی یوسف یعقوب کہوٹی دامون / جا ہین بیجا نہ ہوئین تیری خریدارونکی

تری جوتی کی لئی چاہئی سورج کی کرن / او گہیان بدلی ستارونکی بنین تارونکی

جوہر ابرو خمدار سی ہی گرمی حسن / گال گلرنگ ہوئی آنچ سی تلوارونکی

ابرو و چشم فسونگر ہین دلیل قاطع / رہتی ہین تیری آن چہاؤنین تلوارونکی

نخل قامت مین عجب ابرو خمدار سی ہے / کو پلین ہین شجر طور مین تلوارونکی

آنکہ ملک عدم مین بہی نہ پایا اونکو / خاک مین بہی نہ گئی یاد ہمین یارونکی

پوچہتی ہم مژہ بوسہ دست قاتل / صورت خار زبانین ہین سوفارونکی

کبہی اونا کو نہین رتبہ عالی ملتا / سر جہکہ پہولونکی ہی پاؤن جہکہ خارونکی

جادہ ای بت نہ سمجہ یہ ہی الفت کی طریق / سیلیان گردن صحرا ہین ہین زنارونکی

عقلین دوڑاتی ہین ملتا نہین اوس گل کا پتا / جوڑیان چارطرف پہرتی ہین ہرکارونکی

شام تک دیدۂ خورشید لگا کرتا ہی / آنکہین لا رہتی ہین تا وقت سحر تارونکی

تیری آنکھیں ہرن ہیں مژہ و ابروسے
پنجے شہباز کی ہیں شاخیں ہیں تلوارونکی

نالۂ بلبل کی نہیں گوش گل تر کی لئی
بجتی ہیں بانسلیاں باغ میں منقارونکی

کون اس غم سے بچا ہی جو مجھی ہو امید
نہیں دنیا میں دوا عشق کی بیمارونکی

روح تڑپی گی تہِ خاک اجل آئی تو کیا
کوئی تدبیر نہیں ہجر کی بیمارونکی

بس ہیں ہیں آپکی جو کہنی بجا ہی صاحب
ورنہ کہلجاتی حقیقت تمہیں تکرارونکی

ایک عقدہ ہو تو پھر برق کوئی کہنی کی جا
گنتی شکوونکی نہیں حد نہیں اقرارونکی

رنگ سے پیرہن سادہ حنائی ہوجائے
پہنی زنجیر جو چاندی کی طلائی ہوجائے

یار کا مد نظر دست حنائی ہوجائے
پنجۂ مہر کی پیدا جو کلائی ہوجائے

صاف تصویر کف دست حنائی ہوجائے
موج اگر پنجۂ مرجانکی کلائی ہوجائے

فرضاً اسکو بھی اگر درد جدائی ہوجائے
روزن میں رہیں گردونکی سمائی ہوجائے

ہیں اگر روؤں تو گلرنگ خدائی ہوجائے
پنجۂ مہر فلک دست حنائی ہوجائے

پرتو رخ سے ترے ارض حنائی ہوجائے
سایہ اوس حور کا تصویر طلائی ہوجائے

اہل سودا کو علاقہ سے تعلق کیا ہے — دل جو زلفوں میں پھنسے مجبور رہائی ہو جائے

خود فروشی کو جو تو نکلے بشکل یوسف — اے صنم تیرے خریدار خدائی ہو جائے

داغ کھاتے ہیں تو اے بلبل دل نالی کر — خوب پھولا ہے چمن نغمہ سرائی ہو جائے

دعوا کرتی ہیں بہت اپنی سیہ چشمی کا — آنکھیں ہرنوں کو دکھا چشم نمائی ہو جائے

گھٹگی خورشید مہ نو ہو حضور رخسار — ساق عرش آگی کلائی کی کلائی ہو جائے

دست پر نور اگر دیکھے انسان تو کیا — نبض ہر حور کی گھل گھل کی کلائی ہو جائے

وہ غنی ہوں کہ سوال ایک طرف بوسہ ہی کیا — اپنا دل اوس سے جو مانگوں تو گدائی ہو جائے

خط توام کی طرح عاشق و معشوق ہیں ایک — دونوں بیکار ہیں جس وقت جدائی ہو جائے

بیس آنکھوں میں دو لونکو کہ یہی زینت ہے — سرمہ ہو جائے اگر سرمہ خدائی ہو جائے

قوس ابرو کی تصور میں جو نالی کھینچوں — نسر طائر ہدف تیر ہوائی ہو جائے

تنگی گوشۂ عزلت ہے یہ پانسے باہر — نہیں امکان کہ چیونٹی کی سمائی ہو جائے

تو اگر موسم سرما میں کھے اے خورشید — پنبۂ چرخ کی طیار رضائی ہو جائے

رنگ عارض ہے وہ اکسیر کہ چھو جانے سے — زلف شبرنگ بھی نچہ طلائی ہو جائے

یہی عضو سی آتی ہی صدا وقت مین
وقت یہ وہ ہی جلا بہائی سی بہائی ہو جائے

آنکہ اوٹہاتا ملک ای حیرت تماشا دیکہین
چرخ پر مثل زمین تیری دہائی ہو جائے

جان دیتی ہین لب و چشم کی عاشق ای جان
سحر و کیلائیں اعجاز نمائی ہو جائے

مشرق ورسی کہا خط شعاع عارض
تیغ خورشید سی عالم کی صفائی ہو جائے

کہل کہلا کر دہن تنگ سی ای گل ہنس دی
گرہِ غنچہ کہلی عقدہ کشائی ہو جائے

ناخن تیغ ہلالی ہی وہ تیرا قاتل
عقدۂ چرخ کی بہی عقدہ کشائی ہو جائے

اپنی ہی آگ مین ای ق جلا جاتا ہون
عنصر خاک ہو تربت جو لڑائی ہو جائے

وہ اعلیٰ تو ہی تیری سامنی اعلیٰ ہی اسفل ہے
نہال قامت بالا کی طوبا ایک کوبل ہی

عجائب رنگ تو ہی ای پری عالم سی افضل ہے
بجائی خاک تیری عنصر و مین لال صندل ہے

لب نازک نہین کہلتی حیا سی منہہ پر آنچل ہے
دہان تنگ جانان خال سی گویا مقفل ہی

عجب انداز سی اُس مہر وشکی منہہ پر آنچل ہے
برائی ماہ گویا چادر مہتاب بادل ہی

عدم کی راہ کی جانی مین جو اعلی ہی اسفل ہی
سوار توسن عمر روان ایک پیدل ہے

شرر ہر روزن دیوار سی پیہم نکلتی ہین
ہمارا گھر فراق یار مین نالونسی مشتعل ہی

ہویدا ہی یہ تیری شعلۂ رخسار روشن سی
کہ دود آتش شمع گل خورشید کاجل ہی

زمین پر وہ سلیمان جہان تو ہی زمانی مین
کہ تیری آفتابی ہی گل خورشید بادل ہی

بسان روح و قالب ایک ہین ہم تم حقیقت مین
جدا جو عاشق و معشوق کو جانی وہ احول ہی

مزاجینی کا بالکل کھو دیا نازک مزاجی نی
لب شیرین ترش روئی سی کڑوی حق مین حنظل ہی

چمک دانتونکی ایسی ہی دم گفتار ہنسنی مین
کہ گویا نقرۂ زنجیر تقریر مسلسل ہی

خوشی ہی شادمانی ہی جوانونکی جوانی سی
وصال یار جانی ہی غم فرقت معطل ہی

تہ چرخ مقوس دور ہر حلقی سی ثابت ہی
مسلسل اوس پری پیکر کی ہر زلف مسلسل ہی

نظر کی سامنی رہتی ہین ہی جان تجلی مین
حضور گیسوی شبرنگ ابر مردہ بادل ہی

نظر قاتل کی بجلی برق ہی دم جلانی کو
لہو عاشق کا برسانیکو ابر تیغ بادل ہی

بات پر آئی جو انسان باغ رضوان چھوڑ دے
کیا کہا کرتا ہی ملا صبح کو ہی جانان چھوڑ دے

یہہ نہین ممکن کہ عاشق کوی جانان چھوڑ دے
آدمی ضد پر جو آئی باغ رضوان چھوڑ دے

جو مزا بوسی مین ہے جبینی مین وہ لذت کہان
خضر تیری لب کی آگی آب حیوان چہوڑ دے

مثل گل ہر دم شگفتہ کیون نہ وہ گلرو رہے
یہ نہین ممکن کہ ہنسنا صبح خندان چہوڑ دے

آدمی کیا مین ہون صحرا نورد شہر عشق
ساتہہ میرا چکر دینا چرخ گردان چہوڑ دے

عشق لب مین چہٹ دلی وہ ہی جو مثل شرار
مسکن اپنا کوہ مین لعل بدخشان چہوڑ دے

پینک خواب اجل اسکا مآل کار ہی
چہوڑ دے تو پاک خال روی جانان چہوڑ دے

جنس کو میلان سوی جنس ہوتا ہی ضرور
کسطرح انسان کبہی ربط انسان چہوڑ دے

اب مسیحا سی کیا حاصل نہین بچنی کا مین
ای صنم مجکو خدا پر بہر یزدان چہوڑ دے

اپنی اپنی قبر ہی واعظ نصیحت تو نہ کر
کوئی کیونکر اوس صنم کو بہر ایمان چہوڑ دے

بخیہ گر تیرونین اوسکی اتو میری جان ہی
پہر تسکین کو ہی پیکان دلمین پنہان چہوڑ دے

رشک قتل غیر سی تیغ لہو کہاتا ہی جوش
وار جو ہیرے کچہ ہی ابہر تابان چہوڑ دے

بوستان وہ رنگین کا جو سن لی باب عشق
بلبل شیراز تدریس گلستان چہوڑ دے

یار تک ای برق پہونچیگا عریضی کسطرح
بحر اشک چشم ترمین خط جانان چہوڑ دے

گلشن ہستی مین چشم و لب تمہاری دیکھی
جام کوثر حوض کوثر کی کناری دیکھی

تم اگر چاہو دو چندان شبکو تاری دیکھیے
ای پری رو میری آنکھونکی شراری دیکھیے

چشم عارض دیکھکر کہتی ہین یہ اہل نظر
چھاتی بھرتی ہین ہمین وہ چکاری دیکھی

سر اوڑی جاتی ہین لاکھون جنبش ابرو کی شتاب
ابروی شمشیر قاتل کی اشاری دیکھیے

رو رہی ہین جابجا عاشق تمہاری بایقین
چھٹ رہی ہین ہر طرف لاکھون بزاری دیکھیے

مین وہ تیرہ بخت ہون ای برق نالی گر کرون
رات ہو عرش برین کی دونکو تاری دیکھی

کچھ غفلت محبوب کی تدبیر نہین ہے
اس خواب گرانبار کی تعبیر نہین ہے

رخ پر سر زلف بت بی پیر نہین ہے
دروازۂ فردوس مین زنجیر نہین ہے

کسطرح کہون نالونمین تاثیر نہین ہے
تدبیر مطابق ہو یہ تقدیر نہین ہے

دل شیفتۂ زلف گرہ گیر نہین ہے
گویا کہ در عرش مین زنجیر نہین ہے

عنقا ہوئی ہین بلبل خوشخوان ہی سخن سے
گلبانگ ہی اوس حور کی تقریر نہین ہے

بوسی سی گل عارض محبوب ہی محفوظ
شمع رخ خورشید کا گلگیر نہین ہے

مرد نگ مین شمع گل خورشید ہی روشن — آئینی مین اوس ماہ کی تصویر نہین ہے

کیا توڑ کری تیر جو کم رو زکمان ہو — آہ دل بیمار مین تاثیر نہین ہے

بی قید ہی زندانی گیسوی پریشان — دربان در زندانہ زنجیر نہین ہے

شیشی کیطرح بادہ کشی کہل گئی پہر ہی — موج مئی گلرنگ ہی زنجیر نہین ہے

کہتی ہین صفا اسکو مرقع ہی سراپا — کس عضو مین وہ چاند سی تصویر نہین ہے

خط کو خط تقدیر جو کہئی تو بجا ہے — کوئی اسی پڑہ جائی وہ تحریر نہین ہے

ظالم سی ولا نفع کی امید ہی بیجا — کہانی کی لئی وانہ زنجیر نہین ہے

ہر جرم کی بخشش ہی مگر توبہ میخوار — ہان عفو کی قابل ہی یہ تقصیر نہین ہے

موسی کو غش آجائی جو دیکہی قد بالا — ایسی شجر طور مین تنویر نہین ہے

جو صاحب جوہر ہین او نہین ننگ ہی زینت — وسمی کی لئی ابرو شمشیر نہین ہے

دریائی لطافت ہی بدن جوش صفا ہے — موج نفس یار ہی زنجیر نہین ہے

باتو نہین پہنا تا ہی وہ گل طائر دلکو — گلدام ہی اولجہی ہوئی تقریر نہین ہے

اللہ ری صفا پشت سی سینا ہی نمایان — سینی سی عیان چوٹی ہی زنجیر نہین ہے

اعجاز ہین وصف سخن چشم سخن گو
کانون سی سنی کوئی یہ تقریر نہین ہے

ہر بار گذرتا ہی دل چرخ سی نالا
محتاج پر و توس ہو وہ تیر نہین ہے

کیونکر نہ رہو بخشش و الطاف سی محروم
تقصیر بڑی یہ ہی کہ تقصیر نہین ہے

ظالم کی جو صحبت مین ہی وہ بہی ظالم
خود توڑ کی قابل تو پر تیر نہین ہے

اوس سرو کی ہین حلقۂ محفل سی ہی نادور
قمری ہون مگر طوق گلوگیر نہین ہے

وہ حور اگر جانی پر آمادہ ہی جائی
اب موت کی بہی آنی مین تاخیر نہین ہے

پیکان قضا گرد ہوا پای نظر سی
مژگان سی فزون کوئی پر تیر نہین ہے

خاک در جانان نہ ملی اہل ہوس کو
مشہور فقط نام ہی اکسیر نہین ہے

وہ ذرہ خاک قدم یار ہون ای برق
خورشید کی بہی نظرون مین توقیر نہین ہے

اوچ کی لی ہای رگ نالہ عاشقانہ ہے
اوسی شوری کا پتا بلبلون کا ہر ترانہ ہے

وہ قیدی ہون کہ گریبان میری غمسی قفسخانہ ہے
برائی چشم دام صید اشک چشم دانہ ہے

گلی مین اوس کی رہتی ہین مین اپنا ٹہکانا ہے
وہ بلبل ہون کہ جنت مین ہمارا آشیانہ ہے

چمن ہی محفل جانان میں اپنا ٹھکانا ہی
برنگ طائر نکہت گلوں میں آشیانا ہی

اگر ہو رابطہ آپس میں یگانا یگانا ہے
قد معشوق و عاشق ایک مطلع عاشقانا ہے

غضب کا راگ لائی ہیں تیرے آنیکا بہانا ہے
یہی گاتی ہیں مجکو ناچ گہر میں آج جانا ہے

نہ پوچھا جو بشر تم تک کہاں پہونچ سکا ٹھکانا ہے
خدا کی گہر کا دروازا تمہارا آستانا ہے

تمہاری خط و خال عارض تابانسی روشن ہے
کہ تارا خرمن مہتاب میں ایک دانا ہے

جلی جاتی ہیں دل بحر جہانمیں سوز فرقت سے
پہپہولا ہر صدف کی پیٹ میں موتی کا دانا ہے

گران ہی پرتو دندان لب گلرنگ جانان پر
دہان تنگ میں قفل ہن موتی کا دانا ہے

پتا صید نگاہ یار کا داغوں سی پاتی ہیں
نشانی دی ہی جسکو اوس پری نی وہ نشانا ہے

نہ ٹالو عاشقوں کو آج کل امروز فردا میں
ہمیں بہی ایکدن آخر تمہیں صورت دکہانا ہے

سوائی خاک کیا الفت میں ہمکو ہاتھ آیا ہے
کدورت سی دل پر داغ غارونی خزانا ہے

زمین شعر میں اپنا محل ہی ہم وہ شاعر ہیں
در مضمون عالی کا تصرف میں خزانا ہے

نہیں دنیا میں کچھ ہمکو علاقہ مال دنیا سے
تمہاری دولت دیدار عاشق کا خزانا ہے

عیان ہے خال عارض پر کہ تارا دنکو نکلا ہے
قمر ظلمات میں طالع ہی یا زلفوں میں شانا ہے

غم فرقت سے دل انستہ بدنکو مین گھلاتا ہون
کہ مجھکو اوس بہت نازک کی نظروں مین سمانا ہے

عمارت گور سے بہتر نہین اے برق عالم مین
یہی منزل یہی ماوا یہی اپنا ٹھکانا ہے

انداز ہین یہی جو دل بیقرار کے
پہونچیگی صور نالونسی نیچی مزار کی

جوہر کہلی جو ابروِ خمدار یار کے
منہہ معرکی مین پہر گئی سو سو ہزار کی

طوفان اوٹھین گی آب در شاہوار کے
نکلی اگر ہنسی مین کبہی دانت یار کی

کس منہہ سی وصف کیجئی پستان یار کے
دو ہین حباب آب دُرِ آبدار کے

وہ شیفتہ ہون آئین اگر دن بہار کی
پہینکون بدنسی جامۂ ہستی اوتار کی

زیبا اوسی شباب مین ہین پہول ہار کے
فصل نہال طور رہی ون ہین بہار کے

لکہتا ہون وصف گوہر دندان یار کے
دریا روان ہین آب دُرِ شاہوار کی

شاداب کیون نہ پہول ہین بر مین ہار کی
رشتی ہین تار موجِ نسیم بہار کے

تا عرش پہونچی فری ہماری غبار کی
کہئی براق گہوڑ یکو اوس شہسوار کی

قربان لاکہ جانسی ہین بوئی یار کی
موتی نہال قیمتین بنی پہول ہار کی

شعلی جو اوٹھی آتش رخسار یار کی ۔ خال سیاہ بنگئی دانی شرار کی

مشتاق اہل خلد ہین گلشن یار کی ۔ نقاش بہی کوئی جو نقشا اوتار کی

رنگین اشک ہین مژہ اشکبار کی ۔ پہولی ہین شاخ گل کیطرح پہول خار کی

بعد از فنا جلاتی ہین دل سوز غم سی دوست ۔ داغ جگر ہین پہول ہماری مزار کے

انداز لاغری جو یہی ہیچ بعد مرگ ۔ خالی کفن کو رکہینگی نیچی مزار کی

حسرت ہی فاتحہ کی عوض دینگی گالیان ۔ پہولون مین پہول منہہ سی جہڑینگی یار کے

ق

جلتی ہین جام ہوش ہین دو جہان کا ۔ قربان اپنی یار کی صدقی نگار کی

کوکی ہین کوئیلونکی پپہونکی شور مین ۔ طاؤس رقص کرتی ہین دن ہین بہار کی

ثابت ہوا ضیا سی یہ خالونکی ای قمر ۔ تاری ہین داغ ہین کہ غزال تتار کی

پوشیدہ داغ تنمین عیان لاغری سی ہے ۔ وہ خار خشک ہین کہ رگ گل ہین ہار کے

جلتی ہین اپنی آگ مین ہروقت دست و پا ۔ فرقت مین ہاتہہ پاؤن مین نیچی حنا کے

تیری حضور زلف یہ رنگت ہوا ہوے ۔ کافور صبح بنگئی نافی تتار کے

جل جای برق ڈوب مری آنکہین کہج رہون

صدمے بشر نہ دیکھی مگر انتظار کی

مین ترے اشکون جو اوس سے اور بھی تپ بڑھ جائے
جہانٹہنی سی شجرِ قامت بالا بڑھ جائے

مین اگر رونی لگون رتبۂ والا بڑھ جائے
پانی دینی سی نہال قدِ بالا بڑھ جائے

زور لذت ہی مجہی بادیہ پیمائی کے
ہر قدم پہ یہی کہتا ہون کہ صحرا بڑھ جائے

جوش وحشت یہی کہتا ہی نہایت کم ہے
دو جہان سی بہی اگر وسعت صحرا بڑھ جائے

تیری زلفون سی جو اے شانہ کرے دون تشبیہ
روز محشر سی شب فرقت یلدا بڑھ جائے

وہ مکدر ہین نکالین جو کبہی دل کی غبار
منزلون پیش قدم دشت مین صحرا بڑھ جائے

بات کرتی ہوئی ڈرتا ہون کہ ہی تند مزاج
گفتگو اور ہنسی مین نہ زیادا بڑھ جائے

موج آغوش مین لی تو جو نہانی او تر
بوسہ لینی کو یہ تا لب دریا بڑھ جائے

قمریان ہنکی گلزار مین ہو کا کہان ہین
طوق منت کا جو اے سرو تمنا بڑھ جائے

تیری بوٹا سی وہ قد کو نہ کبہی پہونچے گا
لاکہ ہر نخل سی فردوس مین طوبا بڑھ جائے

وصل کی دن یہی ورد کی دعا کرتا ہون
آج کی رات شبِ غم سی خدایا بڑھ جائے

ہاتھ پر ہاتھ اگر مار کی دوڑون باہم
راہ الفت مین قدم قیس سی میرا بڑھ جائے

پائی معراج جو وہ جلوہ نما نازسی ہو
عرش سی کرسئ پر نور کا پایا بڑھ جائے

دور رکھا ہی مجھی مقصد سی غم دوری نی
زور گھٹنی سی نہ کیون پاؤنکو رستا بڑھ جائے

مول بنتا ہین کثرت سی خریدارونکی
کیون نہ اوس گیسوئ شبرنگ کا سودا بڑھ جائے

حسن کہتی ہین اسی دونکو اگر وہ نکلی
نور مین ہو پسی اوس ماہ کا سایا بڑھ جائے

گرمئ حسن نی چوچند کیا مستی کو
دھوپ سی کیون نہ بھلا نشا صہبا بڑھ جائے

شجر وادی ایمن کی حقیقت کیا ہی
وہ جو بالیدہ ہو طوبی سی وبالا بڑھ جائے

داغ پر داغ سی ای برق مجھی راحت ہی
درد کم ہو تو شب ہجر مین ایذا بڑھ جائے

کیونکر نہ بچھین گی قامت بالا کی سامنی
دنیا کی سب بلائین ہین دنیا کی سامنی

سرسبز مہر تک نہ ہوا آکی سامنی
منھ زرد ہو گیا رخ زیبا کی سامنی

اشکو نسی آب آب ہوا ابر بارہا
اکثر گئی ہین چشمون نی دریا کی سامنی

پردہ تو پردہ اور سولن ترانیان
آتی نہین ہین خوابین شرما کی سامنی

روز فراق کم نہین دیو سفید سی
کالی بلا ہین زلف چلیپا کی سامنی

دشت مین دہوپ چہاؤنسی بہتر ہی دہوپ چہاؤن
قائم ہی گرد دامن صحرا کی سامنی

نادیدہ اونکی تشنۂ دیدار ہو گئی
کیا فائدہ جو آئی وہ ترسا کی سامنی

دل کی صفا ہی داغ سی ظاہر حضور یار
آئینہ آفتاب ہی عیسی کی سامنی

آئینہ خانہ مین جو پڑا عکس روی یار
روشن کنول ہوئی ید بیضا کی سامنی

آگاہ خلق تا لب معجز بیانسی ہو
مردہ بنین گی اپنی مسیحا کی سامنی

ای برق میری طور کی ہی شعر کہہ سنو
پہرتا ہون مین شاعر غرا کی سامنی

جوش جنون مین ہتی ہین صحرا کی سامنی
جنگلا وہ روز گاتی ہین آ آ کی سامنی

کہتی ہین جسکو مطلع خورشید اہل فہم
مہمل ہی مصرع قد بالا کی سامنی

میخانہ میری گہر کو بنا کر بتا اور راہ
لی آؤ اس بہانی سی بہکا کی سامنی

پا پڑ ہی چرخ تابہ مہر فلک ہی کیا
ہر تیر آہ عاشق شیدا کی سامنی

مشک سیاہ و قبر ہی کافور صبح حشر
عاشق کی ظلمت شب یلدا کی سامنی

یکسان ہین بادشاہ و گدا پیش جوش عشق
پست و بلند ایک ہی دریا کی سامنی

مرتا ہون جای رحم ہی وقت اخیر ہی
لی آئی کوئی یار کو سمجھا کی سامنی

گل ہو چراغ پنجۂ موسیٰ حضور رخ
ثعبان کیا ہی زلف چلیپا کی سامنی

کیا تم ڈرا رہی ہو ہمین زلفونکی پیچ سی
آفت ہی کیا بلا دل شیدا کی سامنی

جوش جنون مین دشت عدم گو تنگ ہی
ای برق میری وسعت صحرا کی سامنی

روتا ہون اوس نہال تمنا کی سامنی
کوثر روان ہی خلد مین طوبا کی سامنی

کیا آفتاب ہی رخ زیبا کی سامنی
کھینچی وہ دور آپ کو حربا کی سامنی

سوزان ہی داغ دل رخ زیبا کی سامنی
روشن ہی شمع مہر مسیحا کی سامنی

الفت مین سچ چھپتا نہین اچھا برا ہی کیا
سنگ و گہر تو ایک ہین اعمیٰ کی سامنی

دیکھا جو حال زار جھروکون سی جھانک کر
گھر مین بلا لیا مجھی گھبرا کی سامنی

وہ رشک ماہ تو ہی کہ ای آسمان حسن
خورشید کیا کہ ہو رخ زیبا کی سامنی

نالہ کرون تو جای ابھی لامکان تک
پیدا نہال شعلہ ہو سدرا کی سامنی

انصاف کی جگہ ہی ارادہ تو دیکھیی
مین اور ظلمت شب یلدا کی سامنی

ممکن نہین کہ فرض بھی کیجی برای نام
عنقا وہان تنگ ہی عنقا کی سامنے

جلتا ہون پیش یار تجلی یار سی
گویا نہال طور ہی موسیٰ کی سامنے

دن تو کٹا گذرنی ہی جو کچھ گذر گئی
اس حال پر ہین اب شب یلدا کی سامنے

نقش قدم ہین دیدۂ بینا یہ نور ہی
سرمہ ہی گرد خاک کف پا کی سامنے

عارض کی شگفتہ نکو نہین آنکھ سی ضرر
بیکار سحر ہی ید بیضا کی سامنے

پتھر ہماری سختی ایام پر پڑین
وحشت مین برق رہتی ہین صحرا کی سامنے

تنتی ہین غیر بزم مین آ آ کی سامنی
رہتی ہین وزر نجش بیجا کی سامنی

غش آ ہی برق طور کا اونکو گمان ہو
وہ بجلیو نسی آئین جو موسا کی سامنی

ممکن نہین کہ رنگ جمی آفتاب کا
رنگ بہار عارض زیبا کی سامنی

رہتا ہی رقص دختر رز دور جام سی
اوڑتی ہین پتی قلقل مینا کی سامنے

ساقی دکہادی چہرہ گلگون دختر رز
پردی رہین نہ پنبۂ مینا کی سامنے

دیکھی تجھی جو کمری مین خورشید ای قمر
دلو فلک سی پانی بھری آ کی سامنے

دم بند ہو مسیح کا ہونٹوں کی روبرو
موسیٰ چھپا لین ہاتھ کف پا کی سامنے

کیوں مر گئی کنوئیں میں نہ گر کر ہزار حیف
یوسف ہوا اسیر زلیخا کی سامنے

خورشید کی نظاری سی شکین خاک ہو
ممکن نہیں ہیں انکھوں کو اعضا کی سامنے

آسان دیکھنا نہیں رخسار یار کا
بجلی گرا ہی آئی جو موسیٰ کی سامنے

قانع کو آبرو و شرف سختیوں سی ہے
بی آب قطرہ ہی دُر یکتا کی سامنے

یوسف کجا و قید کجا و الم کجا
کیا قدر عشق کی ہی زلیخا کی سامنے

جز رنج عشق میں نہیں ممکن وصال یار
کب بی حجاب آئی ہو موسا کی سامنے

وہ ناتوان ہوں کہ سر نقش پا ہوں میں
صحرا ہی حشر ہی مری صحرا کی سامنے

ق

وہ بادہ کش ہوں کہ اگر مسجد میں جاے
شیشی جھکین سلام کو سب آ کی سامنے

خم کھینچی پا ہی لنگ سبو دست بستہ ہوں
سائل ہو جام ہاتھ کو پھیلا کی سامنے

یوسف تجھی جو دیکھی تو جھانکا کری کنوئیں
پانی بھری وہ نقش کف پا کی سامنے

نفرت ہی نام خواب سی راحت سی خار خار
محمل ہی گرد دامن صحرا کی سامنے

نالی بلند ہوں تو کہیں اہل آسمان
مینار ہیں یہ مسجد اقصا کی سامنے

بالائی چرخ تارون کی آنکہین جہپک گئین — آئی جو رخش ناز کو چمکا کی سامنی

ہنس ہنس کی اوس حسین نی آخر کو جان لی — آب گہر مین ڈوب گئی جا کی سامنی

فنجان آفتاب ہی میری نگاہ مین — کیا جام جم ہی ساغر صہبا کی سامنی

مین ہون مقابل دہن یار ضعف سی — عنقا کا آشیانہ ہی عنقا کی سامنی

چاہون تو برق عرش کی تاری ہی توڑ لون
کیا طول چرخ ہی ید طولا کی سامنی

۴

بلاتا ہی نہ وہ مجکو نہ میری پاس آتا ہی — دلا عہد بہار زندگانی مفت جاتا ہی

جو مضمون شعلۂ رنگ حنا کا ہاتہہ آتا ہی — کف دست تفکر کو ید بیضا بناتا ہی

علو فکر سی مضمون عالی ہاتہہ آتا ہی — زمین پر پاؤن ہین عرش برین پر ہاتہہ جاتا ہی

مآل کار کو اپنی بشر کیا بہول جاتا ہی — بنائی گور لازم ہی عمارت کیون بناتا ہی

ہمائی شعلہ رخسار جانانسی جلا ہون مین — مری ہر استخوان کو مرغ آتش خوار کہاتا ہی

ہزارون ٹہوکرین کہاتا ہی آخر رہگذار ہو کی — سزا اپنی عمل کی ہر سر مغرور پاتا ہی

مثال مہر بنجاتی ہین اپنی حشمی روشنی سی — وہ مہ رو چشمۂ خورشید انور مین نہاتا ہی

تواضع کر ترا آوازہ تا کوسون تلک پہنچی
کمان مین خم ہو جتنا تیر اوتنا دور جاتا ہی

نفاق باطنی ظاہر ہوا ہی اوسکی ظاہر سی
جدائی دل مین کہتا ہی جو آپ آنکہین ملاتا ہے

مری صانع کی کیا کیا صنعتین ہین برق حیران ہون
کہین بنتی ہی تربت کوئی گہر اپنا بناتا ہی

جب تک کہ وہ ابرو کا اشارا نکرینگے
کعبہ بہی جو ہوگا کبہی سجدا نکرین گی

وحشت مین بہی رخ جانب صحرا نکرینگے
جب تک کہ تمہین شہر مین سودا نکرینگے

ہم رونی سی فرقت مین کنارا نکرینگے
گہر اپنا جب تک لب دریا نکرینگے

موقوف کبہی ہجر مین رونا نکرینگے
جب تک گہر اشک کو دریا نکرینگے

خط کا جو لفافہ نہین ہم سمجہی کنایا
در پردہ اشارہ ہی کہ پردا نکرینگے

گہبرا گئی بیتابئ دل دیکہکی ایجان
ٹہہرو تو ابہی ہجر مین کیا کیا نکرینگے

مردہ ہو اگر دیکہلی عیسیٰ یہ تجلے
کیونکر کہین غش حضرت موسیٰ نکرینگے

دی بوسہ ہین کیون طالب نقد دل عاشق
بیعانہ وہ کیا لین گی جو سودا نکرینگے

مرجاؤن تو مرجاؤن برا مانین تو مانین
پہر کیسی مسیحا ہین جو اچہا نکرینگے

بوسونکی تمنّا ہی فقط خوف نہ کیجی
لی لیجی قسم اور ارادا نکرینگے

وہ شیفتۂ قد ہین کہ ہی سرو تو کیا چیز
فردوس مین نظارۂ طوبا نکرینگے

وہ حور نہین ہے کہ تہِ خاک بہلا دین
حورونکی بہی جنّت مین تمنّا نکرینگے

شرمندہ اگر ہوکی بچی موت ہی جینا
عیسیٰ سی علاج دل شیدا نکرینگے

دار قد بالا کی سزا پیش نظر ہی
نظارۂ گیسوی چلیپا نہ کرینگے

یہ راگ کی لانی سٹی رہی ہین کہ قسم لو
محفل مین کبہی آپکو چہیڑا نکرینگے

وصلت مین حجاب آنکہ کا پردونشینی مین
کیا فائدہ ظاہر مین جو پردا نکرینگے

وہ حسن مین کامل ہین تو ہم صبر مین یکتا
تا عمر کبہی فکر بہی اونکا نکرینگے

چہپ چہپکی کہین گی جو چہپانیکی سخن ہین
ہم تمسی کسی بات کا پردا نکرینگے

کیون نقد دل ایجان جہان مفت مین کہوئین
دیوانی نہین آپ سی سودا نکرینگے

بدنامی سٹی ہی ہو عبث عشق مین ای برق
کب تک بشر اس بات کا چرچا نکرینگے

اپنی سر کا چاند تو ای ماہ پیکر کہولدی
مہر کو پوشیدہ کردی چشم اختر کہولدے

مرغ دل موجود ہی گھونگھٹ اوٹھا دی شرم کا
آنکھین شہباز نظر کی ای ستمگر کھولدی

پردی پھٹ جائینگی تا نونسی کھینچتا ہو نہین
ای نسیم صبح دم گوش گل تر کھولدی

یہ چمک تارونمین ہی کہ نہین ای رشک ماہ
عقدۂ گوہر ز دندان سی ہنسکر کھولدی

گر مینونکی نہین شب خوابی اوسی کار ہے
ای قمر کملیٹ کی براق چادر کھولدی

سرو بالا وش ہی ابرو کی جنبش چاہیی
ناخن شمشیر سی عقدہ ستمگر کھولدی

غمسی صید روح چھٹ جائی لگا سینی مین تیر
رحم کر کھڑکی قفس کی ای ستمگر کھولدی

فوج غم کی ہجر مین زینت ہے آہ سوزناک
بادلی کا یہ نشان ایجان مضطر کھولدی

دم نکل جائی پہ یکا قالب بی روح ہو
تو اگر ای جان جسم روح پرور کھولدی

پانی پانی ہو کی بہجائی فلک سے رشک سے
پٹی زخمونکی اگر جراح دم بھر کھولدی

نکتہ فہمی ختم ہی اوس معدن اخلاق پر
ہنسنی لگتا ہی جو کہیں لعل گوہر کھولدی

مرغ دل بوسونسی ان ہونٹونکی گویا ہو گیا
کیون نہ طوطی کی لب خاموش شکر کھولدی

ای فلک وہ گھر گئی روز قیامت آچکا
چاک کر جیب سحر داماں محشر کھولدی

مدتونسی اوس صنم نی خط مجھی بھیجا نہین
راہ پیغام ای خدا بہر پیمبر کھولدی

ایک دل کیا ہی صف مژگان جانان کی حضور
بی لڑی میدان مین ہتیار لشکر کہول دی

باعث دل بستگی ہی مال پوشیدہ نرکہہ
توگرہ سی مثل غنچی کی طرح زر کہولدی

گردہو زینت سی خورشید درخشان چاہیئی
چاند سی رخسار پر تارونکی افشان چاہیئی

حور جنت ہو تمہین جو رونکا سامان چاہیئی
روضۂ رضوان ہی گہر دربان رضوان چاہیئی

مصحف عارض سی ہاتہو نسی پنہان چاہیئی
پہر قرآن ای پری جلد قرآن چاہیئی

فکر وصف عارض پر نور جانان چاہیئی
اس غزل کو مطلع خورشید تابان چاہیئی

میکشی برسات مین ہمراہ جانان چاہیئی
فرقت ساقی مین ہر رو تیرباران چاہیئی

کہہ رہا ہون مین غزل مجکو قلمدان چاہیئی
شیر ہین صید مضامین کو نیستان چاہیئی

فکر مضمون غزال چشم و مژگان چاہیئی
شیر صید افگن کو آہو و نیستان چاہیئی

وصف عارض مین مثال زلف جانان چاہیئی
دود شمع طور پہر مہر تابان چاہیئی

کم نہین ڈہیلا پہپولی سی فراق یار مین
جا بجا مژگان کی آنکہ کو خار مغیلان چاہیئی

طالب دامان صحرا مجسی میری پاؤن ہین
ہاتہہ کہتی ہین ہمین تیرا گریبان چاہیئی

بی سبب قد خمیدہ شکل ماہ نو نہین
دامن صحرا کو وحشت مین گریبان چاہیے

تیری زلف و رخ کی دیتا ہون مثال بمثال
دود شمع طور رہبر مہر تابان چاہیے

سلسلہ وحشت مین زلفون کا نہ جائی ہاتھ سے
خانۂ زنجیر مجکو جائی زندان چاہیے

تیر تیغی آہن سی نا شاعر اسی تشبیہ دین
ماہ نو کا دامن گل کو گریبان چاہیے

کیون نہ بہاگین عالم اسباب سی اہل جنون
رخت عریانی مین کسکو جیب و دامان چاہیے

دامن صحرا ہی بستر رخت عریانی ہی جنت
طوق آہن ای جنون جائی گریبان چاہیے

روی رنگین بلبلکر روزن سی یہ کہتا ہی برق
ہر گلستان کی لئی باغ گلستان چاہیے

نہر خط عارض رنگین جانان چاہیے
بوستان خلد کی مجکو گلستان چاہیے

نقد جان دینی کو تن مین گو ہر جان چاہیے
دانت تیری منہہ پر ہنیکو دندان چاہیے

چین آجائی اگر تو وہ بنائی مجکو یار
چاہی دل سینی مین اوسکا ایک پیکان چاہیے

کیون ہوا پر اب نہو اپنی ہوا خواہ سی تو
ای پری تیری لئی تخت سلیمان چاہیے

زلف طالب جانکی ہی سائل دل روی یار
خال ہندو کہتی ہین مسلمان چاہیے

بی بہا لعل لب خوش رنگ گویائی سی ہے
ایک بوسہ پر وہ کہتا ہی بدخشان چاہیے

اشتیاق تیغ قاتل مین لہو روتا ہون
جسم عریان کو وہان زخم خندان چاہیے

لاشی کو قاتل سم توسن سی تو پامال کر
زخم دامن دار عاشق کو گریبان چاہیے

حوب ولون سیر ہو کر بحر مین شکل حباب
مثل دریا سب بدن پر چشم گریان چاہیے

بوسہ دیکر مردہ دل کو زندہ جاوید کر
خضر دلکو ای مسیحا آب حیوان چاہیے

بی تنزل رتبۂ عالی کبھی ملتا نہین
یوسف کنعان کو پہلی چاہ کنعان چاہیے

کانپین اک ایک موتی کیون نہ پہنو پہر قتل
ای پری دندان بار زلف پیچان چاہیے

جب ثمر اللہ دیتا ہی تو جھکتی ہین درخت
سرکشونکی سرکو بار کوہ احسان چاہیے

کیا حقیقت سانپ کی ہی سر ہو وہ اسکی کہان
کب بہلا مار سر گیسو کو دندان چاہیے

امتحان تیغ قاتل کی تمنا دلکو ہی
ہر دہان زخم تن مین ایک دندان چاہیے

تنگ آیا ہون نکیون نالۂ افلاک کی پار ہو
دم خفہ ہوتا ہی روشندان زندان چاہیے

ہم مسافر ہین سرائی ہستی موہوم کی
بعد مردن قبر کو گور غریبان چاہیے

شرط استعداد ہی ہی تربیت کیواسطی
بہر گوہر بحر مین سیپی کو نیسان چاہیے

چشم افسون ساز پر مفتون میری آنکھ ہی
ای جنون پائی نظر کو خار مژگان چاہیئے

آدمی سی آدمی کو پھر نہ کیونکر عشق ہو
کہتی ہین جنت مین حور بین وصل انسان چاہیئے

یاد محراب خم ابرو مین کیسی میکشی
شیشۂ عقل و خرد کو طاق نسیان چاہیئے

یوسف و زنگی برابر حسن مین ہین پیش عشق
سارے پتہر لعل لب ہین کو خوبی پان چاہیئے

ترک لذت کی وہ لذت ہی کہ نعمت گرد ہی
طامعون کیواسطی دنیا مین زندان چاہیئے

سختیان سہتی نہین پر غلک نازک مزاج
کس بشر کو پھر شہر آب دندان چاہیئے

عاشق نالان نہ کیون آگی سواری چلی
تیری چارزیکو ای لیلی حدی خوان چاہیئے

کالی آندہی ہی ہوائی گیسوی شبرنگ یار
دم خفا ہوتا ہی شمع روی تابان چاہیئے

برق مردونکو علاقہ زینت دنیا سی کیا
گربہ مسکینونکی خاطر موش دندان چاہیئے

خاک دیکھون فرقت رشک قمر مین چاندنی
دود شمع داغ ہی میری نظر مین چاندنی

نقرۂ تنقہ نہین اس غیرت خورشید کا
کہو لکر آغوش لیٹی ہی کمر مین چاندنی

آنکھین روشن ہون جو دیکھین عارض تابان یار
پرتو خورشید ہی چشم قمر مین چاندنی

دیکہکر رخسار تابان کوچ عاشق کر گئی
دہوکی دیتی ہی مسافر کو سفر مین چاندنی

حسن پر نخوت نکر اسکا ہین کچہ اعتبار
چار دن مہمان ہی دور قمر مین چاندنی

جامۂ فانوس دیوارین ہین جوش نور سی
گہر مین ہین جابجا ہی رہگذر مین چاندنی

دانت ہنسی مین نکل آئین جو اوس خورشید کی
مثل کف تر لی بہری آب گہر مین چاندنی

تیرہ بختی نی دکہایا کیا مجہی روز سیاہ
سایہ بن جاتی ہی آکر میری گہر مین چاندنی

آب و تاب نارپستان حسن سی دونی ہوئی
رس بڑہا دیتی ہی نخلونکی ثمر مین چاندنی

صحن مین نکلی جو پہر سیر وہ رشک قمر
چہنکی دیوارونسی چہٹکی رہگذر مین چاندنی

رات بہر اوس ماہ کی فرقت مین جاری اشک ہین
منہہ برستا ہی نہان ہی ابر تر مین چاندنی

فیض عالی مین برابر خشک و تر مین ہر کی
کم زیادہ کس جگہ ہی بحر و بر مین چاندنی

سیر کو نکلی جو وہ رشک قمر سیار حسن
پہیل جائی منزلون پر توسنی مین چاندنی

اوس صنم کی ہجر نی مجکو دکہایا زور رنگ
جامۂ کعبہ بنی دیوار و در مین چاندنی

سوز غمسی رات بہر پہکتی ہین تنکی ہڈیان
دہوپ ہی میری جلانیکو اثر مین چاندنی

زخم دل بہر آئی جب دیکہا رخ پر نور یار
مرہم کافور جنت ہی اثر مین چاندنی

جیتی جی تو سا کئی صورتنکو اوس محبوب کی
ایکباری ہی نہ دیکھی عمر بہر مین چاند نے

راتدن روشن ہین دونون ایک تیری روی سی
دہوپ ہی خورشید مین شبکو قمر مین چاند نے

پرتو عارض سی کیا نسبت جو تشبیہ دون
اسکی آگی کہنہ چادر ہی نظر مین چاند نے

لعل ہونٹونکو بنایا عکس روی یار نے
پرتو خورشید ہی گویا اثر مین چاند نے

کم نہین ماہ منور سی رخ پر نور یار
دیکھتی ہین ور شب کو اوسکی گہر مین چاند نے

لطف اوسکا عام ہی سب پر برابر ظل فگن
کیا برابر بچہتی ہی ہر ایک گہر مین چاند نے

تیری دانتونکی چمک سی فرش اوجلا ہو گیا
دہوئی جاتی ہی یہان آب گہر مین چاند نے

انکسار اعلا کی رتبی کو بڑہا دیتا ہی برق
پہول بن جاتی ہی جہنکر ہر شجر مین چاند نے

غیرونکو یاد کیا نام ہمارا بہولے
یاد خاطر رہی تم جانکی جانا بہولے

یاد احباب فقط عشق مین ہم کیا بہولی
خضر اوس دشت مین آجائی تو رستا بہولے

خانہ گور تہ چرخ ہی طاق نسیان
خاک مین رکہکی مجہی ساری احبا بہولے

تیری رفتہ رفتار نکیون ہون پامال
رنگیئی چال ہم ای سرو تمنا بہولی

دنکو خورشید رلاتا ہی تو شب کو مہتاب / نہین امکان کہ یاد رخ زیبا بہولے

بوسہ اس سیب ذقن کا اگر ایجان ملی / حور جنت مزہ میوۂ طوبا بہولے

آئینہ ہاتہہ سی چہٹتا نہین خود بینی سے / زور عالم ہی کہ عالم کا تماشا بہولے

روشنی لا نہین سکتا شب غم مین کوئی / صبح تک گہر نہ ملی چاند یہ رستا بہولے

گوش عبرت مین لب گور سی آتی ہی صدا / فاتحہ کو بہی نہ آئی یہ احبا بہولے

کونسی روز مجہی یاد کیا محفل مین / ایک دن ہو تو کہون آپ ہمیشا بہولے

ایک کلی کو دو رنگی سی نکالی پایا / تمنی جب وعدہ کیا ای گل رعنا بہولے

ہچکی عاشق کو لگی پر نہ کبہی یاد کیا / ایسی تم حسن پر ای سرو تمنا بہولے

حشر تک پیچ سی اسکی نہ کبہی نکلین گے / دیکہکر زلف کو طول شب یلدا بہولے

دیکہی دل ہاتہہ مین کیا پاؤن نکالی تمنی / بہولی مل چلنی پر ای سرو تمنا بہولے

سامری آنکہہ سی بیدم ہو دم نظارہ / ہونٹ کو دیکہکی اعجاز مسیحا بہولے

پہر ہمین کیا جو زمانی کی جلائی مردے / اپنی بیمار کو ای رشک مسیحا بہولے

شکوی بیجا ہین لا فائدہ بکتا نی سے / عہد پہلی کئی یار سے ہم کیا بہولے

آج پر کیا ہی قیامت کو بھی رویت معلوم
یہی سن لیجئی گا وعدہ فردا بھی ہو لے

مرنی جینی کی خبر بھی نہ کبھی کچھ پوچھی
دام مین آپ پھنسا کر ہمین ایسا بھی ہو لے

گل ہو شمع ید بیضا جو دکھائی رخسار
جلوہ ساعقہ طور کو موسا بھی ہو لے

ہند پر کیا ہی اگر خواب مین دیکھی تصویر
مصر مین یوسف کنعان کو زلیخا بھی ہو لے

خاک اوڑتی ہی نہ پر چرخ بگولی نکر
بعد مردن بھی نہ ہم گردش صحرا بھی ہو لے

برق شکوی ہین عبث فائدہ پچتانی سے
اب کہا کیجئی ہم چوک گئی کیا بھو لے

عشق دندان نی دیا رتبہ ہای گہر رو مجھے
لاغری سی قطرہ گوہر ہو گیا آنسو مجھے

داغ نسی پھولا پھلا رونی سی ہجر یار مین
دانہ منہہ پر ہو گیا سوزش سی ہر آنسو مجھے

مین وہ نازک طبع دیوانہ ہون باغ دہر مین
بنگئی زنجیر موج نکہت گیسو مجھے

بوسی اوسکی آنکہ کی لیتا ہون پیہم ضعف مین
چاہئی کہنا عصائی نرگس جادو مجھے

دیکھہ کر نیچی کو اپنی آپ وہ کہنی لگا
صورت خط شعاعی چاہئی بازو مجھے

مین وہ خم گشتہ ہون آنکھون پر جگہہ دیتی ہی خلق
ناتوانی نی بنایا صورت ابرو مجھے

اسقدر غم نی گھلایا جسم ہجر یار مین
گنبد گردان ہوا رونی مین آنسو مجھی

آینہ تیری طرح حیرت سی مجھے بن گیا
تجکو مین دیکھا کرون ہر وقت ہر دم تو مجھے

رات بھر باتین ہی کرتا ہون اوس سی وصل مین
تجکو مین جان بوسہ دی لبون کا تو مجھی

دیکھتا ہون مین شکم سا ہی قمر تیری کمر
یا نظر آتا ہی یہ در نجف مین مجھی

یاد قامت مین خیال بنی محبوب ہے
ہاتھ آیا نخل طوبی سی گل شبو مجھی

کون تنہائی مین اپنا مونس و غمخوار تھا
تیری دروازیکا بازو ہوگیا بازو مجھی

چلتی ہین چھریان گلی پر فرقت محبوب مین
بنگیا میرا گریبان صورت ابرو مجھی

چشم کم بین سی نظر کرتی نہین عالی نظر
آفتاب حشر ہی نظرون مین ہر جگنو مجھی

وہ سیہ خانہ ہے میرا تنگ تر اے رشک ماہ
مرغ زرین فلک سی کم نہین جگنو مجھی

آئینی کو دیکھکر کہتا ہی وہ عیسی نفس
معجزہ لب سی ملا ہی آنکھ سی جادو مجھی

ایک دن تکیا دکھائیگا خیال روز وصل
یاد آتا ہی تمہارا بالش ابرو مجھی

کیون نہ کانٹون پر لٹائی یاد روز وصل برق
ہر گل توشک سی آتی ہی گلون کی بو مجھی

تیغ نگاہ سیل ہی قصر حیات کی
آب حسام مین ہین کشتی نجات کی

اوصاف لعل یار کی تاثیر دیکھنا
شنجرف بنگئی ہی سیاہی دوات کی

سوئی ہان یار زمانی کی آنکہ ہی
تار نگاہ موجین ہین آب حیات کی

وہ غیرت بہار یہ رنگین کلام ہی
پہولونکی پہر لگ گئی جسوقت بات کی

نازک کلائی ای بت شیرین آواہین
شاخ نہال طور ہی شاخ نبات کی

جائی دہن ملا ہی تجہی چشمہ خضر
زلفین بنی ہین ظلمت آب حیات کی

دم بہر شب وصال کو ہرگز نہین قرار
سیکہی ہی چال زندگی بی ثبات کی

مردونکی آنکہ سی اہی اوڑجاتی خواب مرگ
سن لین جو داستان ہی واردات کی

بوسی سی لب کی وصل مین لب بند ہوگئی
شیرین یہ ہونٹہ ہین کہ ڈلی ہی نبات کی

ای برق یہ غزل تو فقط عاشقانہ تھی
سن مدح مجہی خسرو والاصفات کی

اپنا جنازہ آپ لیا جب وفات کی
حالت ہی ایک تیری حیات و ممات کی

طوفان بحر جرم سی ہمکو نہین خطر
حب علی و آل ہی کشتی نجات کی

بی مثل ہی خدا کی طرح سی خدائی مین — کہتا ہون ایک بات یہ مین لا کہ بات کی

ہنستا رہا چھاؤ مین جرأت ہی اسکا نام — طاعت یہ ہی کہ روکی بسر روز و رات کی

سر زیر تیغ مسجد کوفہ مین رکھدیا — اونی یہ رمز ہی تری ہائی ثبات کی

طوبی نی آج تک وہ اوتارا نہین سنگار — جنت مین بوم و بام ہی تیری برات کے

پایا مقام پاؤن نی دوش رسول پر — ہاتھون سی تو نی شکل مٹائی ہی لات کی

قرطاس کی حدیث وفا تر سی کم نہین — حاجت نہین ہی صحف مین کلک و دوات کی

آنکھون مین ساری خلق کی اکسیر ہو گیا — جس خاکسار پر نظر التفات کی

تو وہ امیر ہی کہ ہمیشہ رہا فقیر — حاجت ہوئی کبھی نہ ادائی زکات کی

اثبات فقر کا لب نان جوین سی ہے — توصیف کس زبان سی کیجی صفات کی

تکبیرین لوگ سنتی تھی دس سو زبان سی — تا عمر روز و شب کو ادا یون صلوات کی

کیونکر تجھی خدا سی جدا سمجھین یا امام — بی شک حقیقت ایک ہی ذات و صفات کی

تیری جہت سی چارون عناصر ہوئی بہم — اٹھون پہر خبر ہی تجھی شش جہات کی

کونین مین خدا کی عنایت سی فرد ہی — تیری لئی خدا نی بنا کائنات کی

تیرا نظیر صورت واجب محال ہی
بخشی خدا نی تجکو صفت اپنی ذات کی

آنکھوں کی پردی سنکی لگا دین ملک تمام
خیمی کو احتیاج اگر ہو قنات کی

واجب قدیم سی جو نہوتا ترا حدوث
ممکن نہ تہی یہ شکل کبہی ممکنات کی

دریا ہی وصف ساقی کوثر ہی موج زن
ہر ایک شعر برق ہی کشتی نجات کی

دل مین تصور رخ جانانہ چاہیی
آئینہ قمری کی لئی خانہ چاہیئے

عاشق کو طوف کوچۂ جانانہ چاہیئے
زاہد کو کعبہ رند کو میخانہ چاہیئے

دل مانگتا ہی کبہی جو پیمانہ چاہیی
شیشہ سوال جام مین نذرانہ چاہیئے

مجنون سمجہکی یار یہ کہتا ہی طعن سی
لیلی نہین کہ عاشق دیوانہ چاہیئے

فرقت مین گم ہی بچۂ خورشید روی یار
زلف دراز شب کی لئی شانہ چاہیئے

محتاج ہین کریم بہی سائل کی ہر جود
شیشی کو بزم عیش مین پیمانہ چاہیئے

کیا مجہی کام شاہد عالی دماغ کو
گلگشت شمع مہر و ماہ کو پروانہ چاہیئے

سر تیری پانو پر نہ اوٹہاؤن تو ہی بجا
پایا وصال سجدہ شکرانہ چاہیئے

موقع پر اپنی عیب و ہنر دونوں ایک ہین
تلوار صاف اوسکو دندانہ چاہیی

لازم ہی تیغ ابروی قاتل کا ذکر ہو
خواب اجل کی واسطی افسانہ چاہیی

چھلک چھلک کی شیشہ کیون نہ بہی کو جام مے
حاجت روا جو ہو اوسی شکرانہ چاہیئے

کچھہ احتیاج خال نہین خط یار کو
کیا خرمن قمر کی لئی دانہ چاہیی

معراج پائی چرخ کی مسیحانی دار پر
پہر عروج ہمت مردانہ چاہیی

ہر چیز کی نقیض سی ای برق قدر ہے
آبادئی زمانہ کو ویرانہ چاہیئے

ایضاً

خواب مین دیکھی تو سو جانسی شیدا ہو جائے
تو وہ یوسف ہی کہ یوسف بہی زلیخا ہو جائے

رونی پر آؤن تو آنکھونسی اوٹھا دون طوفان
لب فرش شب فرقت لب دریا ہو جائے

سیر کو نکلی جو تو خلق تلی اوپر ہو
قد بالا سی زمانہ تہ و بالا ہو جائے

گہر سی نکلی جو اندہیری مین وہ رشک خورشید
راتکو دہوپ نظر آئی تماشا ہو جائے

دیکھکر آئینہ عارض انور تیرا
آدمی کیا ہی فرشتہ کو بہی سکتا ہو جائے

نظر قہر سی دیکھی تو ہو عیسی مردہ
رحم پر آئی تو ہر مردہ مسیحا ہو جائے

بحر اشک آئے کسی ورا اگر جوشش پر
قرص خورشید درخشان کف دریا ہوجائے

دست پر نور کی تصویر اگر مین کھینچون
شاخ طوبی سے مثال ید بیضا ہوجائے

اے پری دیکھ لے جو تجھکو وہ دیوانہ ہو
تیری سائے سے سلیمان کو سایا ہوجائے

رنج دیوانہ قامت کے لئے راحت ہے
دھوپ گر دوش مین اوسکے یہ طوبا ہوجائے

کان کے تیے بنین برگ نہال امید
ہر کرن پھول گل نخل تمنا ہوجائے

آرزو ہے نہ رہے آرزوے یار مجھے
یہ تمنا ہے اوسے میری تمنا ہوجائے

تیری باتونکو سنین کان لگا کر بہرے
تجکو اندھا ہے اگر دیکھے تو بینا ہوجائے

کر رہا ہون کمر یار کی موزون اوصاف
کیا عجب طائر مضمون بھی عنقا ہوجائے

برق مجنون ہو اگر عقل سے کچھ بھی تجکو
سخت دیوانہ ہے وہ جسکو نہ سودا ہوجائے

جذب مجنون نے جو تاثیر دکھائی ہوتی
پردۂ خاکسے لیلی نکل آئی ہوتی

جسم جانانکی برابر نہ صفائی ہوتی
حوض کوثر مین اگر حور نہائی ہوتی

چشم بیمار اگر اوسنے دکھائی ہوتی
روح عیسی کی بدنسے نکل آئی ہوتی

ای صنم اپنی جو قدرت مین خدائی ہوتی
مسجد و نمین تیری تصویر لگائی ہوتی

اوس مسیحانی جو شکل اپنی دکہائی ہوتی
برق جی جاتی اگر موت بہی آئی ہوتی

اپنی آواز جو تونی نہ سنائی ہوتی
روح انسان کی تنمین نہ سمائی ہوتی

اوس صنم سی جو محرم مین لڑائی ہوتی
صبح عاشور سر شام جدائی ہوتی

آئیگا شبکو مری گہر مین مہ ماہ ای گردون
چاندنی فرش کی جا آج بچہائی ہوتی

منعمو حشر تلک تمکو وہان رہنا ہی
اس عمارت کی بدل گور بنائی ہوتی

خون عشاق سی رنگ آپنی کہیلا ہوتا
ہولیمین خاک شہیدونکی اوڑائی ہوتی

منہ تو برسا چکی ای گل ہمین تلوار لوا
بجلی عاشق پہ کبہی ہنسکی گرائی ہوتی

سیری مژگانسی نہین مجکو دکہادی ابرو
تیر کیا تیغ بہی عاشق پہ لگائی ہوتی

جوش سودا مجہی تربت مین نہ رہنی دیگا
بعد مرنیکی بہی زنجیر پنہائی ہوتی

حالت وقت محبوب اگر مین لکہتا
لفظ و معنی مین یقین ہی کہ جدائی ہوتی

مثل سیماب تڑپ کر نکل آتا باہر
شکل یوسف کو کنوئمین جو دکہائی ہوتی

امتحان یہ تو اصیلونکی نظر جہکی ہی
وقت پر میری بہی تلوار کسائی ہوتی

ملتی خاک مین چال تو ہم دیکہہ چکی — اور جو سر کوئی عالم مین بچہائی ہوئی

برق پابند رہا گور مین بہی زلفون کا
بعد مرنیکی تو زنجیر پڑہائی ہوئی

دل ہو اگر غنی تو زمین تخت شاہ ہی — بال ہما گدا کو سموری کلاہ ہی

وزرات شغل نالہ و فریاد و آہ ہی — درد فراق یار سی حالت تباہ ہی

گہر یار کا کہان ہی کدہر اوسکی راہ ہی — قاصد خراب پہرتی ہین عاشق تباہ ہی

زلفونکی ایک خس کی برابر ہو کیا مجال — نسبت نہین کہ سنبل و ریحان گیاہ ہی

مارا ہی مجکو گیسو مشکین یار نی — رسی کو جانتا ہون کہ مار سیاہ ہی

ناطاقتی سی پاؤن پہ رہتا ہی میرا سر — افزون بہار سی مجہی بار کلاہ ہی

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر — الفت پہ اوسکی عشق ہمارا گواہ ہی

فرقت مین بہی خیال تجلی یار ہی — روشن چراغ طور سی روز سیاہ ہی

دریای اشک موج زنی پر ہی جب سی برق
بحر جہان مین کشتی گردون تباہ ہی

غافل مری طرف سی جو وہ بادشاہ ہی
فوج قرار و صبر و تحمل تباہ ہے

کیا پیچدار کوچۂ الفت کی راہ ہے
نقش قدم نہین سر مار سیاہ ہے

کس شعلہ رو کی خانۂ دل جلوہ گاہ ہے
دود چراغ طور مرا دود آہ ہے

کیا چال ہی کہ غیرت گلزار ہی
عکس ذقن نہین ہی گلستان مین چاہ ہے

ساقی ہی می ہی باغ ہی ابر سیاہ ہے
اسوقت مین شیر اب نہ پینا گناہ ہے

مانو ہماری بات جو بخشش کی چاہ ہے
ای زاہدو گناہ نہ کرنا گناہ ہے

اثبات خون محال ہی دعوی سی فائدہ
شاہد ہی کون کون ہمارا گواہ ہے

اوس بت کی سی خدا ہی کہیگا یقین ہے
شاہد ہی یار کا جو ہمارا گواہ ہے

نقطی نہین ہین قطرۂ باران اشک ہین
نامہ نہین ہی پارۂ ابر سیاہ ہے

سنتا نہین ہی کوئی کہین کس سی جا کی ہم
ای دادرس زمانہ ترا دادخواہ ہے

جسکا لقب اجل ہی وہ غفلت کی نیند ہے
کہتی ہین جسکو گور مری خوابگاہ ہے

عاشق رگڑ رہی ہین جبین نیار کو
نقش قدم نہین ہی ترا سجدہ گاہ ہے

مالک ہی نور وصل و شب ہجر یار کا
جابر کو اختیار سفید و سیاہ ہے

الفت نی برق رشک گلستان بنا دیا
ہر داغ گل ہی سینہ چمن سرو آہ ہی

دیکھی نہین ای برق کبہی چشم تر ایسی
کیا تمکو ہوا لگ گئی کسکی نظر ایسی

حورونکی بہی صورت نہین ہی ای قمر ایسی
ایسا نہ دہن ہی نہ کسیکی کمر ایسی

قربان ملک جو سو پری یار کی صدقی
دیکھی نہین آنکہونسی تو شکل بشر ایسی

نقاش ازل سی بنا پہر دہن ایسا
صانع سی دوبارہ نہ بنی پہر کمر ایسی

جز نام نشان دیکہنی والون نی نہ پایا
عنقا کی طرح گم ہوئی اوسکی کمر ایسی

نالی جو کرین عرش گری خاک کی اوپر
جلجای فلک کہنچی آہ جگر ایسی

ہر داغ جنون سر پہ ہوائی رقان ہو
اوڑ اوڑکی جمی راہ مین گرد سفر ایسی

کٹتی ہی شب وصل وہ بت گہر کو سدہارا
اللہ دکہائی نہ کسیکو سحر ایسی

عالم مین رہی حشر تلک موسم باران
لگ جای جہڑی اشکونکی ای چشم تر ایسی

چشم و دہن بینی و ابرو کی تصدق
لائیگا بہلا شکل کہانسی قمر ایسی

آہونسی شگفتہ چمن داغ ہی تن پر
تاثیر نہین تجہہ مین نسیم سحر ایسی

ہر پہول ہو جسکا گل خورشید قیامت | لازم ہی مری ماہ کی خاطر سپر ایسی
سب کہنی لگین دانۂ تسبیح گلی سی ہے | آگی تری دانتونکی ہی قدر گہر ایسی

ڈرتا ہون کہین دم نہ نکلجای خدا را
ای برق شب ہجر مین آہین نہ کر ایسی

کیا تجلای رخ پر نور ہے | جسکا پروانہ چراغ طور ہے
لادوا درد دل رنجور ہے | ہو چکی صحت مسیحا دور ہے
شہر بصحرا ہونگی تیری عشق مین | شہر مین رہنا کسی منظور ہے
منزلون پر یار ہی بیجان ہونمین | روح میری تن سی کوسون دور ہے
چشم عرفانی جو کوئی دیکہہ لی | ٹہیکرا بہی کاسۂ فغفور ہے
کیا جفاؤنکا گلا معشوق سی کے | بی وفائی یار کا دستور ہے
مست ہی ہر ایک اپنی حال مین | نشۂ غفلت مین انسان چور ہے
پیس ڈالا آسیای چرخ سینے | استخوان ہر ایک چکنا چور ہے

جلکی اک دن خاک ہو جائیگا رق

گرمی اپستان محرور ہے

کیا رنج عدم مین بھی ہستی سی گذر کی
بھولی نہ وطن مین بھی مزی ہمکو سفر کی

کیا باغ کھلا سا تیسی اوس رشک قمر کی
رشک گل خورشید ہوی پھول سپر کی

ثابت یہ ہوا مالونسبی اوس رشک قمر کی
موتی شجر طور مین ہین پھلی ثمر کی

مشتاق رہی ہم شب فرقت مین سحر کی
صدمی نہ اوٹھی لسی مگر درد جگر کی

پستان نہین ہین سینی پہ اوس رشک قمر کی
ہین سطح کوثر پہ حباب آب گہر کی

وہ ماہ فلک سیر جو ٹہلاکی چلی گا
پتھر سی ستاری جھڑینگی بدلی شرر کی

اکدن تو اوسی کھینچکی لی آکشش ڈھب سی
مشتاق ہین ای جذبہ دل تیری اثر کی

سایہ کی طرح ساتھ ہین اوس مہر کی دن رات
ہالی کیطرح گرد ہین اوس رشک قمر کی

برگ شجر طور ہین اس کان کی پتی
گل تیری کرن پھول ہین طوبی کی شجر کی

جو چیز نہ دیکھی ہو اوسی کیا کہی شاعر
مضمون نہ بندہی شعر مین تیری کمر کی

ای سیم تنو رنگ طلائی پہ نہ بھولو
ہم اوس کی دیوانی ہین طالب نہین زر کی

وہ عیسی سلطان زمان پہونچی جو منہ سی
بنجائین ہما وہم مین کبوتر ہون جو پر کی

اوس مہر کی تعریف رقم کی ہی جو میتی
نقطی ہین قمر دائری ہین ہالی قمر کی

ڈرتا ہون اوجہلکر نہ گری جلنی ہین ظالم
ایڑی کی تلی بال نہ آئین کہین کی

ایدوست تری در پہ بہی ہم انہین سکتی
مجبور ہین سب لوگ عدو ہین تیری گہر کی

جبریل امین لاتی تہی پیغام ہمیشہ
محکوم فرشتی بہی ہین اول بشر کی

خم مثل کمان رہتی ہین دل ہاتہہ کو تہا تہی
جو لوگ نشانی ہین تری تیر نظر کی

مرنی کی برابر ہی ہمین یاد وطن کی
کم پیک اجل سی نہین ہین صدمی سفر کی

کیا فائدہ ای برق اگر جام بنایا
سو ٹکڑی ہوئی ٹہوکرو نسی کاسۂ سر کے

مرگیا ہون دیکھکر شکل اوس سراپا نور کی
سنگ مرقد سی عیان ہوگی تجلی طور کی

بعد مردن قدر کیا ہی کاسۂ فغفور کی
انتہا ہی ٹہوکرین کہانا سر مغرور کے

اوسکی آگی قدر کیا ہی سرو قد حور کے
سایۂ محبوب ہی تصویر نخل طور کی

یاد ہی بعد از فنا بہی عارض پر نور کے
روشنی رہتی ہی تربت مین چراغ طور کے

کوچۂ محبوب سمجہا گلشن فردوس کو
وہ پری یاد آگئی دیکہی جو صورت حور کے

داغ دل سوز درونسی ہوگئی ساری چراغ
شمع سوزان بنگئی تہی مری ناسور کی

اوسکی آنکہونپر حسینونکی لگی رہتی ہی آنکہ
طوطیای چشم جانان گرد مک ہی حور کے

سرنگون رہتی ہین تیری پاؤنپر ساری حسین
ای پری وہ تیری ہاتہونمین ہی چوٹی حور کے

معرکہ مین سامنی تیغ نگاہ یار کی
عاشق بیچارہ کیا جہک جائی گردن حور کے

مست چشم مست جانان تاکتی ہین بزم مین
گردن ساقی صراحی ہی مئی انگور کے

دور ساقی مین زبان پر وردی نام شراب
رکہتی ہین تسبیح زاہد دانہ انگور کے

اسیای چشم بت نے پیس ڈالا مجکو برق
ہڈی ہڈی میری اوس تیہرنی چکنا چور کے

کیا حقیقت داغ کی آگی چراغ طور کے
رشک شمع طور ہی بتی مری ناسور کی

کیا بیان کیجی تجلی اوس سراپا نور کی
بجلیان ہین گوش نورانی مین برق طور کے

جب نظر آئی تجلی اوس سراپا نور کے
پتلی پتہرا کر ہوئی حیرت سی سنگ طور کے

کیا تجلی مین کہون اوس ساعد پرنور کے
آستین یار ہی فانوس شمع طور کے

کیا قسم لیتا ہی تو اپنی سر پرنور کی
آدمی کیا ہی نہ دیکہین ہمتو صورت حور کے

گل ہوئی بابت کرن پہولونکی عالم دیکہہ کر
پتون کو سمجہی علامت برگ نخل طورکے

صحن گلشن بحر بین صحرای محشر ہوگیا
جو کلی چٹکی صدا کانونمین آئی صورکے

ملتجی با جنس سی ہی ہین عاقل بہر حفظ
دیکہہ لی دنیا مین صحبت فلفل و کافورکے

دار پر مجکو چڑہا ہین زاہد باطل شعار
گفتگو حق حق بیان کیجی اگر منصورکے

کونسی وہ بات ہی جسکو بجا لائی نہین
جو سنی کانونسی ہمنی انکہونسی منظورکے

سوز غمسی وہ رہین بزم جہا مین اہل نور
شمع ہوئی ہی کسنی صبح کی کافورکی

می ٹپکتی ہی مری ساقیکی ہراک باتسی
گو ہر دندانمین ہی ہی خاصیت انگورکے

شعلہ ہو جائی قلم قرطاس جلکر خاک ہو
گر حقیقت مین لکہون اپنی تن محرورکی

گر پڑی عشاق پر بجلی اشارہ جب کیا
تیغ ابروئی صنم ہی برق کوہ طورکے

لن ترانیسی ہمین آواز قلقل کم نہین
برق موج می دکہاتی ہی تجلی طورکے

یار کو نزدیک پاتی ہین گ شر مانیسی ہی
چشم حق سی دیکہنا وقت بین سوجہی دورکے

صورت چاک قفس اچہی نہونگی چاک دل
کچہہ ہمین حاجت نہین ہی مرہم کافورکے

نیش زن غم ہی مری ناسور بہرنیکی نہین
رخنہ بندی کسطرح ہو خانۂ زنبورکے

مرگیا اوس گلی سا غو بھر کی جب مجہسی کہا
دیکھ لی صورت ہماری نرگس مخمور کی

غیر کی باتین اوٹہائین وہ نہین ای سنگدل
دلکو طاقت نہین ہی بار ناز حور کی

سینہ سوزان سی طوفان کیا عجب ای دل اوٹھی
امتحانا پر آگ پانی ہوتی ہی تنور کی

رہتی ہین آنکھین لگین دلچسپ ایسا ہی بدن
یار کی بر مین زرہ ہی دیدہ ہای حور کی

خوش نہون زلفون سی کیون آوارگان دوریار
خلق مین ہی شام صبح عید ہی مزدور کی

دوربین آنکھین ہین بوقت صفائی قلب سی
پاس آتی ہی نظر ہر چیز ہمکو دور کی

کہتی ہین حق حق صدا بیجا نہ ہی منصور کی
چھپ سکین باتین نہ اوس سی شاہد مستور کی

موج می سی دیکھتی ہین ہم تجلی نور کی
پنبۂ مینا بنا بتی چراغ طور کی

گر نظر آجای صورت اوس سراپا نور کی
شمع روشن آنکھ ہو صبح کی کافور کی

قبر مین ہی یاد اوسکی عارض پرنور کی
ہی رگ سنگ لحد بتی چراغ طور کی

آبرو خارون سی پای آبلون نی دشت مین
دار پر چڑہنی سی شہرت ہوگئی منصور کی

ایکدم فرصت نہین ہی کار دبار عشق سی
کٹتی ہی ناکی طرح اب رات بہی مزدور کی

پہنچا پر نور سی اوس مہر کی روشن جو کی — شمع مرقد تنگی بنی چراغ طور کی

بار غم سی زندگی ہی عاشقونکی اسی پری — بوجھہ اوٹھانا خلق مین روزی ہی مزدور کی

کوہی قاتل مین نہ سر اوترا ہماری دوش سی — عرش پر جاتی نہین ہنگار امنصور کی

رنج سی تغییر حالت عاشقونکی کیون نہو — شکل محنت سی بدل جاتی ہی مزدور کی

نیش زن کو اپنی پردیکا نہین ہی کچہ خیال — چار دیواری کہان ہی خانۂ زنبور کی

مثل سلک دُر عزیز اپنی جدا ہوتی نہین — کام آجاتی ہی آخر رشتہ داری دور کی

دل مشبک ہی نہوگا سوز غمکا کچہ علاج — کیا بجہائی کوئی آتش خانۂ زنبور کی

دیکہکر تجکو برنگ یاسمن ہون گل سفید — لعل کی رنگت ہو تیری سامنی بلور کی

ہوگیا تا شرق و غرب اپنا زمانہ مین فروغ — صورت خورشید جیب ستار سی دور کی

سرکشی سی بار غم عاشق اوٹھا لیتی ہین برق
بوجہہ سی گردن یہان جہکتی نہین منصور کی

بحر مین عاشق کو یون فتح باد و شیون چاہیئے — دوست کیا رونی لگی ہر ایک دشمن چاہیئے

خار کی جا آبلون مین خار آہن چاہیئے — بہر دفع درد سر سنگ فلاخن چاہیئے

سرکشی اچھی نہیں ہے وقت شیشی کیطرح
سامنے محتاج کے جھک جائے گردن چاہئے

مے سے تاہے مرغ چہرۂ پر نور یار
ساقیا پھر چراغ طور روغن چاہئے

آرزو ہے تن مشبک ہو نگاہ یار سے
پھر حفظ تیغ ابرو مجکو جوشن چاہئے

کب تلک پیدل پھرین عشق سمند نازمین
اسپ چوبی فرقت جانا مین توسن چاہئے

سرکشی لکو نہین ہے وزراؤن سے سند
سر نہ اس شیشی کو لازم ہے گردن چاہئے

قد موزون کی تصور مین کیون کیونکر نہ شعر
مرغ معنی کی لئے شاخ نشیمن چاہئے

صفحۂ عالم مین شکل گل بلبل تصویر مین
چاہئے گلشن کسی کسکو نشیمن چاہئے

پردہ داری عاشقون پر ختم ہے معشوق کے
خاک بلبل سے بنے دیوار گلشن چاہئے

کیون لگاتا ہے مسی مے سے نیلے ہونگے تمہیں
برگ گل سے لب پہ رنگ برگ سوسن چاہئے

پونچھ کر عارض کو تو رومال اپنا پھینک دے
جیب صبح حشر کو اے مہر دامن چاہئے

غیرت گل ہے وہ گل مین ناتوان ہون خار و خس
چاہئے گلزار اوسکو مجکو گلخن چاہئے

پھینک دے تیر نگاہ ناز او بھی ناز سے
خانۂ تن کی لئے اے یار روزن چاہئے

کشت زار خلق مین سرسبز قسمت ہین قلق

گر پڑی بجلی جو کبہی ہمکو خرمن چاہئی

سب پہ ثابت ہی جدا جب سی کہ وہ مہ پارہ ہے
اضطراب دل سی ہر داغ جگر سیارہ ہے

چشم گریان نہر جاری مردمک فوارہ ہے
اشکو نسی پانی کی چادر دامن نظارہ ہے

سب پہ ثابت ہی کہ وہ خورشید رو مہ پارہ ہے
سیر کو نکلی نہ کیونکر کوکب سیارہ ہے

نازکی سی بل پہ بل ہوتی کمر مین پڑتی ہین
پشت پر بار گران ہی ناف کا پشتارہ ہے

صوم مین گذری اگر دن می پیا کر رات بہر
جام سی افطار کرنا روز کا کفارہ ہے

سالہا مجھکو جہلاتا ہی وہ اک اک بات مین
آمد و شد یار کی گہر کی نہین گہوارہ ہے

عرش و کرسی تہرتہراتی ہین ہماری آہ سی
اند نون ہر ایک ثابت کوکب سیارہ ہے

برگ گل آنکہونکی پردی نکلتی ہی دیدار سی
جیب گل خوشبو سی اپنا دامن نظارہ ہے

باغ عالم مین بلبل غم سمجہہ شادی کو تو
ہر صدائی خندہ گل کوچ کا نقارہ ہے

باغ مین گل ہوائی زلف و روئی یار مین
صورت سنبل پریشان مثل بو آوارہ ہے

دم نکلجاتا ہی سنتی ہی جواب صاف یار
نالہ پیغام اجل پیک قضا ہرکارہ ہے

سامنی آنکہونکی وہ رشک چمن ہنتا ہی برق

دامن گلچین ہمارا دامن نظارہ ہے

وصف ہم موزون کیا کرتے ہین وے یار کے
سہارے اپنے شعر قطعے ہین خط گلزار کے

جان وے دیتے ہین جو مثل شیرین نعرے مار کے
ہوگئے نشا ہرن آہوے چشم یار کے

ہین یہے جوہر اگر مژگان چشم یار کے
آپکو جوہر کرینگے لوگ خنجر مار کے

رشک گل ہین اے گل تر داغ جسم زار کے
دیکھلے دیکھے ہونگے پھول تونے خار کے

اشک کے قطرے ہین گوہر چشم گوہر بار کے
تار مژگان بنگئے رشتے در شہوار کے

مرغ آتشخوار کیون مفتون نہون رفتار کے
نقش پا انگارے ہین رنگ حنا سے یار کے

صاف گرد زنگ سے اہل صفا ہوتے نہین
موے خط جوہر بنے آئینہ رخسار کے

آنکھہ کہلائے جو اوسنے رد گلرو تو گئے
تختہ ہاے گل ہین تختے نرگس بیمار کے

دود آتش بن گئے زلفونکا تصور ہوگیا
اشک اب تھمتے نہین ہین چشم دریا بار کے

جسم قاتل شمع سان نکلا تو لپٹے جان نثار
بنگئے پروانے جوہر یار کی تلوار کے

پڑتی ہے وحشی خصالونکی ترے ابرو پہ آنکھہ
دیدہ آہو بنے جوہر تری تلوار کے

صاحب اقبال غافل اکدم ہوتے نہین
خواب طالع مین بنے ہین طالع بیدار کے

سرکشی شعلی کی ہی عالم مین برگ کاہ سے
ہم فقط باعث ہین تیری گرمی بازار کے

حاجت معمار کیا ہی عاشقونکو حکم دی
بند آنکہونسی کرین روزن تیری دیوار کے

زندہ بام یار تک پہنچین کہان طاقت یہ برق
دب مرینگی بوجہ سی ہم سایۂ دیوار کی

بوسی عاشق لیتی ہین شمع گل رخسار کی
طور پروانونی سیکہی مرغ آتشخوار کی

ریج دربان سی اٹہی احسان ہین جسم زار کے
اکہڑی روانی ہین رخنی تیری دیوار کی

رکہتی ہین معشوق تجکو جانسی اپنی عزیز
مشتری یوسف ہین ای یوسف تیری بازار کے

جس مکان مین تو رہی شہر حلب سی کم نہین
آئینی بنتی ہین تیری پرتو رخسار کے

مرگیا مین سونگہکر بوئی بدن ای رشک گل
چاہئی میری سوم مین پہول تیری ہار کے

کاکل شبرنگ معشوقونکی یہ سرپر نہین
ٹکڑی ہین ابجاہ تیری سایۂ دیوار کے

زلفہای حور کی خاطر عجب کیا خلد مین
ٹکڑی ہٹ جائین تمہاری سایۂ دیوار کے

جان دین کیونکر نہ ای قاتل کہ ہر مرغ جان
دام جوہر دالی تہتی ہین تری تلوار کے

مچہلیان بالونکی ہتی ہین جو بالونکی تلی
دام ماہی حلقی ہین زلف دراز یار کے

ولجلو نکی استخوان کہانی کی خاطر ای ہما
تجھکو آتش گیر لازم ہی عوض منقار کی

چلہ بہر قوس ابرو تار زلف اوڑ کر بنی
پر ہوئی موئی مژہ تیر نگاہ یار کی

اپنی آنکہین عاقبت رشک ید بیضا ہوئین
دیکہہ لی اعجاز یہ ہین حسرت دیدار کی

ہین یہ ثابت قدم گردش مین بہی اے رشک ماہ
آملی ہین اختر ثابت تری سیار کی

وصف مین چوٹی کی جس مین شعر وہ چوٹی کی ہین
سب پہ طرہ کیون نہو مضمون گل دستار کی

کیون نہ اے جان جہان پرہیز عالم سے کرین
دیکہنی والی ہین تری نرگس بیمار کی

دست بوسی کی ہوس رکہتی ہین انگلی ناوک فگن
لب ہماری چاہتی بدلی لب سوفار کی

کاکل پرخم سی عاشق کو خطر مطلق نہین
زہر افسانکی لئی ہوتی ہین دندان مار کی

برج آبی میری نالو نسی گرہ ہی نار کا
چرخ پر تاری شرر ہین آہ آتشبار کی

نیک باطن ظاہر بد پر عمل کرتی نہین
دانۂ تسبیح ہین عقدی مری زنار کی

لطف حسن شمع روشن ہی شب تاریک مین
میری بخت تیرہ ہین باعث فروغ یار کی

کشتۂ تیغ تغافل کو کفن درکار ہی
جان و دل مشتاق ہین از زخم دامندار کی

بات کرسکتا نہین اپنی دہان تنگ سی
حرف گویا قفل ابجد ہین لب اظہار کی

دل شکستہ ہو گئی جن پر مرا سایہ پڑا
آئینون مین بال ہین پرتو سی جسم زار کی

منہہ برستا ہی جو فرقت مین کبہی روتا ہون تری
آنکہ کی پردی ہین دامن ابر دریا بار کے

سکۂ داغ جگر زر ہی جنہونکا زور ہے
شہر مین شہرہ ہی اپنا شور بخت شور ہے

گرد ہین موران خط اوسکی دہن کا شور ہے
چشمۂ شیرین لب شیرین کی آگی شور ہے

میکشی کا تیری ای ساقی جہان مین شور ہے
نشا کا ڈورا جو ہی آنکہون مین سب پر ڈور ہے

نام کو ہین کان آنکہین دیکہتا سنتا ہی کون
گوش گل کر ہین چمن مین چشم نرگس کور ہے

داغ چیچک دیکہکر عارض پہ یون کہتی ہی خلق
کیا تماشا ہی کہ شمع ماہ مین بہی چور ہے

جو کنوان کہودیگا ای دل وہ گریگا چاہ مین
گورکن کیواسطی اک روز آخر گور ہے

کر ہی جو باتین تری ای پری پیکر سنی
جو نہ دیکہی تجہکو آنکہون سی وہ بینا کور ہے

گوش گل کر ہین تری کانون سی کیا تشبیہ دون
کیا تری آنکہون سی نسبت چشم نرگس کور ہے

کہیل تو دیکہو وہ بجہواتا ہی لیکر ہاتہہ مین
دل نہین قبضی مین گویا گنجفی کا چور ہے

کیا دوا سی فائدہ ناسور ہوگا عاقبت
بہر آب تیغ قاتل زخم اپنا چور ہے

انسنی دیدۂ نظر سی کہل گیا ائینۂ حسن
دیکہکر آنکہین چرا لیتی ہو دلمین چور ہے

سامنی خاکِ قدم کی گرد ہی تیغ و نبات
نقش پائی یار پر ہر جا ہجوم مور ہے

کاغذِ بادی کی صورت اوڑتی ہین پیکر سی
عاشقونکو تیغ کا ڈورا تمہاری دوڑ ہے

کیا دل پر داغ کو پیچ و خم گیسو سی ڈر
سامنی طاؤس کی ہر مار پیچان مور ہے

دیتی ہین معشوق اوسنی کہتی ہین جو نقد داغ
زر ہی جنکی قبضی مین عالم مین اونکا زور ہے

سوفی الالم نہین اندہی سی جیتا ہی تو کیا
روئی بیداری نئی کیا بخت خفتہ گور ہے

چاہی چہوٹی کوئی مضمون نہ وقت فکر شعر
باندہی ورد حنا کو سب سی نامی چور ہے

فائدہ شیرین لبون سی بحر عالم مین نہین
موتی اوسمین سی نکلتی ہین جو دریا شور ہے

طوق ہی لی برق چہلا اوس پری کی ہاتہہ کا
ناتوانی سی گلا اونگلی کی گویا پور ہے

رونی کی باعث ملی وس قابل احباب سے
پائی جب چہڑکا تو چونکی بخت خفتہ خواب سے

کیا کدورت دور ہو اہل صفا کی آب سے
جاتی ہی گرد یتیمی کب گہر کی آب سی

آئی گی ہمپر خرابی چشم کی سیلاب سے
پتلیان بہ جائینگی فرقت مین جوش آب سے

بعد مردن قبر پر اوسنی قدم رنجہ کیا — سو گئی جب ہم تو جاگی بخت اپنی خواب سے

پٹیان اوسکی وہ پٹی کی نہین ہم سی کم — باندہ دو زخمونکو میری چادر مہتاب سے

بحر غم مین غرق کرتا ہی خمار شرب مے — کم نہین وہ ران سر ہی حلقۂ گرداب سی

خواب مین بھی یار کو ہمنی کبھی دیکھا نہین — خواب کیسا آشنا آنکھین نہین ہین خواب سے

غرق اوس بحر لطافت کی تصور مین ہوئے — کم نہین جیب تفکر حلقۂ گرداب سی

سوزش دل ہجر مین ونی سی افزون ہو گئے — بنگیا روغن جو آتش کو بجھایا آب سے

ہون وہ بلبل میری آبادی خرابی سی ہوئے — آشیان میرا بنا خار و خس سیلاب سی

چاندنی سی کیا شب فرقت مین ہمکو فائدہ — کب بھلا بخت سیہ روشن ہوا مہتاب سے

زندگانی عاشقونکی سوزش الفت سے ہے — آگ سی زندہ سمندر ہو تو مردہ آب سی

برق سوز غم سی جلتی ہو تو کیون روتی نہین — قاعدہ ہی آگ بجھ جاتی ہی جوش آب سے

روشنی مہتاب مین ہی مہر عالمتاب سے — چاندنی کا کھیت ہی تیری بدن کی آب سے

روشنی مہتاب مین ہے مہر عالمتاب سے — آفتاب اوسکی بہتر ہی کہین مہتاب سے

مرتبہ اعلیٰ ہوا رونی سی پہنچی اوس تلک
ہمکو شبنم نی ملایا مہر عالمتاب سی

دیکھکر جب آینہ وہ گوہر یکتا ہنسا
بہر دیا چاہ ذقن کو موتیونکی آب سی

بحر حسن روی جانان سقدر جوشش پہ ہی
کیا عجب طوفان اوٹہی چاہ ذقنکی آب سی

ڈہکو چہپکی چاندنی سائی سی تیری اے قمر
دہوپ نکلی شبکو عکس روی عالمتاب سی

یہ اگر جانون کہ تیرا وصل قسمت مین نہین
خط پیشانی مٹاوون کی جوش آب سی

مردم آبی فغان کرتی ہین تیری عشق مین
منہ کو آتا ہی جگر اپنا صدائی آب سی

آفتاب داغ دلکی سامنی آئی اگر
دو دہوپ سب چاندنی شعلی اوٹہین مہتاب سی

ڈر نہین غریق عشق کو موج حوادث کا
مچہلیونکو خوف کیا ہی آمد سیلاب سی

گرمی حسن رخ تابان جلتا ہی وہ مہر
دہوپ کا صدمہ نہو کیون سایہ مہتاب سی

ناتوانی نی بنایا صورت دیبا ہمین
اوٹہہ نہین سکتی ہین بیدار ہمین فرش خواب سی

رنج و راحت برق ہین دونون برابر عشق مین
کہل گیا مجکو وصال و فرقت سرخاب سی

وصل پر مین ہوا اوس مہر عالمتاب سی
صبح طالع ہوگئی جب بخت چونکی خواب سی

چین آئیگا مجھی گر دل بیتاب سی
زندگانی میری ہوگی کشتۂ سیماب سی

رہتی ہین سیراب میری اشک کی سیلاب سی
کم نہین ہین داغ بہی اپنی گل شاداب سی

سبزۂ خط سبز ہو جاتی عجب اسکا نہین
نخل قد سرسبز ہو تیری بدن کی آب سی

آب پیکان مین ہوا ہون غرق تا ناوک فگن
کم نہین ہی آئنہ اپنا کف سیلاب سی

صاف دنیا مین کسی کو آپ سی پایا نہین
مین مکدر ہون غبار خاطر احباب سی

میری گستاخی سی سجدہ ہو نہ ای شاہ حسن
ابتدای عشق ہی واقف نہین آداب سی

نام اوس بدمست کا لیتا ہی جو تو زاہدا
کلیان دو چار کر پہلی شراب ناب سی

یاد آجاتی ہی تیغ ابروی خمدار یار
زخم میری لیہ لگتی ہین خم محراب سی

شوق لکھنی کا اوسی ہی ہی لکھی کیا پیش آئی
حرف بہی زیر و زبر ہو جائینگی اعراب سی

تنگ ہین دریا دلی سی ہو گا برق دل
کم نہین عقدہ ہمارا عقدۂ گرداب سی

مطلع

چین جبین بلا ہی ماہتاب کی
گلدام گلگو رگ ہی گل آفتاب کی

بوچھار یون نہ کیجئی تیر شہاب کی
دلکو نہ تاب ہوگی نگاہ عتاب کی

حاجت نہین ہی یار کو تو شراب کی
مے سی کہین زیادہ ہی مستی شباب کی

ای شہسوار دیدۂ بینا سی کم نہین
پتلی ہی پاؤن حلقۂ چشم رکاب کی

ہر عضو فرد فرد کہی گا تمام حال
ہر رگ بدن مین مد ہی ہماری حساب کی

کیا میری عیسی خاک مین گہل گہل کی ملگیا
دیکہی طفل اشک نی صورت شباب کی

راحت ہی رنج ہی اگر امید عیش ہو
شیرینئ حیات ہی تلخی شراب کی

آنکہو نمین وہی یار سی آتی ہی روشنی
تاثیر آفتاب مین ہی ماہتاب کی

ظلمت مین اور نور مین دن رات کا ہی فرق
پیری کی آگی کیا ہی حقیقت شباب کی

کیا کم ہو شور بختی عاشق وصال سی
جاتی ہی کوئی قند سی تلخی گلاب کی

کڑوی جو ہون تجسّس آفت کی ہی دلیل
ہی تلخی گلاب اصالت گلاب کی

پردہ حجاب سی نہین بہتر جہان مین
حاجت نہین ہی آپکی منہہ پر نقاب کی

اعجاز دیکہنا کہ سخن گو ہی چشم یار
عنقا ہی بات اوس دہن لا جواب کی

پہر گزک کیون دل وحشی کو ہم جلائین
فرمایش اونسی کی ہی ہرنکی کباب کی

کسطرح موج تیغ حوادث سی ہم بچین
ملتی نہین دوا کہین زخم حباب کی

آنکھین وہ کہان کی مست زمانی کو کردیا
تو نی بنائی ہستی عالم خراب کی

عیسی کیطرح چرخ چہارم پہ ہی دماغ
کیونکر زمین پہ ہوگی زیارت جناب کی

نفرت سوال وصل سی ہی اسلئی رہے
ولسی نہ اوٹھ سکی گی اذیت جواب کی

تحریر ہی کہ خط ہی ورق ہی کہ روی صاف
بینی راست ہی کہ نشانی کتاب کی

آنکھین سپید ہوگئین اشکونکی جوش سی
بدلی ہی منہ برسنی مین رنگت سحاب کی

آتی نہین خزان گل معنی پہ حشر تک
حاجت نہین ہی زلف سخنکو خضاب کی

ناطاقتی سی دست سبو دستگیر ہے
میرا عصا ہی برق صراحی شراب کی

ہر بوستان مین دھوم ہو میری کتاب کی
لکھنی لگون حکایت اگر تیری باب کی

کیسا وصال ہجر مین ہو جائیگا وصال
حالت یہی ہی جو مری اضطراب کی

تیغ نگاہ ساقی قاتل کی عکس سی
بوتل کو لین یقین ہی جبین شراب کی

گل باغ باغ ہوتی ہین گرد و غبار سی
موج نسیم ہی کہ سواری جناب کی

موزون جو وصف روی عرقناک مین کرون
تو یہ زمین زمین ہو عطر گلاب کی

بی اشکِ دلمین اثر ہو محال ہی
دنیا مین قدر کچھ نہین موج سراب کی

مجکو شراب شیرۂ دندان مار ہی
آتی ہی یاد زلف جو اوس آفتاب کی

اہل صفا کی عقدہ کشائی محال ہی
دریا کی دل مین بہی تو گرہ ہی حباب کی

وہ بادہ کش ہون دست سبو مین ہمارے ہاتھ
ہر موج نفس موج ہوئی ہی شراب کی

دیوانہ مست ساقی بہشت کا ہون مین
زنجیر چاہئی مجہی رگہائی خواب کی

اشکون سی برق خانۂ دل تر بتر ہوا
بر مین مثال برق قبا ہی سحاب کی

کوچۂ یوسف دلدار نظر آتا ہی
ہند مین مصر کا بازار نظر آتا ہی

آبلہ غم سی تن زار نظر آتا ہی
پاؤنکا سر سی مری خار نظر آتا ہی

شب کو جس گہر مین خورشید لقا رہتا ہے
دہوپ سا سایۂ دیوار نظر آتا ہی

آج کل دو رہی ای عیسیٔ دوران تیرا
مہر آگی تری بیمار نظر آتا ہی

ہم بہی تو دیکہین بڑی دہوم ہی تری آگی
کون یوسف کا خریدار نظر آتا ہی

کبہی بازی نہ لگی گنجفۂ دہر کی ہاتہ
جو ہی اس دار مین نادار نظر آتا ہی

سنگ کا ہی سر شوریدہ کو اپنی سودا
خار کا پاؤن خریدار نظر آتا ہے

مر گیا پر نہ گیا دھیان ترا ہی آنکھوں کا
خواب مین دیدۂ بیدار نظر آتا ہے

داغ پر داغ جو کھائی ہین کبوتر کی طرح
طائر روح بہی گلدار نظر آتا ہے

تو نی ہنس ہنس کی جو تلوارین لگائین مجھکو
وہین زخم نمکزار نظر آتا ہے

صورت نقش قدم کون نہین ہی پامال
جو ہی وارفتۂ رفتار نظر آتا ہے

بخدا ایسی لطافت نہین دیکھی ہمنی
بت نہین رشتۂ زنار نظر آتا ہے

ہوش باقی نرہی دیکھہ کی تیری درکو
جو ہی وہ پشت بدیوار نظر آتا ہے

کون پابند سر زلف نہین ہی تیرا
جسکو دیکھا وہ گرفتار نظر آتا ہے

کیا نزاکت ہی قدم اوٹھہ نہین سکتی اوسکی
پاؤن پر رنگ حنا بار نظر آتا ہے

تو وہ یکتا ہی کہ ثانی نہین تیری گہر کا
کب بہلا سایۂ دیوار نظر آتا ہے

جو چہپا پاؤن مین سر اوسنی نکالا سر سی
خار جائی گل دستار نظر آتا ہے

اسکی رفتار سی ہی دور تسلسل ثابت
دائرہ گنبد دوار نظر آتا ہے

کہی محسوس نہو لا کہ تصور کیجیے
روح ہی کب بدن یار نظر آتا ہے

ہوش بیہوشی مین جاتا نہین متوالونکا
صورت عمر روان ساتھ ہی روان ہوتی ہین

پای خم بر سر دستار نظر آتا ہی
سب ثوابت کو وہ سیار نظر آتا ہی

صورت خاک قدم برق اوڑا جاتا ہون
اوس پری کا جو ہوادار نظر آتا ہی

ہاتھ سی جب زلف گرہ گیر نہوگی
جب تک کہ مری پاؤن مین زنجیر نہوگی

مجھکو مرض عشق ہی اللہ پہ چھوڑو
تقدیر سی چارہ نہین تدبیر نہوگی

سر پاؤن پہ رکھنی سی نہ للہ خفا ہو
تا حشر اب ایسی کبھی تقصیر نہوگی

کیون دیکھکی حیران نہون یار کی صورت
تصویر بھی اسطرح کی تصویر نہوگی

رونی سی خطر خانۂ زنجیر کو کیا ہی
طوفان سی بربادیہ تعمیر نہوگی

خط آنی سی جاتا نرہا کچھ مرض دل
تعویذ مین اسطرح کی تاثیر نہوگی

کھچ جائی اگر شکل تو کھچ جائی تمانا
تحریر گلو خامی سی تحریر نہوگی

ای ماہ تری نور سی آنکھین ہوئین روشن
خورشید قیامت مین یہ تنویر نہوگی

زلفونکو لگا دینگی یہ دیوانی ہین پیچان
ای یار تری در مین جو زنجیر نہوگی

خاک درِ جاناں کی ہوس خاک کرین ہم
پیدا کبھی تا حشر یہ اکسیر نہ ہو گی

کچھ زور سی ہو راست یہ ممکن نہین اصلا
کہینچی سی کمان جب تلک تیر نہو گی

جانی کی اگر تمکو شتابی ہی تو جاؤ
اپنی بہی اجل آنی مین تاخیر نہو گی

ہر وقت ترقی پہ ترا حسن ہی اے ماہ
صورت سی مشابہ تری تصویر نہو گی

زندان تصور سی نکل گا وہ یوسف
ظاہر جو مری خواب کی تعبیر نہو گی

کس دلکو نہو گا تری مژگانکا تصور
کس صید کی دل مین ہوس تیر نہو گی

ڈرتا ہون کہ راز دل بیتاب نہ کہلجائے
اسواسطے حالت مری تغیر نہو گی

خاموش رہون ہجر مین یہ مجسی نہو گا
جب تک مری نالونکی تاثیر نہو گی

اوسکا تو غنیمت ہی دم نزع بہی آنا
دیکہین گی اگر طاقت تقریر نہو گی

تلوار مری قتل پہ وہ کہینچ کی تو لے
عبرت نہین ہوینگی جو تعزیر نہو گی

ٹہکرائینگی جب تک وہ مرا سر نہ قدم سی
عزت نہ ملی گی کبہی توقیر نہو گی

دم ابرو خمدار کا اے برق بہرونگا
جب تک کہ روان حلق پہ شمشیر نہو گی

پردۂ زلف کی حاجت تجھی ای یار نتھی
شمع خورشید کو درکار شب تار نتھی

شب مہتاب شب وصل مین درکار نتھی
دھوپ نکلی تھی شعاع رخ دلدار نتھے

کوئی شی میری لئی مانع دیدار نتھے
گلشن عارض محبوب کی دیوار نتھی

دل منصور کی مرنی پہ پھپھولی پھوٹے
خار تھا آبلی مین سر کی لئی دار نتھی

اوسکی دانتونکی چمک نی مجھی بیجان کیا
آب شمشیر تھی آب دُرِ شہوار نتھی

زہر انسانکو امرت ہی جو حد سی گذری
طور پر برق اجل نور ہوا نار نتھے

کسکی طاقت تھی اوسی دیکھ نہ سکتا کوئی
پردہ درکار نہ تھا حاجت دیوار نتھے

کیون سبک آپ نی عالم مین کیا عاشق کو
زندگی خاطر نازک پر اگر بار نتھی

عمر بھر خواب مین وہ سیمبر آیا نہ کبھی
اپنی تقدیر مین یہ دولت بیدار نتھے

یار کی طرح نہ فرقت مین دکھائی صورت
کیون نہ موت آئی اگر شکل سی بیزار نتھے

حلقۂ در کی طرح رہ گئین آنکھین حیران
آینہ تھا مری محبوب کی دیوار نتھی

جو ہی زخم تن عاشق کی لئی ای قاتل
موج زن آب روان تھا تری تلوار نتھی

کم نتھا خار سی ہر بال مجھی وحشت مین
آبلہ تھا سر شوریدہ پہ دستار نتھی

ایڑیان لوگ رگڑتی تہی گلی کٹتی تہی
تیغ کی چلنی سی کم آپکی رفتار نہ تہی

بوسی کیونکر مجہی دیتا دہن تنگ نہ تہا
کیونکر آغوش مین لیتا کمر یار نہ تہی

یاد رخسی شب فرقت مین تجلی دیکہی
شجر طور سی کم آہ شرربار نہ تہی

جن دنون سیر کو وہ رشک چمن جاتا تہا
کونسی ایسی گلی تہی کہ جو گلزار نہ تہی

سرو پامال ہوا کبک پسی ٹہوکر سی
حشر تہا باغ مین ظالم تری رفتار نہ تہی

عمر غفلت مین کٹی آج پہ موقوف نہین
دختر رز مری کس روز بہلا یار نہ تہی

کب غم ہجر مین تابوت نہ آیا در پر
کہو کس روز سواری مری طیار نہ تہی

کسنی اوس مست مئی ناز کو بہکایا تہا
آج وہ آنکہہ نہتی وہ نظر یار نہ تہی

مجہپہ ہر معرکہ عشق مین کیا کیا برسی
کم رگ ابر سی ابرو تری تلوار نہ تہی

دل نالان کی طرح کرتی تہی نالی ای برق
میرتی زنجیر غم ہجر مین بیکار نہ تہی

دل آشفتہ سدا وصل کی تدبیر مین ہی
اوس سی ملتی ہین کوئی دنکو جو تقدیر مین ہی

کیا کرین یار اگر قتل کی تدبیر مین ہی
اوس سی مجبور ہی انسان جو تقدیر مین ہی

کیا بیان کیجئی کیا یار کی تحریر مین ہی | میری کاتب نی جو لکہا وہی تقدیر مین ہے
لب شیرین رخ انور مین نہین ای یوسف | مصری مصر تمہاری قدح شیر مین ہے
تن عریان پہ نہین اوسکی طلای گردن | قبضہ سونیکا مری یار کی شمشیر مین ہے
سنکی جہنکار اوٹہین خواب عدم سی مردی | تم باونی کی صدا پاؤنکی زنجیر مین ہے
لوگ بی زخم زمانیکی موئی جاتی ہین | جوہر تیغ اجل یار کی شمشیر مین ہے
اوسکی زلفونکی تصور مین لہورو تا ہون | نہر فردوس روان خانۂ زنجیر مین ہے
گردش مہر منور سی یہ معلوم ہوا | جان ای عیسی دوران تری تصویر مین ہے
سر سی چلتا ہون تقدیر ہی اولٹی میری | طوق مین پاؤن ہین گردن مری زنجیر مین ہے
زندگی ہجر مین سم ہی مجہی سم ہی امرت | اثر زہر مری واسطی اکسیر مین ہے
سلسلہ زورنکا لاہی دل نالان نی | مثل زنجیر صدا زلف گرہ گیر مین ہے
لوگ کہتی ہین کہ اوڑتا ہی کرہ آتش کا | آگ سی آگ مری نالۂ شبگیر مین ہے
صبح ہو ہوگئی ہی ہجر مین اکثر اوقات | ایسی تاثیر مری نالۂ شبگیر مین ہے
اصل کی نقل مین اوصاف نہین ہین ممکن | کب بہلا نکہت گل غنچۂ تصویر مین ہے

رنج و راحت سی علاقہ دل ظالم کو نہین ۔ خار و گل کب چمن جوہر شمشیر مین ہے

قتل کی بعد عجب رنگ جمایا ای برق
خون تن گل چمن جوہر شمشیر مین ہے

قید کسو اسطی دل زلف گرہگیر مین ہے ۔ در و دیوار کہان خانۂ زنجیر مین ہے

وحی سی کم نہین پیغام اجل عاشق کو ۔ پر جبریل کی تاثیر پر تیر مین ہے

شب فرقت مین عجب کیا جو قیامت آئے ۔ اثر صور مری نالۂ شبگیر مین ہے

دل دیوانہ تری زلف مین پابند نہین ۔ ساق عرش ای گل تر حلقۂ زنجیر مین ہے

لحن داؤد سی کچہ کم نہین گانا اوسکا ۔ معجزہ یار کی ہر تائین تحریر مین ہے

گردش دیدۂ ساقی نی کیا دیوانہ ۔ دور ساغر سی گلا طوق گلوگیر مین ہے

تیری دیدار سی مین آنکہ اوٹہاؤن کیونکر ۔ زلف سی پائی نظر حلقۂ زنجیر مین ہے

دیر تمکو جو لگی مین نہ جیونگا ہرگز ۔ جان کا میری ضرر آپ کی تاخیر مین ہے

تیری رفتار پہ دیوانہ ہی ای کبک خرام ۔ اپنی ہالہ سی قمر طوق گلوگیر مین ہے

ابر سی کم نہین ہی جامۂ آبی ای ماہ ۔ عالم برق تری سونی کی زنجیر مین ہے

چشم داغ سرِ شوریدہ سی مین دیکہونگا | جز جنون اور بہی کچہ اب مری تقدیر مین ہے

نہین ممکن کہ جوان ہی مدد پیر چلے
برق کب مثل کمان زور کسی تیر مین ہے

ہم نہ چہوٹین گی کسی تدبیر سی | ہاتہہ اوٹہایا پاؤن کی زنجیر سی

دل نشانہ ہی نگاہِ یار کا | مل گیا پیکان چوب تیر سی

وہ خفا ہوکر اگر ابرو چڑہائے | کاٹ ڈالون مین گلا شمشیر سی

میری آہِ سرد سی گرتی ہی برف | لکہنؤ بہی کم نہین کشمیر سے

شام دودِ آہ سی فرقت مین ہے | صبح ہوگی نالۂ شبگیر سے

وہ کمان ابرو اگر کہیلی شکار | صید اوڑ کر آئین سو سو تیر سے

ای کمان ابرو نہ رخ تو مجہسی پہیر | عشق مین کہتا ہون تیری تیر سی

برق ابرو کا اشارہ ہوگیا | جل گیا مین سایۂ شمشیر سے

میری آگی قدر زر جاتی رہے | خاکساری کم نہین اکسیر سی

وصف اوسکی شکل کی موزون کئی | شعر میری کم نہین تصویر سی

کیون نہ وقت مین ہون خاموش برق
فائدہ کچھہ آہ بی تاثیر سے

زیادہ رقص سی ہی اوس پریکی چال مجھی
غضب ہین باتین کہ آتا ہی سنکی حال مجھی

رہا فراق مین زیر زمین ملال مجھی
گیا نہ خواب مین بھی یار کا خیال مجھی

عجب رنگ ہی عالم بھی دور چوسری
نئی ہمیشہ سو جھائی فلک نی چال مجھی

کہان وہ عارض عیسی کہان یہ شکل مریض
دکھانا ای گل خورشید زرد گال مجھی

اوٹھا کی آئینہ دکھلا دیا اوسی مین
نہ سوجھی عارض گلگونکی جب مثال مجھی

نگاہ مست سی بیہوش کر دیا تو نی
پیالہ ہاتھہ سی رکھہ ساقیا سنبھال مجھی

سپید ہوگئی رنگت رہی نہ ہوش بجا
دکھائین نشا آئین انکھین جو لال لال مجھی

مثال شمع مرا حال سب پہ روشن ہی
جہان مین کرتی ہی سوا زبان لال مجھی

تصور خم ابرو سی نور چشم نہین
فراق یار مین ہی ناخنہ ہلال مجھی

غم زوال اوٹھانیکی دلکو تاب نہین
مثال بدر نہین چاہیئی کمال مجھی

طلب ہوگی بھی کی ہلتی ہین نزع مین جو ہونٹھ
طلب سوال ہوئی ہین زبان حال مجھی

وہ بات فاسون کہ فرقت مین رنج راحت ہے
ہوی ہین داغ جدائی بدنکی خال مجہی

ہوی ہین موج پریشانی دل وحشی
تمہاری گیسوی عنبر فشانکی بال مجہی

گمان وہم سویدای دل نہ دلمین لا
ازلسی ایگل تری خیال خال مجہی

دکہا کی عارض پرنور یار کہتا ہی
نکالون نقص قمر مین یہ ہی کمال مجہی

نہین ہی یار کی عارض پہ داغ چیچک
کہا جو بدر ندامت ہوی کمال مجہی

فراق یار مین وحشت برستی ہی گہر پر
ہوی ہین روزن دیوار دیدہ غزال مجہی

حرام ہجر مین ہی ساقیا شراب طہور
بہشت مین ہی کیا آپنی حلال مجہی

یقین ہی جان نکلجای جسم سی ای برق
نہو جو یار کی آنی کا احتمال مجہی

جو آئی فکر مین اوس بدر کا خیال مجہی
زمین کو عرش بناؤن یہ ہی کمال مجہی

خدا نی برق کیا کوکب کمال مجہی
وہ مہر ہون کہ نہوگا کبہی زوال مجہی

میسر اوسکا نہوگا کبہی وصال مجہی
جوابسی ہی فزون صدمۂ سوال مجہی

جو آئی آغوش فردوس جسم پر بہین
بجای نہر لبن ہین سفید بال مجہی

سواد چشم نظر آیا چین گیسو سی
ختن مین ہاتھ لگا نافۂ غزال مجھی

عیان ہی حال سی وحشت یہ جوش وحشت ہی
ہوی ہین نقش قدم دیدۂ غزال مجھی

یہ سینکشی مین ہی یاد ابروی جانان
کہ آفتاب نی دکھلا دی ہلال مجھی

سبب بتاؤ کہ آزردہ بی سبب کیون ہو
تمہاری رنجش بیجا سی ہی ملال مجھی

محال ہی کہ چھٹون قید زینت تن سی
نقوش بال و پر اپنی ہوی ہین جال مجھی

تمہاری تیغ کی کہانی سی ہوگئی سیری
ملا نہ اسکی سوا لقمۂ حلال مجھی

کبھی وہ گل نہ سنی گا ہزار نالان ہون
صدائی نالۂ بلبل ہی گوش سی فال مجھی

فزون ہی وہم سی عنقای فکر کی پرواز
دکھائی دینی لگا عرش زیر بال مجھی

وہ استخوان ہون سعادت سمجھ کی دنیا مین
جگہ دی برق ہما اپنی زیر بال مجھی

مسدس

بدلی مہندی کی لہو سی کف پا رنگین ہی
عارض گلسی فزون رنگ رخ رنگین ہی
سبزہ مخمل ہی مجھی خار گل قالین ہے
خال یہ نیل برائی نظر بد بین ہی
قابل مدح بہار غزل رنگین ہے
مصرع شعر نہین شاخ گل تحسین ہے

پھول انگارے ہین شاخ عصائے موسے | ید بیضا مرے گلشن مین کف گلچین ہے

خون کا نام نہین ضعف سے مجھہ مین باقے | ہر گل داغ بدن شاخ گل نسرین ہے

پاؤن رفتار مین آہستہ نہ کسطرح اوٹھاے | بار خون سر عاشق سبب تمکین ہے

یار روتا ہے سرہانے مجھے کچہ ہوش نہین | مشعل طور مری شمع سر بالین ہے

صورت زخم ہے ہنسنے کی جہان مین عادت | درد کا نام نہین شاد دل غمگین ہے

جانکنی فرقت جانان مین ہوا کرتی ہے | تلخ فرہاد کو جینا ہے غم شیرین ہے

نہین ممکن کہ بچے صید دل عاشق کا | چشم صیاد مژہ پر ہے نظر شاہین ہے

رتبہ ہے جوش قصور سے انا لیلی کا | تیرے مجنون سے زیادہ بھی کوئی خودبین ہے

اک نہ اک روز اوسے کھینچ کے لے آئیگا | اثر جذب محبت سے مجھے تسکین ہے

تنگ ہے تنگ تکلف سے تکلف ہے مجھے | عشق مین خلعت عریانی تن تزئین ہے

استخوان کیون نہ جلین سوز درون سے دل کے | شعلہ ہر نالۂ بلبل ہے قفس چوبین ہے

حلقۂ گیسوئے مشکین سے نہین خال عیان | حاکم ملک حبش مالک ملک چین ہے

رشک بلبل دل نالان ہے چمن داغ جگر | تیرونسے سینۂ عاشق قفس چوبین ہے

خواہش وصل مین آرام نہین ہے دن رات / لب پہ ہی حرف دعا اور زبان آمین ہے

ایسی قسمت تو کہان سچ جو کوئی بات کہو / جہوٹ وعدہ ہی تمہارا سبب تسکین ہے

باغ باغ ای گل تر تیری تصور سی ہون / چشم نظارۂ عارض سی کف گلچین ہے

داغ سودا سی نہین چاند کو ذرہ نسبت / مہر بالا ہی کئی درجہ قمر پائین ہے

خلق کہتی ہی کہ ہی آج قران السعدین / مہر اوس ماہ کی سر پر کلہ زرین ہے

پرتو مردمک چشم ہوا خال سیاہ / عکس گیسو تری عارض پہ خط مشکین ہے

تیری انگیا جو سنہری ہی یہ معلوم ہوا / ہر حباب لب کوثر قدح زرین ہے

تیغ قاتل کی تصور مین اوٹھین خاک عدم / بار سر دوش پہ عاشق کی بہت سنگین ہے

نام زلفونکی سیاہی کا رکہا ہی ظلمات / چشمۂ خضر تمہارا دہن شیرین ہے

کر دیا جوشش وحشت نی سبک عالم مین / سنگ کیونکر نہ لگین جرم مرا سنگین ہے

تلخ معلوم ہو آپ اگر تلخ کہین / کس قدر فضل الہی سی دہن شیرین ہے

خال کی مینی جو اوصاف کئی ہین موزون / مجمع نقطۂ ہر شعر غزل پروین ہے

برق دنیا مین نہین کوئی علی سی بہتر

تی

یہی مذہب ہی یہی دین ہی یہی آئین ہے

پختہ ہی عالم مین جو انسان وہ ناکام ہے
نشو کی امید ہی جب تک کہ دانہ خام ہے

میری بیتابی سی مضطر یار سیم اندام ہے
جسم کی رنجیدگی سی روح بی آرام ہے

ابتدائی داغ الفت کا اجل انجام ہے
ہجر مین شمع سحر اپنا چراغ شام ہے

کھیل ہی قاصد قیامت نالۂ خلخال صور
اوسکی بازی گاہ کا صحرای محشر نام ہے

آتش حسرت شراب لالہ گون ہی ہجر مین
داغ سوزان فرقت ساقی مین دلکو جام ہے

تیری چشم و ابرو رخسار سی ثابت ہوا
شاخ آہوی حرم کا پہل سیہ بادام ہے

عیسی دوران ہو تم ای غیرت خورشید حشر
کہتی ہین جو تہا فلک جسکو تمہارا بام ہے

خال نقطہ دائرہ خط ہی الف بینی راست ہے
صاد آنکہین نون ابرو زلف پرخم لام ہے

آسمان گہر کی زمین ہی پستی تقدیر سی
کہتی ہین تحت الثرا جسکو ہمارا بام ہے

کون سے دا ای دل دیوانہ سی واقف نہین
خاص بازار جنون مین اپنی شہرت عام ہے

بیقراری سی مین ہی صورت ریگ روان
آسمان کیطرح گردش مین ہمارا کام ہے

شام وصل یار کی امید کسکو زیر چرخ
دن ہمین پہرنی کی جب تک کہ دشت آلام ہے

چین دل کو اگیا رو با جو خار غمسی مین
آبلہ کا پہوٹ جانا باعث آرام ہے

پہنس گیا راہ محبت مین یہ کہا جسنی قدم
جادہ رشتہ دامن صحرای وحشت دام ہے

وصف لکہتا ہون ہان بتی دلدار کی
کلک ہی مینای می ہر اک نقطہ جام ہے

کیا حقیقت ہی پری کی حور کو نسبت نہین
چاند کا ٹکڑا مرا محبوب سیم اندام ہے

دیکہکر زنجیر تیری دل پہنسی ای سحر حسن
موج دریای لطافت مچہلیونکا دام ہے

ذرہ ذرہ کو خصوصیت ہی اوسکی نور سی
چشمہ خورشید ہی عالم مین فیض عام ہے

دل پہنسایا اوسنی دکہلا کر خط رخسار صاف
مہروانہ ہی ہر اک خط شعاعی دام ہے

آسمان خونباؤن برق دود آہ سی
چاہئی تازہ عمارت کہنہ سقف بام ہے

عشق چشم مست و یاد زلف عنبر فام ہی
آفتاب جام می اپنا چراغ شام ہی

تیرہ بختی سی نظر مین صبح پیری شام ہی
زیست کہتی ہین جسی اوسکا جوانی نام ہے

کہیت اپنی ہاتہہ رہ جائی اسی سی نام ہے
جان دینا عاشقی مین عاشقونکا کام ہے

سب سی اعلی سب سی بالا وہ بت خودکام ہے
کچہہ نہ پوچہو اس سی آگی اب خدا کا نام ہے

موت کی حسرت مین جینا عاشقونکا کام ہی
خواب کا آنا شب غم مین خیال خام ہی

بحر عالم مین و ریانوش ہون مثل حباب
چرخ مینائی مری آنکہونکی آگی جام ہی

اوسنی کہلا مین جو آنکہین ہوگئی رنگت سفید
شاخ نرگس باغ مین شاخ گل بادام ہی

یہ بتاہی تھا صدا اوس آسمان حسن کا
ماہ ہم صورت ہی مہر آسمان ہم نام ہی

تیری شہرت کیون نہ مین پر ای فلک رتبہ ہو
چاند کی صورت ہی تو خورشید کا ہمنام ہے

انتظار یار مین آنکہین ہوئین دونون سفید
میرا ہر موی مژہ شاخ گل بادام ہے

تا فلک پہونچین گی ہم تیری ہوائی شوق سی
آہ دل بہر دل مضطر کمند بام ہے

مین وہ صید ناتوان ہون صید گاہ دہر مین
ضعف سی ہر عضو تن مژگان چشم دام ہے

مست ہین حال مین عاشق مثال ہوشیار
گردش ایام سی ہر دور دور جام ہے

واقعی حاجت روائی کی لئی دل چاہیے
شیشہ ہی ابر عنایت دست سائل جام ہے

پختہ مغز ان جنونکو کام سر سبزی سی کیا
نشو کی امید ہی جب تک کہ دانا خام ہے

مین تڑپتا ہون جو وہ غمگین ہی میری رنج سے
کیون نہ ایذا جسم کو ہو روح بی آرام ہے

چشم پرخون پر تو جام می ہی ہجر یار مین

قلقل مینا سی بزم عیش مین کہرام ہی

الفت شمشیر ابرو موت کا پیغام ہی
کام رکہنا تجہسی اپنا قتل ہمارا کام ہی

عشق گیسو مین خیال عارض گلفام ہی
شمع خورشید فلک اپنا چراغ شام ہی

عشق چشم یار کی باعث مجہی سرسام ہی
عطر نرگس سی ہی خاطر روغن بادام ہی

رنج و غم آغاز بزم عیش کا انجام ہی
دیدۂ خونبار جم میری نظر مین جام ہی

رنج کا باعث وصال دلبر گلفام ہی
روح جبتک جسم مین ہی جسم بی آرام ہی

آفتاب حشر کہتی ہین رخ شفاف کو
اوسکی قطرات عرق کا شبنم گل نام ہی

آنکہہ پڑتی ہی جدہر ہم دیکہتی ہین وہی یار
خلوت خاص جہانمین اوسکا جلوہ عام ہی

یار تک پہنچی کسی عاشق کی طاقت نہین
مجہی اوس بت کا ملا دینا خدا کا کام ہی

اپکی چشم سخن گو سی مجہی ثابت ہوا
صورت لب ساقیا گویا تمہارا جام ہی

رنج ہوتا ہی جہانمین صحبت ناجنس سی
جسم مین جبتک رہیگی روح بی آرام ہی

سہل تحصیل زمین شعر ہی مشکل نہین
جیسی عامل ہم ہوئی ہین یہ علاقہ خام ہی

گرد پہرنا میکدی کی طوف ہی میری لئی
پنبۂ مینای می کا جامۂ احرام ہی

چھپن گیسو سی عیان رنگ رخ رنگین نہین
چشم پر خون صید کی حالت پہ چشم دام ہی

می پلا ساقی خمار رنج سی پاؤن نجات
کشتی نوح غریبان بحر غم مین جام ہی

تیری آنکھون کا تصور نشاہ مین مجکو نہین
صورت کشتی روان ہای می مین جام ہی

دہر مین سبزی عاشق نہو کیونکر محال
مثل تخم سوختہ ہر آرزو ہی خام ہی

رات دن اعجاز دکھلاتی ہی یار و زلف و رخ
صبح عاشق کو ید بیضا ہی اژدر شام ہی

قصہ یوسف زلیخا سی ہوا ثابت یہ برق
ابتدا بد ہو جو الفت مین بخیر انجام ہی

چشم حق بین کو جہان مین کفر سی کیا کام ہی
ہر صنم خانہ نظر مین کعبہ اسلام ہی

سینہ چاکون کو ہمیشہ گردش ایام ہی
دانۂ گندم کو ہر دم آسیا سی کام ہی

طوق گردن حلقۂ ماتم جنون مین ہوگیا
خانۂ زنجیر مین میری لئی کہرام ہی

تاکتی ہین اوسکو جسکی وارث تاک مین
خوشۂ انگور کا عقد ثریا نام ہی

بال لہراتی نہین اوسکی رخ شفاف پر
موج بحر حسن جانان زلف عنبر فام ہی

صورت شبنم اوڑیگی دیکھ کر رخسار سرخ
زرد ہی ای مہروش سونی کی رنگت خام ہی

دل کو عشق نقطۂ خال رخ رنگین نہین
ہم وہ بیکس ہین یہ بیضا مین اپنا دام ہے

سو کھکر لکڑی ہوا ہون غم فراق یار مین
داغ سودا یہ نہین سر پر چھڑی مین شام ہے

بچۂ پر نور مین جب لف لی ہینی کہا
دست موسی ای پری تیری عصا کی شام ہے

حلقۂ گیسو مین پہنکر ہوش اپنی اوڑ گئے
دیدۂ ساغر تری عاشق کو چشم دام ہے

جز غبار دل نہین حاصل کسی کو چرخ سے
خاک جھڑتی ہی ہمیشہ کہنہ سقف بام ہے

دیکھکر قطری پسینی کی اوڑی جاتی ہین ہوش
چشم شبنم عاشقونکو ای گل تر جام ہے

میٹھی نظر ونسی نظر کرای پری کڑوا نہو
باعث نفرت جہان مین تلخی بادام ہے

کم نہو گا تا بمحشر عشق گیسو مین فروغ
صبح تک جلتا رہیگا دل چراغ شام ہے

بوسی ہنس ہنسکر لب زخم دہن سی لیتی ہین
ابرو محبوب ہمکو تیغ خون آشام ہے

یہ مثل ہی اپنی اپنی گھر مین سب ہین بادشاہ
دیکھئے جسکو مکان گور مین بہرام ہے

خط نہین گیسو کی آگی مصحف رخسار یہ
فوج کافر کی مقابل لشکر اسلام ہے

منتزاج

غافلونکو دار ہستی مین نکلکر چین ہے
برق دیوانونکو زندان گوشۂ آرام ہے

ہندسۂ خط مین جو ذکر تن لاغر ہو جاے
لال ہی ہو تو وہین زرد کبوتر ہو جاے

روح تن مین نہ ہی بیخود و مضطر ہو جاے
دیکھی عریان جو تجھی جامہ سی باہر ہو جاے

خاک کندن ہی قدم وہ جو حنائی رکھہ دی
جادۂ تاثیر کف پا سی خط زر ہو جاے

لب جان بخش کی اعجاز جو تو دکھلاے
سنگ اسود کی طرح سنگ سخنور ہو جاے

پھر گلگشت اگر باغ مین وہ گل جاے
نکہت گل سی تن صاف مکدر ہو جاے

تو جو اے غیرت گلزار چلے پھول جھڑین
خاک پر نقش قدم برگ گل تر ہو جاے

چاند دو نکلین جو وہ بام پر آئی شب کو
صبح کو نکلے تو خورشید مکرر ہو جاے

اثر سختی ایام سی کچھ دور نہین
پنبۂ داغ جنون تن کو جو پتھر ہو جاے

عشق رکھتا ہون تمہی کس طرح تجھی الفت ہو
جان دیتا ہون تری دل مین نہ کیون گھر ہو جاے

یاد آجائی اگر آہوئی چشم ساقی
دیدۂ شیشہ بھی دیدۂ ساغر ہو جاے

مردمک پر تو خال رخ محبوب بنے
عکس گیسو مژۂ دیدۂ ساغر ہو جاے

نہ جئین گی تری فرقت مین یہ ہم کہتی تھی
صادق الوعد ہون وعدہ جو برابر ہو جاے

نخل ماتم قد طوبی ہو جو تو ساتھ نہ ہو
چشم گریان بھی سرچشمۂ کوثر ہو جاے

آئی تربت پہ جو وہ ماہ تو عکس رخ سی
چادر ماہ مری قبر کی چادر ہو جائے

بی طلب بوسہ دیا کبھی مجھی شام و سحر
درد دولت سی مرے روزینہ مقرر ہو جائے

آہ سی برق چمک جای شب فرقت مین
دامن ابر مری رونی سی بستر ہو جائے

اونکی دانتونکی تصور مین ہوا ہون لاغر
کیون نہ صحرای جنون کوچہ گوہر ہو جائے

برق گیا گھر مین پڑی رہتی ہو آئی ہی بہار
در میخانہ پہ اب چاہیئی بستر ہو جائے

ہر استخوان ضعف سی عظم رمیم ہے
وہ ناتوان ہون روح بدن سی جسیم ہے

پرہیز رنج صبر دوا دل سقیم ہے
جو ہمکو چاہئی وہی حکم حکیم ہے

آنکھین ہین ساحرہ ید بیضا ہی وہی صاف
لب ہین مسیح زلف عصای کلیم ہی

عاشق پہ تیری چشم ہین گوہر فشانیان
ہر چشم ہجر مین کف دست کریم ہی

محفل فراق یار مین زخمی کم نہین
می عاشقونکو ہجر مین مائی حمیم ہے

چاک جگر کو طاق دعائی حرم سمجھ
قبضی مین ذوالفقار سی گر دل دو نیم ہے

فردوس کوی یار کی دوری مین ہر سحر
موج نسیم شعلہ نار جحیم ہے

اوٹھتا نہین ہی ہولیسی بہی بہر امتحان — پاۓ طلب کریم کا دست لئیم ہی

روز ازل سی خانۂ دل ہی مکان غم — کیونکر اسی اوٹھائین مقیم قدیم ہی

قابل جفای یار کی ہوئین کہان نصیب — اوسکا عذاب ہمکو صواب عظیم ہی

کچھ حاجت لباس نہین اہل فقر کو — دن چادر سفید ہی ہر شب گلیم ہی

نافونسی کم نہین ہین دماغ اہل شہر کی — کیا مشکبار کاکل عنبر شمیم ہی

پرتو ہی جسکی خلق نہین اوسکی ابتدا — حادث بہی اس دلیل قوی سی قدیم ہی

تا مرگ غم نی ساتھ دیا راہ عشق مین — دشمن نہ کہئی اسکو محبِّ صمیم ہی

تاراج ملک دل تری آنی سی ہو گیا — نازو ادا و عشوہ سپاہ غنیم ہی

جور و جفا اوٹھانیکی طاقت نہین رہی — آزاد کر کہ بندہ غلامِ قدیم ہی

دلکی طرح ہدف نہین کوئی اوسکی تیر کا — دیکھا جسی وہ سہم مین میرا سہیم ہی

کیون وا دل گرفتہ نہو بوی زلف سی — غنچونکی واسطی دم عیسی نسیم ہی

غم نعمت جہان سی فقیران عشق کو — قصر بہشت گور سی تکیہ نعیم ہی

ہم پاس اوسکی رہتی ہین پہرتی ہین غیر دور — جبرئیل سی مقرب و شیطان رجیم ہی

عالم کو احتیاج نہین مینہہ کی خلق مین | ہر ایک چشم چشمۂ فیض عمیم ہے

گہرسی نکل کی روی مبارک دکہائی
مدت سی برق آپ کی در پر مقیم ہی

جمتی نہین ہی ران کسی شہسوار کی | کیا شوخیان ہین ابلق لیل و نہار کے
شہرت ختا ختن مین ہی کیونکر ہو یار کے | چوٹی ہی موج نکہت مشک تتار کی
رشک چمن ہی ہاتھ پہولوسی کرتی نگار کے | جالی ہی تار موج نسیم بہار کے
تکتا ہون راہ جوش جنون مین نگار کے | دلکو ہوا ہی آمد فصل بہار کے
سودا پری کی دیو کو ہو آدمی تو کیا | تاثیر ہی یہ سایۂ گیسوئی یار کے
بجلی چمک گئی جو وہ پہا سرک گیا | اللہ ری تڑپ تری گوٹی کی تار کے
روز شمار سی ہی فزون طول موی یار | زلفین بنی ہین میری شب انتظار کے
کندن کیطرح جسم دمکتا ہی یار کا | پہبتی کمر پہ سوجہی ہی سونی کی تار کے
ساقی ہو می ہو جام ہو شیشہ ہو یار ہو | کیفیتین یہ ہین چمن روزگار کے
باہم کیا ہی عشق نی اسلام و کفر کو | تسبیح رہتی ہی مجہی زنار دار کے

افعیٔ زلف یار نی ڈالی ہی کینچلی
ظاہر نہین لڑی گہر آبدار کے

خم کر دیا ہی عارض و گیسو کی عشق نی
مین ہون رکاب الحق لیل و نہار کے

پابند کب سہار رکی ہین بوریا نشین
دیکہی نہین رکاب کسی نی سوار کے

تاثیر نی لبون کی مرا بنا دیا
لذت بدل گئی تری منہہ مین اچار کے

ق

باقی رہا نہ ہجر مین کچہ لطف زندگی
تاثیر ہی یہ افعیٔ گیسوی یار کے

لہرین ہزارون آئین جو لہرائی آب پر
سم ہو گئی غذا جو کبہی زہر مار کے

ق

نکلی وطن سی ہم تو پریشان ہوئی دوچند
دلکو سفر مین یاد ہی گیسوی یار کے

استاد ہی اژدہی مین تو ناگن ہین سیاہ
فرقت مین یار کی مجہی پانی ہی مار کے

مشکل پسند برق یہ اپنا مزاج ہی
جو بات جبر سمجہی وہی اختیار کے

رات دن شام و سحر مشق جفا ہوتی ہے
انس کہتی ہین کسی کیسی وفا ہوتی ہے

دیکہی حالت دل زار سی کیا ہوتی ہے
روح تا دم بوقت سی فنا ہوتی ہے

کار گر کب شب فرقت مین دوا ہوتی ہی
یہ مرض وہ نہین جس سی کہ شفا ہوتی ہے

گھس گئی میری زبان بات یہ پوچھی اوسنے
دردمندونکی تو مقبول دعا ہوتی ہے

داغ دل کہائی ہوئی بیٹھی ہین تیرے در پر
ایسی افتادہ بہی ای ماہ لقا ہوتی ہے

قطع امید نہ ہوتی ہے نہ ہوتا ہے وصال
نہ اجل آتی ہے مجکو نہ شفا ہوتی ہے

ناصحا وکی اولجھنے سے نہین واقف تو
زلف کا پیچ برا ہے یہ بلا ہوتی ہے

نکہت زلف معنبر نفس عیسی ہے
جان آتی ہے ادہر کی جو ہوا ہوتی ہے

ای صنم جذب محبت پہ ہمین دعوا ہے
کہینچ لاتی ہین جو تائید خدا ہوتی ہے

مثل مرجان نہین کچھ بہ رنگ کی حاجت لیکن
اس بہانیسے قدمبوس حنا ہوتی ہے

منہ کو آئینہ سے ہنس ہنس کے چھپا لیتی ہو
صدقے ان آنکہونکی قربان حیا ہوتی ہے

نقش پا ہین گل مہتاب تری پرتو سے
چاندنی زیر قدم فرش کی جا ہوتی ہے

رنگ اوس شوخ کا شوخی سے چوا پڑتا ہے
پاؤن جس خاک پہ رکھتا ہے حنا ہوتی ہے

منہہ سے جس وقت نقاب اپنی اوٹہا دیتے ہین
آنکہہ کی پردے مین پوشیدہ حیا ہوتی ہے

مین جو روتا ہون تو کہتی ہین مجہے ہنس ہنس کر
جو کرے عشق یہی اوسکی سزا ہوتی ہے

ای طبیبو مجہے اللہ پہ چھوڑو للہ
زہر بیمار فرقت مین دوا ہوتی ہے

مددای دست جنون تنکی اوڑادی پرزی
روح پیراہن ہستی سی خفا ہوتی ہے

یہ نئی چال ہی یہ رنگ نیا ہی تیرا
ہاتھہ ہم ملتی ہین پاپوش حنا ہوتی ہی

نہ خوشی وصل کی ہی دلکو نہ غم فرقت کا
وہی ہم کرتی ہین جو اوسکی رضا ہوتی ہے

پر لگین اوڑکی چلون پاؤنکی بدلی سرسی
یہ بلائین تو ابھی اور ہوا ہوتی ہی

تجھپر ایجان جہان جان نہین دیتا کون
پھر عشاق قضا تیری ادا ہوتی ہے

برق چھپاؤگی باتونپہ نہ جاؤ اوسکی
ہم کہی دیتی ہین بازآؤ دغا ہوتی ہے

دیکھی جو زلف یار طبیعت سنبھل گئی
آئی ہوئی بلا مری سرپرسی ٹل گئی

لڑ لڑ مری ہزارون لڑائی پر آنکھہ کی
تلوار اوسکی جنبش ابرو پہ چل گئی

پستانکی یہ نمو نہین ہی شباب مین
شاخ نہال طور انارونسی پھل گئی

آیا خیال ابروو مژگان جو ہجر مین
خنجر لگا جگر پہ چھری دلپہ چل گئی

جاری ہی لب پہ نام علی دلکو جوش ہی
دیگ شراب الفت حیدر ابل گئی

جھونکونسی لال لال تری گال ہوگئی
غازہ نسیم چہرۂ نازک پہ مل گئی

پوچھا اگر کسی نی مرا آ کی حال دل ‏/ بی اختیار آہ لبون سی نکل گئی

سرما مین یاد آئین جو اوس گل کی کہنیان ‏/ لون گلشن زمانہ مین آہون سی جل گئی

مین اضطراب حسرت دیدار کیا کہون ‏/ مثل نگاہ آنکہ سی پتلی نکل گئی

سرما مین مجہکو گرم کیا آفتاب نی ‏/ پنکہا نسیم موسم گرما مین جل گئی

عکس تن عیان ہین اوس دست صاف مین ‏/ شاخ بلور سینہ بہشتی سی پہل گئی

خوشبوی جسم یار سی مہکا مرا بدن ‏/ آئی جو اوس طرف سی ہوا عطر مل گئی

مین گہر مین آفتاب لب بام ہوگیا ‏/ جب دہوپ ہجر فراق مین اوس کی ڈہل گئی

عریان حرارت تپ فرقت سی مین رہا ‏/ ہر بار میری جسم کی پوشاک جل گئی

آنسو شرار آتش دل نی بنا دئی ‏/ آنکہو نپہ آستین بہی کہنی سی جل گئی

بی پردہ وہ شریر ہوا جوش حسن سی ‏/ یکسر نقاب شعلۂ عارض سی جل گئی

لیلی شباب مین وہ ہوا قیس غم سی مین ‏/ دونون کی حسن عشق سی صورت بدل گئی

آگی جو میری عمر کو دی اوسنی گرگٹی ‏/ چنبر کی طرح چہر کی رنگت بدل گئی

کیفیت بہار جو یاد آئی زیر خاک ‏/ داغ جنون سی اپنی طبیعت بہل گئی

اوسکی دہان تنگ کی تنگی نہ پوچھئی
اعجاز سمجھی بات جو منہہ سی نکل گئی

فرقت مین ہم بغل جو ہوا برق کو رسی
حسرت وصال یار کی دل سی نکل گئی

قمر کی وہ خورشید تصویر ہی
گلی مین ستارونکی زنجیر ہی

یہ رنگت ہی اوسکی لکیرونکی جا
ہتیلی مین سونی کی تحریر ہی

عجب کیا جو وہ دشمن جان ہوا
عداوت محبت کی تاثیر ہی

کہان پای جانان کہان میرا سر
یہ طالع یہ قسمت یہ تقدیر ہی

بدنکی اذیت ہی ایذا ہی روح
مرا جرم ہی تیری تقصیر ہی

مرقع کہی کیون نہ عالم تجھی
کہ ہر عضو پر تو سی تصویر ہی

اوبہکر نہ کیونکر چلی وہ پری
سرزلف سی پابزنجیر ہی

کمان سی فلک ہجر مین کم نہین
جو تارا ہی میری لئی تیر ہی

خفا آپ سی آپ ہوتی ہو کیون
بتادو جو کچہ میری تقصیر ہی

نہ کہولو خط اونکا دہڑکتا ہی دل
خدا جانی کیا اسمین تحریر ہی

برا مانینگا ایسی نادان نہین
تری بات کرنیسی توقیر ہے

مری رنج دینی کی پاپی سزا
وہ عاشق ہو مجھپر یہ تعذیر ہے

کمان ہی مجھی چاک جیب سحر
نسیم چمن سحر مین تیر ہے

مسیحا ہی قربان فدا سا مری
لب اعجاز مین سحر تقریر ہے

دکہائیگی سیر عدم زندگے
مری خواب کی خواب تعبیر ہے

نظر پڑگئی جسکی مفتون ہوا
خط یار تعویذ تسخیر ہے

مرض کو تمارض سمجھتا ہی یار
جو غش آئی کہتا ہی تزویر ہے

نمایان ہی قوس قزح ابر مین
مسی پر لکھوٹی کی تحریر ہے

مناسب ہی کچہ کہا کی مرجاؤ برق
یہی درد فرقت کی تدبیر ہے

درد فرقت سی اگر مرجاؤن تو کیا دور ہی
پاس ہی پیک اجل میرا مسیحا دور ہی

دل کسی شی پر کبھی ہولی سی لہراتا نہین
موج دریا سی تعجب ہی کہ دریا دور ہے

آدمی کا ہو جہان جنگل وہان رہتا نہین
مجھسی کوسون عالم وحشت مین صحرا دور ہے

نام ہی ملک عدم کا جای امن و عافیت
حادثات عالم ہستی سی عنقا دور رہے

جب سی اوسکی گہر گیا ہون پانؤ پہیلا تا نہین
خلد مین بیٹہا ہون لیکن نخل طوبا دور رہے

کونسا دل ہی کہ جسپر یہ اثر کرتا نہین
نالیکی نزدیک کیا عرش معلا دور رہے

مانگتا ہون غیر کی آگی جو مین جام شراب
ساقی پیمان شکن کہتا ہی مینا دور رہے

ڈہہائی تن کو بہی وہ دیکہنی آتا نہین
میری گلشن سی مرا سرو تمنا دور رہے

ناحق اپنی پاؤن توڑی یہ نہ سمجہا را ہ دا
وہ رگ جانسی بہی ہی نزدیک کعبا دور رہے

وہ جو آتا ہی کبہی کہتا ہی مجہسی بار بار
ہم ٹہر سکتی نہین ہین گہر ہمارا دور رہے

مجہکو پاس آشنا طوفان ہوا رو تا ہون نہین
موج زن ہی بحر غم وہ دُر یکتا دور رہے

خال کی صورت نظر آتی ہین سب تارے سیاہ
کیون نہو تیرہ جہان وہ ماہ سیما دور رہے

پاس بیٹہی آنکر ممکن نہین ممکن نہین
اوسکو بہولا کون کہتا ہی وہ فتنا دور رہے

بی جنون کیفیت سیر چمن مطلق نہین
مجہکو سودا ہی جو سر سی داغ سودا دور رہے

برق مرتا ہی خبر کو تو نہ آیا اوسکی پاس
دور ہی تجہسی رہا ای رشک مسیحا دور رہے

آنکھین پھر جاتی ہین مجھ سی بھی اگر پھرتا ہی
چکر آتی ہین مرا ہجر مین سر پھرتا ہے

آندھیان چلتی ہین آتی ہین ہزارون ہچکیا
کہ بگولی کیطرح آہ سی گھر پھرتا ہی

اوسکو سیارہ کہی یا کہین نہ زمین پر عالم
صورت شمس و قمر آٹھ پہر پھرتا ہے

جوش رقت سی ہوا ہجر مین اندھا لیکن
میری آنکھون مین وہی نور نظر پھرتا ہے

نقطی سی گردش پرکار کو معلوم کیا
داغ سودا سی یہ ثابت ہی کہ سر پھرتا ہے

توبہ ہم توڑ کی پھر میکدی کو جاتی ہین
دخت رز کا چمن دہر مین گھر پھرتا ہے

ملگئی خاک مین اوس سرو کی رفتار سی خلق
آدمی چل نہین سکتی ہین شجر پھرتا ہے

بند لب ہون لب شیرین سی تو ہون پر ایگل
کب دل عاشق مجروح جگر پھرتا ہے

جا نہین جان نہین ہجر مین دم ہی لب پر
نامہ بر دیکھئی کب لی کی خبر پھرتا ہے

جو گیا کوچی مین اوس بت کی نہ آیا تا حشر
گھر سی اللہ کی ہی کوئی بشر پھرتا ہے

سیکڑون پشت بدیوار نظر آتی ہین
منھہ ترا جسطرف ای رشک قمر پھرتا ہے

زیر ابرو ترے آنکھون کو نہین ہی گردش
گھر یہ وہ ہی کہ یہان وزن در پھرتا ہے

مرتی ہین عشق مین ناصحی ہین دیکھین کیا ہو
نہین معلوم کہ یہ رستہ کدھر پھرتا ہے

دل دیوانہ کی جرات ہی بانسی یا ہم
کوچۂ زلف مین بی خوف و خطر پہرتا ہے

یاد رفتار ہی اوس رشک قمر کی مجھکو
کبک ہر وقت مری پیش نظر پہرتا ہے

دیکی سر درد سرِ عشق لیا ہی مینی
یہ بہی سودا کبہی ای رشک قمر پہرتا ہے

ناز کی مانع رفتار ہی اللہ اللہ
ہاتہہ سی تہامی ہوئی یار کمر پہرتا ہے

تجکو ای خانہ نشین دیکہہ لیا ہی جسنی
دشت مین برہنہ پا خاک بسر پہرتا ہے

پہر تسکین یہی سمجہاتی ہین دل کو ہر روز
قاصدِ تیز قدم شام و سحر پہرتا ہے

کون ایماہ خریدار نہین ہی تیرا
راتدن مہر لئی ہاتہہ مین زر پہرتا ہے

جو کہا ہی وہی واللہ کہیگا تا حشر
برق کب بات سی ای رشک قمر پہرتا ہے

داغ فرقت دل و جگر مین ہے
پہول گل کا مری سپر مین ہے

مجہکو گردش ہی یار گہر مین ہے
جی وطن مین ہی تن سفر مین ہے

ناف و موی کمر نہین باہم
تار خطِ نظر گُہر مین ہے

سامنی پہر رہی ہی آمد یار
شور محشر مری نظر مین ہے

سبزۂ خط نہین ہی عارض پر ۔ عکس باغ جہان قمر مین ہی
بن گیا غم سی صورت دیوار ۔ میرا بازو تمہاری در مین ہی
عارض صاف پر نقاب نہین ۔ دیکھ آئینہ اپنی گھر مین ہی
چشم گریان مین ہی تصور یار ۔ برق پوشیدہ ابر تر مین ہی
نشاۂ کیونکہ ہرن نہ آنکھہ کی ہون ۔ اوسکی وحشت مری نظر مین ہی
تجکو بی پردہ ای پری دیکھی ۔ ایسی طاقت کہان بشر مین ہی
گر پڑین گی نہ کھول پٹکی کو ۔ دل ہمارا تری کمر مین ہی
لوگ اوسکی شکم کو یہ کہتی ہین ۔ آئینہ یار کی کمر مین ہی
دیکی نسبت لگاؤن داغ اوسی ۔ یہ صفائی کہان قمر مین ہی
تیرہ ہی آہ سرد سی میری ۔ زنگ آئینۂ قمر مین ہی
عکس عارض نہین ہی سینی پر ۔ آئینہ مہر کا سپر مین ہی
کم نہین ہین دہان سی پر غنچی ۔ برگ ہر اک زبان شجر مین ہی
معجزہ تیری چال ہی ای سرو ۔ تاب رفتار کس شجر مین ہی

اشک جاری ہین دشت غربت مین
اندنون حکم بحر و بر مین ہے

جسکو دیکھا وہی نظر آیا
اوس سوا کون میری گہر مین ہے

ناف کیسی مہک رہا ہی جسم
عطر دان آپ کی کمر مین ہے

جسکو دیکہا خدا کو بہول گیا
سحر ایسی بت تری نظر مین ہے

نہین سیب ذقن سی خال عیان
تخم اختر تری ثمر مین ہے

تیری دانتونکی آگی ہی سیٹے
آبداری کہان گہر مین ہے

اشک جاری ہین وصل مین ای برق
بحرین مین ہون یار بر مین ہے

پہلی بازو کی ہر اک سیراب ہی
واہ کیا تیری بدن مین آب ہی

ہر گل داغ جنون شاداب ہی
دل مرا پایا ہی زہرہ آب ہی

چادر مہتاب فرش خواب ہی
ہر گل توشک گل مہتاب ہی

سوز غمسی داغ دل شاداب ہی
بہر گل وحشت مین آتش آب ہی

آنسوونسی تا بگردن آب ہی
طوق گردن حلقہ گرداب ہی

اوس زنخدان مین دل بیتاب ہی ۔ چاہ یوسف معدن سیماب ہی

موج زن بحر شراب ناب ہی ۔ دور ساغر حلقۂ گرداب ہی

دیکھنہ کر اوس ماہ کو بیتاب ہی ۔ ہر ستارہ قطرۂ سیماب ہی

موی سر ہر ایک موج آب ہی ۔ بال کی بھوری نہین گرداب ہی

ماجرائی بیقراری اسمین ہی ۔ خط ہمارا ماہئی بی آب ہی

گور گھر ہی موت جینا بحر مین ۔ دھوپ سایہ خاک فرش خواب ہی

ترک اکل و شرب ہی آب و طعام ۔ رخت بیداری فراش خواب ہی

بحر عالم سی نکل سکتی نہین ۔ ذورۂ گردون ہین گرداب ہی

رشتۂ الفت ہی تار ساز عشق ۔ نغمہ باتین چھیڑنا مضراب ہی

بحر ہستی مین نہین ہرگز قرار ۔ دیکھہ ہر بیدل سوار آب ہی

ہی ضعیفونکو بہت تھوڑا سا رنج ۔ ایک قطرہ مور کو سیلاب ہی

موج زن فرقت مین ہی دریا ہی اشک ۔ ماہی گردون بھی غرق آب ہی

کم نہین اکسیر سی ترک ہوس ۔ دل کا مرنا کشتۂ سیماب ہی

کچھہ حسینونسی نہین حاصل ہمین
نام کو گوہر مین اَیدل آب ہے

مانی رہین ہی نقش پای یار
خاک اس مہملی کی خاطر آب ہے

خاکساری سی جِلا پاتا ہی دل
خاک آئینی کی خاطر آب ہے

دیکھتی ہین آفتاب روی یار
دل نہین ای برق اضطراب ہے

شرم سی آتی نہین ہو آشنا کی سامنی
ای بتو جاؤگی تم کیونکر خدا کی سامنی

گنگ ہی مُنھ سی لب معجز نما کی سامنی
خشک لکڑی ہی عصا زلف رسا کی سامنی

پستی ہی عاقل و داناکو گردش چرخ کی
سارہ نی ایک سی ہین آسیا کی سامنی

خاک ہی کُندن تری رنگ طلائی کی حضور
گرد ہی اکسیر تیری خاک پا کی سامنی

داغ ہی بوٹونکی بدلی اور عریانی لباس
جامۂ گل چاک ہی تیری قبا کی سامنی

کشتیِ ہستی عالم کی حقیقت کچھہ نہین
لطمۂ امواج دریای فنا کی سامنی

شکل نامحرم کو بھی شبہۂ کہلانا حرام
دختر رز آئی کیونکر پارسا کی سامنی

داغ دارونکو دم عیسی پیام مرگ ہی
کب ٹھہرتا ہی چراغ ای دل ہوا کی سامنی

خط کی بدلی مجکو لیچل قاصد اوسکی حضور
میری مشت استخوان پہنچا ہما کی سامنے

جو سعادتمند ہین یکسان ہین اونکو نیک و بد
استخوان سبکی برابر ہین ہما کی سامنی

حال دل کہنا کسی سی بندگی عادت نہین
شکوہای بت کرونگا مین خدا کی سامنی

شکل آئینہ کسی سی پہرتی ہین کوی منہہ
نیک و بد سب ایک ہین اہل صفا کی سامنے

عشوہ و ناز و ادا و غمزہ و جور و جفا
رہتی ہین آٹہون پہر کس کس بلا کی سامنے

اوس کمان ابرو کی مژگانکی نشانہ ہو گئی
خاک تو وہ بنگئی تیر قضا کی سامنی

عشق عارض سی مرا سینہ نہین ہی چاک چاک
مہر ہو جای کتان اوس مہ لقا کی سامنی

جنکی قبضی مین جہان ہی ای بادشاہ حسن ہی
دست بستہ وہ رہین دزد حنا کی سامنی

بحر الفت مین نہین کوی کسیکا دیکہہ لو
ڈوبتا ہی آشنا ہر آشنا کی سامنی

جور تیری چیز کیا ہین میری دلکی روبرو
ہین جفا ہین کیا بلا میری وفا کی سامنے

سرمۂ چشم ملک ہی خاک آنکہونکی حضور
گرد ہی کحل الجواہر خاک پا کی سامنی

دم نکل جاتا ہی تن سی ناز جب کرتا ہی تو
کیا قضا کی قدر ہی تیری ادا کی سامنی

بسکہ ہی دلکو ہوای نکہت گیسوی یار
بیٹہتا ہون کوی جانانکی ہوا کی سامنے

میری حیرت نی وصال یار دکھلایا ہی برق
آئینہ مین بنگیا اوس خود نما کی سامنی

سر مرا کٹ جائیگا حاجت روا ہو جائیگی
تیغ قاتل مجکو محراب دعا ہو جائیگی

سنگ پارس ہونگی ٹہوکر سی تمہاری ای صنم
خاک رہ ہر ہر قدم پر کیمیا ہو جائیگی

ای بت نازک چمن مین خرمن گل کو نہ رونا
ہر رگ برگ گل تر خار پا ہو جائیگی

گمرہان عشق آخر راہ پر آجائینگے
جستجوی کوی جانان رہنما ہو جائیگی

ماجرای گریۂ فرقت اگر لکھنی لگون
موج دریا سطر خط ای دلربا ہو جائیگی

پیتیا ہی کعبۂ دلکا سویدا چشم سی
اوسکو خاک سنگ اسود طوطیا ہو جائیگی

وہ سنہرا رنگ ہی تیرا کہ کندن گر دہی
خاک پر پرچھائین تصویر طلا ہو جائیگی

ہاتھ پر پروانہ ہونگی بلبلین ای شمع رو
آتش گل آتش رنگ حنا ہو جائیگی

مصحف رخسار پر جب دم پسینا بہ چلا
مثل جدول صاف تحریر طلا ہو جائیگی

پہنچیگا اوج سعادت پر تری آئینی برق
روح مشت استخوان تن ہما ہو جائیگی

بہر نخلِ عشق اشکونکی روانی چاہیئی
ہر شجر کی واسطی دنیا مین پانی چاہیئی

منصفی ای یوسف خورشید ثانی چاہیئی
جان جان تو ہی تجھی کیونکر نہانی چاہیئی

آمد آمد یار کی ہی شادمانی چاہیئی
ہر چراغ داغ دلسی گلفشانی چاہیئی

چاہتا ہی شک سب سی بدگمانی چاہیئی
پاسبان یار کی بہی پاسبانی چاہیئی

ضعف نی آخر نہان آنکہونسی سب کی کر دیا
ہم وہ عاشق ہین کہ ہمکو لن ترانی چاہیئی

آرزو جینی کی بہر عشق ہی ایجان جان
آپ پر مرنیکی خاطر زندگانی چاہیئی

داغ دیتا ہی جو دلپر جان لیکر پاس رکہہ
ای پری میری بہی کچہ تجکو نشانی چاہیئی

صفحۂ رخسار ہی جائی سرِ خطِ قطر
ایسی مصحف کی لئی ایسی فشانی چاہیئی

بحر مین پیری جوان کی واسطی درکار ہے
بہر طفلِ اشک فرقت مین جوانی چاہیئی

موی مژگان پر یہی لازم ہی اوسکو بہر میل
مردمِ حور و ملک کی سرمہ دانی چاہیئی

آنکہون مین اوسکا تصور ہی ولیکن کسطرح
نخلِ قد یار کی تہالی مین پانی چاہیئی

خاکسارونکی مکانمین آئی کیونکر وہ حسین
ماہ کی منزل کو برج آسمانی چاہیئی

جام کی می سی مری جامی کو افشانی کرو
می کشونکی پیرہن ایسی جامہ دانی چاہیئی

تجھکو بے سایہ نکرتا خلوت مین کیونکر خدا
جسقدر الفت ہو اوتنی بدگمانی چاہیے

کیون نہ تو خورشید سے اعلیٰ ہوا اے رشک قمر
نقش اول سے فزون تر نقش ثانی چاہیے

تو وہ ہے تجھکو بناتے وقت صانع نے کیا
خاک ہو اکسیر کی سونے کا پانی چاہیے

ہو کے عریان دیکھلے اپنا بدن اے سبزہ رنگ
اور کیا تجھکو بھلا پوشاک دھانی چاہیے

رنج راحت کا سبب ہے عالم ایجاد مین
بہر صندل آدمی کو سرگرانی چاہیے

رحم اے طوفان اشک چشم دریا بار رحم
جسقدر مٹی ہو بس اوتنا ہی پانی چاہیے

میری اشکون کی سبب سے ہو گیا ہے انقلاب
فی الحقیقت ورنہ زیر خاک پانی چاہیے

منہہ چھپا کر یار کہتا ہے خدا پر کچھہ نہین
اپنی عاشق سے تجھے سبکو لن ترانی چاہیے

بھیجتا ہون اوس فلک رتبہ کو لکھہ کر خط شوق
برق مجھکو طائر عرش آشیانی چاہیے

گردون سے آب چشم تمنا بلند ہے
دیکھو حباب پست ہے دریا بلند ہے

عالم کی خاکسار و نہین رتبا بلند ہے
سر سے ہماری نقش کف پا بلند ہے

مضمون سرو قامت بالا بلند ہے
کیا فکر برق شاعر غرا بلند ہے

سرکش مآل کار کو ہوتی ہین سرنگون — جہک جائیگی جو گردن مینا بلند ہی

ای ساکنان عالم بالا حذر کرو — ولسی فراق یار مین نالا بلند ہی

روتا ہون مین نشان مژہ کی خیال مین — تیرون فلک سی اشک کا دریا بلند ہی

شہرت ہی لامکان تلک اوس بحر حسن کی — سیپی سی آب گوہر یکتا بلند ہی

کیا آگی میری عشق کی رتبہ ہی حسن کا — اوس سرو قد سی نخل تمنا بلند ہی

بزم بد مین اپنی دل وچشم دیکھئی — مینای می سی ساغر صہبا بلند ہی

عالم مین ہمہ چشم ہوئی ہی فروتنی — مانند ابر جسم سی سایا بلند ہی

پہرتا ہی اپنی بام پہ کیونکر وہ رشک ماہ — پہنچی ہی چاند عرش معلی بلند ہی

اہل عدم کو فوق ہی اہل وجود پر — بال ہما سی شہپر عنقا بلند ہی

وہ ناتوان ہون لیٹون جو بستر پہ ہجر مین — سمجھین یہ لوگ صورت دیبا بلند ہی

سنتا ہی کون نالہ و زاری عندلیب — گلشن مین شور خندۂ گل کا بلند ہی

شہرت ہی خال عارض انور کی تا فلک — اوس نجم بخت قمر کا ستارا بلند ہی

ادنی مقام وسعت کونین کو سمجھہ — کرسی سی بہی فقیر کا تکیا بلند ہی

گہر مین بہی آپ چہپ سکین گی کسطرح
دیوار ہای خلد سی طوبا بلند ہی

جیسی جلالی مین ہی زمین آسمان کا فرق
جای خضر سی جای مسیحا بلند ہی

موقوف منزلت نہین رفعت پہ خلق مین
کعبی کا آسمان سی رتبا بلند ہی

افتادگی ضرور ہی وسعت کیواسطی
کس کوہ سی جہان مین صحرا بلند ہی

سر رکہ کی پای یار پہ حاصل کرینگی وصل
بوسی لبون کی پائینگی پایا بلند ہی

تحت الثرا مقام ہی زلف دراز کا
چوٹی سی آسمان کی طرّا بلند ہی

تابہ نہین ہی مہر فلک دود آہ سی
اپنا یہ داغ تیرہ سودا بلند ہی

رخ ہی کہ آفتاب ہی نیزی جلوہ گر
قامت ہی یا قیامت کبرا بلند ہی

ای برق تیز دست علی کا نہین ہی کون
ہاتہون سی سبکی ہاتہ خدا کا بلند ہی

جوش وحشت کا تقاضا ہی کہ دل خون کیجیی
دشت مین روشن چراغ نام مجنون کیجیی

آنکہین دکہلا کر پریشان زلف شبگون کیجیی
لائی سر پر بلا افسون افسون کیجیی

وصف اوسکی عارض گلگون کی موزون کیجیی
توسن فکر روان کو اپنی گلگون کیجیی

عشق مین اوس غیرت لیلی کی دل خون کیجئی — اپنی خاک تنکو جسم روح مجنون کیجئی

وصف دندان و لب خوش رنگ موزون کیجئی — لعل کی معدنسی پیدا در مکنون کیجئی

جسطرح ہو اوس پری پیکر کو مفتون کیجئی — خلق مین رہ جاوی افسانہ وہ افسون کیجئی

پہر حفظ داغ عشق زلف شبگون کیجئی — اژدر موسی کو مار گنج قارون کیجئی

دم نکلتا ہی دکہا کر شکل مفتون کیجئی — جان جاتی ہی علاج جان محزون کیجئی

چودہوین کا چاند وہ چودہ برس مین ہوگیا — کس زبان سی وصف حسن روز افزون کیجئی

چشم پوشی دوست سائل سی نہین کرتی کرم — جام خالی پر بہری شیشی کو واژون کیجئی

تا بکی گردش خرابات جہان مین مثل جام — بیٹہہ رہئی خم مین تقلید فلاطون کیجئی

زر جو وہ مانگی بہا دیجی زمین کو مثل خس — جوش سی اشکونکی پیدا گنج قارون کیجئی

اوس گل تر کو دوپٹا لال اگر درکار ہے — چادر مہ کو لہو سی اپنی گلگون کیجئی

عارض انور دکہا دیجی شب مہتاب مین — ماہ کو اپنی داغ روئی گردون کیجئی

یہ نیا مضمون ہی دیجی قدسی صحبت یار کی — سرو ناموزونکو اس مصرعسی موزون کیجئی

برق کہنا مانئی لازم ہی تہوڑا ضبط بہی

تن

اپنی ہاتھونسی شب غم مین تب اٹھون کیجئی

ہجر مین اوسن شمع روکی مر چلے
نام روشن عاشقی مین کر چلے

ہجر مین ہم روتی روتی مر چلے
جام عمر اشکونسی اپنا بھر چلے

صندلی رنگت جو دیکھی مر چلے
لیکی دنیاسی یہ دردِ سر چلے

بزم عالم مین ہمین گردش رہے
عمر بھر ہم صورتِ ساغر چلے

جور ساقی یہ اوٹھا سکتی نہین
چپکی ہم بیٹھی رہین ساغر چلے

غرق بحر اشک ہون طوفان ہے
کشتیِ عمر روان کیونکر چلے

دی دہن کی بوسی جاتی جام مے
ساقیا اب ساغر کوثر چلے

کاوش مژگان جو آئی ہمکو یاد
برچھیان دلپر چلین خنجر چلے

عہد سلطانِ جنون ہی کیون نہ اب
سکۂ داغ دل مضطر چلے

گریۂ و غم کی بھی طاقت نہین
کاروبار عشق اب کیونکر چلے

دھجیان اوڑتی ہین دست عشق سے
خاک رخنت دامن محشر چلے

معجزہ دکھلائی گر عیسیٔ عشق
ساتھ قاتل کی تن بی سر چلے

مہر وہ مشہور ہی تا شرق و غرب
کیون نہ شکل نیر اکبر چلے

کیون نہ وا انونکی طرح ہم نا پسین
آسیای چرخ جب سر پر چلے

جس جگہہ بیٹھی ہوئی ہم سنگسار
جب چلی ہم سیکڑون پتہر چلے

داغون نی قارون نبایا زیر خاک
لیکی سر پر اپنی گنج زر چلے

برق او سرور وانکی بندی ہین
حلم سی جسکی درخت اکثر چلے

جان و دین ہم داغ ایک اگر کم ہو جائے
بخل عاشق پہ فدا ہمت حاتم ہو جائے

خلق مین رنگین خلق سی عالم ہو جائے
خاتم جم ہی تواضع سی جو قد خم ہو جائے

تیرہ ایجان جہان آنکھو مین عالم ہو جائے
روز عشرت تیری جانبسی شب غم ہو جائے

تجہکو ای مہر لقا دیکھہ کی بیدم ہو جائے
نالۂ دل نفس عیسی مریم ہو جائے

جب عیان صبح کو وہ نور مجسم ہو جائے
گوہر شبنم گل نیر اعظم ہو جائے

جو تجہی دیکھی وہ ای رشک پری خم ہو جائے
سامنی تیری سلیمان بہی خاتم ہو جائے

تو وہ خورشید زمین ہی جو دکہادی چہرہ
گل خورشید فلک قطرۂ شبنم ہو جائے

گلشن دہر کی ای حور حقیقت کیا ہی
بن تری خلد مجھی خانۂ ماتم ہو جائے

مرثیہ ہو مجھی گانا جو سنوں فرقت مین
بن تری بزم غنا مجلس ماتم ہو جائے

پانی پانی عرق شرم سی ہوں کیوں نہ حسین
تو وہ گل ہی کہ تجھی گل دیکھ کی شبنم ہو جائے

دیکھ کر طول شب ہجر دعا کرتا ہوں
وصل کی روز سی بھی عمر مری کم ہو جائے

شوخی رنگ سی ای غیرت گل دور نہین
رشک یاقوت تری ہاتھ مین نیلم ہو جائے

آتش رشک سی تیری لب دندانکی حضور
دہن غنچہ مین چھالا در شبنم ہو جائے

درہ بخشش سی نہین اہل کرم کا نقصان
دخل کیا نیر اعظم کی ضیا کم ہو جائے

دیکھ کر پھولونکو انگارونپہ لوٹون بیکل
بن تری گلشن فردوس جہنم ہو جائے

کم نہین ملک سلیمانسی وصال ساقی
گردش جام مجھی حلقۂ خاتم ہو جائے

بڑہ کی دونی ہو پریشانی عاشق ای برق
شانہ سی موی سر یار اگر کم ہو جائے

ہر زبردست جہان پیش محبت زیر ہی
آہوی وحشی خصال یار سی پر شیر ہی

معدن یاقوت مٹی کا نظر مین ڈھیر ہی
کسقدر لعل لب جانانکی رنگت سیر ہی

پیاس مین آب بقا آب دم شمشیر ہی
زخم کا بہوکا ہی عاشق زندگی سی سیر ہے

ابر ہی مطرب ہی می ہی باغ ہی جنت سرشت
اب تو ای ساقی فقط تیری کرم کی دیر ہے

سنگریزی ہی لعل ہین عکس لب گلرنگ سی
پرتو ذاتی سی ہر جا موتیونکا ڈھیر ہے

تیری زلفونکی تصور سی یہ سودا ہو گیا
میری آنکھونمین زمانہ ای پری اندھیر ہے

ذکر قمری کی صدا آتی ہی اب تک کان مین
آپکی آزاد کا ای سرو جسکا ڈھیر ہے

لالہ من کی سل ہی پتہر کی مرا سینہ نہین
ضعف سی ہر حال لوہیکا بدن پر سیر ہے

جز ہنر عالم مین کچہ مجکو نظر آتا نہین
عیب پوشی میری جامی کا جہانمین گہیر ہے

تیری آنی سی جہان ای گل ہوا ہی باغ باغ
دامن باد بہاری پیرہن کا گہیر ہے

آہوی حرص ہوا کیونکر نہ بہاگی دور دور
نیستان ہر بوریا ہی جو گدا ہی شیر ہے

برق ساٹر پون نی کیون چہپایا ہی کیا آہ سیاہ
اس اندہیری رات مین آیا نہ وہ اندہیر ہے

فلک نی داغ دیی لالہ زار کی بدلی
لئی خزان نی چمن سی بہار کی بدلی

نہ دیکہون حور کو مین اوس نگار کی بدلی
نہ لون بہشت کبہی کوی یار کی بدلی

یہی نشان سواری ہی اوس گل تر کا
گلال اوڑنی لگی گا غبار کی بدلے

وہ رحم دل ہون کہ سو بار دلمین آتا ہی
ہزارون نالی کرون مین ہزار کی بدلے

اجل کی آنی سی کچہ کم نہین ترا جانا
فراق مجکو ہوا احتضار کی بدلے

نہ دن کہا ہی خدا اوس صنم کی دو رنگا
اجل ہی آئی شب انتظار کی بدلے

وہ فاتحہ کو جو آیا یہ ہوگیا روشن
چراغ مہر ہی شمع مزار کی بدلے

یہ گہل گیا ہون غم عشق سی کہ بعد فنا
کفن مین تار ہی جسم نزار کی بدلے

لپٹ گیا جو شب وصل ہنسکی کہنی لگی
گلی کی ہار ہوئی آپ ہار کی بدلے

نہ جائیگا کبہی مرنی پہ جوش اشکو نکا
بنی گی نہر ہماری مزار کی بدلے

جلا کی خاک کیا برق آتش غم نے
پڑی ہی راکہ کی ڈہیری مزار کی بدلے

اشک خونین آنکہ سی نکلی جوان و پیر کے
تیر ہر دلکو ہوئی نالی مری تاثیر کے

گرد برق طور ہی اگی تری تنویر کے
چاند سورج چہری ہین پاگلی تصویر کے

چاہی تدبیر بچا انکو ہی ہین تقدیر کے
یہ بڑی تقصیر ہی قائل نہون تقصیر کے

چاندنی سی کم نہین جلوی تیغ تیر کی — نور جیب صبح صدقی گرد دامنگیر کی

جوش وحشت مین جو بس حسرت سی ٹوٹا — مردمک بن گئی دانی مری زنجیر کی

عکس رخ کی نور افشانی سی اینٹا دل گن — بنگئی تارے سینے مین روزن تیر کی

بجلی جا سکتا ہی کب صید مراد وصل یار — لخت دل نالو مین پیکان بنگئی ہین تیر کی

خاکساری نی زر خالص کیا ہی خاک کو — رو دیان اپنی نظر مین نسخی ہین اکسیر کی

گردشون نی مجکو پابند سلاسل کر دیا — میری چکر بنگئی حلقی مری زنجیر کی

مین گنہگار محبت بال بال اچھو رہون — تار موی زلف ورد ہی ہین ہی تعزیر کی

ای کمان ابرو مجھی دریای غمسی پار کر — کشتئ تن مین لگا مستول اپنی تیر کی

جور قاتل بڑہ گیا میری دعا سی اندنون — اوڑ کی آیا جذب دل نی پر لگائی تیر کی

قوت بازو عدو کو جانتی ہین اہل دل — طائر جانکو پر پرواز پر ہین تیر کی

جو کڑی ہین چرخ سی اونکو ضرر مطلق نہین — آسیا سی پستی ہین دانی کہان زنجیر کی

صحبت کامل سی ناقص بہرہ ور ہوتا نہین — جوہر شمشیر کب ہین میان مین شمشیر کی

قاتل عالم نقاب ابرو خمدار ہی — کام لیتا ہی وہ قاتل میان سی شمشیر کی

صبح کو اوٹھہ کر جو وہ خورشید طلعت دیکھلے
ہاتھہ ہون جوش صفا سی دو ورق تصویر کے

مجھکو جھوٹا جانکر سچ کا یقین کرتا ہون مین
بہر عاشق سحر ہین فقرے تری تقریر کے

کروٹین لیتی ہی لیتی صبح ہوجاتی ہی روز
یاد آتی ہین مجھی پہلو تری تقریر کے

کام کچھہ کسب ہنر آتا نہین ادبار مین
زنگ سی جوہر عیان ہوتی نہین شمشیر کے

قاتل عالم تری پوشاک کا عالم ہوا
میان نی پیدا کئی جوہر تری شمشیر کے

قاصدونکی آنی جانی سی محبت بڑہ گئی
اوس پری کی خط نہین یہ نقش ہین تسخیر کے

بعد مرجانیکی آئی دامن صحرا کی یاد
قبر سی نکلین گی ہم جیب کفن کو چیر کے

فیض نیسان کرم سی بیزبان تک سیر ہین
رزق پہونچاتا ہی رازق منہہ صدف کا چیر کے

چوندہیا جاتا ہی تری سامنی پیر فلک
دیکھتا ہی عارض انور کو آنکھین چیر کے

رنج طبع یار ہی دلکو نہایت ناگوار
نالی کوسون بہاگتی ہین نام سی تاثیر کے

طالع برگشتہ سی ای برق ناسخ کیطرح
صاعقی گرتی ہین مجہپر آہ بی تاثیر کے

قاتل لباس قاتل محشرخرام ہے
تیغ قضا حسام بدنگا نیام ہے

عبرت کی جا عمارت منعم تمام ہی — زیر زمین گہر ہی نہ در ہی نہ بام ہی

جس رہ دو زمی نہ پہچی کہانا حرام ہی — شوال ہو تو سمجہین کہ ماہ صیام ہی

می کیسی ناگوار طبیعت طعام ہی — بی آپ کی حلال بہی ہمپر حرام ہی

رخسار یار صبح بنارس سی کم نہین — شہر اودہ کی زلف سیہ فام شام ہی

دنیا مین بات کرنیکی مہلت کسی ملی — ہستی سی تا عدم سخن ناتمام ہی

خم کردیا ہی ہمت عالی نی زیر چرخ — کیا سر اوٹہاؤن پست بہت سقف بام ہی

گویا نہال وادئ ایمن ہی وہ نہال — اعجاز ہی کلام دہن مین کلام ہی

ساقی کی دیکہنی کی تمنا ہی کسقدر — تار نظر نظارے کو ہر خط جام ہی

روشن ہی کیا زمین تری روی صفا — دور سپہر ہالۂ ماہ تمام ہی

اوس سرو قد کی سر پہ یہ زرین نہین کلاہ — شاخ نہال طور مین سونیکی شام ہی

انجام مین سمجہتی ہین شیشی کو نوحہ گر — مردیکی کہوپری ہی نظروںمین جام ہی

خورشید داغ دیکہکی ہوجائیگی سفید — رنگ طلائی رخ پر نور خام ہی

کنگنکی دست یار مین کیا لیجی ہاتہ مین — ہر وونکو سونا ہاتہ مین کہنا حرام ہی

مرنا ملال فرقت ساقی مین عیش ہی
پھرتی نہین ہین انکھین یہ گردش جام ہی

ہنستا ہون پر بی ثباتی قصر زمانہ
دیوار قہقہہ مری نظرون مین خام ہی

غیرونکو تیری بزم مین جانا نصیب ہو
کہتی ہین جسکو گور ہمارا مقام ہی

سنتی ہین نام انکہ سی دیکھا نہین کبھی
اپنی گردش سی جام عمر روان دور جام ہی

جاری ہی برق بادمین اوس کی بجرا شک
گرداب جو ہی ہالۂ ماہ تمام ہی

اوسکی زلفون مین گذار شانہ ہی
بیکل اپنا استخوان شانہ ہی

معجزۂ زلف سر جانانہ ہی
کفچۂ ثعبان موسی شانہ ہی

گرد شمع عارض جانانہ ہی
طوطئ خط جانسی پروانہ ہی

جب سی اوس لیلی کا دل دیوانہ ہی
قصۂ مجنون مرا افسانہ ہی

جان جاتی ہی نہ کیونکر جان دون
ای پری رو تجہہ دل دیوانہ ہی

چاک دل ہین سب جہانمین تیرہ بخت
زلف شبکو احتیاج شانہ ہی

خالی کرتا ہی تری زلفونمین دل
خانۂ زنجیر ماتم خانہ ہی

زلف کا سودا ہی سودا دیکھنا — سخت دیوانہ دل دیوانہ ہے

جام دی بہر بہر کی مجھکو ساقیا — جب تلک خالی مرا پیمانہ ہے

مردے اوٹھ بیٹھین اگر کہی لگون — شہپر خواب اجل افسانہ ہے

اشکو نکی تھتی ہی مرجائنگی ہم — جیتی ہین جب تلک آب و دانہ ہے

زرفشان افشانسی ہی اوسکی جبین — خانۂ محبوب دولت خانہ ہے

ایک کی بدلی خدا دیتا ہی دس — اصل خرمن فی الحقیقت دانہ ہے

دل لبالب ہی شراب عشق سی — قلقل اپنا نعرۂ مستانہ ہے

اس زمین سی حسن کا اوٹھا عمل — غزل کا ناظم کی خط پروانہ ہے

تخم غم ہی عشق خال روی صاف — نخل ماتم آپ کا دیوانہ ہے

پتلیان ہین حلقونسی پیش نظر — چین گیسو چین کا بتخانہ ہے

بہ گئی موج تبسم موج سے — لب نہین اوس مست کا پیمانہ ہے

عشق دندانکا ثمر ہی داغ دل — تخم نخل غم گہر کا دانہ ہے

روشنی کی راتکو حاجت نہین — عارض انور چراغ خانہ ہے

انہار کہتا نہین ہی علم شوق ۔ حرف الف ابجد طفلانہ ہے

کون ہی ای برق جودا ہی نہین
منزل دنیا مسافر خانہ ہے

رستم ہی جی طریق محبت مین چھوڑ دے ۔ کوہ الم وہ ہی کمر کو توڑ دے
ممکن نہین کہ راہ محبت کو چھوڑ دے ۔ گردون ہزار عاشق صادق کو توڑ دے

بن جائی نہر مارسی تاثیر مین زیاد ۔ بالو نسی وہ نہا کی جو پانی نچوڑ دے
چیچک کیطرح غم سی سراپا ہون آبلہ ۔ مڑ جائی باگ وہ جو ادہر باگ موڑ دے
ممکن نہین وصال مین لگی شکن رہے ۔ تو شیشہ شکستہ کو چاہی تو جوڑ دے

سرمی سی اور تیز زبان مژہ ہوئے ۔ انکہونسی طوطیا ابہی کہئی تو جوڑ دے
اشکو نہین خط کو لکھہ کی روان سوئی یار کر ۔ کاغذ کی ناؤ بحر محبت مین چھوڑ دے
یون لوٹتا ہون بحر مین اوس بحر ناز کے ۔ جسطرح کوئی مچھلی کو خشکی مین چھوڑ دے
انسان کیا جو منہہ نہ کہائی وہ رشک مہر ۔ چشم فلک کو حسرت دیدار پھوڑ دے
سنتی نہین ہین نالہ بلبل ہزار حیف ۔ بہری بنی ہین کان گلونکی مروڑ دے

ملتا ہی برق کب ثمرِ نخل آرزو
کسطرح کوئی سیب ذقن تجکو توڑ دی

بچا پایا اجل سی سحر ہو گئی
شبِ غم سمٹ کر سپید ہو گئی

اجل سی مہم غم کی سر ہو گئی
سرِ شام اپنی سحر ہو گئی

وہ صورت جو مدِ نظر ہو گئی
تصور سی پتلی قمر ہو گئی

ہوا آج ثابت برِ نخل طور
کہ پستان قامت ثمر ہو گئی

اوٹھاتا ہی جو آدمی پر پڑی
بہر حال اپنی بسر ہو گئی

گذر جاتی ہی شب بری یا بھلی
شبِ ہجر آخر سحر ہو گئی

حسینوں مین تمیز ممکن نہین
نہان موی سرین کمر ہو گئی

بہت تنگ ہی کلفت تن سی روح
گران دل کو گرد سفر ہو گئی

شروعِ غم ہجر مین جان دی
سرِ شام اپنی سحر ہو گئی

اوڑاتی ہی اونکی طرح میری خاک
ہوا بہی ادہر کی ادہر ہو گئی

وہ نالو نسی سر پر اوٹھالی زمین
کہ مردونکو میری خبر ہو گئی

نہ بھولوں بھی اوسنی کیا ہمکو یاد
بہت آہ دل بی اثر ہو گئے

چمن مین جو وہ کھیل کھلا کر ہنسی
معطر نسیم سحر ہو گئے

یہ آتش فشان ہین لب لعل یار
کہ ہر بات اونکی شرر ہو گئے

نگاہون نی غربال سینہ کیا
خدنگونسی چھلنی سپر ہو گئے

مسی نی بڑہائی لبوسینکی نمود
دہوان آتش لعل تر ہو گئے

نہ اوٹھی قدم چادر ماہ سی
دوپٹی سی دُہری کمر ہو گئے

جھکا بار پستان سی چلنی مین قد
انارونسی خم شاخ تر ہو گئے

وہ گریان ہین وہ جو فرقت مین برق
رگ ابر مژگان تر ہو گئے

مائل فریاد وحشیون ہم اگر ہو جائنگی
آہ آتش بار سی تاری شرر ہو جائنگی

عکس انکا وہ تصور سی اگر ہو جائنگی
قصر ہائی چشم و دل سونیکی گھر ہو جائنگی

پھر زیور وقت زینت سیم و زر ہو جائنگی
چاند سورج ای قمر شمس و قمر ہو جائنگی

دیکھنی والی بھی پنہان کرینگی آنکھ سی
جمع ہو کر پیرہن تار نظر ہو جائنگی

شوق زینت ہی تو دیکھو چشم خون آلود کو
لال مہندی کیطرح پائی نظر ہو جائینگے

اسقدر شیرین ادائی سی بھرے ہیں پور پور
استخوان اوسکی بدن میں نیشکر ہو جائینگے

جوش وحشت مین نکالین گی اگر دلکی غبار
ہم زر داغ جنون سی گنج زر ہو جائینگے

خاک مین گڑ جائینگی خجلت سی گل تیری حضور
تھالی نخلونکو چمن مین گنج زر ہو جائینگے

نامراد اوس سرو کی نشو و نما ہوتی ہو دو
نارپستان نخل قامت مین ثمر ہو جائینگے

حسن کو انسانکی کھوتی ہی کثرت حسن کی
مانع رفتار جانان موی سر ہو جائینگے

ای پری رو لعل لب کی وہ سخن ہین آبدار
کان اہل بزم کی کان گہر ہو جائینگے

بیکسونکا بھی خدا ہی باز آؤ ای صنم
آہ دلکی اکدن ظاہر اثر ہو جائینگے

جب شکن دل مین پڑی باہم نہین ہی ربط کے
رخنی جو الفت مین ہین آخر کو در ہو جائینگے

وصل عاشق بی تکلف زینت معشوق ہے
ہاتھ میری طوق عنقائی کمر ہو جائینگے

جامہ زیبی ختم ہی تم وہ پری ہو ای پری
آستینونسی تمہاری ہاتھ پر ہو جائینگے

نالہائی عندلیب دلکو وہ سنتی لگا
مرغ لب کو یاد سب بلبل کی گہر ہو جائینگے

عشق ی لطف و رنج مین ہی یادگر یک اجل
راہی ملک عدم شام و سحر ہو جائینگے

ہر سری کیواسطی رکا رہی ہیکان برق
آہ دل کو مرغ دل لخت جگر ہو جائینگی

صاف ہو جاؤ نہ دوزخ قیامت ہوگے
خاک اوڑائینگی بہت ہم جو کدورت ہوگے

تا قیامت نہ کبھی تاب اقامت ہوگے
حشر ہوگا قد بالاسی قیامت ہوگے

آسمان تازہ عیان آہونسی ہونگی غم مین
ہم بنائینگی زمینین جو کدورت ہوگے

جان ہم وصل کی تدبیر مین دینگی ایجان
منھہ نہ دکھلائینگی اسکی جو نہ صورت ہوگے

خواب دنیا کی خیالونکو بہلا دیتا ہی
موت سی عاشق رنجیدہ کو راحت ہوگے

ہڈیان پائی ہما بعد فنا کیا ممکن
سگ جانانکو میسر یہ سعادت ہوگے

شور یوسف کا سنا کیجئی بازاری ہے
کسطرح کہئی کہ اسطرح کی صورت ہوگے

ہمت عالی بخشش کا تقاضا یہ ہی
مال دنیا ہی دنی پر نہ قناعت ہوگے

پیر نابالغ گردونکی جفائین کیا ہین
اسمین جو ہو نہ کبھی ہمسی اطاعت ہوگے

چلی ورگاہو ہمین باندھین ہین قطر کرنی پر
دیکھی آپکی کس روز زیارت ہوگے

منعما بوجھ بڑہانی سی تجھی کیا حاصل
تیری سر پر یہ تہ خاک عمارت ہوگے

صدمۂ روح ملال بدن مضطر ہی — رنج ہوگا تمہین مجکو جو اذیت ہوگی
کم نہین شربت دیدار سی تسکین کو خیال — شب غم مین مجہی تصویر عنایت ہوگی

پای اقدس کا اثر وہ ہی کہ وقت رفتار
کیمیا خلق کو خاک در دولت ہوگی

باغ ہی یار ہی اوٹہی ہی گہٹا ساونکی — گا کوئی تازہ غزل نغمہ سرا ساونکی
مر گیا دیکہکی فرقت مین گہٹا ساونکی — نبگئی تیغ قضا موج ہوا ساونکی
پہر گئی سامنی آنکہونکی ہوا ساونکی — گہٹ گئی گریۂ عاشق سی گہٹا ساونکی
کیون نہ پوشاک ہو برسات مین اودی — سبز کرتی ہی درختونکو ہوا ساونکی
فصل باران مین برستا ہی لہو بی ساقی — ابر شمشیر ہی فرقت مین گہٹا ساونکی
پہر وہی باغکی سیرین ہین وہی جہولی ہین — پہر اٹہی قبلی کی جانب سی گہٹا ساونکی
جام دین ہم تمہین تم ہمکو پلاؤ ساغر — وہی بوندین ہین وہی سرد ہوا ساونکی
پہر وہی پاؤن مین پہونسی لگائین مہندی — رت دکہاتی ہی پہر ہمکو خدا ساونکی
پہر وہی جہولی ہی پینگ ہی جلسی ہین — مانگتی رہتی ہین نزانت دعا ساونکی

وہی پوشاک ہو رنگین تمہاری بر مین
پھر سنہی ساری زمانی مین ہوا ساونکی

پھر وہی کوئلین کوکین وہ پپیہی بولین
گائین غزلین وہی پھر نغمہ سر ساونکی

وہی پکوان تلی جائین وہ ٹپکین پھر آم
سیرین پھر دیکھین وہی عشق ربا ساونکی

برق کیطرح نہ پھولین ہین نہ ہم بھولین گی
جھولین یاد آتی ہین ایام لقا ساونکی

رات کو بھی ہوا یار فراموش مجھے
تاری گنواتی رہی یاد در گوش مجھے

دونون عالم یہ ہوئی غم سی فراموش مجھے
ہوش اونکی بھی اوڑی دیکھکی بیہوش مجھے

مین سنون بات کسی کی یہ کہان ہوش مجھے
کر دیا پنبہ غفلت نی گران گوش مجھے

موسم جوش جوانی ہی کہان ہوش مجھے
نشاء عشق ہوا بادہ سر جوش مجھے

بیعت ساقی میکش مین کہان ہوش مجھے
چاہئی دست سبوئی می سر جوش مجھے

کھل کی چلنی جو لگی نوک زبان شمشیر
شکل گل زخم نسی قاتل نی دی گوش مجھے

بار احسان سی جھکا سر جو اوتارا سر کو
واہ کیا خوب کیا تمنی سبکدوش مجھے

آنکھین آغوش سی ملین عشق مین نظارہ کو
باتین سنی کو گل زخم ہوئی گوش مجھے

دہن زخم کی صورت نہین چھپتا غم دل
سوز بانو سی فزون ہی لب خاموش مجھی

مین وہ میکش ہون گزک ہی غم مار گیسو
کیون نہ میخوار کہین زہر بلا نوش ہی مجھی

کوئی مجھسا نہ ملیگا یہ تمہین یاد رہی
نکرو گوشۂ خاطر سی فراموش ہی مجھی

مٹ گئی آج ہوس لگکی گلی ملنی کی
گور ہی بعد فنا صورت آغوش مجھی

جور راحت ہین جو دو بوسہ لب شیرین کا
نیش زنبور بھی ہی بہر عسل نوش مجھی

اور کیا مرنی مین اب اس سی زیادہ ہوگا
زندہ در گور رہون کہتی ہین کفن پوش مجھی

مجھسا عاشق بھی نہوگا کہ مین نی دو الا
سر بکف وہ ہون کہ کہتی ہین کفن پوش مجھی

تیرہ بختی سی بڑہا اور بظاہر رتبہ
صورت کعبہ کیا غم نی سیہ پوش مجھی

بعد مردن بھی ہوا نی یہ ہواداری کے
لی اوڑی بنکی ہوا وار سر دوش مجھی

رشک سی پاؤن بھی کٹتی ہی کبھی تربت پر
وہ پری گور سی دیکھی جو ہم آغوش مجھی

جھوٹی اقرار سنا کیجئی جھوٹی قسمین
یاد کرتا ہی وہ کب وعدہ فراموش مجھی

کان کو حسرت نظارہ رہی آنکھو نسی
آنکھ کہتی ہی نہ سننی کو ملی گوش مجھی

تن مشبک ہی خدنگ نگہ جانان سی
لوگ کہتی ہین نہ نا بنکی زرہ پوش مجھی

بوجہ دیتا ہی تو سامان ہی عطا کرتا ہی | بار سر مینی اوٹھایا جو دی دوش مجھی

جامۂ تنگی تہ خاک اوڑا ئی پڑ ی

بعد مردن بھی ہا برق وہی جوش مجھی

مخمس

اوٹھاؤ سر نہ کبھی جوش شرمساری سی | رہی خون جو انہین سوگواری سی

ابھی ہو زرد تن زار بیقراری سی | وہ سبزہ رنگ جو ہو سرخ بادہ خواری سی

سفید بال یہان ہون سیاہ کاری سی

بہ تنگ آکی نہ کیون زندگی سی منہہ موڑین | سراس ملال سی کب تک فراق مین ہون رین

تباؤ دیکھکی ہم ہاتھہ کب تلک جوڑین | جہٹک و بیٹھی کی تہ کرکی آپ کیہ چہوڑین

بڑھا ہی شوق ہم آغوش اس کناری سی

بشر کیواسطی نخوت کبھی نہین زیبا | کہ امتحانکی جا ہی یہ خانۂ دنیا

رہی خیال ترقی مین بھی تنزل کا | بلند ہو تا تو پستی عزیز کر لینا

کہ آفتاب کا رتبہ ہی سر گذاری سی

نہ چین بعد فنا بھی ملا ہمین دم بھر | عجب بلا مین تہ خاک بھی دل مضطر
حواس سیانونکی جاتی رہی یہان آکر | یہ کس پریکا تہا سایہ ہماری مرقد پر

نہ نکلا سورۂ جن بھی زبان تا رسی

عیان ہی سارنی مانی یہ حال طبع سلیم | نہ پاس یار ہی کوئی نہ آشنای قدیم
وہی سمجھتی ہین جو لوگ ہین عقیل و فہیم | ثنا ہی راہ روی کی تو از پی تعظیم

اوٹھا ہی مصرع شمشاد میری کیارسی

فراق یار مین بہاتی نہین ہی کوئی شی | برنگ دیدۂ پرخون ہی دل کو ساغر سی
جگر سی سینی سی اوٹھتی ہین شعلی پی در پی | زبان سی آہ نکلتی ہی فرط گریہ سی

بجہا یا کرتا ہون آتش کو اشکبار سی

کرا ہون معرکۂ عشق و غم مین ستم سی | کہلی ہین جوہر دانی جہان پر میری
یہی نکلتا ہی ہر وقت منہہ سی بند گی کی | کسی کا خنجر ابرو نہ نرم دل پہ لگی

گرا رہ ہوکی مین ڈرتا ہون زخم کاری سی

بشر کو خوب نہین ہی تشخص بیجا | مآل کار بری چیز کا برا ہی برا

کہلی کا ایکدن آخر کو پردۂ تقوا ‏ ‏ کبہی تو طفل حسین ابرونکو پوچہی گا

بگہار اکرتی ہین شیخی بزرگواریسی

کمال حسن سی خورشید ہی رخ انور ‏ ‏ تمام نور مجسم ہی وہ بت خودسر

نہان نہین ہی یہ راز نہان [illegible] ‏ ‏ دلیل چاہیئ اثبات تار موی کمر

مگر دہن مین بہی حجت ہی اعتباریسی

ہماری حال سی آگاہ حق تعالی ہی ‏ ‏ کہ بندہ خنجر ابرو کا تکنی والا ہی

بنایہ طور نہین آج کچہہ نکالا ہی ‏ ‏ ازل سی نیزۂ مژگانکو دیکہا بہالا ہی

کہلا ہی آنکہ کا منہہ شوق زخم کاریسی

بلا جو آئیگی عاشق پر اوسکو ٹالی گا ‏ ‏ خدا کی فضل سی کوہ الم اوٹہالی گا

خوشی سی زخم جگر معرکی مین کہالی گا ‏ ‏ تمہاری تیغ کا بل یہ گلا نکالی گا

کہلین گی سرکی ہی جوہر تو جان نثاریسی

کمال سوز غم دلسی صبح و شام جلے ‏ ‏ ہمیشہ پہولونسی فرقت مین داغ کہا کی پہلے

پیام بر کف افسوس کسطرح نہ ملے ‏ ‏ کشادگی نہین خط لیکی کس روش سی چلے

چمن مین پیک صبا تنگ ہی سواری سی

ملال و غم سی بہروسا مجھی نہین دم کا | گرا ہی ضعف مین سر پر تو آسمان غم کا
اوٹہا ہی خلق مین طوفان چشم پرنم کا | بڑہا کی زلف رسا کو نہ برق وش چمکا

گھٹا نہ ابر مژہ ابر نو بہاری سی

یہ غم نہین نہ کسی طرح وہ ملا ہرگز | دیا کبھی نہ کسی چیز کا صلا ہرگز
زبان پر نہ کبھی آئیگا گلا ہرگز | گھٹی کا تار نظر کا نہ سلسلا ہرگز

بڑہائی آبرو اشکونکی آہ و زاری سی

غنیمت آچکی ہی رات جان تک لی لو | گلی لگاؤ مجھی کیون خموش بیٹھی ہو
گرفتہ دل نہ رہو جان جان ہنسو بولو | یہ ہجر ہی شدنی وصل مین تو بوسہ دو

بہت عجیب ہی ہمین امر اختیاری سی

عجب طرح کی اوداسی ہی باغمین بالکل | نہ ہی وہ سرو کا عالم نہ قمریونکا غل
اوگی ہی گہانس پریشان ہین گیسوی سنبل | خزان کی یاد مین برباد ہو گئی بلبل

گلونکی بدلی لڑون نکہت بہاری سی

وہی زبان سی نکلیگا جو کہ زیبا ہو — کمال انس مین لازم ہی اضطراب نہو

جلون نہ تو اُف نکرون مثل شمع انجمن — تمہاری عشق مین جلنی چاہئی دلکو

بہت ہی تنگ ہی یہ حسن پختہ کاری سی

عجیب شعر مین لذت ہی خوش بیانونسی پوچھہ — بیان لطف سخن برق نوجوانونسی پوچھہ

لطیفی قبلۂ عالم کی مدح خوانونسی پوچھہ — مزہ ہی مصرع آخر مین قدر دانونسی پوچھہ

کلام حق کو سنا کر زبان قاری سی

رہین جہان مین سلطان ہند صحت سی — نصیب عمر خضر ہو خدا کی قدرت سی

بزیر پای مبارک رہون عنایت سی — حصول عز و شرف ہو مجھی زیارت سی

دعای برق یہی ہی جناب باری سی

مخمس

پہیر لگا قلب یار کا میرا مقلب القلوب — بدلیگا طور پیار کا میرا مقلب القلوب

جذب ہی اوس نگار کا میرا مقلب القلوب — رنگ ہی گلعذار کا میرا مقلب القلوب

باغ ہی اوس بہار کا میرا مقلب القلوب

کبھی نکیاں قصور رہیا گی لیون تیغ دور دور	جا ہی عشق کا وفور سینی مین دل چور چور
جوش الم سی ہی نرور کہتی ہین دیکہکر طیور	گردش بخت کیا غرور جا ہی ولا ہی حضور

گردش چشم یار کا میرا مقلب القلوب

سینہ ہی زخم سی فگار تن ہی تمام داغدار	روتا ہون غمسی زار زار غمسی حزین ہین غمگسار
جمع ہین سب رفیق و یار سیر کی جا ہی اب کی گار	ہوگئی باغکی بہار جیسی کہلا ہی لالہ زار

دل ہی اولٹ ہزار کا میرا مقلب القلوب

دیو خزان ہی بدبلا نام نہین بہار کا	چمنی کا کہو دیا مزا خاک اوڑاتی ہی صبا
اور بیان ہو حال کیا قہر ہوا ستم ہوا	رنگ چمن بدل گیا تہام لی تو ہی بچا

بلبل بیقرار کا میرا مقلب القلوب

اوسنی دکہا دیا جمال جاتی رہی غم و ملال	شکر مین ہی زبان لال ہجر مین ہوگیا وصال
اب نہین رنج تا ل مجھی سنو بیان حال	گردش بخت تھی کمال سو وہ پلٹ گیا سال

پہیر دی دل ہی یار کا میرا مقلب القلوب

عشق ہی اوس نگار کا کشتہ ہون انتظار کا	ہوش نہین بہار کا تیلا ہی تن غبار کا

خار ہی جسم زار کا زور اثر ہی پیار کا — پہول بنا ہی خار کا داغ ہی لالہ زار کا

رنگ ہی وہی یار کا میرا مقلب القلوب

صدمی ہی ہین سبب گہٹتی ہین غم سی روز و شب — ہجر ہی اتہی غضب ملتا ہی برق حین کب

کیا کہون رنج و تعب جاتی ہین اسی تو سب — شوق بڑہا اوسی سی اب اختر زار کیا عجب

دل نہ گہٹا ہی یار کا میرا مقلب القلوب

مخمس

آگ کیون ہوتی ہو بیند تباؤ صاحب — کسی بہڑکا یا ہی تمکو ادہر آؤ صاحب

سر محفل نہ مجہی داغ دکہاؤ صاحب — شمع عریان کیطرح دل نہ جلاؤ صاحب

اپنی جامی سی نہ باہر ہوئی جاؤ صاحب

رو برو سوختہ جانونکی نہ آؤ صاحب — گرمیان خوب ہین طیش نہ کہاؤ صاحب

اپنی ہی آگ مین جل جائنگی جاؤ صاحب — روی روشن کو نہ داغونسی ملاؤ صاحب

مہر کو آتشی شیشہ نہ دکہاؤ صاحب

شکل شبنم نہ ہمین ہنسکی رولاؤ صاحب — باغ عالم مین چمن تازہ کہلاؤ صاحب

فائدہ باتونسی الفت نہ جتاؤ صاحب
بدن چاف پہ رنگینی دکھاؤ صاحب

قول ہارے ہو تو گل چھلّونکی کہاؤ صاحب

یہ تو معلوم ہی ہمکو ہمین الفت ہی بہت
ناگوار اول بیتاب کو فرقت ہی بہت

شکل دکھلاؤ تمنای زیارت ہی بہت
حلقۂ چشم کو پابوسکی حسرت ہی بہت

آنکھہ مین بہی مع پاپوش تم آؤ صاحب

چشم پوشی نکرو مجکو پشیمان نہ کرو
قصد دل خستگی بی سر و سامان نہ کرو

مجکو بی پردہ تم ای سرو گلستان نہ کرو
ناتوان عاشق شمشاد کو عریان نہ کرو

طوق قمریکا گریبان ہو منگاؤ صاحب

مصرع قد نی عجب کی ہی قیامت برپا
کہ نہین ہوش دل زار کو دم بھر اصلا

تازہ مضمون سنو مجسی یہ ای ماہ لقا
بیت ابروسی مجھی ولولۂ عشق ہوا

چیدہ اشعار جو دیوانمین ہون لاؤ صاحب

اپنی دامن مین چھپا لیجئی ہاتھونکی کڑی
لوگ ہین آج تماشیکی لئی گرد کھڑی

کوئی دیکھی نہ تمہین آنکھہ کسیکی نہ لڑی
کہین بار نظر بد نہ نزاکت پہ پڑی

بال کی اوٹ مین جانا ہو تو جاؤ صاحب

انکھین نرات جلا کرتی ہین مانند چراغ — خار ہی پیش نظر باغ جہان مین ہر باغ

قوس ابرو کی اشارونسی نہین لکو فراغ — تیر مژگانسی تری پہوٹ گئی دیدہ داغ

باغ عالم مین نہ کانٹونسی ولاؤ صاحب

دست نازک چمن دہر مین جوڑا نہ کرو — سنگ فرقت سی دل غمزدہ توڑا نہ کرو

تم شگوفہ نیا باغ مین چہوڑا نہ کرو — لطف غنچہ کی تو یون کان مروڑا نہ کرو

خندہ زن ہو کی گلستانکو ہنساؤ صاحب

چاہئی انکھین کہانی تمہین چشمون کی — ہوش مین آؤ کدہر دہیان ہی کیا سمجھی ہو

تمکو آگاہ کئی دیتی ہین ہم ای خوشچشم — خواب خرگوش سی انکو نہ رقیبونکو چہوو

چشم خوابیدہ کو آہو کی جگاؤ صاحب

تمکو زیبا ہی سب اس سن کہ ہی عہد شباب — حسن وہ رکہتی ہو جسکا نہین عالم مین جواب

بلکہ ان باتونسی دل سینی مین ہوتا ہی کباب — چال اوڑ واچکی اب سامنی پیتی ہو شراب

کبک کو آگ کا کہانا نہ سکہاؤ صاحب

تاکتا ہی چمن و ہر مین ہر ایک شجر
دیر کیون کرتی ہو رستی مین نہین خوف و خطر
گھر کی جانیکا ارادہ ہی جو ای رشک قمر
چشم پوشی نکرو باغ مین ہو پیش نظر

آٹھ نرگس کی ہی جانا ہو تو جاؤ صاحب

آتشین اشک سی ہنس ہنس کی رلاتی ہو ہمین
بی سبب چھیڑ کی ہر وقت ستاتی ہو ہمین
داغ دکھلاتی ہو دن رات جلاتی ہو ہمین
شمع محفل کیطرح جسم دکھاتی ہو ہمین

ساق سیمین پہ نہ پروانہ بناؤ صاحب

در دولت سی بلا لو نہ خفا ہو ساقی
پار بحر غم فرقت سی لگاؤ ساقی
مجکو محروم نہ اس دور مین رکھو ساقی
میکدہ مین تن لاغر مرا لی لو ساقی

بادبان کشتی مے کا جو بناؤ صاحب

جانتا کون نہین مرتبۂ افسر کو
برق سلطان مان کیون نہ کہین لبر کو
بڑھنی دیتا نہین انسان کبھی ہمسر کو
ماہرو سر پہ چڑھایا نہ کرو اختر کو

آسمان پر سی زمین پر تو بلاؤ صاحب

مخمس

فقیر سی بہی ہرگز غرور مینی کیا　　ملال و رنج کو ہر وقت دور مینی کیا

عیان ہی سب پہ جو کار شعور مینی کیا　　جہان مین عیش و نشاط و سرور مینی کیا

جو کچہ کہ کرنا تہا ای رشک حور مینی کیا

بیان شوق دل ناصبور مینی کیا　　کمال نکی مقطع پہ زور مینی کیا

بنا کی حور کو ذکر قصور مینی کیا　　کلام بی ادبانہ حضور مینی کیا

خطا معاف ہو جو کچہ قصور مینی کیا

نہ پوچہو آج جو کار شعور مینی کیا　　معاف جانکی اونکا قصور مینی کیا

قران شمس و قمر کا ظہور مینی کیا　　بغل مین دابکی دونا سرور مینی کیا

وہ پاس بیٹہی تو رنجش کو دور مینی کیا

نہان ہی کس پہ یہ خوش سیرتی طبیعت کی　　ضیائی شمع چہپائی سی چہپ نہین سکتی

عیان ہین صورت خورشید جوہر ذاتی　　صفائی سینۂ روشن سی کہل گئی قلعی

غبار آئینۂ دل کو دور مینی کیا

کمال عجز ہی عالم مین شہرۂ عالم　　ہمیشہ آپکو سمجہا کیا جہان سی کم

یہی خیال رہا عمر بہر مجہی ہر دم
زمین پہ پاؤن تو تہی سر یہی سجدہ مین ہی خم

وہی سمجہتی ہین جو کچہ غرور مینی کیا

عجیب ہوتی ہی تاثیر عشق یار مین بہی
ہر ایک داغ مین ہی شمع نور کی بتّی
غمون نی اور تجلّی تو مجہی بخشی
گرا جو کوہ الم روشنی بڑہی دل کی

صفا سی سینہ و تن رشک طور مینی کیا

گلو سی چاک نزاکت مین تنکو نسبت دین
جو کہہ رہا ہون یہ ہرگز غلط نہین باتین
نکسطرح سی تجہی سخت طبع لوگ کہین
ملا نہ نام بہی نرمی کا سنگدل تجہمین

ہزار بار جگر کو تنور مینی کیا

زمین شعر کا رتبہ فلک سی بالا ہی
تمام شہر مین گہر گہر اسیکا چرچا ہی
بجا جہان مین قول جناب والا ہی
شرف مکانکو نام مکین سی پیدا ہی

جب ایسی مصرع کو بیت السرور مینی کیا

وفور شوق سی مست ہوس بڑہاتا ہون
گلی لگا کی عجب لطف وصل پاتا ہون
حیا سی بس عرق شرم مین نہاتا ہون
خوشی سی گہاٹ مین انگیا کی غوطی کہاتا ہون

کبھی جو ساحل غم سی عبور مینی کیا

یقین تھا جو غم دل سی جان دینی کا	خیال آیا نہ احسان لیجیٔی اصلا
کفن خدا کی عنایت سی مول لی رکھا	جو وہ بھلی ہی سی سُست گورکن مین دیا

جو کچھ کہ کرنا تھا بہر قبور مینی کیا

کمال شرم ہی آنکھونمین دی مروت ہین	فلک خصال و ملک خو پری کی صورت ہین
برای بندۂ مجرم خدا کی رحمت ہین	کبھی سزا نہ ملیگی وہ نیک طینت ہین

وہ خوش تھا وہین اونکا قصور مینی کیا

شروع حسن ہی رونق مین جوانیکی	تصدق اپنی سلیمانکی شعرخوانی کی
فدا ہون قبلۂ عالم کی خوش بیانیکی	ستاری چھوٹ گی منہہ یار جانی کی

جو کچھ کہ کرنا تھا اختر ضرور مینی کیا

مخمس

عجب اپنی برگشتہ تقدیر ہی	نظر مین قد یار شمشیر ہی
کمانونکی ابرو مین تاثیر ہی	پلک جسکو سمجھی تھی وہ تیر ہی

جسی زلف کہتی ہتی زنجیر ہے

عجب عشق قامت کی تاثیر ہے
گلستان مین سرو چمن گیر ہے
مسلسل جنون مین یہ تقریر ہے
اگر طوق قمری گلوگیر ہے

کڑی میری ہر راہ زنجیر ہے

تصور رہی تعویذ تسخیر ہے
یہی وصل جانانکی تدبیر ہے
نئی ربط قلبی کی تاثیر ہے
او وہ ہر رخ پہ گیسو کی زنجیر ہے

ادہر صفحۂ دل پہ تصویر ہے

رقم ہو اگر وصف رخسار کا
عیان صفحہ ہو خط گلزار کا
دکہادی قلم کاٹ تلوار کا
کہٹی عقدہ ابروی دلدار کا

اگر ناخن جنامہ شمشیر ہے

بیان سی زیادہ ہی اوسکا بیان
کسی پر نہین حال ہرگز نہان
عیان ہی عیان ہی عیان ہی عیان
جسی سب کہین آفتاب جہان

وہی یار خورشید تصویر ہے

مسیحا زمانی مین مشہور ہو   لیا ہی جو دل میرا راضی ہون لو
برائی خدا ضد نہ اتنی کرو   مجھی کوس کر ایک بوسہ بھی دو
دعا مین دوا کی بھی تاثیر ہے

عداوت پہ باندھی ہی کیون کمر   یہ حاضر ہین بہر ہدف دل جگر
بڑی دیر سی ہم ہین سینہ سپر   کدھر اوڑ کی جائیگا تیر نظر
پرو نین جو باندھا سو تیر ہے

جو ہستی مین آئی فنا ہو گئی   خفا جیسی اہل وفا ہو گئے
بلاؤ نین سب مبتلا ہو گئی   جوان مبتلا ہی بلا ہو گئے
عجب پیر گردون کی تاثیر ہے

نزاکت سی صدمہ ہی رفتار کا   نہین بوجھ اوٹھتا کبھی ہار کا
بیان کیا کرون اپنی دلدار کا   مین قیدی ہون اوس گلبدن یار کا
جسی عشق پیچان بھی زنجیر ہے

زمانی مین عاشق تو مشہور ہون   غضب ہی کہ ہمسی وہ مغرور ہون

کلیجی مین کیونکر نہ ناسور ہون | طبین غیر ہم ماہیں سی دور ہون

اجی اپنی اپنی یہ تقدیر ہے

دکھاتا ہی کیا کیا ہمین انتظار | شب و روز رہتا ہی دل بیقرار
کھلا عاقبت حال انجام کار | جسی موتی سمجھی ہین ہی خط یار

جہان خاک پہہانی وہ اکسیر ہی

یہ شہرہ ہین عالم مین رفتار کی | کہ وارفتہ ہین سرو گلزار کی
سخن ہین یہی ہر طلبگار کے | حمائل اگر ہاتھہ ہون یار کی

پڑی غل کہ گردن مین زنجیر ہی

خفا ہم سی بی گفتگو ہو گئے | جدا ایک بیک مثل بو ہو گئی
شرارت سی خو تند خو ہو گئی | محب ہم ہوئی وہ عدو ہو گئی

عداوت محبت کی تعزیر ہے

کمال آتش حسن ہی مشتعل | ستارے ہین کیا خال سی منفعل
قمر نور رخسار سی ہی خجل | چھپی شپرہ بنکی زلفون مین دل

مرا یار خورشید تنویر ہے

شب و روز جلتی ہین اب جام می — مغنی ہین نالان ہی ہر وقت نی
نرالی ہی دنیا سی ہر ایک شی — کہین سہرہ تعویذ سورج کا ہی

کہین چاند تارے کی زنجیر ہی

بہم ملکی بیٹھی ہین سب خوش نصیب — جلین رشک سی کیون نہ دلمین رقیب
فروزان ہی اب شمع روی حبیب — بجھا آتش گل کو ای عندلیب

تری چونچ گلشن مین گلگیر ہی

حسینونمین افضل ہی سب خلق سی — ہی رنگ گردون اگر دیکھ لی
زمانی مین مشہور ہین شعبدی — ستارے نبائی مہ و مہر کے

وہ تعویذ سرا اور یہ زنجیر ہے

بلائین شہنشاہ قیصر کی لو — تصدق مین لازم ہی جان اپنی دو
دعا برق کرتا ہے آمین کہو — خدایا شفا جلد حضرت کو ہو

محب حسن اور شبیر ہی

مخمس

پروانہ ہون ازل سی سراج منیر کا
قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا
مین نغمہ سنج ہون چمن بی نظیر کا
بلبل ہون بوستان جناب امیر کا
روح القدس ہی نام مری ہمصفیر کا

پہونچا علی کی قرب سی اللہ کی قریب
ثابت دلیل حق سی ہوا دعوی عجیب
زیبا ہی یہ کلام جو کہتا ہون اے حبیب
بیعت خدا سی ہی مجہی بی واسطہ نصیب
دست خدا ہی نام مری دستگیر کا

فاقون سی تہا خمیدہ قد عاشق اله
روٹی کی توڑنی سی لرزتی تہی دست شاہ
است ہی طعن کرتی تہی مردود روسیاہ
تن پر درونکی تیغ زبانسی تہی پناہ
کو پہنی تہا وہ درعہ نقوش حصیر کا

قاصر زبان مدح امام ہدا مین ہے
وصف و ثنا تمام کتاب خدا مین ہے
کیا صرف ذوق فاقہ کشی مرتضی مین ہے
ایثار دیکہنا کہ عیان ہل آتی مین ہے
مسکین کی بعد ذکر یتیم و اسیر کا

۹

جو وصف اصل اصل مین ہی نقل مین کہان
رہتا نہین ہی ہر حقیقی کبہی نہان

سب پر شعار حیدر کرار تہا عیان
کیون جو فروش گنی تہی گندم نمان

خود ذوق تہا جناب کو نانِ شعیر کا

جسکو ہوائی مال ہوئی مال و زر دیا
در پر جو آگیا اوسی جنت مین گہر دیا

دامن گل مراد سی سائل کا بہر دیا
انگشتر اپنی دیکی سلیمان کر دیا

طاعت مین بہی سوال سُنا گر فقیر کا

جسنی جو کچہہ کہا وہی سامان کر دیا
راہِ خدا مین جان کو قربان کر دیا

محتاج کو اشارےسی سلطان کر دیا
انگشتر اپنی دیکی سلیمان کر دیا

طاعت مین بہی سوال سُنا گر فقیر کا

سلطان جنّ و انس ہی شہ فقیر کا
الفقر سی عیان ہی فقیری کا مرتبا

اوسکا مرید ہون کہ جو ہی پیر خدا
گر سلسلہ ہی گیسوی مشکین مصطفا

بی سایہ سرو ہی شجرہ میری پیر کا

دشمن کیو اسکی نظر قہر ہی ہلال
تیغِ قضا حسام ہی عالم مین یگان

قوس اجل سی بہر عدو کم نہین کمان ۔ جسکو کیا نشانہ ہوا دم مین بی نشان
ہر پر ہی شہپر ملک الموت تیر کا

اعلی ہین سلونی سی مراتب امام کی ۔ افضل نہین ہی کوئی وصی رسول کی
وال اس کلام پر ہین جو شیونکی ترجمی ۔ پوچھا جو حال تخت سلیمان سی ایک نی
بولا کہ زینہ ہی یہ علیؑ کی سریر کا

زاہد ڈرا نہ مجکو عذاب سعیر سے ۔ بیخوف ہون ولای جناب امیر سی
کب یاس ہی عنایت رب قدیر سی ۔ بخشش کی ہی امید علی کبیر سی
ہوتا ہون مرتکب جو گناہ کبیر کا

پیدا ہوا جو کعبی مین سلطان اولیا ۔ آغوش مین رسول دو عالم نی لی لیا
مصداق قول لحمک لحمی دکھا دیا ۔ جب تک نہ آب پاک دہان نبی پیا
اوس شیر کی نہ دلمین خیال آیا شیر کا

حور و ملک کو ہوش نہین آسمان پر ۔ کیونکر بشر نہ وجد کرین اس بیان پر
ظاہر ہی ولا کی اثر ہین جہان پر ۔ جو کچھ کہ دلمین ہی وہی جاری زبان پر

ہی نشاۂ مجھکو بادۂ خم غدیر کا

عشق علی ہی ختم مری خاندان پر — چھپتا نہین ہی راز کبھی امتحان پر
ظاہر ہی حال ظاہر و باطن جہان پر — جو کچھہ کہ دلمین ہی وہی جاری زبان پر

ہی نشاہ مجکو بادۂ خم غدیر کا

الیوم سی امامت حیدر ہی منجلی — بی فاصلہ خلیفہ نبی اللہ کا ولی
اوسوقت مین بھی کہتی تھی منصف گلی گلی — حکم نبی سی حق ہی اودہر ہی جدہر علی

کیا غم سقیفہ بندی خم غفیر کا

کہتی تھی واردات زمین اپنی ہر زمان — معلوم تھی تمام معمای آسمان
اسرار غیب تھی دل پر نور پر عیان — اہل نفاق کفر خفی کرتی کیا نہان

تھا علم باب علم کو ما فی الضمیر کا

کیون ہو علی نہ مالک فساق و اتقیا — کیونکر کلام خوف و رجا ہو نہ مدعا
کیون ہو نہ اختیار عذاب و ثواب کا — کیونکر قسیم نار و جنان ہو نہ مرتضی

نائب ہی وہ جناب بشیر و نذیر کا

الحق کہ ثابت آج ہوئی حقیت عجیب
سب سے زیادہ بندہ ہے اللہ کی قریب

جل جلکی ہاتھہ کیون نہ ملین دشمن و رقیب
بیعت خدا سے ہے مجھے بواسطہ نصیب

دست خدا ہے نام میری دستگیر کا

کچہ غم نہین جو دشمن جانی ہین خاص و عام
کافی ہے بہر حفظ علیؑ ولی کا نام

ورد زبان برق دعا ہے یہ صبح و شام
یارب حصار امن مین کہیو مجھے مدام

مداح ہون ازل سے شہ قلعہ گیر کا

ناسخ کا مدعا ہے یہی روز باز پرس
ناسخ کا آسرا ہے یہی روز باز پرس

ناسخ کا آسرا ہے یہی روز باز پرس
ناسخ کا ادعا ہے یہی روز باز پرس

مین ہون غلام شاہ رسل کی وزیر کا

وصل عروس گہ ہو کیونکر نہ روز عرس
تیغ الم کو عشق علی ولی سے ترس

واقف ہین اس سے برق تمام اہل ہند و فرس
ناسخ کا ادعا ہے یہی روز باز پرس

مین ہون غلام شاہ رسل کی وزیر کا

مخمس

دل کو تائید براقِ سیدِ لولاک ہی
ذوالجناح سبطِ احمد شہپرِ ادراک ہی

پای رخشِ خامہ کی نیچی سرِ افلاک ہی
فیضِ دلدل سی سمندِ طبع یہاں چالاک ہی

صیدِ مضموں آج جو ہی بستۂ فتراک ہی

لامکاں تک مالکِ کون و مکاں کی ہاک ہی
مہرِ خود جانشینِ سیدِ لولاک ہی

ابرِ رحمت ابرِ شمشیرِ امامِ پاک ہی
پاک آبِ تیغِ حیدر سی بساطِ خاک ہی

نیزہ والا ہی چوبِ خیمۂ افلاک ہی

خلعتِ بنیادِ ہستی جسم کی پوشاک ہی
کہکشاں چرخِ قوسِ پنجۂ چالاک ہی

خس نظر کی سامنی ہر دشمنِ سفاک ہی
پاک آبِ تیغِ حیدر سی بساطِ خاک ہی

نیزہ والا ہی چوبِ خیمۂ افلاک ہی

وہم سی باہر ہی فہمِ شعر و کرہ دن بس
طائرِ ذہنِ رسا ہرگز نہ پہنچی سدرہ پر بس

بڑھ گیا اوس سی جہاں کہتی ہی عقلِ کل کہ بس
بن گیا ہی قبۂ عرشِ معلّیٰ پر کلس

کیا ہی اوس نورِ خدا کا شعلۂ ادراک ہی

جانتی ہیں اہلِ ایماں ماجرا معراج کا
جیسی تھی خوبی مرتبہ پایا نہیں ہی کونسا

خاتم دست مبارک سی ہی ثابت ہوگیا | عرش پر دازمین مانند براق مصطفی

یا امیر المومنین دلدل ترا چالاک ہی

بد کی صحبت نیک کو پہنچاتی ہی آخر ضرر | بعد مردن بھی نہین جاتا ہی شومی کا اثر

جلکی کہتا ہون علی الاعلان بیخوف وخطر | برسی لعنت دشمنان مرتضی کی خاک پر

ہر برس باران رحمت کا وہان امساک ہی

مرتضی ہی مصطفی کا جان و دل روح روان | نفس روح و دم نبی کہتی ہی ہر دم ہر زمان

کیون نہ عاجز ہون بیانمین حش و طیر و انس و جان | روح کیا ہی اوس بشر کا وصف کس سی ہو بیان

جسکی خاطر حلۂ نور خدا پوشاک ہی

بنگیا ہی کعبہ گلزار جنانکا میکدا | مست ہی حالت مین اپنی ہر جوان مہ لقا

تیرہوین کو چودہوین کا چاند ہی جلوہ نما | ساقی کوثر ہوئی ہین آج پیدا ازابدا

بانگ نوشا نوش ہی جو رند ہی بیباک ہی

دیکھنی والی ہین جن و انس دست پاک کی | جسکو چاہی سلطنت عالم کی دم مین بخش دی

آدمی کیا خسرو گردونسی مولا باج سے لے | بادشاہان جہان سب نذر دیتی ہین اوسی

وہ وزیر بادشاہ کشور لولاک ہی

کس جگہہ عیش و طرب کا دہر مین سامان نہین | صبح گلزار جہان ہی صورت انسان نہین
عاشقونکو جوش عشرت سی غم ہجران نہین | آج کوئی عندلیبونکی سوا نالان نہین

گلشن عالم مین بس پیراہن گل چاک ہی

تیرہوین تاریخ کی شب ہی شب عیش برات | صبح روز عید سی افضل ہی نظرو مین برات
جانتی ہین اس سخن کو خلق مین سب ہی حیات | شور ہی ہو میان صید گاہ ممکنات

دشمن شیر خدا جو ہی سگ ناپاک ہی

کشور ہستی مین آیا بادشاہ ممکنات | کعبی مین پیدا ہوا پشت و پناہ ممکنات
چودہوین کا چاند ہی گویا یہ ماہ ممکنات | شور ہی ہو میان صید گاہ ممکنات

دشمن شیر خدا جو ہی سگ ناپاک ہی

چرخ ماری جستجو مین لاکہہ چرخ چنبری | تا ابد پیدا نہو گا خلق مین ایسا جری
منکر و برہان قاطع ہی جہاد خیبری | بیگمان ہی برق خاطف ذو الفقار حیدری

لشکر اعدای دین گویا خس و خاشاک ہی

رازق پیر و جوان ہین حضرت شاہ نجف | بادشاہ دو جہان ہین حضرت شاہ نجف

حاکم کون و مکان ہین حضرت شاہ نجف | قاسم نار و جنان ہین حضرت شاہ نجف

ہی وہ بی شک دوزخی اس امر مین جو شاکی ہی

غالیون سی عشق حیدر ہی کہین مجکو فزون | برق کی مانند الفت کی نہ کیونکر ہو وہ ہم

فخر ہی میرا جو اوسکی راہ مین دین جان و تن | عالم ارواح سی تا نسخ قدم کی ساتھ ہون

روح پائی بادشاہ اولیا کی خاک ہی

مخمس

روز عید و خرمی ہی سن دین دار کا | ہاتھ آیا پایہ دست حضرت دادار کا

مہتمم پیدا ہوا اللہ کی سرکار کا | آج ہی مولد جناب حیدر کرار کا

ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا

اختر اقبال چمکا چرخ مینا کار کا | بن گیا خورشید ہر روزن در و دیوار کا

زور مین ہی اقدس سی گہٹا کفار کا | آج ہی مولد جناب حیدر کرار کا

ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا

عقل و دل حیرت زدہ ہین ماجرائی غیب سے	کھل گیا راز نہان ہمر صدائی غیب سے

عیسی خورشید نکلا پردہ ہائی غیب سے	نور حق مکشوف ہی ہر سو عطائی غیب سے

یعنی پردہ

جشن مولد ہی خدا کی کاشف اسرار کا

صحت ایمان ہی مختار کی مختار سی	چھٹ گئین نبضین عدو کی جنگ مین للکار سے

زندہ دین مصطفیٰ کرتا رہا تلوار سی	کیا بھلا عیسی کو نسبت حیدر کرار سی

یہ معالج ہی نفاق و شرک کی آزار کا

علت غائی عالم ہی مثال مصطفیٰ	پہلی ہونا چاہئی عالم مین معلول کا

بعدیت برہان قاطع ہی برای ادعا	سبکی قبل ابی قاتل کفار تو پیدا ہوا

جوہر اول یہی ہی جوہر تری تلوار کا

سنکی وصف ذات عالی نزلون بہاگی قضا	دافع رنج و بلا ہی بہر دل حرز ولا

یاد عارض ہی عاشقی رسی تپ مین سوا	نام حیدر یہ اثر رکھتا ہی دم مین ہو شفا

دم اگر بالفرض اوکھڑا ہو کسی بیمار کا

حد و احصا سی کہین باہر ہین تری معجزات	جم کو انگشتر عطا کی خضر کو آب حیات

رزق یونس کو دیا یعقوب کو پائی ثبات — چاہ کنعان سی مہ کنعان کو دی تو نی نجات

راستا تو نی تپایا مصر کی بازار کا

تیری تابع ہین وخورشید و افلاک و زمین — مثل واجب کوئی سمجھا دو نون عالم مین نہین

حاکم روز جزا ہی مالک دنیا و دین — میر سامان خدا ہی ای امیر المومنین

تو ہی قاسم خلد کا ہی تو ہی قاسم نار کا

کیا کہون بانیر وصف خسرو گردون سریر — صفحۂ کاغذ بنا ہی گلشن جنت نظیر

آرہی ہی کانمین دم صدائی دلپذیر — نام حیدر کلک نی لکہا تو اب جائی صریر

زمزمہ ہی عندلیب قدس کی منقار کا

عالم ایجاد مین ممکن نہین تیرا جواب — رشک گل جسم مقدس ہی عرق رشک گلاب

کیون نہ سوسن سی کی یہ باتین دل دشمن کباب — جسطرح بنتی ہی تیری قبر سی سرکہ شراب

ہو برابر متقی کی مرتبہ میخوار کا

اپنی اپنی جنس سی مربوط ہین اہل جہان — ایک جا باہم نہین ہتی کبھی پیر و جوان

عالم ایجاد ہی عاقل کو بزم امتحان — ہر کسیکا حال ہی وضع مصاحب سی عیان

دال حیدر کی تواضع پر ہی خم تلوار کا

آگ کو تو نی خلیل اللہ پر لالہ کیا   تیری نام پاک کی امداد سی یوسف چہٹا

نوح کا طوفانمین ناصر رہا ای پیشوا   ہر کسیکا تو ہی ہی دارین مین مشکل کشا

کس طرح صدمہ مسیحا کو پہنچتا دار کا

تیری اوصاف حمیدہ منجلی ہین منجلی   مصطفیٰ اللہ کا نائب ہی تو حق کا ولی

تاجر اعصب خلافت کا نہین کسپر جلی   تو گل بنجار گلزار جہان ہی یا علی

دخل تیری باغمین کو ہو گیا ہی خار کا

قصر عالی ہی بنای عرش اعظم خاک پر   جامہ تن قطع ہی روح شہ لولاک پر

رفعت اقدس عیان ہی مدہ ادراک پر   ہی قبای چرخ اطلس چست جسم پاک پر

کہکشان ہی ایک سملہ تری دستار کا

تجسی نکلی ہی بنای اطلس چرخ برین   کچھ نہین زیبا سوای اطلس چرخ برین

قطع جامہ ہی برای اطلس چرخ برین   چست ہی تن پر قبای اطلس چرخ برین

کہکشان ہی ایک تسمہ ہی تری دستار کا

قبۂ عرش معلی تاج زریں ہے سر
پر تلی کو چاہئے عقد ثریا کی گہر

سنتش جس میں بہکر کہتی ہیں تجکو بشر
ہی قبائی چرخ اطلس جسکی جسم پاک پر

کہکشاں ہی ایک شملہ ہی تری دستار کا

مرجع ہر جزو کل ہی فی الحقیقت مرتضیٰ
بعد مردن ہی وہی شاہ و گدا کا آسرا

کام آنے کا نہیں ہرگز کسیکا پیشوا
حشر کی میدان میں جز بیشۂ شیر خدا

ہی شجر اصلا نہ سایہ ہی کسی دیوار کا

تیری خواہش سی فصاحت بنی شاہی الم
آب حیوان کا اثر پیدا کری دنیا میں سم

تابع ارشاد عالی ہی زمانہ یک قلم
تو نے جب چاہا کہ اچھا ہو کسیکا داغ غم

ریزۂ مینا ہی مرہم بنگیا زنگار کا

تجسی کیا اوسکو علاقہ جو محب تیرا نہیں
بیشۂ شیر خدا جائی سگ دنیا نہیں

ہی دلیل ای مومنات و مومنین عوا نہیں
ہی اگر اسرار کو انکار تو بیجا نہیں

ہی امیر المومنین حیدر امام ابرار کا

فاقی پر فاقی کئی درویش مضطر کی طرح
مردہ جیتی جی ہوا نفس پیمبر کیطرح

دیکھکر کہتی ہی مومن اوس غضنفر کیطرح
قلعہ ہیبت سے اوکھاڑا دم مین خیبر کیطرح

کیا ہی زور آور ہی پنجہ ضیغم خونخوار کا

مخمس

کوئی بی تیری ای خوش نحو نظر آیا مجھی
دہر تیری نور سی مملو نظر آیا مجھی
عکس تیرا ہر جگہ ہر سو نظر آیا مجھی
گم ہوا مین جب سی تیرا رو نظر آیا مجھی
آئینہ جب مینی دیکھا تو نظر آیا مجھے

خلق ہی میری دل نالان کی ہاتھون داد خواہ
ابر کی مانند چھایا ہی ہوا ابر دود آہ
روز روشن میری نظرون مین ہی تشبیہ ای شب ماہ
ہو گیا ہی تیری فرقت مین جہان ایسا سیاہ
ماہ نو ہی صورت ابرو نظر آیا مجھی

مشک افشان جس سمت چمن کی ہی زلف عنبرین
حلقہای زلف شبگون نافہای مشک چین
موج بوی مشک چین چین چمن کی خوشہ چین
حلقۂ گیسو سی آنکھ اوسکی نظر آتی ہین
چمن مین گویا کہ یہ آہو نظر آیا مجھی

دوری محبوب سی پوچھا ہون مرنی کی قریب
دوستو نکو غم ہی میرا خوش ہین دل مین رقیب

اسقدر ہون مبتلای رنج ہجران حبیب — یہی جانا یہ بہی میری طرح فرقت نصیب
جسکی آنکہو نمین کوئی آنسو نظر آیا مجہی

گوہر شبنم ہی گوش گلمین یا کانو نمین چہید — نرگسی آنکہین ہین اونکی یا گل نخل امید
ہی سراسر شعبدہ کیا جانی کوئی اونکی بہید — اونی حب موباف ڈالا اپنی چوٹی مین سفید
سنبلستانمین گل شبو نظر آیا مجہی

کیا کہون جوش تصور سی ہوئی کیا واردات — کوئی حب لیلا ہی سمجہا کہ وہ کرتا ہی بات
بالش سر ہوگیا دست نگار خوش صفات — زعم مین اپنی لپٹ کر یار سی سویا مین رات
دن ہوا تو تکیہ پہلو نظر آیا مجہی

ہاتہہ سی اپنی جو مینی بہر دیا جام شراب — پی تامل مسکرا کر لی لیا جام شراب
کیا کہون مین کیسی عشرت سی پیا جام شراب — اس ادا سی یار نی خالی کیا جام شراب
ساغر اپنی عمر کا مملو نظر آیا مجہی

دیکہہ کر تیرا بدن حیرت زدہ ہی عقل کل — ماہ یہ منیرا نہین آیا ہی کہ تو بیٹہا ہی تل
ہی گلوئی نازنین یا گردن مینائی مل — شمع ہی فانوس مین یا جو مین عکس شاخ گل

آستین سی یا ترا بازو نظر آیا مجھے

فرش مجکو خاک ہی بالش ہی سنگ آستان
بیٹہتا ہون مین کو اوٹہونکی بہار سی یہان
بیکسی مین کون ہی جاؤن یہانسی مین کہان
بارکی دروازی سی کیونکر اوٹہون مین ناتوان

اوسکا بازو قوت بازو نظر آیا مجھی

جلوہ گر خلق خدا مین اوس صنم کا نور ہی
شمع ہر محفل حقیقت مین چراغ طور ہی
سخت حیرت ہی کہ وہ آنکہونسی کیون مستور ہی
گو اوسی گلسی گلستان جہان معمور ہی

پر نہ اک دن بہی برنگ بو نظر آیا مجھی

ڈہونڈہتا پہرتا تہا غفلت سی جسی مین شہر شہر
غور سی دیکہا تو میری تن ہی خلوت گزین
روح سمجہا تہا جسی نکلا وہ یار نازنین
جسکو سمجہا تہا سویدا ہی وہ خال عنبرین

جای دل پہلو مین وہ مہرو نظر آیا مجھی

استخوان شمعین ہین اب ہی تن صد چاک کی
بینکئی لگاری ڈسیلی دیدۂ ادراک کی
ہوگئی ست پارہ شعلی جسم کی پوشاک کی
فکر مین جب ہی مضمون و آہ آتشناک کی

آتشی آئینہ زانو نظر آیا مجھے

جام چشم یار سی ہی محو الفت ساقیا
اوس صراحی دار گردن سی ہی رغبت ساقیا
ہوش کسکو ہی گئی کچہ اور حالت ساقیا
ساغر مے کی رہی اب کسکو حاجت ساقیا
اوس پریکا کاسۂ زانو نظر آیا مجہی

موج نہر خلد کو سمجہا سر کاکل کی بال
آگئیں لہرین ہزاروں ہو گیا جینا وبال
جو تصور ہو نہیں ہوتا کبہی وہ سکو زوال
بعد مرگ ایسا تری ہوئی کمر کا ہی خیال
جام کوثر ہی جو دیکہا سو نظر آیا مجہی

عشق زلف یار ہی جب سی گلی کا ہار ہی
میرا ہوئی ست تخیل شانۂ گیسوئی یار
داوئی دل ہو گیا خوشبو سی صحرائی تتار
یہ تصور ہی کیا جسدم گریبان تار تار
ہاتہہ مین محبوب کا گیسو نظر آیا مجہی

نور عرفان سی دل بی نور کو مملو کیا
آنکہونسی نظارۂ روئی بت خوشنحو کیا
یار کو ظاہر مین دیکہا جب ظفکور کیا
سب طرفسی دیدۂ باطن کو جب یکسو کیا
جسکی خواہش تہی وہی ہر سو نظر آیا مجہی

چہرۂ تابان ہی کیا آئینۂ حیرت فزا
پرتو افگن ہو وہ چشم فسونگر جب ہوا

خال مشکین کا گمان رخسار پر مینی کیا | عکس ہونٹون پر جو دونون ابرو نکا پڑ گیا

وہ صنم طفلی مین چار ابرو نظر آیا مجھی

حال تجھ پر ایک سا ہی عاشق و معشوق کا | شعلۂ رخسار سی ہر گل جو انگارا ہوا

بنگئی مرغ کباب او سوقت مرغ خوشنوا | رشک قامت سی اگر شمشاد گلشن مین جلا

بیضۂ قمری ہین کو کو نظر آیا ہے مجھے

کون مجھسا خود نما ہی مجمع عشاق مین | کون مجھسا با صفا ہی مجمع عشاق مین

کون مجھسا دوسرا ہی مجمع عشاق مین | میری خو و ہی بجا ہی مجمع عشاق مین

یار کا آئینہ زانو نظر آیا ہے مجھے

برق نی دیکھا جدائی سی جو مجکو نیم جان | اقتضائی وستی سی یون لگا کرنی بیان

وصل کی تدبیر کر لی سو وہی آہ و فغان | شاید آنکلی وہ خوش قد اشک کرنا سیج روان

سرو باغ اکثر کنار جو نظر آیا مجھی

مخمس

حد سی افزون ہی یہان بت عیار و راز | ہونٹ ہیگی جو ہوئی شعلۂ رخسار و راز

ہاتھہ کیجو نہ کبھی وصل مین زنہار دراز ‌ ‌ ‌ ڈرو لاگو کہ نہین کاکل خمدار دراز

ایک سا زہر ہی کوتاہ ہو یا مار دراز

رخ پرنور سی ہی زلف سیہ یار دراز ‌ ‌ ‌ روز محشر سی ہماری ہی شب تار دراز

مین بزرگونسی یہان خرد ستمگار دراز ‌ ‌ ‌ مژۂ یار سی ہی ابرو خمدار دراز

ورنہ برچھی سی کہان ہوتی ہی تلوار دراز

زلفین سیہ کاکی دکھایا جو ذرا روی سفید ‌ ‌ ‌ نہ کسی طرح چھپی حسن جہان سوز کی بھید

ناربی دود ہوا نور رخ صبح امید ‌ ‌ ‌ پردہ اوٹھتی ہی لگا جلنی فلک پر خورشید

اتنی ظاہر مین تھی شعلۂ رخسار دراز

کس طرح عشق مین رکھتا نہ تمنای جنون ‌ ‌ ‌ کیون نہ ہوتا دل غمدیدہ کو سودای جنون

آسمانسی ہی فزون رتبۂ بالای جنون ‌ ‌ ‌ کہکشانسی نہین کم جادۂ صحرای جنون

اسقدر کب تھی مری شہر کی بازار دراز

سب سی ہین عقل و فراست مین مری دیوانی ‌ ‌ ‌ اونکو مجنون جو کہین ہین وہ نری دیوانی

ق

نہ رہی گہر مین یہان آکی گری دیوانی ‌ ‌ ‌ چھینکتی ہین ہزارون ہتی ہی دیوانی

دامن کوہ سے ہی سایۂ دیوار دراز

یاد زلفونکی تری سر پہ بلا لاتی ہی — جان ہردم مین نہ رہین گھبراتی ہی
انتہا طول کی تحریر مین کب آتی ہی — وصف کرتا ہون تو تقریر بڑہی جاتی ہی

ہی صنم کیا ہی تری کاکل خمدار دراز

کیا ہوا ای اجل اور گئی زیست کی دن — غم نہین مثل شرر کچہہ نہ ہوا اپنا سن
زندگانی نہین ہرچند ہماری ممکن — کوتہی گرچہ شب وصل نی کی ہی لیکن

ہو تری عمر شب ہجر سی ای یار دراز

حال باقی نہ رہا جسم مین روتی روتی — جان بلب غم سی ہوئی جان کو کہوتی کہوتی
دیکہتی ہوتا ہی کیا صبح کی ہوتی ہوتی — بخت خوابیدہ بہی او کتا گئی سوتی سوتی

کیا شب ہجر ہی ای دیدۂ بیدار دراز

بعد مدت کی جو وہ ماہ درخشان آیا — شام سی لگ رہا وقت سحر کا دہڑکا
دیکہہ کر صبح کو چرخ پہ حسرت سی کہا — وصل کی رات ہی اللہ وہ بڑہا پہر خدا

ای فلک ہجر کی راتین جو ہون چار دراز

رنج ادنیٰ سے پہونچتا ہے بہت اعلیٰ کو
بد سے نیکی نہیں لازم ہے کبھی دانا کو

دوستی کی تو بڑھایا ستم اعدا کو
نہیں اشکوں سے جو سیراب کیا صحرا کو

ہو گئے کیا مرے تلووں کے لئے خار دراز

مستعد نیکی پہ رہتے ہیں بہت دانشمند
خانۂ حق کی بنا دلکو نہایت ہے پسند

عمل خیر ہے کس واسطے لب کہوں بند
طاق ابرو کی تصور میں کروں نالے بلند

چاہیے مسجد عالی کے ہوں مینار دراز

گلشن دہر میں ثانی نہیں تیرا حاشا
گل سے عارض نہ کسی کے ہیں نہ قد بوٹا سا

عشق ہے فاختہ کو مرغ چمن ہے شیدا
خوش قد یکتا جو کیا سرو نے تجھ سے دعوا

کوتہی عقل کی ہے قد بھی ہے اے یار دراز

یہی حسرت ہے مجھے باعث انکار ہے کیا
وعدہ بیجا نہیں گفتار سزاوار ہے کیا

دیکھی آنکھ سے اثبات میں تکرار ہے کیا
کفر کی سامنے اسلام کی مقدار ہے کیا

تیری سبحہ سے ہے زاہد مرے زنار دراز

زلف مشکیں کو بنا کر جو دکھاؤ بیجا
حشر تک تم جو نہ کاجل کو چڑھاؤ بیجا

جو بلا مردم دلخستہ پہ لائو ہی بجا — سقدر سرمہ کا دنبالہ بڑہاؤ ہی بجا

ہوتی ہی جو سی زیادہ شب بیمار دراز

ضبط کی تاب نہین بس نہین دلگیر ناسخ — حق بجانب ہی نکیون ہو تو ہو مضطر ناسخ

سبکو معلوم ہی مشہور ہی گہر گہر ناسخ — رنج ہی عشق مین انداز سی باہر ناسخ

کہتی ہین قامت منصور سی تہی دار دراز

مخمس

غزلہای دلیر الدولہ بہادر

دکہا رہا ہی مزی موسم شباب مجہی — کہ اپنی ہاتہہ سی دیتا ہی وہ شراب مجہی

ملا ہی بزم جہان مین نیا خطاب مجہی — ہمیشہ کہتی ہین عشاق کامیاب مجہی

دیا خدا نی وہ معشوق لاجواب مجہی

نہ چین دن کو مجہی ہی نہ شبکو خواب مجہی — ہوا ہی جینی سی ایجان اجتناب مجہی

جلا کی آتش غم نی کیا کباب مجہی — پلائی تیری سوا کون اب شراب مجہی

فراق مین تو گوارا نہین ہی آب مجہی

اگر دکھائے رخ صاف بے حجاب مجھے
مثال حضرت موسیٰ رہے نہ تاب مجھے

جلیں رقیب کہیں لوگ کامیاب مجھے
جو اپنے ہاتھ سے دے وہ پری شراب مجھے

حصول ہو ید بیضا سے آفتاب مجھے

کباب ہوتے ہیں دشمن دلوں میں جلتے ہیں
حسد سے رنگ بدلتے ہیں ہاتھ ملتے ہیں

زباں سے وصف علی دمبدم نکلتے ہیں
ولائے ساقی کوثر کے جام چلتے ہیں

عوض گناہ کے کیونکر نہ ہو ثواب مجھے

ملا نہ چین جو تم سے مجھے تپاک ہوا
جگر کی ٹکڑے اڑے سینہ چاک چاک ہوا

غبار فرقت جانسوز سے ہلاک ہوا
تمہاری حسرت خاک قدم میں خاک ہوا

ہوا عدم سے سفر کا یہ پا تراب مجھے

شروع عشق میں میرا عجیب حال ہوا
کسی جوانکو حاصل نہ یہ کمال ہوا

بخیر عاشق ناکام کا مآل ہوا
نہ دیکھی ہجر کی صدمے کہ بس وصال ہوا

خدا نے جلد کیا خوب کامیاب مجھے

عیاں ہیں نرگس جادو کی خلق پر افسون
غضب سے نسبت انہیں سامری سے کیونکر دون

خجل ہین سامنی ہونٹہونکی عیسئ گردون	تمہاری ہین رخ وکاکل کی معجزی دیکہون

یہی خیال ہی دنرات ای جناب مجہی

جہاںمین نرگس جادوکی سحر ہین افسون	لبونکی پڑہتی ہین تسبیح عیسئ گردون
کمال شوق مین ناچار ہوکی کہتا ہون	تمہاری عارض وگیسوکی معجزی دیکہون

یہی خیال ہی دنرات ای جناب مجہی

قیامت قد بالاسی حشر ہی گہرگہر	خرام ناز کا ہی نام فتنۂ محشر
کمال دلکو تمنا ہی ای بت خودسر	خداکی واسطی زلفونکو چہوڑ ہی منہہ پر

دکہائی شب یلدامین آفتاب مجہی

غضب کلاہی بلا مردکو شکایت ہی	خوشی ہون تجہسی و دلی عنایت ہی
لبونکو شکوۂ جور وستم سی نفرت ہی	تمہاری ہجر مین ایذاسی مجکو راحت ہی

صدای نالہ ہی چنگ ونئ ورباب مجہی

نہین گمان کہ اس سی فزون قیامت ہو	کہ جسکی سامنی تلخئ موت راحت ہو
اوسی سی پوچہئ جن پربلای فرقت ہو	خداہی جانی جہنم مین کیا اذیت ہو

مگر فراق کی بھی کم ہنین عذاب مجھی

یہان خاک کرہن خفتین گناہونکی — اسی ملال مین عمر دو زہ سب گذری
کبھی نہ آنکہ اوٹھائی حیا سی جیتی جی — فنا کی بعد بھی شرمندگی مجھی ہو گی

دکھائیو نہ مری کاغذ حساب مجھی

ملال و رنج کی باتین حضور جانی دین — ثمر نہال حیات و طرب کی کھانی دین
خزی وصال کی الطافسی اوٹھانی دین — خوشی سی آپ مجھی اپنی گھر مین آنی دین

یہین بہشت مین داخل کرین جناب مجھی

طبیعت آپکی باتونسی ہٹ گئی اپنی — بکمال الفت دل بڑہکی گھٹ گئی اپنی
تمام عمر اسی غم مین کٹ گئی اپنی — تمہاری عشق مین قسمت اولٹ گئی اپنی

کبھی نہ ہاتہ لگا سید ہا ملا جواب مجھی

بیان ہی حال غم و رنج سی تباہی کا — گناہ عشق مین ثابت ہی بیگناہی کا
سوال ردنکرو اس غلام کی راہی کا — یہی مین سمجھون دیا رتبہ مجکو شاہی کا

جو ساتہ چلنی دو تہامی ہوئی رکاب مجھی

ذرا

خیال زلف چلیپا میں جوش سودا ہی / تمام روز کی ہو ہیں میں ہم ہیں صحرا ہی

ہمیں بتاؤ کہ پھر لطف زندگی کیا ہی / عوض میں جینی کی مرنی کی اب تمنا ہی

ہنوا ہی زیست سی اپنی یہ اجتناب مجھی

نہ پوچھو وجہ شب و روز آہیں بھرنی کی / بغیر گریہ نہیں زندگی گذرنی کی

فراق یار میں حسرت ہی ڈوب مرنیکی / ہوس نہیں ہی دریا کی سیر کرنی کی

خدا نی بخشی ہیں دو دیدۂ حباب مجھی

قضا کسیکی نہیں اختیار میں افسوس / اثر نہیں مژۂ اشکبار میں افسوس

بھری ہی گا مجھی احتضار میں افسوس / نہ آئی موت شب ہجر یار میں افسوس

کمال جینی سی اپنی ہوا حجاب مجھے

سبب یہی ہی شب و روز جان کھونیکا / اسی ملال سی رہتا ہی شغل رونیکا

تصور آٹھ پہر ہی زمین میں سونیکا / خیال آتا ہی نابود اپنی ہونی کا

نظر جو آتی ہیں دریا میں یہ حباب مجھے

نہیں تلاش کی رنج فراق میں حاجت / وہی ہی خوب جو انسان پائی بی منت

لڑکپن ساری زمانیکی ہو گئی نفرت
زبسکہ دل ہی لی جلنی سی ملگئی لذت

مزہ نہ دینگی یہ بازار کی کباب مجھی

مزی جہانکی کیا کیا شباب مین لوٹی
رہی ہمیشہ نظر کی حضور گل بوٹی
نہین دخل کہ خصلت پڑی ہوئی چھوٹی
سفید بال ہوئی اپنی دانت بھی ٹوٹی

نہین ہی صحبت رندانسی اجتناب مجھی

بہلاؤن گیسو شبگونکی دلسی کیونکر یاد
جہان تیرہ ہی جاتی ہی عرش تک فریاد
نہ مجھسی پوچھئی سوز غم دل ناشاد
دہوان ہی آہ کا میری سیاہ اس سی زیاد

دکھا کی رنگ جلاتا ہی کیا سحاب مجھی

کبھی نہ لطف ملا مجکو زندگانی کا
ملال دل نی مزا دلکا کھو دیا سارا
فراق یار مین شکل کمان ہی قد میرا
غم والم نی کیا ہی شباب مین بوڑھا

کمال جلد ہوئی حاجت خضاب مجھی

ثمر نہال محبت کا خوب پایا ہی
ہمیشہ غم شب فرقت مین روز کھایا ہی
مگر جہانمین شگلکشا کا پایا ہی
تمہاری عشق نی گو خاک مین ملایا ہی

امید ہی کہ بچالیگی بوتراب مجھی

خبر کسکو نہین حال زار سی میری — کہ مینی ہجر مین کیا کیا اوٹھائی ہین صدمی

یہ سچ ہی دہوپسی جاتی ہین رنج جاڑکی — قریب مرگ ہوئین اوسکی سرد مہری سی

بچالی عشق رخ رشک آفتاب مجھی

تمام خلق مین حسن و ضیا کی شہرت ہی — غضب ہی چشم فسونساز قد قیامت ہی

منور آپکی پرتو سی بزم عشرت ہی — اندھیری رات مین کیا چاندنی کی حاجت ہی

تمہارا عارض انور ہی ماہتاب مجھی

عجیب حال ہی اوس حور وش کی الفت مین — کہ دلکو ہوتی ہین لذاتین عیش و راحت مین

ملاہی چین یہ ویرات کی اذیت مین — مین اوسپہ کانٹی بچھاؤن خوشی سی فرقت مین

میسر آئی جو مخمل کا فرش خواب مجھی

نہین ہی ضعف سی اب جان تیری بسمل مین — بھری ہین شکوی دل بیقرار مائل مین

شریک ہوتی ہین دشمن کی لوگ محفل مین — قریب مرگ ہون حسرت رہیگی یہ دلمین

خدا کی واسطی صورت دکھا شتاب مجھی

تمہاری مرضی اگر ہو تو سر تلک دیدون — کہو تو جان قدم پر ابھی نثار کرون

خفا ہو کہ نہین اس سی کوئی غم افزون — جو اپنی ہاتھہ سی جو رنگ کیجی راضی ہون

مگر تمہارا گوارا نہین عتاب سنے مجھے

عیان ہین وصف جناب حضور سر تا سر — بیان نہوین جو زبان موئی تن بہی ہون تن

یہ عرض برق ہی اللہ کیجئی باور — جو شعر مین کبہی لگتا نہین ہی جی حیدر

کمال ہوتا ہی استاد سی حجاب مجہی

مخمس

اشارونسی بناتی ہین ہف ابرو کمان ہو کر — خدنگ تیر مژگان جان لیتی ہین سنان ہو کر

ہوا کیا آج قاتل وہ صنم سرو روان ہو کر — اوسی بچپن مین بہی کہتی تہی یون ہم فتنان ہو کر

کہ یہ ایک آفت جان جہان ہوگا جوان ہو کر

ترقی سی بنی قوس فلک ابرو کمان ہو کر — نہین رکہتا زمین پر پاؤن مہر آسمان ہو کر

منجم اب بہی کہتی ہین ساری یکزبان ہو کر — اوسی بچپن مین بہی کہتی تہی یون ہم نشان ہو کر

کہ یہ اک آفت جان جہان ہوگا جوان ہو کر

تمنا ہی جدا ہمسی نہو روح رواں ہو کر
رہوں ہر وقت ہر دم پاس کل جاں نہاں ہو کر
تمہیں آغوش میں لیں اے پری آئینہ داں ہو کر
رہیں ہم تم سدا اسطرح یک قالب و جاں ہو کر
کہ جیسی لفظ میں رہتی ہیں معنی تو اماں ہو کر

نہ پوچھو کیا کہوں تیرے وہ شور جوشش سودا
نہ دنیا کی خراب ہی نہ دلکو حسرت عقبا
یہی عالم اگر ہی سوز رنج ہجر قامت کا
تمہاری عشق سی ہوگی قیامت اکدن برپا
فلک سا تون اوڑینگی میری آہونکا دہواں ہو کر

تمہاری غماز کا رنج و عداوت ہی
در اندازی بلا ہی فتنہ انگیزی شرارت ہی
عیاں ہی جس سبب سی آج کل موقوف صحبت ہے
رقیب روسیہ کی آتش افروزی قیامت ہے
خفا مجھہ باوفا سی ہو جو تجھسا مہرباں ہو کر

زمانہ جانتا ہی ماجرا بندی کی جرأت کا
ہمیں دیکھا کسی نی عاشق ثابت قدم ایسا
دم آخر عنایت سی خدا کی رہگیا پردا
بوقت ذبح کچھ شکوہ کیا مینی نہ مین تڑپا
تمنا کیونکر کہی پہر تیغ خنجر تیز زباں ہو کر

ذرا وہ یاد تو کیجی کہ وعدی پہلی کیا کیا تہی
ہمیں بہکانی اب تیری یہی معنی ہیں الفت کی

ہزار افسوس کی جا ہی بہت چوکی بہت بہولے
جگہہ دی چشم و دلمین انکو ہمنی نہ یہہ سمجہی

کہ مالک آپ بن بیٹہین گی گہر مین میہمان ہوکر

بشر پیدا کہین ہوتی ہین ایسی شکل و صورت کی
فضیلت ہے طرح دی ہی خدا نی ساری عالم سی
عزیز جان و دل تو ہی بجا ہین ای پری شہری
نکیون ہو قسوم ان لیلی و شیرین حسن کی تیری

کہ یوسف خلق سب کہتی ہی تجکو یک زبان ہوکر

جو اوس یوسف کی الفت مین اجل آئی فراغت ہو
یہ چہٹین رنج و مصیبت سی بخیر انجام الفت ہو
نہین کچہہ لطف جینی کا دلونمین جب کدورت ہو
ہمین اب خاک ہو جانیکی اپنی کیون نہ عشرت ہو

غبار اپنا رہیگا ساتہہ گرد کاروان ہوکر

محبتو حال عاشق عاشق جانباز سی پوچہو
کہین کیا رنج پہنچی ہین فراق یار مین جو جو
نہین موقوف کچہہ ہم پر کہ تم بہی اس سی واقف ہو
یہ عشق ایسا بلائی بد ہی مارا جسنی لاکہونکو

اگر بچ بہی گیا اس سی تو کوئی نیمجان ہوکر

اوٹہائین سختیان ساری زمانی کی محبت مین
حقیقت تک بدل جاتی ہی قلبی ربط و الفت مین
عجائب انقلاب عشق دیکہا جوش حیرت مین
یہ پتہرائی مری آنکہونکی ڈیلی تیری فرقت مین

که در پر لگ گئی آخر کو سنگ آستان ہو کر

خدا کی فضل سی بی شک تم خورشید انور ہو — زمانی میں نہیں ہی کوئی تمسا خوبرو خوشخو
بتائیں کیا چھپا کیا ہی نہ کچھ پوچھو نہ کچھ پوچھو — تمہاری اشتہار حسن نی صدمی دئی ہمکو
ہماری جان کی دشمن ہوئی جان جہان ہو کر

خدا نی کر دیا آسان ہمپر وقت مشکل کا — کیا ہرگز نہ تمنی پاس لیکن اپنی مائل کا
رہی حسرت گلا افسوس دلمین رہ گیا دلکا — نہ آکر بام پر دیکھا تماشا رقص بسمل کا
بہت پچھتائی کو چیمین تمہاری ہم طپان ہو کر

نہیں بیکار جانا آتش غم رنگ لائی گی — برنگ چرخ زتبہ خاک زیر چرخ پائی گی
دکھا دینگی ہمیں ایجان جان جب جان جائیگی — ہماری سوزش دل بعد مردن کام آئیگی
دہوان آہونکا مرقد پر رہیگا سائبان ہو کر

بنی ہین ابروی خمدار جانان عیسی خم ہو کر — بلا کا توڑ رکھتی ہی کمان قامت لاغر
مقدر سی مگر چارہ نہیں جو مرضی داور — اثر کا نام کو اسنی نشان پایا نہ گردون پر
یہ تیر آہ پھر آیا ہمارا لامکان ہو کر

وہ مضطر ہون اگر تڑپون زمین ہلجائے آفت ہو — وہ گریان ہون کہ طوفان سامنے اشک ندامت ہو

وہ نالان ہون عیان جسسے صبح روز فرقت ہو — جو صور آہ پہونکون حشر مین تیری قیامت ہو

یہ ساری کوہ اوڑ جائین ابہی ہم مین ہوا ہو کر

قمر سے کم نہین ہے آفتاب عارض انور — بنے ہین خال جو بش حسن روئے صاف سے اختر

خدا نے نور کی سانچے مین تن ڈہالا ہے سر تا سر — فلک ہو حسن کی بے شبہ تم ثابت ہوا ہمسر

دکہاے مانگ نے یہ راہ سیدہی کہکشان ہو کر

نہ طالب ملک کی ہم ہین نہ ہین سوئے مال و زر مائل — علاقہ ہے نہ دنیا سے نہ بندہ دینکی قابل

یہی حسرت یہی خواہش یہی ہی آرزوئے دل — زیادہ تخت شاہی سے ہو اسدلکو خوشی حاصل

رہین پر جو تیرے آستان ہم پاسبان ہو کر

نہین چہپتی نہین چہپتی خصائل نیک طینت کے — پہنسا ہو لاکہ غم مین کام ہوتی ہین وہی اسسے

یقین جسکو نہو اس بات کا آکر ہمین دیکہی — سخاوت دشت گردی مین قدم کی ساتہ ہے اپنی

ہوا خارونکو خلعت اپنا دامن دہجیان ہو کر

حضور دل ہمیشہ صورت لیلی شمائل تہی — برائے نام ظاہر مین نقاب یار حائل تہی

نہ تھی دوریکی غم ہمکو طبیعت اپنی مائل تھی
بلا سی درمیان پردہ تہا نزدیکی تو حاصل تھی
رہا مین کیون نہ ان لیلی وشونکا ساربان ہوکر

ہمیشہ آفتین دل پر رہین وقت فرقت کی
اسی جور و جفا رنج و الم مین زندگی گذری
نہ پایا چین مینی عمر بہر کیا غم سی جیتی جی
تمہاری ہاتھ سی ایسا جلا ہون مرنی بعد بھی
وہان قبر سی آخر کو نکلونگا دہوان ہوکر

زمانی سی گڑی ہی راہ عشق زلف پیچانکی
سکہاتی ہی حرارت عارض تابان افشانکی
حقیقت کیا کہین اپنی تن عریان پیچانکی
ہوئی ہی خشک آخر تشنگی سی ہجر جانانکی
ہما کی کام آیا جسم سارا استخوان ہوکر

شروع عمر ہی مشہور ہی تیری چالاکی
کمال شوخی کہتی ہین امید سرفرازی کی
بہی ان ہین ابہی سن مین ہی رٹ لی منگو
ذرا کچھ شہسواری کی کہا دو سیر ہمکو بہی
سمند ناز کو جولان نہین کرتی جوان ہوکر

سبب کیا پوچھتی ہو بی سبب جیسی گذرینگا
نہین کچھ اور باعث اتنی کی آہین بہرینگا
بیان سن لو لب گوہر فشانی سی مہری سرینگا
رہا یہ عمر بہر ارمان تمسی بات کرینگا

دہانِ قہر مین پتن ہو گیا آخر زبان ہو کر

کبھی شکل بشر اپنی دکھاتی ہی نہین ہوتی
نہین دیکھی کبھی آنکھون سی ایسی ہنسی دل سی

بجا شہرت ہی عالم مین اوس حسن صورت کی
پڑی جس عضو پر تیری نگہ اپنی پہر اوٹھی

رہا تا نظر آخر ترا موی میان ہو کر

بہت حجت اوٹھائی بعد میری سخت شرمائی
حیاسی پہر نہ ہرگز عاشقون کی سامنی آئی

بظاہر خوب چٹی خوب روئی خوب چلائی
مجھی کو آزما کر عشق مین ایسا وہ پچتائی

ہوا کیا امتحان اوس کا میرا امتحان ہو کر

حضور بلبل نالان ہزارون نالی کرتا ہون
گلستان مین قدم جس وقت پہر سیر دہرتا ہون

ہمیشہ سامنی قمری کی دم الفت کی بہرتا ہون
مجھی رشک ہی اوس گل کی الفت مین کہتا ہون

نکلتا ہی گلون کی پاس سی جب باغبان ہو کر

ہماری حال سی اب کون عالم مین نہین آگاہ
حسد سی ہمکو بہکاتی ہین بدظن و سیہ گمراہ

خدا شاہد ہی واقف ہین زمانی مین گدا و شاہ
تمہاری عشق کو ظاہر کیا ہمنی معاذ اللہ

عبث ہمسی خفا ہوتی ہو صاحب بدگمان ہو کر

بجا ہی

عجائب رنج دیکھی ہین اوٹھائی ہین عجب صدمے | زبانمین نہین اب کوئی طاقت حالت و کسے
بہانے جا بجا رہتی ہین حد سی ناتوانی کی | ہوا ہی ضعف ایسا جسکی ہاتھون ہی وہ بیٹھی

تمہاری ہجر مین رہ گئی سنگ نشان ہو کر

کرم سی قول لیتی ہین ہم اہون بندہ بی زر | روان ہین عجز کی کلمی زبان گوہر افشان تر
برائی عزت افزائی کہا کرتی ہین اکثر | نہوتا تو کبھی گر برق کا شاگرد ای حیدر

جلاتا دشمنونکو کس طرح آتش زبان ہو کر

مخمس

کشتہ ہون اوس پری شمائل کا | زخم کاری ہی تیغ قاتل کا
رنج ظاہر ہی طبع مائل کا | حال یارونسی کیا کہون دل کا

طور ہی مرغ نیم بسمل کا

رنگ بدلا ہی سب خصائل کا | جذب افسون ہی طبع مائل کا
غم نہین جور ہای قاتل کا | ہین تو قائل ہون عشق کامل کا

مرتبہ اور ہو گیا دل کا

میری تقدیر لڑ گئی یارو
جان سی جاں کیون نثار نہو

نہ ہی دل کو رنج سہتے جو جو
کیا سبکدوش کر دیا مجکو

سر پہ احسان ہی تیغ قاتل کا

ظلم کرتی ہو تم جو پی در پے
عاشق خال چپ ہین تا کی

اس سی بدتر نہین ہی کوئی شی
خوف روز شمار لازم ہی

دینا ہو گا حساب تل تل کا

جبر مین اختیار لازم ہی
فکر خال نگار لازم ہے

عشق رخسار یار لازم ہے
خوف روز شمار لازم ہے

دینا ہو گا حساب تل تل کا

آشنا غرق ہو گئی کیا کیا
ماجرا پوچھتی ہو کیا میرا

نہ ملا ایک کا کسیکو پتا
جو کوئی بحر عشق مین ڈوبا

منہہ نہ دیکھا پہر اوسنی ساحل کا

دم نکلتا ہی اوسکی سامان پر
زور عالم ہی رہی تابان پر

جیسی زینت ہو چہوٹی قران پر　　نہین افشان جبین جانان پر

ہی مطلا ورق حمائل کا

کیون نہ رکہون ہوائی فصل جنون　　آرہی ہی نوائی فصل جنون

کیا بلا ہی بلائی فصل جنون　　ہی جو موج ہوائی فصل جنون

سلسلہ ہی مری سلاسل کا

نام راہ وفا مین کرگئی ہم　　جام عمر آنسوونسی بہر گئی ہم

کسقدر آپسی گذر گئی ہم　　آہ کہینچی کہینچی مر گئی ہم

دردسی حال ہی یہ اب دل کا

کیا سبب ہی جو ہر طرف ہی غل　　آہ کی شکل سرو ہین بالکل

کیون پریشان ہین گیسو سنبل　　خاک مین مل گیا ہی کونسا گل

شور ہی نالۂ عنادل کا

جان انداز پر فدا ہو جائی　　پہر عاشق ادا قضا ہو جائی

بہون چڑہائی تو دم فنا ہو جائی　　خود بخود تن سی سر جدا ہو جائی

گر پڑی سایہ تیغ قاتل کا

جی سی عاشق ہو کیون خفا بیٹھی
کیون نہ ہر ایک سی جدا بیٹھی
اور کی بزم مین وہ کیا بیٹھی
پاس حور جنان جو آ بیٹھے

دل نہ مائل ہو تیری مائل کا

نہین جاتی صفای طینت ماہ
داغ نی گو کیا ہی خاک سیاہ
دعوی پر ہی علو رتبہ گواہ
اسمین مطلق نہین غبار کو راہ

صاف آئینہ ہی مری دل کا

آشنای یم محبت ہون
موت کی بدلی آب خضر نہ لون
آرزو ہی کہ جان آپسی دون
تنگ ہون زندگی سی ڈوب مرون

گر ملی گھاٹ تیغ قاتل کا

سر خرو ہو گیا مقدر سے
التجا کی نہ مینی دلبر سے
خلق واقف ہی میری جوہر سے
کاٹ ڈالا سر اپنا خنجر سے

لیا احسان نہ تیغ قاتل کا

یون

یون تصور سی کھینچ لی تصویر　　نہین ممکن وصال کی تدبیر
کیسی تعویذ چاہئی تقدیر　　اوس پری کو اگر کری تسخیر
نقش ہو دلپہ میری عامل کا

خاک پائی بتان چین ہون مین　　عاشق صندل جبین ہون مین
عود کی طرح خوذ زمین ہونمین　　کشتۂ زلف عنبرین ہونمین
عطر کہیچی کوئی مری گل کا

ختم ہی عاشقونکی دل شکنی　　طلب بوسہ پر چڑہی تیوری
بات ایسی یہ کون مشکل تھی　　جان تک مانگی گر تو دون بخوشی
دل نہ توڑ دون کبھی مین سائل کا

تخت جم ہی زمین ناہموار　　داغ سر تاج ہی سلیمان وار
سلطنت کا کسی دماغ ای یار　　ظل بال ہما نہین درکار
چاہئی سایہ تیغ قاتل کا

کیا کہون فرط جوشش سودا　　اسقدر محو روی جانان تھا

چاند پر رات کو ہوا دہوکا — سنکی تعریف خلد مین سمجہا
ذکر ہوتا ہی تیری محفل کا

کیون فرشتی کہین نہ تجکو بشر — حور فردوس سی تو ہی بہتر
مہر ہی پرتو رخ انور — تیری عارض سی خاک ہمسر
عارضی حسن ماہ کامل کا

دل سی کہتا ہون تو نہ جبر کو دیکہ — رتبی ضبطو نکی دیکہ صبر کو دیکہ
سیج انجام شیخ کبر کو دیکہ — ای مسافر عدم کی قبر کو دیکہ
ہی یہ دروازہ پہلی منزل کا

کوئی مسا نہین شجاع و دلیر — دل کو ہی ذوق بوسۂ شمشیر
موت سی کم نہین ہی دم کی دیر — زخم کہانی سی مین نہ ہوتا سیر
تہک نہ جا آ جو ہاتہہ قاتل کا

مخمس

سخن اپنا ہی ہی افتخار کی قابل — زمین کی جیب مین ہین گل اس نگار کی قابل

بجا ہی کیون تن کہین اوس بار کی قابل — نہین نہین فلک کجمدار کی قابل

یہ چاند ہی سر دوش یار کی قابل

کہان ہین لعل لب خوشگوار کی قابل — وہ دانت اور دُر آبدار کی قابل

غضب ہی مال جہان نگار کی قابل — نہین ہی تحفہ کوئی میری یار کی قابل

یہ ایک روح فقط ہی نثار کی قابل

رہا جو پردہ مین تا عمر رہ گیا پردا — ذرا سی جلوہ مین غش کہا گئی گر پڑی موسا

جہان نہ یہ تشکل ہو مجہپر مقام طعن ہی کیا — اوسی تجلی پہ فلک نی کبہی نہین دیکہا

کہ اوسکی آنکہ نہین دید یار کی قابل

ہمیشہ دور رہا آسیای گردون کا — برنگ دانہ ہوا گردشون سی تن گُرہا

نہ پوچہو حال کہون گزشت مین کیا کیا — تمہاری ہجر کی صدمون نی اسقدر پیسا

کہ ہڈیان نہ رہین اب فشار کی قابل

جنون زلف ہی وحشی ہون چشم فتان کا — عمل جہان مین سبب ہی سزای انسان کا

مقام غور ہی انصاف و عدل یزدان کا — خدا نی عشق دیا مجکو تیری مژگان کا

گنہگار تھا سمجھا وہ دار کی قابل

یہ آرزو ہی کہ لپٹین رکاب توسن سی ۔ مثال خار اولجھہ جائین دور دامن سی

یہی سوال ہی ہر ایک دوست دشمن سی ۔ یہ کوئی جا کی کہی یار صید افگن سی

کہ مرغ دل ہی ہمار اشکار کی قابل

ہماری جا لکی شہرت ہی قافسی تا قاف ۔ عوض مصیبت وغمکی ضرور ہین الطاف

کمال حیف ہی اسیر اگر نہ ہو تم صاف ۔ اوٹھائین کیسی جفائین فراکر وانصاف

کہ اب ہی عاشق دلخستہ پیار کی قابل

نصیب تہی کہ اجل آئی تیری کوچی مین ۔ ہماری خاک ہمین لائی تیری کوچی مین

خدا نی قبر تو ہوائی تیری کوچی مین ۔ ہزار شکر جگہہ پائی تیری کوچی مین

زمین ڈہونڈہتی تہی ہم مزار کی قابل

ملین جو شہپر جبریل لامکان جاؤن ۔ کلاہ یار کی قابل ستاری مین لاؤن

نہ چہوڑون شمس وقمر کو اگر وہان پاؤن ۔ جو ہاتہہ آئی مری تاج عرش لی آؤن

عیان ۔ کہ ہی فقط وہ سر بام یار کی قابل

عیان ہی خلق پر اوسکی براق کا رتبا ‌ ‌ ‌ لجام کا ہکشان ہی حقیقۃً زیبا
فلک ہی وہ رہی حلقہ تمام ہیکل کا ‌ ‌ ‌ ہلال پر جو نظر کی تو دلمین مین سمجھا
رکاب ہی یہ مری شہسوار کی قابل

یہی دعا ہی کریم و رحیم سی میری ‌ ‌ ‌ نگاہ بد سی خدا رکہی حفظ مین اپنی
جہان مین تو رہی سرسبزی گل خوبی ‌ ‌ ‌ چمن مین حسن کی تیری خزان نہ آئی کبہی
کہ ہین یہ پہول ہمیشہ بہار کی قابل

بلا مین دیکہہ کی کہتی ہین مجکو سارے ملک ‌ ‌ ‌ نحیف ایسا تو دیکہا نہین ہی آج تلک
گری ہین یہ سو بار اگر اوٹہائی پلک ‌ ‌ ‌ کسی جوان کو دی بار عشق پیر فلک
کہ یہ ضعیف نہین ایسی بار کی قابل

کہین وہ کس سی جو گذرا ہی ہجر مین ہمپر ‌ ‌ ‌ مثال قیس فقط بہر نام ہی پیکر
بنی ہین سوکہہ کی کانٹا غمونسی سرتاسر ‌ ‌ ‌ ضعیف ہم بہی ہین پیر فلک ترحم کر
ہماری پاؤن نہین نوک خار کی قابل

ہزارون ہمنی اوٹہائی فراق کی صدمی ‌ ‌ ‌ فشار کی بہی الم زیر خاک دیکہہ چکی

دعا کریم سی کرتی ہین گور کی نیچی
الہی انکہ بچانا ہما کی پنچی سے

یہ استخوان ہین سگ کوی یار کی قابل

ہزارون عدی کئی پہ نہ وہ کبہی آیا
فراق یار مین آخر کو تن سی دم نکلا

الم تو ایک طرف واقعہ ہی سننی کا
جنازہ لی گئی میرا تو ہنسنی کہنی لگا

زمین یہ نہین اسکی مزار کی قابل

تمام عمر سہی رنج و درد فرقت کی
ملال ہوتی ہین سچ ہی کہ حقکی باتونسی

یہی وہ کہتی جو منصور اس جگہ ہوتی
خیال زلف چلیپا مین جان دینی تہی

ہمارا ہی سر شوریدہ دار کی قابل

کسیکو تاب نہین ہی سمانی تابسمک
اگر زمین پہ اوٹہائین جو بار رنج ملک

سنا نہو گا کسینی یہ ظلم آج تلک
خدا کیواسطی انصاف چہوڑ دی نہ فلک

وہ بوجہ دی کہ جو ہو جسم زار کی قابل

نہ دل مین تاب و توان ہی نہ ہاتہ پاؤن مین زور
وفور اشک سی آنکہین بہی گئین ہین کور

عبث عبث ہی مجہی تو نکو فکر منزل گور
وہ زار ہون کہ کفایت ہی مجکو خانہ مور

کہ بعد مرگ نہین تن مزار کی قابل

کمال سوز ہجر ہی دلکو اسیکا آٹہ پہر | بجائی درہم و دینار داغ ہین دلپر
نہ زور رکہتی ہین دنیا مین ہم نہ پاس ہی زر | وہ سیم تن ہمین خاطر مین لائیگا کیونکر

کہ ہم فقیر نہین مال دار کی قابل

لب اوسکی لعل بدخشان ہین در رشک گہر | بنا ہی رنگ سی خورشید عارض انور
غرور حسن سی ہی آسمان چارم پر | وہ سیم تن ہمین خاطر مین لائیگا کیونکر

کہ ہم فقیر نہین مال دار کی قابل

وہ ہم نہین ہین کہ مرنی سی اپنی جی مین ڈرین | جو قصد قتل ہوا اونکو تو سب سی پہلی مرین
یہ آرزو ہی کہ دونون لہو سی ہاتہہ بہرین | ہماری خون سی رنگین چاہئی وہ کرین

حنا ہی یہ کف دست نگار کی قابل

بیان حال کرین منہہ سی ہم جفای صنم | مآل کار کو دی جان تنگ برائی صنم
یہی دعا ہی شب و روز ای خدائی صنم | ہماری قبر پہ ہو لوح سنگ پائی صنم

کہ اور سنگ نہین اس مزار کی قابل

گر پڑی سایہ پہ تیغ قاتل کا

جی سی عاشق نہ کیون خفا بیٹھی | کیون نہ ہر ایک سی جدا بیٹھی
اور کی بزم مین وہ کیا بیٹھی | پاس حور جنان جو آ بیٹھے

دل نہ مائل ہو تیری مائل کا

نہین جاتی صفای طینت ماہ | داغ نی گو کیا ہی ناک سیاہ
دعوی پر ہی علو رتبہ گواہ | اسمین مطلق نہین غبار کو راہ

صاف آئینہ ہی مری دل کا

آشنای یم محبت ہون | ...ت کی بدلی آب خضر نہ لون
آرزو ہی کہ جان آپسی دون | تنگ ہون زندگی سی ڈوب مرون

گر ملی گھاٹ تیغ قاتل کا

سرخرو ہو گیا مقدر سے | التجا کی نہ مین دلبر سے
خلق واقف ہی میری جوہر سے | کاٹ ڈالا سر اپنا خنجر سے

لیا احسان نہ تیغ قاتل کا

یون تصور سی کہینچ لی تصویر — نہین ممکن وصال کی تدبیر
کیسی تعویذ چاہیئی تقدیر — اوس پری کو اگر کری تسخیر
نقش ہو دل پہ میری عامل کا

خاک پای بتان چین ہون مین — عاشق صندل جبین ہون مین
عود کی طرح خود زمین ہون مین — کشتۂ زلف عنبرین ہون مین
عطر کہینچی کوئی مری گل کا

ختم ہی عاشقون کی دلشکنی — طلب بوسہ پر چڑہی تیوری
بات ایسی یہ کون مشکل تہی — جان تک مانگی گر تو دون بخوشی
دل نہ توڑون کبہی نہ سائل کا

تخت جم ہی زمین ناہموار — داغ سر تاج ہی سلیمان وار
سلطنت کا کسی دماغ ای یار — ظل بال ہما نہین درکار
چاہیئی سایہ تیغ قاتل کا

کیا کہون فرط جوشش سودا — اسقدر محو روی جانان تہا

دخل کیا جاہی کسی فصل مین فصل رجنبار | کم خزان کہہ نہ سکی اوس چمن رنگی بہار

حسن خط سی نہ بڑہا اب نہ سر مو کم ہی

پوچہتا کیا ہی کہین خاک مصیبت دم نزع | سامنی آنکہون کی ہی چاند سی صورت دم نزع

یاد قامت سی گذرتی ہی قیامت دم نزع | ملک الموت کی مطلق نہین حاجت دم نزع

جان لینی کو مری جان مگر تو کم ہی

طبع نازک ہی حقیقت مین بہت گرما گرم | سنگ کس طرح نہو پر تو رخسار سی نرم

چشم بد دور عجب آنکہ ہی اللہ ری شرم | چاند سا رنگ ہی خورشید کی صورت ہو گرم

آپ سا کوئی زمانی مین تو مہر و کم ہی

تمسی کس منہہ سی کہون مین شب غم کی حالات | کہ عجب طرح بسر ہوتی ہی فرقت مین رات

پر تمہین قدر نہین رنج ہی اسکا ہیہات | امتحان کیجی تو ہو آپ پہ ثابت یہ بات

کوئی مجسا تو یہان عاشق گیسو کم ہی

کوئی ہمسا بخدا اور نہ ہوگا لاغر | کہ ہوا گیل کی غم ہجر سی تنکا پیکر

ناتوانی سی کہان تاب کہ جائین اوٹہکر | عشق مین زلف کی ہم ہار چکی ہین دم پر

کہین موئے کمر یار سے بازو کم ہے

بخدا ایک ہے تم اے صنم حشر خرام
حسن رخسار سے خجلت زدہ ہے ماہ تمام

کیون نہ حیران ہین دیکھکے اہل اسلام
عین محراب مین کعبے کی ہوا اوسکا مقام

خال ابرو سا تمہارے کوئی ہندو کم ہے

رنج اوٹھاؤگا اوٹھائے کوئی سکتے مین
کچھ دوا مجکو بتائے نہ کوئی سکتے مین

کہے دیتا ہون ستائے کوئی سکتے مین
اور آئینہ دکہائے نہ کوئی سکتے مین

مجکو اوس یار کا کیا آئینہ رو کم ہے

کیون کسی اور کا احسان بہلا سر پر لون
کیون کسی دست کو تکلیف تلاوت دون

کوئی پوچھے جو سبب اوس سے یہ تفسیر کرون
یا دہن مصحف رخسار کے مین حافظ ہون

جانکے حفظ کو وہ آیت ابرو کم ہے

آفتین آتی ہین فرقت مین ہزارون پیہم
رنج پر رنج اوٹھاتی ہین الم پر ہین الم

ایک سے ایک زیادہ ہے جفا اور ستم
دوسرا زہر ہے یہ سبزۂ رخسار صنم

جان لینے کو بلائے شب گیسو کم ہے

سخت بیجا ہی تجسس کا ہمین اوس سی گلا　　اور کسکا گل امید بشاشت سی کہلا
راہ الفت مین یہی کہتی ہین سب اہل ولا　　تہک گئی ڈہونڈہ کی وہ سرو روان پر نہ ملا

لب پہ قمری کی ہی اب باغ مین کوکو کم ہی

بی تکلف ہین نہین قید تکلف ہمکو　　غم غلط چاہئی کچہ اپنی دل پر غم کو
کفش پا جانتی ہین سلطنت عالم کو　　نشاہ سی کام ہی ہو جام مبارک جم کو

می کی پینی کو ہمین اپنا یہ چلّو کم ہی

ایک اور لاکہہ برابر ہین او نہین جو ہین جری　　ساری عالم سی نہین انکہہ جہپکتی اپنی
کیا پڑہی نظر و نمین فوج صف مژگان تیری　　بہیڑ کو دیکہہ کی ڈرتی نہین جانباز کبہی

جان دینی سی کو جب آئی تو کمبو کم ہی

کیا ہوا ہجر مین بیتاب ہین مضطر نہ سمجہہ　　وضع دین ہاتہہ سی ایسا بت خود سر نہ سمجہہ
صورت غیر ہمین بدظن و بدبر نہ سمجہہ　　قدر عشاق کی آپ مین برابر نہ سمجہہ

تولنی کو تری انکہون کی ترازو کم ہی

آرزو ہی کہ سر دست بتاؤ تم ہاتہہ　　یہ بہی جوہری نی ہمکو دکہاؤ تم ہاتہہ

سیر تو بہی ہوئی لاکہہ جو پاؤ تم ہاتہہ — اور تلوار کی دو چار لگاؤ تم ہاتہہ

تن عریانکی قبا پر مری اتنو کم ہی

دونون عالم مین پہری پہ سبکا تماشا دیکہا — ایک سی ایک ہی انداز مین اپنی اچہا

حال پوچہو نہ مگر عاشق سرگشتہ کا — سرو آیا نہ پسند اور نہ بہایا طوبا

دل فدا جسپہ ہوا ایسا قد دلجو کم ہی

جان جانی کا نہین ہجر مین گر کچہہ غم — فکر انجام مین آئی ہی لبو پر اب دم

یہی عالم ہی تو کیا ہوگا جنون مین عالم — ابتدا عشق کی ہی اور نہین جانتی ہم

کچہہ ابہی سی دل بیتاب پہ قابو کم ہی

جہوٹ کہتا نہین سچ ہی سخن سر تا سر — میری آقا سی نہین کوئی بہا نمین بہتر

آبرو دیتی ہین اسی برق یہی کہہ کہہ کر — یون تو سب غزلین سنا کرتی ہین لیکن حیدر

تیری استاد سی بچتا کوئی پہلو کم ہی

مخمس

دیکہون نہ آنکہہ سی کبہی پہولونکی ہار کو — گلہای خلد خلد سی لاؤن نثار کو

کیونکر کرون نثار نہ فصل بہار کو	روئی بہار سمجہا ہون انداز یار کو

نسبت نہین گلاب سی اوس گلعذار کو

مطلع ثانی

چین آئیگا نہ خاک مین جسم نزار کو	کہویا ہی مفت زندگی مستعار کو
کچہ غم نہین ہی بعد فنا خاکسار کو	کوئی نکوئی پوچہی گا اس خاک زار کو

ہمزاد جاتی ہین یہ آندہی غبار کو

کیونکر ڈرین نہ ہاتہہ لگاتی ہوئی بہلا	بیٹہتک دہان مارہی ہر حلقہ بال کا
شاعر نہ کسطرح سی کہین سنکی مرحبا	مضمون لف ہمنی عجب پیچ سی لکہا

بانہی مین ہاتہہ ڈال کی کہینچا ہی مار کو

جو رہتی ہین حسین علیہ السلام کی	اوسکو فرشتگان مقرب ہین جانتی
ہنگام ذبح قول یہ تہا جبرئیل سی	خاک شفا سمجہکی اوٹہا رکہنا تم اسی

برباد ہونی دینا نہ میری غبار کو

مجہسی کلال چرخ کو ہی دستداری	٦	رندان بادہ کش مین ہی یادگاری

خلقت خدا کی خرم و خوشنود ساری ہے — وہ فیض مجھ مین ہی کہ پس از مرگ جاری ہے

شاعر فلک بناتی ہین میری غبار کو

مرنیکی بعد کیا مین کہون مجکو کیا دیا — مانند چرخ جلوۂ رفعت دکھا دیا

شکر خدا کہ مجکو بڑا مرتبا دیا — اسفل سی یہ بنکر مجھی اعلا بنا دیا

عیّارہ کون سمجھی گا میری غبار کو

گردون ہوا ہون نالہ جو کیجی دم بگاہ — روئین جو ہم تو خانۂ دنیا یہ ہو تباہ

بیح ہی نہ فراق مین اے رشک مہر و ماہ — وہ آہ ہی جو کوہ اوکھاڑی مثال کاہ

وہ باد ہی اوڑادی جو سترّ غبار کو

اے رشک مہ کدورت دل سی کیجی دور — منظور ہی صفائی تو یہ بات ہی ضرور

کہتا ہون صاف صاف یہی آپکی حضور — اغیار سی نداد طلب کیجی حضور

شیشی مین دیکھ لیجی میری غبار کو

خالق نی خلق رنج اوٹھانیکو جب کیا — پھر کیا ہی جو ملا اوسی خوش ہوکی کھا لیا

کیا خوب ہی یہ قول شہنشاہ نیریا — کرلا کہہ کو [illegible] ہون کری شکر کبریا

زاہد وہ ہی نہ لائی جو دلپر غبار کو

میں کیا کہون کرم ہی جو مجہپر کریم کا
ایسا ملا ہی اور بہلا کسکو مرتبا
ابتک وہی علو ہی ہی طبع مین صفا
کچہہ غم نہین ہی زیر زمین مجکو زاہدا

یہ خاک کیا و بائیگی میرے غبار کو

روز ازلسی اوسپہ فدا میری جان ہے
ایسا نہ کوئی پیر نہ کوئی جوان ہے
ورد زبان یہی ہی ہر دم بیان ہے
مجکو کسی لی کی نمازونکا دہیان ہے

پہر تیمم آج اوڑا دون غبار کو

گلزار خلق مین ہی مجہی اوسکی آرزو
جس گل کا ہی ظہور وہ عالم مین چار سو
پہری نہ کوی عشق و محبت مین روبرو
اک باغ مین مین دیکہون دو رنگی کا ہون عدو

وہ ہمصفیر ہون کہ اوڑا دون ہزار کو

کیونکر نہ سوز غم سی ہو جگر اپنا ہو کباب
اس ٹہیک دوپہر مین نہین جہہ پی پرنقاب
سایہ خضر و چاہتی ای رشک ماہتاب
جلتی ہو دہوپ مین تو پئی حفظ آفتاب

بنواؤ شامیانہ ہماری غبار کو

حاصل

حاصل ہوئی صفائی مجھی بعد مرگ کی
سینہ کدورتون سی نہ کیونکر بھرا رہی

رکھتا ہون ہر گھڑی مین یہی قلب پاک سی
وہ زنگ ہی کدورت معشوق سی مجھی

آئینہ بھی مٹاتا ہی میری غبار کو

انسان ہی وہی نکری جو گزاف و لاف
لازم ہی راستی سی نہ ہو ذرہ انحراف

کرتا ہون عرض اسمین مجھی کہتی گا معاف
دھو دینا آنسوونسی کہ ہوجای راہ صاف

ایدل نہ آنی دیجیو مجھپر غبار کو

کیون عہد یاد آئی نہ اوس رشک حور کا
وہ پیار وہ محبت و الفت سی دیکھنا

کیونکر نہ سنا گانہ کہین ہم یہ بارہا
وہ وقت اور تھی وہ زمانہ ہی اور تھا

اب کسکو نذر دیوین دل پر غبار کو

دربیان حضرت صغرا

کہتی تھی فاطمہ بھی بابا کی دھیان مین
طاقت نہین ہی رہی بھی اس ناتوان مین

بی آپکی تو بس نہین اپنی جان مین
کیا کہتی تم سفر مین ہو اور ہین مکان مین

آؤ تو پوچھہ لوئین رخ پر غبار کو

طاقت نہین ہی بات کی اتنی تو اے صنم — دن رات کاٹتی ہون تمہاری ہی دھیان مین

بی آپکی تو جان نہین اپنی جان مین — کیا کبھی تم سفر مین ہو اور مین مکان مین

آؤ تو پوچھ لو مین رخ پر غبار کو

کیا کبھی خار ہوتی ہین کیا گھر مین یار کے — تازہ رقیب گھیری ہا کرتی ہین اوسی

ہر لحظہ جا کی داغ یہ کیون داغ کھائی — گل پھولتی ہین وان وہان سیکڑون نئی

کیون مین جلاؤن اپنی دل داغدار کو

مودار لقمہ ہو تو نہ ہرگز اوٹھائی خلق — کاوش کری جو مور بھی اوٹھی بنائی خلق

سنئی اس التماس کو اے ہنمائی خلق — مچھلی کا کانٹا دیکھلی کسطرح کھائی خلق

کیونکر نکالئی گا طبیعت کی خار کو

آیت نکوئی آکی مری قبر پر پڑھی — ٹھہری سر مزار نہ تم ایک آن بھی

امید آپ سی تو مری جان یہ نتھی — بھاگی ہوا میں ڈر کی نہتی دوستی کبھی

سمجھی چراغ غول ہماری مزار کو

طفلانہ بازیونسی باز آئیگا کبھی — گو پیر ہوچکا ہی مگر طبع ہی وہی

کیونکر کہون نہ لہو و لعب دیکہکر ہہی | لوگون نی کیون ضعیف نہی شیشہ سکو دی

بازی سمجہتا ہون فلک نی سولہ کو

واہو نہ راز عاشق و معشوق کا کبہی | ہر لحظہ باتین ہہی ہین باہم اشارونکیا
جز عاشق اور اسکو بہلا سمجہی کیا کوئی | پردہ دیا جو ڈہولی کا پردہ تہا رمز ہی

قاصد سمجہ کی خط دیا مینی کہار کو

سب عضو پیرہن کیطرح ڈہیلی ہوگئی | عاشق یہ کیون نہ صورت بیحس پڑا ہے
کپڑی تمام جسم کی طیار ہو چکی | لہد و کسی رقیب کی اب بند کیجئی

جامہ بنایہ چکی وہ مری جسم زار کو

کیونکر نہ عاشقو نمین بہلا میرا نام ہو | مینی بنا یا وامق و فرہاد و قیس کو
نل بہی ہی ایک انہین سی اید ستو | الفت مین کون ہاتہ دہری پانون کہینچ لو

مجنون بنا کی چہوڑا ہی دو تین چار کو

بہاتی نہین ہی جوشش سودا مین کوئی شی | ہیبت نگاہ افعی پیچان ہی موج می
دیکہون پیچ و تاب رہی لکلوتا بکی | الفت مین گیسوونکی ازل ہی سی پیچ ہاے

سیدہا نہ چلتی دیکہا کبہی ہمنی مار کو

سوز غم والم سی نہین زندگی کی طور | میرا علاج تو مری حق مین ہی ظلم وجور
ڈرتی نہین طبیبو تمکو لازم ہی اسمین غور | تدبیر وصل کرتی ہین بہڑکی گی آگ اور

پہچانتی نہین مری امراض حار کو

غافل ہی تابروز قیامت یہ سوئیگی | کیونکر بہلا غبار کدورت کو دہوئیگی
بی قدر ہی عروج کو عاشق کی کہوئیگی | منزل کی قدر خاک کو ہرگز نہ ہوئیگی

کم ظرف کب سمجہتی ہین میری وقار کو

جز مرگ ہمکو بہاتی نہین اور کوئی شی | تمکو مبارک ایگل تر دور جام می
تا چرخ پہنچی گوش ملک مین صدائی نی | تم لطف اٹہا لیتی ہو سو رجسی ربط ہی

ہم خاک مین دیکہائیگی اپنی نکہار کو

وہ کون ہی مثل حنا سی جو پیسی | میرا ہوا جو حال وہ معلوم ہی کسی
حیران ہو شبیہ مری دیکہی جسی | رکہی برای یاد قیامت تلک اسی

تصویر مری دیکہی میری نکہار کو

کب

کب جام بزم حور شمائل مین لیتی هین
لیتی هین چین تو مری منزلمین لیتی هین

چشکی سی قلب غیر سیه دلمین لیتی هین
اسطرح مجکو ساتهه وه محفل مین لیتی هین

کهاتی هین جیسی کهاتیگی همره اچار کو

تحریک دمبدم هی جسی آسمان هی وه
هرچند هی ضعیف مگر نوجوان هی وه

کسطرحسی کهین که نهان هی عیان هی وه
عزت هماری جونکری لامکان هی وه

گنبد بناچکاهی فلاطون غبار کو

هرچند شاعران زمانه کا دور هی
لیکن جدا هر ایکسی حضرت کا طور هی

هی عرض برق راست که یه جای غور هی
اخر وه کهیل کود کا تو وقت اور هی

اشعار مین تو دیکهی اپنی شعار کو

مخمس

هر ایک کی نظرونمین سمانا نهین اچها
حسن اپنا حسینونکو دکهانا نهین اچها

ایسا وه زمان عشق جتانا نهین اچها
[illegible]رگهی اسی دلکا لگانا نهین اچها

دنیا یه بری [illegible] زمانا نهین اچها

ای شاہ زمان غم کا فسانہ نہین اچھا
باتون پہ سخن سازونکی جانا نہین اچھا
اس سن مین الم ہجر کی کہانا نہین اچھا
سن رکہئی اسی لگا لگانا نہین اچھا

دنیا یہ بُری ہی یہ زمانا نہین اچھا

یہ وجہ الم ہجر کی کہانا نہین اچھا
افسون ہی محبت کا فسانہ نہین اچھا
نالونسی عبث شور مچانا نہین اچھا
سن رکہئی اسی دل کا لگانا نہین اچھا

دنیا یہ بُری ہی یہ زمانا نہین اچھا

کیون تنگ ہون صحبت ناجنس مین آکر
پتھر پڑین اس عشق پہ کس سی کہین جاکر
کیا داغ شرارت سی دئی تو نی بلاکر
بُت کر دیا ای بُت مجھی غیرونمین بٹھاکر

اللہ سی ڈر دل کا جلانا نہین اچھا

منت سی بُلاتی ہو بھری بزم مین صاحب
کیا داغ دکھاتی ہو بھری بزم مین صاحب
ہر وقت ستاتی ہو بھری بزم مین صاحب
رونی مین ہنساتی ہو بھری بزم مین صاحب

جب بیٹھی ہو دہیان بٹانا نہین اچھا

مطلب ہی اوسی سی ہمین ہم جسکی ہین طالب
مطلوب کا ہر وقت تصور ہی مناسب

اےحضرت دل کیسی ہو تم میری مصاحب — رونی مین ہنساتی ہو پہری غم مین صاحب

چپ بیٹھی ہو دہیان بٹانا نہین اچہا

جان آتی ہی ای غنچہ دہان پہر تو کہو — کیا طرزِ فصاحت ہی بیان پہر تو کہو

معلوم ہی پہیرو نہ زبان پہر تو کہو — کیون چہیتی ہو غیرو نہین ہان پہر تو کہو

گالی ہی تو تہی بات بنانا نہین اچہا

کیون گنگی بکرتی ہو میان پہر تو کہو — مونہہ مین نہ کہو بند زبان پہر تو کہو

قربان مین ای جان جہان پہر تو کہو — کیون چہیتی ہو غیرو نہین ہان پہر تو کہو

گالی ہی تو تہی بات بنانا نہین اچہا

ہر وقت کا موقع ہی نشیری کو سنبہالے — بہاتی نہین ابر غم فرقت کی یہ چہالے

موسم مین خوشی آئی ہین بہت رنگی نالی — ای دل نہ رولا گرمی مین برسات تو آلی

خشکی مین تو ناؤ کا بہانا نہین اچہا

بیجرم و خطا تو نے غمگین کو اوجاڑا — کہتی ہین اسی ضد کہ بنا کام بگاڑا

مضمون عرض غریب مری نا حق کا تاڑا — کیا ڈر کر کہ تہا جو لفافہ کو ہی پہاڑا

بی نام و نشان اونکا خط آنا نہین اچھا

بی پردہ جو ہوتی ہو تو ٹل جاتا ہی یہ چاند
غیبت مین تو یہان منہہ ہمین دکہلاتا ہی یہ چاند

خجلت سی نیا داغ جگر کہاتا ہی یہ چاند
تم ڈوبتی ہو جب تو نکل آتا ہی یہ چاند

دریا مین ہر اک شام نہانا نہین اچھا

عریان جو ہوتی ہو تو شرماتا ہی یہ چاند
کیا کہی دم غسل جو دکہلاتا ہی یہ چاند

بدلیمین تہین دیکہہ کی چہپ جاتا ہی یہ چاند
تم ڈوبتی ہو جب تو نکل آتا ہی یہ چاند

دریا مین ہر اک شام نہانا نہین اچھا

مائل طرف سیر جو وہ سرو روان ہو
کیون اسکا طلبگار نہ ہر پیر و جوان ہو

یوسف کیطرح اوسکا خریدار جہان ہو
اب چوک سی گہر آئی تصفیہ وہان ہو

بازار مین یہ مول چکانا نہین اچھا

خواہان جو دل زار کی ایجان جہان ہو
سودا نہین امکان کہ اس شی کا بیہان ہو

لازم ہی نہ آگاہ کوئی پیر و جوان ہو
اب چوک سی گہر آئی تصفیہ وہان ہو

بازار مین یہ مول چکانا نہین اچھا

رستم

رستم سی بہی ہرگز نہین ڈرتی نہین ڈرتے
پر رحم سی ہر وقت نہین مرد گذرتی

ہٹتی نہین جسجا ہین قدم جنگ مین دہرتے
ہر ایکسی ہم عجز ہین اسواسطی کرتے

آہین ہین بُری دلکا دُکہانا نہین اچہا

رستم بہی اگر آئی تو ہرگز نہین ڈرتے
تلوار نہین خونسی بی جرمونکی بہرتی

مردانہ جو کہتی ہین نہین اوسکو مکرتی
ہر ایکسی ہم عجز ہین اسواسطی کرتی

آہین ہین بُری دلکا دُکہانا نہین اچہا

ہر معنی خوش آب غزل ہی دُرِ مکنون
اس بات مین ای اہل سخن داد طلب ہون

مطلع اگر ابرو ہی تو مصرع قد موزون
مین آپکو کہتی تو ابہی جان تلک دون

زر لیجئی مضمون چُرانا نہین اچہا

ہین حاتم طائی سی سخاوت مین سوا ہون
شاعر وہ نہین غیرونکی مضمون جو لی لون

مجہسا تو نہین کوئی تہ گنبد گردون
مین آپکو کہتی تو ابہی جان تلک دون

زر لیجئی مضمون چُرانا نہین اچہا

بیجان ہین [illegible] سی ایمان جلادو
حسرت ہی کہ بزم طرب عیش مین جادو

یہ راگ رہین غیر وںسی چلمن کو اوٹہاوٗ　　دمساز ہنونگی ذرا صورت تو دکہاوٗ

چہپ چہپ کی ہر اک پردہ مین گانا نہین اچہا

کیا کہئی کہ اس بزم طرب مین ہمین کیا دو　　زیبا نہین یہ تمکو کہ غم مین ہنسکی رولادو
لازم ہی کہ پردہ رخ انور سی اوٹہادو　　دمساز ہنونگی ذرا صورت تو دکہادو

چہپ چہپ کی ہر اک پردہ مین گانا نہین اچہا

ہر عضو ہی دلچسپ در گوش دل آویز　　زلفین ہین بلا چشم فسونسار جنون خیز
ڈرتا ہون نہ ہو ناز و ادا اسکی خونریز　　کیا عقل ہی کیا سن ہی ابہی سی نگہ تیز

ناصح او نہین باتو نکا سکہانا نہین اچہا

کم عمر ہین اس سی ہین اس وقت مین خونریز　　مرکہتی ہین نہایت ستم و جور سی پرہیز
صد شکر کہ اتبک وہ نہین مفسدہ انگیز　　کیا عقل ہی کیا سن ہی ابہی سی نگہ تیز

ناصح او نہین باتو نکا سکہانا نہین اچہا

کیا جرم ہی کیون مجہسی مکدر ہو بتاوٗ　　یون خاک مین مجکو نہ ملاوٗ نہ ستاوٗ
للہ ہنسو بولو مجہی تنکو ہنساوٗ　　افسوس کی صورت نہ بناوٗ نہ رلاوٗ

دل بستا ہی ہو تو ہو گا چہپانا نہیں اچھا

سچ ہی کہ بری طور ہیں غیروں کی بری طور — اٹھتی کی نہیں برق کبھی صورت الم جور
کہتی ہیں بجا خسرو دیکھو دکہ فی الفور — کوچی سی چلی باقی اخر کہیں اب ور

مضمون بہت عشق کا چہپانا نہیں اچھا

قطعات تاریخ

۱

بہر سلطان جہان خسرو جان عالم — عشرت شادی شہزادہ مبارک بادا

سال تاریخ رقم کرد چنین خامہ برق
خانہ آبادی شہزادہ مبارک بادا

۱۲۶۷

۲

کہ خدا شد چو ولیعہد شہنشہ فرمود — دلربائی بولیعہد مبارک گردد

برق تاریخ ہمانوقت چنین عرض نمود
کہ خدائی بولیعہد مبارک گردد

۱۲۶ [illegible]

محمد رضا ابن کاظم علی ۹۵ که برق است مشهور در ملکها

بنا کرد قصری بصد اهتمام برای محبان آل عبا

بذیقعده از فضل پروردگار ز بست و دوم شد ز شنبه بنا

دعای من این است این است این مبارک مبارک شود ای خدا

رقم سال تاریخ کلکش نمود

بنای مکان محمد رضا

سنه ۱۲۶۷

ز لطف قبلهٔ عالم نموده مسجد پاک برای کرد نماز و عام صاحب خاص

رقم نموده خرد سال سعد تاریخش

که کرده مسجد والا بنا صاحب خاص

سنه ۱۲۶۹

بنا کرد چون مسجد و گنج و چاه بصد صدق دل خادم بادشاه

رسیده باتمام در وقت سعد [illegible] از الطاف سلطان عالم پناه

چنین برق آمد ندا بهر سال
بگو ساخته مسجد و گنج و چاه

۱۲ه — ۱۲۶۷

مصاحب الدوله بهادر | بصدق ایمان نموده مسجد

رقم چنین گشت سال فصلی
زفیض سلطان نموده مسجد

۱۳ه — ۱۲۵۹

چون انیس خاص سلطان مسجد نو ساخته | او لابعد از نمازی این دعا کرده بدل
جان عالم تا ابد قائم بماند در جهان | انکه محکم دین حق را برپا کرده بدل

بهر تاریخش بگوشش برق هاتف زد ندا
مسجد نو خالصاً لله بنا کرده بدل

۱۴ه — ۱۲۶۸

انجم الدوله بهادر که بنا باغ نمود | شد عیان پیش نظر صورت ایوان بهشت

بی تکلف ز عنایات خدای عالم

برق تاریخ رقم کرد گلستان بهشت

	۱۲۶۸		۱۵ماه

چو بر تخت شاهی جلوسی نمود	فلک رتبه سلطان انجم سپاه
رعیت نواز و خلائق پسند	ملک پاسبان و فلک بارگاه
نهال تمنّا ثمردار شد	نماند بباغ جهان نخل آه
چنان داد عدلش رواج کرم	عفو شد بعالم سزای گناه
ز لطف و عطا و ملال و الم	محب شاد گشت و عدوش تباه
مسیحا برای مریضان فقر	بگمراه وشت الم خضر راه
همه خال انجم دو ابرو هلال	رخش همچو مهر و جبین رشک ماه
چنان حال مجرم شود پیش او	بجرمش شود عضو عضوش گواه
نماند ز عدلش ستم پروران	سبک کوه رنج و الم شد ز کاه
محمد علی شاه نوشیروان	بفضل خداهست ظل آله

خرد گفت تاریخ جشن سعید — مبارک

مبارک شود جشن شاهی بجاه

سنه ۱۲۵۳

خطبه شهزاده عالم چو شد	رفت از باغ جهان رنج و ملال
مدح بزم او چه گویم از زبان	نوعروس فکر صائب گشت لال
بسکه لعل و زر تصدق کرد شاه	گشت مالامال هر کس بی سوال
بهر نذر خسرو هندوستان	برق تاریخی بگفتم بی مثال

مصرع نو شد ز اقبال حضور
هست سال غین و را و نون و دال

سنه ۱۲۵۴

چو از هیضه جان داد رعنا طبیب	پدر نعره زد های جعفر حسین
بگرید چو بلبل چرا در فراق	ز دل بود شیدای جعفر حسین
ارسطوی عهد و فلاطون عصر	نبودند همتای جعفر حسین
سفر کرد ناگاه از باغ دهر	بفردوس شد جای جعفر حسین

خدا قصر جنت کرامت نمود | که بود این تمنای جعفر حسین

رضا گفت تاریخ سال وفات
جوان رفته ای آه ای جعفر حسین
۱۲۵۴

شاہ

سرک کی جو تعریف سے کیجئے | بجا ہی بجا ہی بجا ہیے
مریضونکو صحت ہی چلنا | گل پاک خاک شفا ہیے
یہان کور ہوتی ہین بینا | غبار آنکہ کو طوطیا ہیے
مسیحا نفس ہی ہوا سے | ہوا کہا نی او سکی دوا ہیے
دل تنگ کہلتا ہی اسجا | فرح بخش ہی دلکشا ہیے
عدو کو ہی ثعبان موسی | برای محبان عصا ہیے
ہوا حکم تاریخ مجہہ پر | کہ جو ہر شناس رضا ہیے

یہ مصرع کہا حسب ارشاد
عیان کیا خط استوا ہیے
۱۲۵۴

ق

دعا ہی یہی اے وزیر سلیمان | ۱۹ | سفر کا مہینا مبارک ہو تجھکو

زہی اختر جاہ و اقبال تابان | | وزارت کا عہدا مبارک ہو تجھکو

ہمیشہ رہی مورد لطف شاہی | | ملا ہی جو رتبا مبارک ہو تجھکو

وزیر معظم امیر مکرم | | خطاب معلی مبارک ہو تجھکو

چنور اور ڈنکا جو پایا ہی تو نی | | یہ پایا یہ پایا مبارک ہو تجھکو

خدا کی کرم سی جو ہی تیری دل مین | | برائی تمنا مبارک ہو تجھکو

صد و بست سالہ حکومت کری تو | | یہ ثروت خدایا مبارک ہو تجھکو

علی کی حمایت تجھی ہو ہمایون | | محمد کا سایا مبارک ہو تجھکو

کہی اسکی تاریخ تیری رضائی

چنور اور ڈنکا مبارک ہو تجھکو

۱۲۴۴

۲۰

تخت طیار شد چو بہر نماز | | از برای مشیر خسرو ہند

یعنی نواب روشن الدولہ | | آصف بی نظیر خسرو ہند

حکم تاریخ بر رضا فرمود | آن امیر کبیر خسرو ہند

از سر اعتقاد عرض نمود
جا نماز وزیر خسرو ہند

سنہ ۱۲۵۱ھ

نیر اقبال کیا چمکا ثریا جاہ کا
آسمان تک ہو گیا شہرا ثریا جاہ کا

سات اقلیمین ہین سات افلاک کی زیر نگین
مہر و مہ سی جا رہی ہی سکا ثریا جاہ کا

کہتی ہین سارے ملک کب رعد کی آواز ہی
بج رہا ہی چرخ پر ڈنکا ثریا جاہ کا

عالم الاسباب کا اسباب اوسکی گھر مین ہے
قصر گردون ہی مگر کوٹھا ثریا جاہ کا

بیگمان ہی وہ ولیعہد شہنشاہ جہان
ساتون اقلیمونمین ہی شہرا ثریا جاہ کا

کانپتی ہی تھر تھر خوف سی مریخ مثل آفتاب
رزم مین دیکھی اگر غصا ثریا جاہ کا

پنجۂ خورشید سی ہی پنجۂ ہمت بلند
تیغ ماہ نو پہ ہی قبضا ثریا جاہ کا

کہتی ہین اہل زمین اپنے سکو شۂ گردون کا لب
ابلق ایام ہی ناصا ثریا جاہ کا

زلف شبگیر رات ہی روی منور چاند ہی
چاندنی ہی نو سی سایا ثریا جاہ کا

آسمان فیض قدم سی تی ہی گہر مین زمین	کہکشان بنا ہی ہر رستا ثریا جاہ کا

بڑہ گیا پھر ترقی سال تاریخ سعید

کیا سمائی نور سی بنگلا ثریا جاہ کا

۱۲۵۶

وہ قمر ہی مرا ثریا جاہ	جسکا خورشید حشر ہالا ہی
سبزۂ خط ہی چاند نیکا کہیت	شجر طور قد بالا ہے
شب مہتاب ہی شب گیسو	روی انور سی چاند نکلا ہی
چرخ پر کہکشان و بدر نہین	ایک شملہ ہی ایک پٹکا ہے
جسکو مریخ لوگ کہتی ہین	اوسکی دروازیکا پیادا ہی
بخدا عہدۂ ولیعہد سے	کیا مزین ہی کتنا زیبا ہے
قصر گردون مکان ہی اوسکا	برج خورشید اوسکا بنگلا ہی
ماہ نو ہین درون کی محرابین	ساق عرش ایک ایک کہنبا ہی
چلمنین ہین خط شعاعی سکے	چرخ اطلس ہر ایک پردا ہے

چاندنی چودہونکی ہی گویا | | چاندنی کا جو فرش بچھا ہی

برق اس بنگلی کی یہ ہی تاریخ
بی بدل رشک عرش بنگلا ہیے

۵۲۳ | | ۱۲۵۶ |

چو عزم گلشن جنت نمود از ہیضہ | قیامتی بجہان شد برای کیوان جاہ
اجل ربود ز دنیا قرار ہوش وخرد | نشاط بر ذرعالم قضائی کیوان جاہ
بحال مادر او دل بہ سینہ می سوزد | نماند صبر وخرد در عزائی کیوان جاہ
بسان ماہی بی آب می طپد شب وروز | دہد قرار بہ ماتم خدائی کیوان جاہ
حسین وصاحب فہم وجوان رعنا بود | ہزار حیف صد افسوس وای کیوان جاہ
بروز بستم ماہ صفر سفر گردید | رسید بر در جنت ہوائی کیوان جاہ
بکربلای معلی شدہ است مدفن پاک | قریب روضۂ شہ گشت جائی کیوان جاہ

بطور نوحہ رضا گفت سال تاریخش
بہ ہیضہ مرد جوان ہای ہای کیوان جاہ

آہ آہ

۲۴ھ

آه آغا تقی والاشان | بود مانند خان دوران خان
اشجع خلق و ضیغم هیجا | حاتم عصر و رستم دوران
زین سرای فنا چو رحلت کرد | رفت لاریب در میان جنان
شد فنائی جهان تباه شد | نالها سر نمود هر انسان

برق تاریخ این مصیبت گفت
حیف بست و چهارم از شعبان

۱۲ ۴۶

۲۵ھ

کشت ظالم غلام مهدی را | قاتل سنگدل بظلم شدید
وقت ظهرین در محرم کشت | بدتر از شمر نحس پلید
بی خطا بی سبب بضرب تفنگ | قتل شد صائم رسید سعید
اول ماه بود و آخر سال | که بخلد برین روان گردید

سال تاریخ آن قتیل ستم
گفت هاتف بجور گشت شهید

۱۲۵۰

۵۲۶

میر احسان علی ز چو سه جنت خلد نمود — شب آدینه و تاریخ ششم بود ز ماه

هاتفی گفت رضا سال سنین فوتش
میر احسان علی رفته ز دنیا ای آه

۱۲۵۴

۵۲۷

افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس — از دار جهان ناسخ استاد جهان رفت

صد حیف جهان شد بفراقش تن بی روح — آن سرو روان جان جهان روح روان رفت

شرمنده خاری نشد از گلشن عالم — چون نکهت گلزار بگلزار جهان رفت

از حسن صفا داشت درین فن ید بیضا — اعجاز نما شاعر اعجاز بیان رفت

از بار الم گشت کمان قامت عالم — تا عرش برین ناوک فریاد و فغان رفت

تاریخ وفاتش قلم برق رقم زد
نایاب و فصیح اکمل و سحبان زمان رفت

۱۲۵۴

۵۲۸

در فن شعر و سخن مثل نداشت — فی الحقیقت همه دان ناسخ بود

طرز نو کرد بعالم ایجاد — ناسخ سحر بیان ناسخ بود

ختم شد شاعری هند براو — خاتم اهل زبان ناسخ بود

نظم از رحلت او شد بیجان — تن سخن روح روان ناسخ بود

در غزل بهر غزال مضمون — شاعر شیر زبان ناسخ بود

عزت و آبروی شعر نماند — نظم را بخت جوان ناسخ بود

بود در رتبه فلک زیر فلک — بر زمین فخر زمان ناسخ بود

داشت دعوای مریدی اعلی — مرشد پیر و جوان ناسخ بود

دشمنش رو بکفن می پوشید — در سخن تیغ زبان ناسخ بود

برد از گلشن دنیا خاری — بسکه مشتاق جنان ناسخ بود

سال تاریخ رضا موزون کرد
آه استاد جهان ناسخ بود

۱۲۵۴ھ

های استاد جهان آتش بود

۱۲۵۴

۵۲۹

وصف کاظم علی عالی شان عه اظهر است از ضیاء مهر عقول

مسند آرای حیدر کرار — نائب خاص سید مقبول

متوکل فقیر گوشه نشین — ترک لذات داشتی معمول

از ازل خاکسار و خاک نشین — پیرو بوتراب زوج بتول

شان الفقر مظهر مو تو — قرب حق بی وصال کرده حصول

مسندش بوریای بیت بود — تختهٔ غسل تخت ملک اصول

بخدا در جهان نداشت عدیل — از عدالت گهی نکرده عدول

قائم اللیل بود و صائم دهر — مانده در طاعت خدا مشغول

عالم علم دین و رهبر خلق — بهر معقول ناقل منقول

صاحب زهد و عارف کامل — هادی فرقهٔ ظلوم و جهول

طالب دین و تارک دنیا — بود از ترس حق حزین و ملول

فقه دان و مفسر قرآن — مخبر هر حدیث و شان نزول

نفرت از سخن هر در دل داشت — عاقبت رفته رفته شد مسلول

بود بست دوم ز ذیقعده — که بگشت جنان شده مشغول
زین جهان رفت صبح بود خمیس — شب جمعه بخلد کرد نزول

سال این واقعه بگفت رضا
گل شد شمع بزم علم رسول

۱۲۴۹ — ۱۳۱ھ

چون جهان بی ثبات خان جناب خوش صفات — دست بشست از حیات حشر بپا شد از فغان
خلق خدا ز ناله‌ها کرد قیامتی بپا — غم شده عام جابجا دیده نمود خون روان
آل ز غم بکا نمود جیب الم قبا نمود — تازه فلک جفا نمود بر دل و جان دوستان
تا ز جوش غم نماند در تن روح دم نماند — نخل گل کرم نماند باغ امید شد خزان

کرد رضا ازین الم سال به بینه رقم
خان جناب جم حشم آه امام بخش خان

۱۲۵۵ — ۱۳۲ھ

الحذر از جوشش باران رحمت الامان — هیچ [illegible] نماند در بنای استوار

مردمان گشتند زیر خاک از افتاد نو — سقفهای خانه افتادند بر اهل ودیار

برق تاریخش رقم کردم برای دوستان
بی‌گمانی باز شد طوفان عالم آشکار

سنه ۱۲۵۶

از سیر باغ دهر نشد سیر از اجل — عزم بسوی گلشن جنت نموده شاه
رفت از خزان مرگ هوای بهار عمر — عین شباب بود که رحلت نموده شاه
چون از زنان لولی دنیا و خاندید — از حوریان خلد محبت نموده شاه
مال و منال و دولت و ثروت همه گذاشت — بر خاک زیر خاک قناعت نموده شاه
در کربلای سید مظلوم دفن شد — چون زائر حسین زیارت نموده شاه
محشر شد از فغان جهان و امصیتبا — قائم بمرگ خویش قیامت نموده شاه

تاریخ سال فوت رضا گفت بیمثال
ده سال پنجروز حکومت نموده شاه

سنه ۱۲۵۲ هجری

ده سال پنج روز حکومت نموده شاه ۱۲۵۲

تاریخ وفات حضرت فردوس منزل

۳۴ ده روز پنج سال حکومت نموده شه

۳۵ سنه ۱۲۵۷ هجری

زهی حسین علیخان بهادر ممدوح	که بود شاعر معجز کلام و جان کلام
بلند فکر رسا داشت این قدر بجهان	که در زمین سخن گشت آسمان کلام
وقار شعر بهشتی ز هستیش بوده	بسوی ملک عدم رفت عظم و شان کلام
ز رحلتش تن بی روح شد کمال سخن	بنام هست فقط در جهان نشان کلام

۳۶
رقم نمود رضا سال فوت آن مغفور
بگو نماند اثرهای درمیان کلام
۱۲۵۸

خدیو فلک رتبه قدسی خصائل	بعالم چو خورشید ماه مبین است
ز غم خون شده گل بگلزار عالم	که روی صبیحش گل یاسمین است
یم جود بخشش جنان موج زن شد	بهان فلک بر زمین ته نشین است
بعالم ره کفر مسدود کرده	ز شمشیر دین نبی را معین است

سزد کاهل هندش دعاگوی باشند | که هندوستانش بزیر نگین است

کند تا ابد شاه فرمان روائی | بدرگاه خالق دعائم همین است

برای خلائق بنا کرد مطبخ | برفعت زمینش چو عرش برین است

رضا سال تاریخ او عرض کرده
بعالم در رزق اهل زمین است

۵۳ | | ۱۲۵۷ |

دعا میکند خیر خواه ابو الفتح | الها فزون باد جاه ابو الفتح

عیانست توقیر و جاه ابو الفتح | که شمس است زرین کلاه ابو الفتح

معینش ائمه بهر حال باشند | خدا باد پشت و پناه ابو الفتح

بنا مسجدی بی بدل کرد در هند | سبیل خدا هست راه ابو الفتح

رقم کرد کلک رضا سال تاریخ
بنا شد بایمای شاه ابو الفتح

۱۲۵۵

۵۳۵

شاه هندوستان معین الدین | فخر کسرا و قیصر و فغفور
نام نامی حضرت اعلی | بمحمد علی شده مشهور
چون ندارم همیشه ورد زبان | هست حرزی برای حفظ سرور
بر فلک از ضیائی رخسارش | مهر چون ماه وام گیرد نور
حسن روی نش فزون ز تقریر است | نقش پا هست رشک عارض حور
با مان خدا بود قائم | دائما دشمنش بود مقهور
مسجدی بی نظیر کرد بنا | بخدا هست رهبری منظور
هر منارہ عماد گردون است | پیش گنبد نماند رفعت طور
مهتمم گشت اعظم الدوله | جان نثار حضور رشد معمور
فدوی خاص و خیر خواه قدیم | نیست تشکی درین رب غفور

برق موزون نمود تاریخش
مسجد جامع جدید حضور

۱۲۵۶

۳۹ھ

مالکِ ہند را بصحت و جاہ — شاد دارد الٰہ مالکِ ہند

سرنگون کرد شان گردون را — اوج اقبال و جاہ مالکِ ہند

صرف در عدل و داد میگردد — روز شام و بگاہ مالکِ ہند

ذرہ خورشید میشود از مہر — از بافتہ نگاہ مالکِ ہند

میدہد درس عدل کسریٰ را — در جہان دادخواہ مالکِ ہند

علم لشکر است کاہکشان — خیل انجم سپاہ مالکِ ہند

چون بنا کرد مسجدی نایاب — از کرم بادشاہ مالکِ ہند

برق بنوشت سال وقت بنا

مسجد خاص شاہ مالکِ ہند

۴۰ھ — ۱۲۵۴

ھ

عادل دوران ابو الفتح زمان — جم حشم دارا خدم عالم پناہ

گر کند سنگین سبک را از وقار — در جہان برکوہ لافد برگ کاہ

ہمسر از روئی بینش کی شود — عارضی دارد بعالم نور ماہ

کی عدیل خویش دارد در جہان	عدل او گشتہ برین معنی گواہ
مسجد بی مثل فرمودہ بنا	آن شہ عادل رضا جوئی الہ
وسعت صحنش اگر بیند ملک	بر فضائی عرش گردد اشتباہ
وہم نتواند کہ بر اوجش رسد	می توان طی کرد اگر صد سالہ راہ

برق گفتم از سنین سال سعد
کعبۂ ثانی بنائی کردہ شاہ

۱۴۱ ه — ۱۲۵۶

خسرو ہند ابو الفتح زمان	کہ بعدل است بعالم حالی
مسجدی بی بدلی کرد بنا	چرخ را گشت از و پامالی

برق تاریخ بنایش بنوشت
مسجد پاک حضور عالی

۱۴۲ ه — ۱۲۵۵

اعظم الدولہ فدوی سلطان	شد چو بانی مبانی مسجد

از برای چنین نماز گذار | گشت زیبا نشائی مسجد
شد براو ختم از رہ تعظیم | عزت و رتبه وانی مسجد
بخدائی خلیل در عالم | جز حرم نیست ثانی مسجد

برق تاریخ بی بدل بنوشت
اعظم الدوله بانی مسجد
۱۲۵۷

۳۳ه

چون کنیز فاطمه مریم صفت عصمت مآب | آنکه واند مرتضی را رہنمای بی بدل
کرد مسجد را بنا از دست ممتاز جہان | ہست آن نواب عالی شان سخائی بی بدل

برق تاریخش رقم کردم زفیض کلک فکر
ہست بیت الله عالم این بنائی بی بدل

۴۴ه

۱۲۵۶

امام باڑہ پاک حسن رضا خان را | درست از سر نو کرد شاہ عدل آرا
قمر رکاب ابو الفتح بادشاہ زمان | فلک جناب ابو الفتح بادشاہ زمان
عمارتش بخدا گشت بہتر از اول | دروغ را نبود در کلام حق مدخل

خدا باین کرم و لطف و در امان دارد ‌‌ ‌ ‌ صحیح و سالم و مسرور در جهان دارد

رضا بگفت برای سنین جای لطیف
بحکم شه ز سر نو شد این بنای لطیف

ھ ۱۲۵۵

جناب ثانی مریم معظمه ملکه ‌ ‌ ‌ ‌ که در زمانه ندارد نظیر خویش اصلا
امام باڑه بنا کرد بی بدل بی مثل ‌ ‌ ‌ ‌ عیان بروی زمین شد بنای عرش علا
باهتمام جناب محمد احسن خان ‌ ‌ ‌ ‌ بطرز نو شده طیار این خجسته بنا
بنای خلد بگویم اگر روا باشد ‌ ‌ ‌ ‌ چرا که هست مزار امام راهنما
امام آنکه فدا سر نمود بهر امم ‌ ‌ ‌ ‌ قتیل تیغ جفا و ذبیح راه خدا

کلیم فکر رسا گفت سال تاریخش
امام باڑه بی مثل سید الشهدا

ھ ۱۲۵۶

میر باقر در دریای سخا بحر عطا ‌ ‌ ‌ ‌ سید و باقر و عالی نسب سخاهی

تعزیه خانه بنا کرد چو برج خورشید ‌‌ ‌ روشن از روزن پر نور به گردون ماهی

از چه تشبیه دهم عقل و خرد حیرانست ‌ ‌ دیده مهر فلک مثل ندیده گاهی

بسکه از بهر زیارت ز فلک می آیند ‌ ‌ می شود بند ز زوار و ملائک راهی

هر که بیند بجهان جن و بشر میگوید ‌ ‌ نیست بالای زمین مثل چنان درگاهی

گفت تاریخ بنا روح امین فکرم

قبلهٔ اهل جهان مشهد شاهنشاهی

۱۲۵۳

۴۷ امام باڑه مولا و مسجد شاهی

۱۲۵۶

۴۸ مسجد جامع جدید حضور

۱۲۵۶

۴۹ گنبد مشهد حسین شاه و امام و رهنما

۱۲۵۵

بادشاه هند گردون آستان ❋ بی گمان اسکندر ثانی است این
تعزیه خانه بنا از صدق کرد ❋ بر سرش الطاف ربانی است این

گفت تاریخ دراو عقل برق
❋ باب شهر علم یزدانی است این
۱۲۵۴

یکتای زمین فخر زمان خسرو عادل ❋ اورنگ فلک مهر لوائی قمر افسر
همنام دو معصوم شهنشاه دو عالم ❋ مقبول خدا عقده کشا سایهٔ داور
خال اختر اقبال ورخش ماه درخشان ❋ انجم حشم و زهره جبین خسرو خاور
فیاض جهان بحر همم چشمهٔ خوبی ❋ دریای سخا ابر کرم معدن گوهر
محکوم ظفر تابع حکمت شجاعت ❋ شمشیر زن و قلعه کشا صاحب جوهر
بیوجه ابو الفتح لقب نیست بعالم ❋ سرّیست که از این علم جنگ شود سر
باشد بجهان تا ابد الدهر سلامت ❋ در خلق وهم عمر خضر خالق اکبر
از حکم و عنایات خداوند مجازی ❋ فیروز علی کرد بنا روضهٔ انور
حقا که چنین تعزیه خانه بجهان نیست ❋ از لطف شهنشه شده طیار سراسر

تاریخ همایون قلم برق رقم زد
فیروز علی کرد بنا مشهد اطهر

۱۲۵۴

مدار المهام شهنشاه والا
سپهدار جنگ و سمی محمد
کریم و خلیق و شجاع و بهادر
فلاطون عصر و ارسطوی عالم
برنگ گل خلد دائم شگفته
دهن کو ثر و موج موج تبسم
دُرِ بی بها گوهر بحر همت
ز الطاف پروردگار دو عالم
زر مهر هر ذرهٔ خاکپایش
کند عقد ها را چو ناخن او

وزیر معظم حضور معلی
جری ناظم الملک بی مثل و یکتا
معزز مکرم مقدس مبرا
حکیم و حلیم و سخندان و دانا
بهشت است بهر جهان روی زیبا
جنان باغ خلقش قدش نخل طوبی
دلش بهر جود و عطا همچو دریا
شده در جهان مجمع دین و دنیا
برای مریض فلاکت مسیحا
نماند باین عقد عقد ثریا

در قصر او کعبهٔ اهل عالم — حریم مکانست مطلوب ولها

ولایش ولای علی و پیمبر — رضایش بود از همه چیز اولی

شود از ازل تا ابد یا الهی — سر دشمنش پایمال کف پا

بقربانیان که در دشت آفت — براوند جانهای خود از تمنا

بجون فی بیجان ارض مصیبت

مبارک بود دائما عید اضحی

۱۲۴۴

حق فزاید قوت رفتار شاهنشاه را — تا ابد دارد خدا سلطان عالی جاه را

فی الحقیقت نیست در عالم نظیرش همچو مهر — میکند شرمنده حسن نقش پایش ماه را

از هنر ظاهر دلیل راه شاهی میشود — بر صراط المستقیم آرد دل گمراه را

کلک قدرت بهر رفتن بر در شاه شهید — بر زمین گویا رقم فرمود بسم الله را

هست بهر دشمنش سر عضو دشمن دشمنی — میکند کار سنان گردن بدخواه را

گر ببخشد ناتوانان را توانائی بزور — کوه گردد کم زکاهی در حقیقت کاه را

رنج راحت میشود از دادن داد ضعیف — چوب سستی میکند عدلش عصائی راه را

سجده گاه و منافت آستان شاه هند	کعبه میداند ملک یک دل آگاه را
بر درش گردد غنی محتاج و درویش و فقیر	میدهد دولت ز دولتخانه دولتخواه را
هست زو در رتبه عزت از همه عالم عزیز	چاه یوسف میکند از عکس عارض جاه را
کتخدا شهزادهٔ عالم شد از لطف خدا	کرد باز هره قرین خورشید گویا ماه را

برق بهر نذر تاریخش دعایه بگفت

عقد شهزاده بعالم مین باد انشاه را

۱۲۵۵ — ۵۴

ز حکم شهنشه محمد علی	بنا گشت در هند والا رصد
فلک شد جهان از علو زمین	که هست از همه چیز اعلی رصد
نمایان هر اختر شود پیش چشم	ز چرخ است در رتبه بالا رصد
بعلم ریاضی نماند احتیاج	عیان میکند حال دنیا رصد

نداد فلک بهر تاریخ سال

بگو گشت طیار زیبا رصد

۱۲۵۴

جناب محمد علی شاه ذیشان ۵۵ که مور درش هست رشک سلیمان

برائی رصد کرد اشارت بخدام به تعمیل پرداختند از دل و جان

چو طیار شد آن بنائی معلی فدا گشت خورشید مهتاب قربان

مهندس خرد گفت تاریخ سالش

رصدخانهٔ ملک نایاب سلطان

۵۶

۱۲۵۴

چو محمد علی شه دوران ساخت در لکنؤ رصد طیار

بر فلک می شوند پیش نگاه منجلی جملهٔ ثابت و سیار

کرد سالش رقم مهندس فکر

این رصد شد بحکم شه طیار

۱۲۵۴

۵۷

الها کریما رحیما خدایا بصحت بماند شهنشاه والا

ابو الفتح شاه زمان دام ظله — محمد علی سایهٔ حق تعالی

امین نصیر و معین زمانه — عقیل و فهیم و سخندان دانا

کریم و خلیق و حسین معظم — معزز مکرم مقدس معلی

دلیل وجود خدا هست در خلق — مجسم شده سایهٔ حق تعالی

ز سرو قد شاه شاهان دوران — عیان شد بباغ جهان نخل طوبی

مظفر غضنفر شجاع و بهادر — انوشیروان خسرو عدل آرا

فلک رفعت و مه لقا مهر طلعت — هما سایه و سایهٔ حق تعالی

مسمی محمد علی هست سلطان — ز دل بر محمد علی هست شیدا

بنای سڑک ریخت بهر خلائق — نماید باین طرز نوراه عقبی

تماشای عالم همه هست موجود — عبارت ز دربار شد باغ دنیا

بقا تا بقای خضر در جهان باد — رساند خدا تا بعمر مسیحا

بپای مبارک شود زور و طاقت — بماند بزور ید الله برپا

شب و روز در بزم عشرت گذارد — همیشه بود عیش عالم مهیا

سطره

سحرگاه بر آستان مقدس — گهی عید فطر است و گه عید اضحی
گهربار شد از سحاب کف جود — دل پاک بهر جهان گشت دریا
ز روی منور شده مهر تابان — خجل ماه گشته ز نقش کف پا
سرای بنا کرد با زیب و زینت — بروی زمین هست چون عرش اعلی
رفیع و وسیع و حسین همچو جنت — منور مطهر مسطح مصفا

رضا گفت "تاریخ از حکم سلطان
سرای ابو الفتح شاه معلی
۱۲۵۵

شه عادل معین الدین ابو الفتح — بعالم هست بیشک شاه شاهان
کند تا روز محشر فخر حاصل — اگر دارا شود دربان دربان
دعای ذات اقدس فرض عین است — ز عدلش شد رواج دین و ایمان
سرای نو بنا فرمود در هند — بهم گردید پیدا باغ رضوان

نوشتم سال تاریخ سعیدش
سرای لاجواب خاص سلطان
۱۲۵۵

خدیو پاک محمد علی شه عادل — کریم ابن کریم و جواد ابن جواد

ز فرط بخشش و جود و سخاوت و انصاف — نمود از سر نو کائنات را آباد

ز داد و دهش برو رشک قیصر و کسرا — چنان بعدل و کرم داد خسروانی داد

خورند آب بیک آبخور غزال و شیر — ز جوش عدل جهان را نمود امن آباد

چنان بخلق به پیچید صیت انصافش — کسی ز عدل انوشیروان نیارد یاد

بآن سند که ز بخشایشش وضیع و ملا — نوال و جود بود بهر شاه حرز جواد

زید هزار صد و صد هزار سال بخلق — حیات خضر و مسیحا بشاه روزی باد

فدای این شه عادل که از بنای سرا — نمود اهل جهان را ره صلاح سداد

نوشت از سر هجرت سنین حال رضا

زهی سرای نفیس و خنی حسین آباد

۱۲۵۴

خسرو والای جهان رهنما — حامی دین ناصر شرع خدا

فخر زمان شاه انوشیروان — غیرت جم شیر اجم پارسا

نجم فلک ماه لقا مهر وشش　　نور رخش چشم فلک را ضیا
تازه سرا ساخته در بنبئی　　رشک جنان عرش علا در صفا

برق چنین سال سعیدش بنوشت
شاه ابوالفتح نمود این سرا

۱۲۵۶

شاه هندستان معین الدین ابوالفتح زمان　　در امان باشد برای میهمان کربلا
شکل گل و گلشن دنیا بماند خنده رو　　سبز گردد تا بعالم بوستان کربلا
ساخته در بنبئی مهمان سرائی بی نظیر　　قربته لله بهر کاروان کربلا
شد عیان بر خلق گویا گلشن خلد برین　　میشود زوار را برا و گمان کربلا

از سرایان کامل برق گفتم سال سعد
هست این مهمان سرائی زائران کربلا

۱۲۵۶

خسرو هند ظل یزدانست　　جسم جان جهان تنش جانست

از سخن می شود گهر افشان
ابر لب رشک ابر نیسانست

سایهٔ قامت است چون طوبیٰ
عکس رخ رشک باغ رضوانست

فیض یابند جمله اہل جہان
شاہ والا محیط احسانست

شد ز حکمش بنای گنبد نور
بر زمین آسمان ایمانست

سال تاریخ آن بگفت رضا
گنبد مشہد شہید انست

۶۳ھ

۱۲۵۵

شاہ ہندوستان معین الدین
فخر دنیا و رہبر عقبیٰ است

در سخاؤ عدالت عالم
رشک کسرا و غیرت دارا است

گنبد روضہ را بنا فرمود
بی گمان قصر جنت الماوا است

سنش از سال مرقد پر نور
شد مساوی بفکر بیکم و کاست

گفت تاریخ فی البدیہہ رضا
گنبد قبر سید الشہدا است
۱۲۵۵

گنبد زرین بنا کرده چو شاهنشاه هند عـه خیره از نظاره چشم ثابت و سیار شد

سال تاریخ همایون برق گفتا بهر نذر
گنبد زرین ز حکم بادشه طیار شد

۶۵ه ۱۲۵۵

بخلق تا به ابد باد جاه والی هند | و بلبل باغ جنان هست راه والی هند
ز بسکه حسن فزون و نسبت از مه کامل | به روی مهر شود اشتباه والی هند
سزاست فلک او را اگر قمر گوییم | که هست همچو فلک بارگاه والی هند
ز تیغ سطوت عدلش زمانه در امن است | وجوب گشت دعای پناه والی هند
ز نور افسر خورشید روشن است بخلق | رسیده است بگردون کلاه والی هند
به روی فرش زمین افتد از نظر هر نجم | فلک بچشم چو بیند سپاه والی هند
کلاه شاعریم تا فلک چسان نرسد | که ذره مهر شود از نگاه والی هند
ز دشمنی عدو در جهان ضرر نرسد | نصیر والی هند است اله والی هند
خدا بدهر [illegible] زند شاهزاده پسر | برای مهر جهان گشت ماه والی هند

رقم نمود رضا بهر نذر تاریخی

شود نبیره مبارک بشاه والی هند

۱۲۵۴

رسول جواد

خدایا بحق رسول جواد | بماند همیشه شهنشاه شاد

شب و روز باشد بعیش و طرب | کشد عمر او تا ابد امتداد

بزور ید الله دست خدا | قوی پا شود همچو دست مراد

نبیره عطا کرد او را خدا | فراموش شد حسن یوسف زیاد

پی نذر تاریخ گفتم رضا

الهی جوان بخت و اقبال باد

۱۲۵۵

چون نصرت خدا شد تقدیر رهنما شد | شهزاده کدخدا شد سرور بادشا شد

در محیط اعظم نوشاه شد بعالم | این مژده معظم از ارض تا سما شد

افلاس رفت یکسر یک لخت چرخ اخضر | قربان شود اختر نوشاه لقا شد

ارتجالاً

از رشک رفعت و جاه پایمال گشت بدخواه — از دست بوس نوع شاه سرسبزی حنا شد
جود حضور اکرم گم کرد نام حاتم — تا غرب و شرق عالم مشهور جابجا شد
پیش کف منور سنگ است لعل و گوهر — در هند و چین خاور زردار هر گدا شد
بر باب عرش ایوان او راست همچو دربان — خورشید چرخ گردان سرپنجهٔ لوا شد
از یمن پای والا او نی بگشت اعلی — خاک در معلی اکسیر و کیمیا شد
ختم است عدل و تمکین شرع است رسم و آئین — طاوس تاج زرین تاج چون هما شد

یابد رضا خطابی تاریخ از حسابی
گفت است لاجوابی شهزاده کدخدا شد

۱۲۵۵

شه ۶۸

پادشاه زمان معین الدین — خسرو خوش صفات خوش اوقات
عادل و حاتم و شجاع و سخا — خوبرو بی بدل خجسته صفات
حامی شرع و بانی دین است — شد ز عدلش رواج صوم و صلوات
همه عالم ز جود مستغنا است — میدهد هر فقیر خمس و زکات

بهر وصفش قلم شود مژگان | چشم دل را کنم ز چشم دوات
دائما در جهان بود قائم | باشد از لطف حق همیشه ثبات
ریخت تالاب در حسین آباد | رشک کوثر سبیل راه نجات
همچو آب گهر صفا دارد | هست شیرین مثال قند و نبات

برق سال بنا نوشت چنین
چشمهٔ آفتاب آب حیات
۱۲۵۴

۶۹ سه

در مکان میرزا احسن صاحب چو حوضی ساختند | شد برائی نمازی بیگمان خیر العمل

سال تاریخش بطور تعمیه گفتم رضا
لطف نو با آب دارد حوض قصر بی بدل
۱۲۵۵

هست سردار محمد که بعالم بی مثل | پسرش صاحب آداب رحیم الله گشت
کرد الحال بنا بهر محبان چاهی | بی گمان محسن احباب رحیم الله گشت

برق تاریخ سن هجری سعد شکل نوشت

موجد زمزم نایاب رحیم الله گشت

١٢٥٥

اٹہ — واحسرت و افسوس بمرد آه ولیعهد

ٹہ٢ — ١٢٥٥

جناب ولیعهد خورشید طلعت — که جان دل و جان سلطان عهد است

شکفته گل گلشن شهریاری — جوان بخت سرو خیابان عهد است

ز نور جبینش جهانست روشن — به آفاق شمع شبستان عهد است

یکی از مطیعان امرش زمانه — مربع نشین صدر ایوان عهد است

به اقبال و دولت به تقوی و طاعت — سلیمان عصر است و سلطان عهد است

الهی نگهدار او را به دولت — که او را عدالت نگهبان عهد است

زمانه قوی گشت از قوت او — ز سامان او ساز و سامان عهد است

به دورش نه چون مور بر پیل نازد — قوی ساز پشت ضعیفان عهد است

شد از حکم والاش طیار تختی — نه چون تخت سازد که خاقان عهد است

رقم کرد سال سعید شش تہنیت آن

سر بر جناب سلیمان عہد است

سنہ ۱۲۵۶

فصل گل ہی گلشن ایجاد کے	دہوم ہی ہر سو مبارکباد کی
خسرو عادل کا ہی اب دور دورا	واہ بلبل باتی ہین فریاد کے
قمریونکو سرو کی پروا ہی کیا	قدر بندونکو نہین آزاد کے
بیخطر عاشق ہین جو ہر عشق سی	جان شیرین بچتی ہی فرہاد کے
قبلۂ عالم نی طبع پاک سی	آج گل کو ہٹی عجب ایجاد کے

برق نی تاریخ اوسکی یہ کہی

مسند ہی کو ہٹی حسین آباد کے

سنہ ۱۲۵۶

کرد رحلت چو از قضا ناگاہ	عاشق خاص لاجواب حسینؑ
برق تاریخ گفت در یک شعر	از عنایات بجناب حسینؑ

ہای سردار میرزا صاحب

ہای

... ی زائر جناب حسینؑ

۱۲۶۹

[illegible] اصاحب	زائر شاه انس و جان سردار
[illegible] ه و حسین و خلیق	خوش بیان خوش سخن زبان جوان سردار
در محرم ز رنجش اسهال	مرد آن هادی زمان سردار

برق تاریخ سال فصلی گفت

[illegible] ن بدل رفت از جهان سردار

۱۲۶۹ فصلی

الحمد لله و المنة حسب الحکم قدر توام حضرت اقدس و اعلی ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاه بادشاه عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاه بادشاه غازی خلد الله ملکه و سلطنته و افاض علی العالمین بره و احسانه دیوان فتح الدوله بهادر در مطبع سلطانی باهتمام [illegible] گیتی مقبول الدوله مرزا محمد مهدی علیخان بهادر قبول به تصحیح خانه زاد امیر علیخان هلال و بخط خانه زاد محمد خورشید باختتام رسید

قطعه تاریخ

چھپ چکا دیوان برق استاد تھے ہند	خاص سلطان المطابع بین که مطبع خوب ہے

بند شین تازہ ہین نو مضمون نازک ہین جدید — صحت الفاظ

مشغلہ وزرات کیونکر ہو نہ فن شعر کا — طبع عالی کو ہی مٹ

ہی ہلال اک نیک شاگرد ان اوستاد جہان — طبع دیوان کی لکہی تاریخ

۵ قطعہ ایضاً

سال ہجری و عیسوی ایک مصرع مین ملے

واہ کیا تاریخ ہی جو شعر ہو مرغوب ہے

سنہ ۱۲۶۹ ہجری — سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

مری قبلہ و کعبہ و اوستاد — کہ جنکا نہین اب عدیل و نظیر

تخلص وہ ہی برق پر نور واہ — چمک مین ہی کم جس سی مہر منیر

کیا تہا وہ تصنیف دیوان صاف — کہ مشتاق تہی سب صغیر و کبیر

مضامین مین شوکت کی سب کر و فر — معانی میں ہا رجاہ و جلال اسیر

چہپا مطبع خاص شاہی مین اب — بحکم شہنشاہ گردون سریر

ہلال اوسکی تاریخ کی فکر مین — بنا بلبل قدس کا ہمصفیر

ندا ایک بیک غیب سی آ گئی

چہپا آج دیوان وہ بی نظیر

سنہ ۱۲۶۹ ہجری